

وَبَارِئُ سَائِرِ دُورِ اَعْلَیٰ خَضِرِ خَیَالِی مَقَامِ اَللّٰهِ مِیْلَہٗ  
مَرْحَبُی وَعَقْفٌ فَاکِفٌ وَشَہِیدٌ

خطابِ این کتابِ عاشقی ہر

دولرانی خضر خاں نذر دہر

مشنوی

# دولرانی خضر خاں

حضرت امیر خسرو دہلوی

بہ تصحیح و تنقید جناب مولانا رشید احمد صاحب تالم انصار

بہ تمام محمد مقدی خاں شہزادانی

مطبع نیشنل پبلیکیشنز کراچی



# انتساب

یہ سلسلہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھ حسبِ اجازت  
علیٰ حضرت بندگانِ عالی متعالیٰ ہر ہائے صنفِ جاہ  
منظرف الممالک نظام الملک نطن نام الدولہ  
نواب میر سر عثمان علی خاں بہاؤ  
فتح جنگ جی سی ایس آئی جی سی بی خلد اللہ  
ملکہ و سلطانہ و ادا ام اقبالہ کے نام نامی ہم  
گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے۔

12



# فہرست مضامین

صفحہ

## مقدمہ

۱	تمہید
۸	مثنوی کا نام
۹	سبب نظم کتاب
۱۳	زمانہ تصنیف
۱۹	واقعات قصہ
۲۹	خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ
۳۰	خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ
۳۷	جشن شادی
۴۱	برأت کا جلوس اور نکاح
۴۳	خصمت اور اس کے متعلق رسمیں
۴۴	خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ
۴۸	خضر خاں کا زوال
۶۲	قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی اور خضر خاں کا قتل



۲۰۵

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۹

آم اور انجیر  
ہندوستان کے پھول  
حسینان ہند کی ترجیح حسینانِ عالم پر  
تین

۱

حمد

۵

مناجات

۸

نعت

۱۱

صفتِ معراج

۱۵

مرحِ شیخ

۱۶

ستایشِ خلیفہ شائستہ

۱۹

خطاب میں بوس بادشاہ

۲۱

عرضِ صحیفہ نصیحت

۲۶

حکایتِ موش

۳۶

سرگزشت

۳۷

سببِ نظمِ کتاب

۴۶

شرحِ تیغ زنی جمہورِ سلاطینِ ماضیہ دہلی

۵۷

طلوعِ اکیلیںِ علانی

صفحہ

## مثنوی کی خصوصیات

۷۳

۷۸

ایک ہاریہ تمہید

۷۹

شانداز تمہیدیں

۸۱

خضر خاں کا قتل

۸۵

فلسفہ شعر

۸۸

واقعہ نگاری

۸۹

واقعہ نگاری حقائق تاریخی میں

۹۳

وقعہ نگاری فرضی واقعات میں

۹۶

تشبیہات و استعارات

۹۹

ہندوستان

۱۰۱

اسلام کا غلبہ اور اس کی یکساں وفاق تمام ہندوستان زمین

۱۰۲

ہندوستان کی زبان اور اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر

۱۰۳

ہندی صرف و نحو

۱۰۴

معانی

۱۰۵

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت

۱۰۵

پان

صفحہ

- ۱۱۲ صفتِ آرایشِ شہر و کشور بے تزئینِ خضر خاں
- ۱۶۳ غزل از زبانِ عاشق
- ۱۶۵ پاسخ از لبِ معشوق
- ۱۶۶ صفتِ جلوہٴ عروس
- ۱۶۲ غزل از زبانِ عاشق
- ۱۶۴ پاسخ از لبِ معشوق
- ۱۶۵ صفتِ اغماے جدائی
- ۱۸۳ عتابِ ہنس و لرائی
- ۱۸۶ حکایتِ تمثیل
- ۱۹۰ جوابِ خضر خاں
- ۱۹۵ حکایت
- ۱۹۸ غزل از زبانِ عاشق
- ۲۰۰ پاسخ از لبِ معشوق
- ۲۰۱ صفتِ شبِ سیاہِ ہجرانِ خضر خاں
- ۲۰۶ حکایتِ بر طریقِ تمثیل
- ۲۱۳ غزل از زبانِ عاشق
- ۲۱۵ پاسخ از لبِ معشوق

صفحہ

داستان حک شدن نقش کفر از سوادِ ہندستان و حرفے چند از دیباچہ عشق <sup>نظم</sup> ۶۳

۶۸

آغاز اشعار عشقہ عشق

۸۸

غزل از زبان عاشق

۸۹

پاسخ از لب معشوق

۹۱

گرم شدن چشم دولرانی در روی شمس الحق

۱۰۲

حکایت

۱۱۰

غزل از زبان عاشق

۱۱۲

پاسخ از لب معشوق

۱۱۳

صفت مہتاب کی پیش او مہر پردہ ابر حیا بر و کشید

۱۲۴ .

غزل از زبان عاشق

۱۲۶

پاسخ از لب معشوق

۱۲۸

صفت بہار و گلگشت باغ

۱۳۸

غزل از زبان عاشق

۱۳۹

پاسخ از لب معشوق

۱۴۱

جدائی میان عاشق و معشوق

۱۴۹ .

غزل از زبان عاشق

۱۵۰

پاسخ از لب معشوق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

ۛۛۛ

مثنوی دُورانی خضر خاں جو حضرت امیر خسرو کی مثنویوں میں نہایت اہم اور  
دلچسپ کتاب ہے اور جو چند صدیوں سے ادبی دنیا میں عشیقہ کے نام سے زیادہ  
مشہور ہو گئی ہے اُس کی تصحیح و تفتیح کی خدمت عالیجناب نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب  
بہاد کے حکم سے خاکسار نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے مطابق انجام دی یہ کام اگرچہ  
نہایت دشوار تھا اور میری بے سروسامانی اور بے بضاعتی کے علاوہ سخت جوصلہ  
اور صبر آزمائیاں مشکلات اس دشوار گزار راہ میں متواتر حائل ہوتی رہیں لیکن خداوند تعالیٰ  
کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اُس کے فضل و کرم اور اُسی کی تائید و توفیق سے یہ کام ختم  
کو پہنچا اور وہ وقت آیا کہ میں اُس کی نسبت چند لفظ بطور مقدمہ و تمہید کے ناظرین کی  
خدمت عالی میں عرض کروں۔

ترتیب و تصحیح کلیات خسروی کا کام اس قدر مہتم باثران تھا کہ ہمارے مستند

صفحہ

- ۲۱۶ از دو لاجِ خضر خاں دو لرائی
- ۲۳۰ غزل از زبانِ عاشق
- ۲۳۱ پاسخ از لبِ معشوق
- ۲۳۳ حقیقِ نجاتِ بیدار خضر خاں
- ۲۳۷ نامہ عتابِ امیرِ طہل اللہ سونے خضر خاں
- ۲۵۴ غزل از زبانِ عاشق
- ۲۵۵ پاسخ از لبِ معشوق
- ۲۵۷ عزمِ سلطانِ عالم سونے عالمِ دیگر و سلبِ کردنِ کافور و شنائیِ چشمِ خضر خاں
- ۲۶۷ غزل از زبانِ عاشق
- ۲۶۹ پاسخ از لبِ معشوق
- ۲۷۰ شہادتِ خضر خاں
- ۲۷۲ حکایت
- ۲۸۹ غزل از زبانِ عاشق
- ۲۹۰ پاسخ از لبِ معشوق
- ۲۹۲ پندِ نصیرِ نذیرِ خود
- ۳۰۵ خاتمہ کتاب
- ۳۱۱ حکایت



و ماہتاب تھے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رہگرای عالم جاودانی ہو گئے اور اس قحط الزجال کی وجہ سے جو ایک عرصہ سے ہماری قوم میں پایا جاتا ہی تنزل کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس خاکسار پچمیز کو اس کام میں شرکت کی عزت دی گئی جیسا کہ حضرت امیر خسروؒ نے فرمایا ہے

چرواند ز غروب آورد خورشید      زند تیارہ لاف ملک جاوید  
چو شب نیارہ شد در ابر نیاب      چراغ دشت گرد در کم شب تاب  
چو شمع ماہ را کم شد ز بانہ      بخورشیدی نشیند شمع خانہ

مدرسۃ العلوم علی گڑھ، حبیب گنج، حیدر آباد دکن، رامپور، بانکی پور، کلکتہ اور دہلی کے نسخوں سے مقابلہ ہو کر یہ نسخہ مرتب ہوا ہے۔ علی گڑھ کا پہلا نسخہ (جو غالباً سر سید مرحوم و محفوظ کا نقل کرایا ہوا ہے) اور اچھا مکمل نسخہ ہے) موجودہ ایڈیشن کی بنیاد قرار دیا گیا اس نسخہ کی نقل لے کر سب سے پہلا مقابلہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن کے نسخہ سے (جو غالباً دسویں صدی کا لکھا ہوا تھا) دفتر نقل میں کرایا گیا۔ اس کے بعد میں نے رامپور پہنچ کر وہاں کے تین نسخوں سے مقابلہ کیا۔ منشی سید محمد صاحب ملازم کتب خانہ رامپور جو ادب فارسی میں نہایت متقابل شخص ہیں اور شاہیر شعراء عجم کے کلام پر ان کو کافی عبور حاصل ہے اس مقابلہ میں میرے ساتھ شریک تھے منشی صاحب مدوح کا حصہ اس مقابلہ میں سوائے شاذ و نادر صورتوں کے ہمیشہ قرات رہا ہے۔ جناب حافظ احمد علی خاں صاحب شوق سپرنٹنڈنٹ کارخانجات و اعلیٰ افسر کتب خانہ کی عنایت خاص و اجازت سے منشی صاحب

و مسلم البثوث علما و ادبا کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے کمر بستہ ہوتی اور ملک کے علم و دست اور صاحب ذوق اشخاص اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی تائید کرتے اس لئے کہ حضرت امیر کے کلام پر قریباً سات صدیاں گزر چکی ہیں جن میں طرح طرح کے شور و فتن اور بڑے بڑے سیاسی انقلابات ہندوستان کے علمی و ادبی مرکزوں میں مسلسل پیش آتے رہے ہیں۔ اس قسم کی عام شورشوں میں علوم و فنون کی تباہی کتابوں اور کتب خانوں کی بربادی ایک لازمی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طویل زمانہ میں حضرت امیر کا کلام بوجہ عام مقبولیت کے کثرت سے نقل و نقل ہو کر بالکل منح ہو گیا ہے۔ جاہل کاتبوں اور نااہل مصححوں کے تصرفات نے اس کو ناقابل فہم بنا دیا ہے

ہرگز از چنگیز خاں بر عالم صورت نرفت

آں ستم کنز کا کتاب بر اہل معنی می رود

ایک کتاب کے مختلف نسخوں کا جب باہم مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ اکثر اہم غلطیوں میں متفق نظر آتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ باوجود کافی تلاش اور جستجو کے جو عالیجناب نواب صاحب بہادر چل سال سے فرما رہے ہیں اب تک کوئی نسخہ کسی کتاب کا دو مغنیہ سے اوپر کا دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات کی بنا پر سخت ضرورت تھی کہ ناقدان بصیر کی ایک جماعت اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیتی۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس کام کے شروع ہوتے ہی شمس العلماء نوابہ الطاف حسین حالی، شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی، نوابہ عزیز اللہ عزیز لکھنوی، مولانا عبد الغنی خاں صاحب غنی فرخ آبادی جو آسمان علم و فضل کے آفتاب

مسودے کے درست کر کے اور ان کے اختلافات کو ترتیب دے کر مطبع کو سپرد کر دئے تاکہ کتاب کا سلسلہ شروع کیا جائے یہ مسودہ ۹۱ مطبوعہ صفحات میں ختم ہوا ہے۔ اس حصہ میں صرف وہی اختلافات دکھائے جاسکے ہیں جو مندرجہ بالا نسخوں کے مقابلہ میں پائے گئے۔ بانکی پور و کلکتہ وغیرہ کے نسخوں کا حوالہ ان ۹۱ صفحات میں ناظرین نہ پائیں گے مگر شاید و نادرجہ شاید کاپیوں یا پُرودوں کی صحت کے اثبات میں اضافہ ہوا ہو گا۔

بانکی پور پینچر میں نے باقی مسودہ کو وہاں کے نسخے سے مقابلہ کیا۔ یہ سعادت علی خاں صاحب نے جو ہمارے اسکول کے ایک نہایت لائق فائق اور ہر دلعزیز معلم ہیں اور جو اتفاقاً اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے اس مقابلہ میں مجھ کو بہت قیمتی مدد دی۔ بانکی پور کا یہ نسخہ ظاہری تکلفات اور تانیخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نواب شہاب الدین احمد خاں گورنر صوبہ گجرات کی فرمائش سے ۱۹۰۹ء میں بمقام احمد آباد تیار ہوا اور میر محمد شریف و قومی نیشاپوری نے نواب ممدوح کے حکم سے اس کی تصحیح کی جیسا کہ خاتمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے:-

حُب فرمودہ عالی حضرت فلک منقبت کیوں رفعت خان بالطف و احسان شہاب الدین  
 خاں الحسنى ارتقاہ اللہ علی ادباج العز والعلیٰ واصل عوائد فوائده الی ہل الصدقة والولاء  
 دربلدہ طیبہ احمد آباد تاریخ ۴ شہر ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجریہ با تمام رسیدہ مقابلہ اس نسخہ شریفیہ حسب الامر  
 نواب مستطاب نامہ ارعالم مدارعدالت شعار شہاب ثاقب آسمان جہاد و جلال ختمہ  
 فرخندہ بخت اوج دولت و اقبال ادام اللہ تعالیٰ ظلال شفقاہ و احسان علی مفارق الملیمین

مردح کی معیت کی عزت مجھ کو حاصل ہوئی تھی۔ رامپور کے دو نسخے یعنی سروستھوتھی کے اعتبار سے محض معمولی تھے لیکن میرا نسخہ یعنی سڑاچھا تھا یہ نسخہ نہایت سچا اور ضخیم میں لکھا ہوا ہے۔ نقطے سوائے چند موقع کے تمام کتاب میں مطلق نہیں دئے گئے۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ کتاب کرم خوردہ اور پونہ کا رتھی جس کا پڑھنا دشوار تھا خانہ پرکات نے اپنا نام دُرگا پرشاد المتخلص مع عاشق اور سنہ کتابت ۱۲۱۱ ہجری لکھا ہے اس نسخہ کی صحت میں کافی اہتمام ہوا ہے مگر بعض مقامات میں بطور ایجاب بندہ تصرفات بھی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اختلافات سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مشکل اشعار پر کہیں کہیں حواشی بھی لکھے ہیں جو اکثر معقول ہیں اور خانہ کے آخر میں لکھا ہے: ”در مقابلہ اس بسیار محنتا کشیدم تا بروفی دلخواہ صحیح کردم۔“ انھیں رامپوری نسخوں کے ساتھ ساتھ حبیب گنج کے نسخے سے بھی جس کا اصطلاحی نام حمزہ اور نیز مدرستہ العلوم علی گڑھ کے دوسرے نسخے سے بھی جو حال میں خرید لیا گیا تھا اور جس کا نام عہد مقابلہ میں وقتاً فوقتاً دلی گئی یہ دونوں نسخے محض معمولی ہیں اور ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں معلوم ہوتی۔

مقابلہ و تصحیح کا کام یہاں تک پہنچا تھا کہ تصانیف خسروی کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں مجھ کو بہار و بنگال کا سفر پیش آگیا۔ حضور نواب صاحب کے حکم کے مطابق میں نے بیٹھے

لے مثلاً اس شعر میں

بسیاری کہ بکس مردود بحال بدایں موری کہ دررگشت پامال

مصحح نے بجائے لفظ مردود کے لفظ کو برنا کر اپنی دانت میں تصحیح کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے سمجھا کہ یہاں کے مقابلہ میں مردود لفظ زیادہ مناسب اور موزوں ہے۔ مگر یہ بات اس غریب کو معلوم نہیں تھی کہ حضرت امیر خسرو بعض اوقات لفظوں کے اجزائے بنی مناسب قائم کرتے ہیں اور اس شعر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ لفظ یار کا ایک جز وار جس کے مقابلہ میں لفظ مور لایا گیا ہے اور وار مور کا مقابلہ لفظ یار

اور دوسرا ہارڈنگ لائبریری دہلی سے آیا جس کا اصطلاحی نام دہران میں سے بھی  
 حتی الوسع مدد لی گئی۔ یہ دونوں نسخے صحت کے لحاظ سے بھی اچھے تھے۔ اگرچہ اول الذکر  
 میں متعدد جگہ اور اوراق کم تھے اور اشعار بھی جا بجا چھوٹے ہوئے تھے۔ ان نسخوں کے  
 علاوہ فرہنگ جمانگیری، فرہنگ رشیدی، منتخب التواریخ بدایونی، گلستان ہند اور  
 تاریخ فرشتہ سے بھی کیں کیں مدد لی گئی ہے جن میں اس مثنوی کے اشعار بطور استشاد  
 کے نقل کئے گئے ہیں۔

کسی کتاب کو بارہ قلمی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد جائز طور پر یہ توقع ہو سکتی  
 ہے کہ کتاب تمام اسقام اور اغلاط سے بالکل پاک و صاف ہو گئی ہوگی مگر مجھے افسوس  
 کے ساتھ یہ عرض دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت میں اس کا دعویٰ نہیں  
 کیا جاسکتا۔ ادب و جو دمحنت اور کوشش کے جو حتی المقدور میں نے تصحیح و مقابلہ میں کی ہر  
 ایک خاصی تعداد مشتبہ اشعار کی باقی رہ گئی جو مجھے حل نہیں ہو سکے۔ اس کی خاص وجہ  
 یہ ہے کہ یہ قلمی نسخے اگرچہ صورت میں سیرت میں خطا میں زمانہ کتابت میں مختلف ہیں لیکن  
 جہاں جہاں اہم اور سخت قسم کی غلطیاں ہیں وہاں یہ سب نسخے بلا کسی استثنا کے متفق  
 ہو جاتے ہیں اور اگر کیں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف نہ تو خود صحیح ہوتا ہے اور  
 نصحت کی طرف رہبری کرنے والا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ تمام نسخے ایک ہی خاندان  
 کے ہیں جن میں شرافت اور اصالت کا جو ہر بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ ان نسخوں میں  
 جو غلطیاں کاتبوں کے سہو و صحیحوں کے تصرفات کے زمانہ مابعد میں واقع ہوئی تھیں

الیوم آلام و خدمت سیادت و نقابت و شرافت انتباہ فضیلت و سنگاہ نصرت  
و بلاغت شعار میر محمد شریف و قوعی باتمام رسید سابع عشر شہر مذکورہ۔ وانا لائن بولہ

الایس غاسواہ حسن بن علی الحسینیؑ

لیکن افسوس ہے کہ صحت کے اعتبار سے یہ نسخہ بھی کچھ بہتر ثابت نہیں ہوا اور خدا بخش  
لابریری کی مطبوعہ فہرست کو دیکھ کر جو خوش آئندہ توہیات میں نے باندھی تھیں ان میں  
سخت یاد سی ہوئی۔ شروع شروع میں کچھ نشانات تصحیح کے معلومات ہوتے ہیں لیکن آخر  
میں تو غلطی کی نوبت پہنچ گئی ہے۔

کلکتہ میں تین نسخے میری نظر سے گزے جن میں سے ایک نسخہ جس کا نام لکھڑ  
امیریل لابریری میں ہے یہ نہایت ناقص اور غلط ہے۔ دو نسخے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال  
میں ہیں ایک کا نام کا ہے یہ نسخہ نہایت پر تکلف اور خوش خط ہے مگر صحت کے لحاظ سے معمولی  
ہے دوسرا نسخہ جس کا نام کا ہے کافی بدخط اور شکستہ حالت میں ہے البتہ اس کی صحت جیسا  
حاشیہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہے کسی قابل شخص نے کی ہے۔ حواشی بھی کہیں کہیں لکھے  
ہیں جو معقول ہیں ان نسخوں کے ساتھ سرسری مقابلہ کیا گیا لیکن شبہ اشعار کو نہایت  
تدقیق کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکر ہے کہ یہ محنت بالکل ضائع نہیں گئی۔ آخر میں جبکہ کتابت  
اور ترتیب اختلافات کا بہت سا کام ختم ہو چکا تھا دو نسخے اور دستیاب ہوئے ایک نسخہ  
مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب ثروانی رئیس حبیب گنج نے عطا فرمایا جس کا نام محمد ہے

لے یہ لفظ اسل میں مشکوک ہے بظاہر سبب معلوم ہوتا ہے مکن ہے کہ تاسع ہو

دولرانی خضر خاں ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ۷

چونام خاں بنام دوست ضم شد	فلک و ظلِ اس ہر دو علم شد
خطابِ اس کتابِ عاشقی بہر	دولرانی خضر خاں ماند در دہر
مبارک نقشِ اس حرفِ ورقِ نال	بد و معنی مبارک میکند فال
یکے بہت آنکہ اندر کامرانی	خضر خانا تو دولتسایرانی
دگر چوں سلی و مجنوں تہر تب	دولرانی خضر خاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاجِ بیانی	بیاں کردنِ منیدار دزیانی

ان اشعار میں حضرت امیر نے کتاب کا نام مع وجہ تسمیہ صاف طور پر بتا دیا ہے اس لئے اسی کو اصلی نام سمجھنا چاہیے۔

**سببِ نظم کتاب** | اسثنوی میں شاہزادہ خضر خاں اور راجہ کرن والی گجرات کی بیٹی دیولہ کی عشق و محبت کی تاریخی داستان ہے جو خضر خاں کی فرمائش سے نظم کی گئی ہے۔ اور چونکہ ان ہندی الفاظ کا فارسی ترکیبوں کے ساتھ چپا ہونا دشوار تھا اس لئے حضرت امیر خسروؒ نے تعریب و تغریب کا عمل کر کے اس کو دولرانی بنا لیا ہے اس کے سبب تالیف میں حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ ایک نہایت ہی مہتر روز تھا جبکہ شاہزادہ خضر خاں نے مجھ کو بلایا اور باوجود شاہی شان و شکوہ کے میری خیر اندیشی کے صلہ میں میری مزاج پرسی کی اور تواضع اور فروتنی کا اظہار فرمایا اور مجھ کو اپنی ہنگامی کاشرت بخشا اور اسثنوی کے نظم کرنے کی فرمائش کی ۷

مجھ کو کافی اعتماد ہے کہ ان سے ہمارا یہ نسخہ بالکل پاک و صاف ہو گیا لیکن جو غلطیاں کہ ان کو اپنے مورث اعلیٰ سے پہنچی ہیں اور جو نسلاً بعد نسل اولاد و احفاد میں منتقل ہوتی رہی ہیں ان کا دفعیہ کافی طور پر نہیں ہو سکا۔ اگر کبھی دوسرے خاندان کا کوئی نسخہ مل گیا تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ اصلی غلطیاں بھی رفع ہو جائیں گی۔

مثنوی کا نام | اس مثنوی کا نام ان متاخر صدیوں میں زیادہ تر مشہور عشیقہ میرو پرین مستشرقوں نے بھی اپنی فہرستوں میں زیادہ تر یہی نام لکھا ہے اکثر مؤرخین بھی جب اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہی نام لکھتے ہیں عشیقہ عاشقہ اور عاشیقہ نام جو بعض نسخوں میں پائے جاتے ہیں وہ صرف عشیقہ کی تصحیف ہے محمد قاسم فرشتہ اپنی مشہور تاریخ میں جہاں کہیں اس کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو اس کا نام خضر خانی و دولہی رانی لکھتا ہے۔ نسخہ دین کتب کا نام سر ورق پر صحیفہ عشق لکھا ہے جو غالباً عنوان کتاب ہے ماخوذ ہے۔ راجہ درگا پرشاد صاحب تعلقہ دار نے اپنی کتاب گلستان ہند میں کہیں صرف خضر خانی اور کہیں خضر خانی دولہ رانی اور خضر خانی و دولہ رانی لکھا ہے بعض تحریروں میں اس کتاب کا نام آقا عشق اور مشہور شاہی بھی دیکھا گیا ہے۔ آخر الذکر نام غالباً خاتمہ کے اس شعر سے ماخوذ ہے

بحمد اللہ کہ از عونِ آئی

بپایاں آمد ایں مشہور شاہی

ان تمام ناموں کو بمنزلہ عرف عام کے سمجھنا چاہیے جو لوگوں کی زبانوں پر بوجہ اپنی بگلی اور خفت کے جاری ہو گئے ہیں کتاب کا اصلی نام جو مصنف علام نے تجویز فرمایا ہے



ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج      بہر ہی شدہ بامں دراں امج  
 رسیدم تابداں گلشن کہ بستم      چو گل بر چشمہ اُمید رستم  
 مُعلّا حضرتی دیدم فلک سائے      ملک صف بستہ و انجم صف آرائے  
 فلک بر کُرسی بختش نشاندہ      سعادت آیۃ الکمر سیش خواندہ  
 فروغِ جہ نور فلک شدہ تا دور      چنانکہ از لوحِ محفوظ آیت نور  
 چو چشم من در اں خورشید شد گرم      چو موم روزگار سخت شد نرم  
 بجائے سودہ شد روبرو بر زمینم      کہ انجم رشک بردند از جبینم  
 در اں خدمت چو بسم اللہ شنیدم      دُعائے سوسے مند در دیدم  
 بر مے سروان چیدہ ملک      بابر و در حدیث آن دیدہ ملک  
 در اں ابرو۔ دو چشم بندہ خسرو      چو چشم عید جو یاں در مہ نو  
 بہر کاں ماہِ نو خُم گشت ناگاہ      مبارک باد گفتش خواجہ و شاہ  
 مرا باآں شکوہ پا دشا ہی      بہر ش داد مُزدِ نیک خواہی  
 عزیزم دشت ہچوں جم نگیس را      تواضع کرد چوں گردوں زمیں را  
 بہم گفتاریم داد احترامے      کہ دولت گفت بختم راسلامے  
 خضر خاں اپنا درد و سوز بیان کر کے قصہ کے نظم کرنے کی فرمائش کرتا ہے ۷  
 چو گفت ایں بس نوازش کرد فرمود      کہ اے صد گنج معنی در تو موجود  
 ز لطف یک سخن صد لولہ تر      ز کلت یک شبہ صد کان گوہر

مبارک باد اوسے کا خیر روز	شد از نور مبارک گیتی افروز
رسد اقبالِ پیشانی کشاوہ	کلہ بالاے پیشانی ہساوہ
دلِ راگفت کا حنت لے جو آنخت	کہ برگردوں زوی اندیشہ تخت
چہ گنج ستائیں کہ دادت خازنِ غیب	کہ در پشتِ نگوں کرد آسمانِ حب
بفر دوس از زلالِ جاودانست	زبانِ کلکتاں انا و دانست
نمائے از بس کہ دادندت بسینہ	کو اکب رامتاع در خزینہ
بشارت میدہم کز پردہ راز	دے کردہست دولت بہر تو باز
خضر دی مژدہ دادہ است جانی	خضر خاں را بابِ زندگانی
نہ آں آں کزاں اسکندرِ روم	نہ پوچوں آبِ خمر دوش یا ند محروم
ازاں شربت کہ آمد ز اہلِ گفتار	بعیدِ دوم اسکندرِ پیدار
چنین دانم کہ آں گویند چہست	توئی واں آبِ حیواں گفہست
رواں کن چشمہ خود را بدارو	کہ ہست ایں چشمہ رازاں تشہ زہو
زہرِ بخت اچھاں فرخ نملے	ز جے خاطر نوشد زلالے

حضرت امیر شاہزادہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دربار کا جاہ و جلال اور شان و شکوہ کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں ۷

مر کا قبال خواند ایں مژدہ در گوش	ز شادی پائے خود کردم فراموش
زہمتِ ساختم ز رخِ فلک گام	بیک گنبد رسیدم بہر نسیم بام

شدم بس سربلند از خدمتِ پست      نمودم رجعتِ این دیباہِ بدست  
 من زیں پس طرازِ این معانی      سوادِ حرفِ سودے نہانی  
 حضرت امیر خسرو ان تمام واقعات کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اگر اہل نے مُہلت  
 دی اور کوئی آسانی آفت اس میں حائل نہ ہو گئی تو جہاں تک میرے امکان میں ہے  
 اپنا پورا زور و ربطاعی اس مثنوی میں صرف کروں گا۔

کنوں گرد بقا باشد درنگے      ق بریں شیشہ بنارِ دچرخ سنگے  
 ز بخششِ اہلِ من در سینہ دارم      بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم  
 بہنجائے نگارم نقشِ ایں درج      کہ چوں آبِ وِاں گوہر شود خج  
 نہ لافم بیش ازیں ناکردہ ترتیب      کہ گُلِ نارسہ نتواں گفتنِ اُطیب  
 چو آید نقشِ ایں دیباہِ پایاں      بیا بدخود برے کش ہستِ ثیاں  
 خدا عمرم بخشد تا بد انگاہ      کہ از گلگد نہ بیروں آید ایں ماہ  
 چو ہیتِ گرم گرم جلوہ سازش      کم از شہرے نباشد زرخِ نازش  
 ز شاہی کوست ایں بُت را و فاجے      تو اُم خواست لا بد ہدیہ رے  
 خدا یادہ فراغ و زند گانی      کہ بمنیم ایں صنمِ ادبِ جوانی  
 چو شد پروردہ ز آبِ خضر جانش      پیارم در کنارِ خضر خانش  
 کہ آبِ لطفِ آں خضر زمانہ      بسر سبزی بمساند جاودانہ

زمانہ تصنیف | راجہ درگا پرشاد صاحب تعلقہ دار سندیلہ اپنی تاریخ گلستانِ ہند

مراد سر سودائے جوانی	خیالے ہست ز اں گو نہ کردنی
دلے دارم اسیرِ فتنہ جائے	مُسل گشتہ در بندِ بلائے
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز	بشم در قصہ لیلی شود روز
شدم گم در بیابانے بنا گاہ	کہ آنجا خضرِ اول گم کند راہ
من آن خضرم کہ آبِ خضرِ دام	ولیکن آبِ خوش خوردن نیام
اگرچہ عالم است ایں دلِ دیریں گل	دو عالم غم کجا گنجِ دیریں دل
چو غمِ راجا نماند اندر دلِ تنگ	بچہ نقشِ بستم ز اشکِ گلے تنگ
ز تو خواہم کہ ایں افسانہ راز	کہ کرد از رختناے سینہ در باز
چناں سخی ز بہر ایں دلِ تنگ	کہ در میزانِ دہلہا کم شود تنگ
دلِ مُردہ حیات از سر نہ پیرد	و گر کس زندہ دل باشد بمیرد
بود گاہ غم و اندیشہ یائے	مُرادِ عالے را انگسائے

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ خضرِ خاں کے اشارہ سے ایک کینز نے قصہ کا مسودہ لاکر میرے حوالہ کیا۔ جب اُس مسودہ پر میری نظر پڑی تو فوراً میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اس حقیر خدمت کے انجام دینے کا شاہزادہ سے وعدہ کر لیا اور اُس مسودہ کو لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور فوراً اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کر دیا۔

بفرمود انکے کاں نامہ درد	نہانی محرمے سئے من آورد
چو در چشم آمد آں دودِ جگر تاب	کشاد از دیدہ من در زماں آب

مورخ چوں شمار سال مے کرد عطار دبر سر ذوالقعدہ ہے کرد  
دگر تاریخ بکشایند ز ابجد ز ہجرت پانزدہ گیرند <sup>۱۵</sup>

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غالباً او آخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۱۱۰۰ ہجری  
میں خضر خاں کی طرف سے یہ فرمائش ہوئی اور حضرت امیر خسرو نے اس ثنوی کو نظم کرنا  
شروع کیا اور خضر خاں اور دولرانی کے جدا کرنے کا واقعہ جس کو راجہ صاحب ممدوح نے  
بنا تصنیف ثنوی قرار دیا ہے اس سے پہلے کا ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی کا حال جو  
اُس کے ماموں الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے، حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل  
کے ساتھ لکھا ہے ۲۳ رمضان المبارک ۷۰۲ چار شنبہ ۱۱۰۰ ہجری کو ساعت سعید میں جو  
مُنجموں کے مشورہ سے قرار پائی تھی عقد نکاح کی رسم عمل میں آئی اور غرہ ذیحجہ و زکشیہ کو  
معمولی رسوم کے ساتھ دُسن رخصت ہوئی۔ دوسری شادی جو دولرانی کے ساتھ ہوئی  
اُس میں کوئی دھوم دھام نہیں کی گئی۔ بلکہ گھر کے چند آدمی جمع ہو گئے اور ان کے  
سامنے نکاح پڑھ دیا گیا اس نکاح کی تاریخ حضرت امیر نے نہیں لکھی اور نہ کسی تاریخ میں  
اس کی تصریح کی گئی ہے۔ غالباً ۱۱۰۰ ہجری میں یہ نکاح ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس عقد سے  
پہلے یہ واقعہ اس قابل تھا کہ خضر خاں اُس کا مسودہ تیار کر کے امیر خسرو سے اُس کے  
نظم کرنے کی فرمائش کرتا اور امیر خسرو اُس کو نظم فرمانا شروع کرتے۔ اس لئے میرے نزدیک  
صحیح یہ ہے کہ او آخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۱۱۰۰ ہجری میں اس ثنوی کی نظم شروع  
ہو کر ذوالقعدہ ۱۱۰۰ ہجری کو تمام ہوئی جیسا کہ خود حضرت امیر خسرو نے خاندان کتاب میں

دفتر دوم صفحہ ۱۴۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلطان علاء الدین کو یہ خبر پہنچی کہ خضر خان  
 دولرانی کے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو رہا ہے کہ لکھنے پڑھنے کی طرف اُس کو مطلق  
 توجہ نہیں رہی تو اُس نے حکم دیا کہ دونوں جدا کر دئے جائیں یہ جدائی دونوں پرست  
 شاق گذری اور اُسی جوش و خروش میں خضر خان نے امیر خسرو کو بلا کر اس مثنوی کے  
 لکھنے کی فرمائش کی۔ اس فصل میں چند اشعار لیے موجود ہیں جن سے اس قسم کا شبہ  
 ہو سکتا ہے مثلاً خضر خان کی زبان سے فرماتے ہیں ۷

مراد سر ز سودائے جوانی      خیالے ہست ز انگونہ کہ دانی

ہمہ روزم جو مجنوں ماندہ دروز      بشم در قصہ لیلی شود روز

شدم گم در بیابانے بنا گاہ      کہ آنجا خضر ازل گم کند راہ

من آن خضم کہ آب خضر دارم      ولیکن آب خوش خوردن نیام

غالباً راجہ صاحب نے انھیں اشعار سے یہ واقعہ استنباط فرمایا، مگر میرے نزدیک یہ  
 صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ حضرت امیر خسرو نے اس کتاب کے خاتمہ میں صاف طور پر  
 لکھا ہے کہ چھ ذوالقعدہ ۷۸۱ ہجری کو یہ مثنوی تمام ہوئی اور اس کی تصنیف میں چار مہینے  
 اور چند روز صرف ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ۷

بحمد اللہ کہ از عونِ الہی      بپایاں آمد ایس منور شاہی

بقدر چار ماہ و چند روزے      فروزاں شد خنیں گنتی فروزے

جال آرہست ایس باہ دل افروز      ز ذوالقعدہ دوم حرف سوم روز

الحاقی ہو اگرچہ اُس کی ساخت اور بندشوں میں حضرت امیر خسرو کا خالص رنگ صاف صاف نمایاں ہو رہا ہے۔ پس اگر یہ شعر الحاقی سمجھا جائے تو داستان کے اشعار کی تعداد ۳۱۶ رہتی ہے اور اگر اس میں مندرجہ بالا اشعار کے آخری تین شعر جو بلا بعد میں لکھے گئے ہیں شامل کئے جائیں تو اضافہ شدہ اشعار کی تعداد پوری ۳۱۹ ہو جاتی ہے اور اگر مندرجہ بالا تین شعروں کو تعداد سے خارج سمجھا جائے تو اس صورت میں ماننا پڑتا ہے کہ داستان کے دو شعر ضائع ہو گئے۔ اور اس قدر زمانہ دراز کے بعد ایسا ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔

حضرت امیر نے نہ تو اس واقعہ قتل کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مثنوی میں اس داستان کا اضافہ کس وقت کیا گیا۔ اکثر تو تاریخ کی کتابیں بھی اس ساکت نظر آتی ہیں۔ البتہ ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی مشہور کتاب منتخب التواریخ میں وقت کی تعیین کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۸۱۰ھ میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ جب جہان میں پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحداران کو حکم دیا کہ گویا رہنچکر خضر خاں شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو شہید کر دے اور ان کے اہل و عیال کو دہلی میں لے آئے فرستے کے الفاظ بھی قریباً یہی ہیں اور غالباً یہ دونوں بیان ضیاء برنی سے ماخوذ ہیں جس نے بظاہر ۸۱۰ھ کے واقعات کے سلسلے میں اس واقعہ کو بھی لکھا ہے۔ مگر پہلے واقعات کے تعیین میں حضرت امیر خسرو اور ضیاء برنی کے بیان میں ایک سال کا فرق چلا آ رہا ہے؟ سلطان علاء الدین کی وفات کی تاریخ حضرت امیر نے عشق میں ۸۱۰ھ اور ضیاء برنی

تصریح کی ہے۔

اس مثنوی کی صرف ایک داستان ایسی ہے جو شائد کم بہت بعد میں لکھی گئی ہو اور وہ خضر خاں وغیرہ کے قتل کا واقعہ ہے۔ اس کی نسبت امیر صاحب خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ خضر خاں وغیرہ کے واقعہ شہادت کے بعد میں نے ۳۱۹ اشعار کا اس مثنوی میں اور اضافہ کیا۔ اور مثنوی کے کل اشعار اس وقت ۴۵۱۹ ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ۵

و گردانندہ پر سد بیت چنند	ق دریں نامہ کہ از عشق ارجمند
بصد خوبی نشانہ بردل مہاں	غم خوب دَولرانی خضر خاں
چو بر بالا کشد ایں پردہ رکس	چار الف است دویست ایں قدس
پس از خون شہیدان پُراند وہ	نوشتم صد وزاں پس دہ و نہ
و گر بر راستی خواہی گواخت	شہیدانیک گواہی میدہ دست
و گر زیر و زبر گردند ہمسرہ	چار الف است پانصد بانہ و دہ

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ اضافہ سے پیشتر مثنوی کے اشعار کی تعداد ۴۲۰۰ تھی لیکن خضر خاں اور شادی خاں اور شہاب الدین عمر کے واقعہ قتل کے بعد ۳۱۹ اشعار کا اس میں اور اضافہ ہوا اور کل تعداد اشعار کی ۴۵۱۹ ہو گئی۔ میں نے اس داستان کے اشعار کو شمار کیا ہے۔ اس وقت ۳۱ شعر ہیں جن میں سے صفحہ ۲۷ کا تیسرا شعر ایسا ہے جو صرف بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ



ان اشار میں اگرچہ سلطان قطب الدین کے لئے بے مہری اور تلخی اور ترش رویی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن تیسرے اور چوتھے شعر میں اس واقعہ قتل میں اُس کے لئے ایک عذر لنگ بھی تجویز کر دیا ہے یعنی اُس کے نزدیک مصلحت ملکی اسی کی مقتضی تھی اور وہ سلطنت کے دعویداروں سے ملک کو خالی کرنا چاہتا تھا پس ان اشعار سے غالباً گمان ہوتا ہے کہ یہ داستان سلطان قطب الدین کے عہد سلطنت میں لکھی گئی ہے اور اس لئے مورخین نے وقت کی جو تعیین کی ہے اُس کو قطعی طور پر صحیح سمجھنا چاہیے۔

واقعات قصہ | اس کے بنیادی واقعات میں کتب تواریخ باہم مختلف ہیں اگر ان تمام اختلافات کو دکھلایا جائے تو بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نقل واقعات میں ایمر خسرو کی پیروی کروں گا البتہ قصہ کے ضروری اجزاء جو نظم میں متروک ہو گئے ہیں اُن کو بھی قصہ کے ساتھ شامل کر دینا اور صرف ضرورت کے موقعوں پر تاریخی اختلافات کی طرف اشارہ کر دینا غالباً کافی ہو گا۔

سلطان علاء الدین کے جلوس کے تیسرے سال یعنی ۶۰۷ھ ہجری کے ابتدائی مہینوں میں الماس بیگ الخاٹب بے الغ خاں جو سلطان کا بھائی تھا اور نصرت خاں عالیمر جو منصب وزارت پر ممتاز ہوا تھا مہم گجرات کے لئے مامور ہوئے اور ایک جزار لشکر لے کر راجہ کرن والی گجرات پر حملہ آور ہوئے راجہ شاہی لشکر کی مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور اپنے صدر مقام نہروالے سے جو گجراتی تواریخ میں انلوٹڑہ کے نام سے مشہور ہے بدو اسی کے ساتھ فرار ہو کر راجہ رام دیو والی دیوگیر کے یہاں پناہ گیر ہوا۔ اس جنگ میں مال غنیمت

نے سٹائٹھ لکھی ہر اسی طرح سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے جلوس کی تاریخ حضرت امیر نے نہ سپہ میں سٹائٹھ اور ضیاء برنی نے سٹائٹھ لکھی ہے۔ اگر یہاں تک بھی اس کا اثر متعدی سمجھا جائے تو خضر خاں کے قتل کے واقعہ کی صحیح تاریخ سٹائٹھ ہونی چاہیے۔ ابن بطوطہ نے بھی جو اس واقعہ کے چند سال بعد ہندوستان میں آیا تھا اپنے سفر نامہ میں اس واقعہ قتل کو بلا تین تاریخ لکھا ہے۔ بہر حال یہ در داگلیز واقعہ سٹائٹھ یا سٹائٹھ میں ظہور پذیر ہوا اور متعدد قرائن اس داستان کے اشعار میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ امیر خسرو نے اُسی وقت اس داستان کو نظم کر کے مثنوی کی تکمیل کر دی تھی۔ اس عبرت خیز داستان کے ہر شعر میں جو درد اور سوز بھرا ہوا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ واقعہ تازہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ کی شکایت اور اپنی نافوشی کا اظہار حضرت امیر خسرو نے نہایت دلی زبان سے کیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ قطب الدین کے عہد سلطنت میں یہ داستان لکھ رہے ہیں۔ اگر عہد قطبی کے بعد لکھا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ اُس کا رنگ دوسرا ہوتا مثلاً فرماتے ہیں ۷

مع القصہ نہانی دانِ ایں راز	ز گنج راز زمیناں در کسندبا
کہ چون سلطان مبارک شاہ بے مہر	ز تلخی گشتِ برخویشاں ترش چہر
صلح ملکِ رخو ز تریشاں دید	سزاواری بہ تیغ تیز شاں دید
بل شد تا کند از کیس گالی	ز انبازانِ ملک اقلیم جالی
نہاں سے خضر خاں کس فرستاد	نموداری بعد راز دل برداد

یکے زان دو سپرد اندر جوانی      پرستارانِ شہ رازندگانی  
دوم زندہ است چوں پیوندِ خونست      دلِ من بہرِ آنِ خوں بے سکونت  
دے گر مہرِ شہ بر بندہ تابد      بگرمیِ خوں بخوں پیوند یا بد  
ایں پیوندِ فرزندے بمادر      نیاید پائے شہ فردا بر آدر

چونکہ سلطان خضر خاں کے لئے پہلے ہی سے کسی عمدہ موقع کا متلاشی تھا اس لئے  
رانی کنولادیوی کی یہ درخواست اُس کو پسند آئی۔ رائے کرن کو رشتہ کا پیغام بھیجا  
گیا اور اُس نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس پیغام کو منظور کیا اور چاہتا تھا کہ شاہانہ  
جنیز فراہم کر کے دیولدی کو دہلی روانہ کرے۔

سر پر آئے ملکِ ہندواں کرن      کہ بدصاحبقرائے دراقسن  
ایں شادی کہ آمد ناگمانش      بگنجید اندرونِ پوستِ جانش  
کجا در ذرہ گنجِ ایں کہ خورشید      دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید  
چو با چشمہ کند بحرِ آشنائی      شود آں چشمہ ہم بحرِ آرزوئی  
براں شد کاں طربِ اکار ساڑ      علمِ بر پشتِ پیلاں بر فرازد  
مستعِ قیمتی صد پیل بالا      ز دیباؤ خرو لو لو لولا  
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں      کہ گنجِ دخیالِ ہوشمنداں  
پس آنگہ با ہزار ہید واری      نشاند تازینِ رادِ عساری  
فرستد سوئے دولتِ تاجِ تخت      کہ آں دولتِ سدِ درخانہِ بخت

ساتھ راجہ کرن کی رانی کنولادیوی اور دیگر عورتیں بھی ایسے ہو کر دہلی میں آئیں کیونکہ دیوی  
 حرم میں داخل ہو گئی اور بوجہ اپنی خوبصورتی، خوش سیرتی اور سلیقہ مندی کے سلطان  
 علاء الدین کے دل میں بہت قدر و منزلت پیدا کر لی۔ ایک روز اس نے سلطان کو  
 خوش پا کر یہ درخواست کی کہ میری دو لڑکیاں جو وہاں چھوٹ گئی تھیں ان میں سے  
 ایک تو خدام شاہی پر تصدق ہو چکی ہے مگر دوسری زندہ ہی خون کے تعلق سے  
 دل بے اختیار سینہ میں ٹرپ رہا ہے اگر حضور کی توجہ ہو جائے تو میرا مطلب حاصل  
 ہو سکتا ہے بیٹی کو ماں کے ساتھ ملانے سے حضور سے قیامت میں کچھ مواخذہ نہ ہوگا  
 اس لئے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ حضرت امیر خسرو اس درخواست کو اس طرح  
 پراد کرتے ہیں ۷

بعض آور دراز خوشتن را	شبے خوش دید دارائے زمن را
زباں را در دعا گوئی عیاں را	نخت اندر دُعای ازباں را
بشاہی خسروئے زمیں باش	کہ شاہا تا ابد مندیش باش
اگر خود آسماں باشد زمیں باد	بیادت ہر کہ بود بر زمیں شاد
بشرح حال شد از زندہ چوں بید	پس آنکہ بادل پریم و امید
دو چرخہ ناشگفتہ داشت بختم	کہ از شاخ جوانی برد ختم
مرا ناخوار بود این جانب از ختم	چو زنجار باد اقبال آں طرف ختم
فلے ماند آں دو گل در گلشن خویش	شدم مرغ خوش ز بخت روشن خویش

دیو لدی کو اُلغ خاں کی خدمت میں لا حاضر کیا اور شاہی حکم کے مطابق ایک جبار  
فوج کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کی گئی اور مجلسِ ایں داخل ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں

بصمت ہم بدناں بہاں پوش      اُلغ خاں رارسانید از سر ہوش

اُلغ خاں در حرم میدہشت متور      چو فرزندِ خودش در پردہ نور

چو فرماں شد کہ آں ریحانِ دوس      بشتر آزند چوں بر جس در قوس

رسانیدند در آیوانِ جمشید      بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید

گجرات کے اس دوسرے حملہ کا ذکر ضیاء برنی نے اپنی مشہور تاریخ فیروز شاہی میں  
نہیں کیا۔ ملا عبد القادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں ان دونوں حملوں کو باہم مخلوط  
کر کے ایک بنا دیا ہے۔ ضیاء برنی کے بعض الفاظ سے ملا صاحب مغالطہ میں پڑ گئے  
ہیں۔ اس حملہ کے متعلق میں نے جس قدر واقعات اوپر لکھے ہیں وہ صرف حضرت امیر  
بیان سے ماخوذ ہیں۔ اکثر کتب تواریخ جو اس وقت میرے پیش نظر ہیں ان واقعات  
ساکت ہیں۔ البتہ محمد قاسم فرشتہ نے قاضی احمد غفاری مولف جہاں آرا کے حوالہ سے  
اس حملہ کے واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے  
لئے اس مقام پر ثبت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں اگرچہ بعض باتیں مکرر معلوم  
ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان دونوں بیانیوں کو پڑھکر جن میں پہلا شاعرانہ اور دوسرا  
مورخانہ ہے، اصلی واقعات زیادہ وضاحت کے ساتھ نمایاں ہو جائیں گے۔

”اوائل سنہ ۷۸۱ھ میں ملک نائب یعنی ملک کافور ہزار دیناری اور خواجہ حاجی

حضرت امیر خرم نے وقت کی تین تین کی قصہ کے تمام اجزاء کے دیکھنے سے یہ وقت قطعاً صحیح معلوم ہوتا ہے۔

لیکن ادھر سلطان کی رائے تبدیل ہو گئی اور گجرات کو ممالکِ محوسہ میں شامل  
 کر لینے کا فیصلہ قرار پایا۔ الف خاں اور پنچیں اور دیگر سردارانِ لشکر اس مہم پر مامور  
 ہوئے۔ جب یہ لشکر گجرات میں پہنچا تو راجہ کو سوائے راہِ گریز کے کوئی بچاؤ کی صورت  
 نظر نہ آئی فوراً دیوگیر کی طرف گھوڑے کی باگ پھیر دی جب نکلن دیو کو معلوم ہوا کہ  
 رائے کرن اس علاقہ میں آیا ہے اور مدد کا خواستگار ہے تو اُس نے اپنے بھائی جیلو  
 کو دیولدی کے لئے پیغام دے کر بھیجا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا اور تمام شرائط طے پا کر  
 دیولدی رخصت کر دی گئی۔

چو کرن آزر دہ سخت پریشاں	حمایت جمعے بود از سوائے ایشان
نیارست اندراں پیغام نہ کرد	ضرورت باز حل پیوند مہ کرد
نشانہا کہ باشد شرط ایں کار	بمقدارے کہ رایاں رہت مقدم
ہم یک یک بیکد گیر سپردند	بصد دریا کیے گوہر سپردند
دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر	رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بومے ہمائے	مہ روشن بکام اژدہائے

دیولدی چند آدمیوں کی حفاظت میں دیوگیر کی طرف جا رہی تھی چند میل کا فاصلہ  
 باقی تھا کہ اچانک شاہی فوج کے ہراول سے جو پنچیں کے ماتحت رائے کا تعاقب  
 کر رہا تھا اُس کی بڑبھڑ ہو گئی۔ طرفین سے تیر اندازی ہونے لگی۔ اتفاقاً ایک تہ دیولدی  
 گھوڑے کے لگا جو فوراً گر پڑا۔ پنچیں کو اس کامیابی پر بڑا فخر حاصل ہوا اُس نے

اس درخواست کو سن کر ملک نائب اور النغ خاں کے نام فرمان صادر کیا کہ اے کرن جو سرحد دکن میں مقیم ہے اس کی لڑکی دیولدی کو طوعاً یا کرہاً جس طرح ہو سکے حاصل کر کے حضور شاہی میں روانہ کر دیں۔ ملک نائب مالوہ سے گزر کر دکن کی سرحد میں اُترا اور شاہی فرامیں ہوشیار اور تجربہ کار سفر کے ساتھ رام دیو اور رائے کرن اور تمام رایان دکن کے نام روانہ کئے۔ چونکہ ان راجاؤں نے اطاعت قبول نہیں کی اس لئے ملک نائب نے سلطان پور کے علاقہ سے کوچ کر کے دکن کے کنارہ سے سر نکالا۔ اور النغ خاں بھی ایک لشکر کثیر لے کر گجرات کی طرف کوہستان بھکانہ کی طرف متوجہ ہوا راجہ کرن نے اپنے مقامات کو مستحکم کر کے ثبات قدم اور استقلال کے ساتھ جنگ شروع کی۔ النغ خاں کے ساتھ چند لڑائیاں ہوئیں جن میں فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ راجہ رام کے بیٹے سنگدیو نے جو دیولدی کو اپنے عقد نکاح میں لانے کا متنی تھا مگر رائے کرن جو راجپوت تھا ایک مرہٹہ کو بیٹی دینا اپنی کسرِ شان سمجھتا تھا اس رشتہ کو ٹال رہا تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور باپ کی اجازت کے بغیر اپنے چھوٹے بھائی بھیم دیو کو مع تحف و ہدایا رائے کرن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ ترکوں اور ہندوؤں کے درمیان سخت مذہبی اختلاف ہے اگر آپ اس لڑکی کو جو ماہہ النزاع ہے میرے عقد نکاح میں دے کر ادھر بھیج دیں تو مسلمانوں کی فوج آپ کا پیچھا چھوڑ کر اپنے ملک کو واپس لوٹ جائے گی۔ راجہ کرن نے جو ان کی حمایت کا طالب تھا مجبوراً

---

۱۵ حضرت امیر نے یہ نام نکھن دیو لکھا ہے ۱۶ حضرت امیر نے یہ نام بھلم دیو لکھا ہے

نائب عرض کو سلطان علاء الدین نے ہم دکن پر مامور فرما کر رخصت کیا۔ عین الملک  
مٹانی حاکم مالوہ اور الغ خاں والی گجرات کے نام شاہی فرمان صادر ہوا کہ وہ اپنے  
آپ کو ملک نائب کے ملکوں میں سمجھیں اور کسی حالت میں اس کے احکام کی  
خلاف ورزی جائز نہ رکھیں اور اس کی اطاعت اور فرماں برداری اس طرح ہے  
کریں کہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو سکے۔“

اُس وقت کنولادی نے حضور شاہی میں یہ درخواست پیش کی کہ جب میں راجہ  
کرن کے محل میں تھی تو دوپری جمال لڑکیاں میری گود میں تھیں جب میں نے اپنے  
نصیبہ کی یاوری سے حضور سلطانی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی تو وہ دو بوا  
لڑکیاں رائے کے پاس رہ گئیں۔ اب میں نے سنا ہے کہ ان میں بڑی لڑکی بقضا الہی  
فوت ہو گئی مگر دوسری جس کا نام دیولدی ہے اور جس کو میں چارلسازہ چوڑا کر آئی تھی  
اس وقت تک زندہ ہے اگر ملک نائب یا الغ خاں کے نام حکم ہو جائے کہ اُس کو میرے  
پاس پہنچا دیں تو یہ مجھے ایک خاص لطف اور بے انتہا مہربانی ہوگی۔ سلطان علاء الدین

لے قاضی احمد غاری کا یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس وقت دیولدی کی عمر صرف چھ مہینے کی تھی

دوم راعمر شش مہ بدورفتہ کہ بوداں شش مہ او دوہفتہ  
اس کو صحیح تسلیم کرنے سے فقہ تمام اجزا اپنی اپنی جگہ ٹیک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ پہلے میر خضر خاں اور دولانی کے  
رشتہ کے بیان میں لکھتے ہیں کہ اس وقت خضر خاں کی عمر دس سال اور دولانی کی عمر آٹھ سال تھی۔

دراں دوم بودجاں دہ سالہ است کہ اس ہنگامہ شادینش برخت

دولانی بخت بہشت سالہ دوہفتہ ماہ رابستہ کلالہ

اس سے قطعات ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت دولانی کی عمر چھ مہینے کی تھی اور نیز ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۷۸۶ھ



فوراً مجتمع ہو گئے اور دشمن کے مقابلہ کے لیے صفیں درست کر لیں۔ یہ فوج حقیقت میں  
 بھیم دیو کی فوج تھی جو اے کرن سے رخصت ہو کر دیولدی کو اپنے بھائی کے واسطے  
 لیے جا رہا تھا غرض کہ دونوں فریق مصروف پیکار ہو گئے۔ ہندو مغلوں اور خلیجیوں کے  
 آہن و زیتروں کی تاب نہ لا سکے اور راہ گریز خستہ سوار کی۔ ایک تیر دیولدی  
 کے گھوڑے کے ایسا کاری لگا کہ وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ فوج کے جوان غنیمت کی  
 تلاش میں اُس کے گرد جمع ہو گئے فوراً ایک لونڈی چلائی کہ ادبے رجمو دیولدی  
 یہی ہے۔ اس کی عزت و حرمت کا خیال رکھو اور اپنے سردار کے پاس لے چلو۔ سپاہی  
 یہ فرودہ فرحت فرما سکر ہوا ہو گئے اور الغ خاں کی خدمت میں اُس کو لا حاضر کر دیا۔  
 الغ خاں اس غیر متوقع کامیابی کی خوشی میں پھولانہ سمایا اور خدا کا شکر بجالایا اور بلا تو  
 گجرات کی طرف چل کھڑا ہوا اور وہاں سے پالکی میں سوار کر کے دہلی کو روانہ کر دیا  
 اور دیولدی اور آخرتہ میں سلطان کے حضور میں پہنچ گئی اور کنولادی کی آنکھوں  
 کو اپنے دیدار سے روشن کیا ۱۵

بیامطرب۔ بازار بشیم خنگ	بدیں شادی کہ آمد دست دچنگ
چہ رویست ایس کہ چشم کردہ روشن	چہ رویست ایس کہ مجلس کردہ گلشن
نہاہ آسمان اباشد ایس رے	نہ فرو دس بسید اردچیں بے

گجرات کے ان دنوں حملوں میں بعض ناموں کی نسبت ایک سخت خلیجان درپیش ہے۔

ممکن ہے کہ ناظرین کو غلط فہمی ہو جائے اس لیے اُس کا صاف کر دینا ضروری معلوم ہوئے

اس رشتہ کو منظور کر لیا اور دیو لدی کو بھیج دیا کہ ساتھ دیو گڈھ بھیج دینے کا فیصلہ کر لیا۔  
 ”الغ خاں یہ وقعہ سنکر بہت گھبرایا اور علاء الدین کی تلوار کے خوف سے

کانپٹھا اور فوراً سردارانِ لشکر کو جمع کر کے مجلس مشورت منعقد کی اور کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت جبکہ دیو لدی ہمارے ساتھ ہے اس کو حاصل کر لیں ورنہ اگر گوہر مقصود ہاتھ سے نکل گیا تو یہ دے دیا یہ سلطان کو دکھانے کے قابل نہ رہیگا۔ تمام سرداروں نے اسے کو پسند کیا۔ چنانچہ موت پر آمادہ ہو کر سب کے سب کو ہستان میں گھس گئے اور نہایت جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ اس حملہ کے مقابلہ میں رائے کرن کو سخت شکست ہوئی اس کے تمام ہاتھی اور گھوڑے برباد ہو گئے اور وہ دیو گڈھ کی طرف بھاگ نکلا۔ الغ خاں اس کے تعاقب میں پہاڑوں اور بیابانوں میں بجلی کی طرح کوندتا ہوا جا رہا تھا یہاں تک کہ دیو گڈھ ایک دن کی راہ باقی رہ گیا مگر حصول مقصود کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر کار سلطان علاء الدین کے اقبال نے اپنا کام کیا اور ایک عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ دیو لدی جو مقصود بالذات تھی ان کے ہاتھ آ گئی۔“

”تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب الغ خاں رائے کرن اور دیو لدی سے مایوس ہوا تو اس نے آرام لینے کی غرض سے ایک دریا کے کنارہ پر دو دن قیام کیا۔ فوجی سپاہیوں کی ایک جماعت جس کی تعداد تین چار سو ہوگی ایلو راکے غاروں کو دیکھنے کے لیے جو دیو گڈھ کے قریب ہیں الغ خاں سے اجازت لیکر روانہ ہوئی۔ اثناء سیر میں اچانک دھنوں کی ایک فوج اُن کو نظر آئی۔ ان کو خیال ہوا کہ یہ رام دیو کی فوج ہے جو ان پر حملہ آور ہوئی ہے

والی گجرات کے ساتھ قتل کیا گیا۔ یہ شخص عمد علانی میں کبھی نام آؤ نہیں ہوا اس لیے  
ایسی عظیم الشان مہم میں اس کا سپہ سالار ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ | دولرانی خرمسرا میں داخل ہو کر خاص

شاہی محل میں رہنے لگی ایک وزیر سلطان نے خلوت میں خضر خاں کو طلب کیا اور ملکہ  
جہاں کو اشارہ کیا جو تجویز ہوئی ہر اس کو ظاہر کر دینا چاہیے۔ ملکہ جہاں نے کہا کہ خضر  
کا منشا مبارک ہے کہ تمہاری شادی دولرانی سے کی جائے۔ خضر خاں ماکہ شرم  
سے کچھ نہ کہہ سکا اور چپ چاپ باہر چلا آیا لیکن دولرانی کی محبت اس کے تمام رگ و پے  
میں سرایت کر گئی۔ اس وقت خضر خاں کا سن کسٹ سال اور دولرانی کی عمر سال  
تھی۔ دولرانی کو اس رشتہ کی خبر نہ تھی مگر وہ اپنے بھائی کی شباهت کی وجہ سے جو  
خضر خاں میں کھپتی جاتی تھی خضر خاں سے محبت کرتی تھی لیکن خضر خاں واقف  
تھا کہ وہ کسی وزیر اس کی ذہن بننے والی ہے دونوں اکثر اوقات ساتھ ساتھ رہتے  
اور نہایت شوق سے کھیلا کرتے تھے ۵

بیازی بود شاں عشقے کہ کیوم	بنو دندے جدا در بازی از ہم
نبو چوں عشق در بازی مجازی	شد آن بازی در آخر عشق بازی
چو طفلانے کہ با ہم لعب سازند	بہم کہ طاق و گلابے جفت بازند
نہانی باختندے آں دو مشتاق	ز طاق و برداں ہم جفت و ہم طاق
نہر بازیگے چوں حسن سال	دویدے خرد شیرے باغ ازل

حضرت امیر خسرو کے بیان میں ان دونوں حملوں میں اُلغ خاں کا نام بحیثیت سپہ سالاری کے متعدد مقامات پر آیا ہے اور یہ ظاہر ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہے لیکن واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پہلے حملہ میں جس اُلغ خاں کا ذکر ہے وہ الماس بیگ اُلغ خاں ہے جو سلطان علاء الدین کا بھائی ہے جیسا کہ فرشتہ سے صراحتاً اور ضیاء برنی سے ضمناً متبادر ہوتا ہے۔ اس اُلغ خاں نے باختلاف اقوال موزین قلعہ رتھنپور کے فتح ہونے کے کچھ ماہ بعد شہر یکتا میں وفات پائی۔ یہ ظاہر ہے کہ دوسرے حملہ میں جو شہر میں ہوا یہ اُلغ خاں سپہ سالار نہیں ہو سکتا۔ ضیاء برنی نے اس حملہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتہ دونوں ناموں میں فرق کرتا ہے۔ پہلے حملہ میں الماس بیگ اُلغ خاں اور دوسرے حملہ میں اُلغ خاں الی گجرات لکھتا ہے۔ اور نیزنگے چکر لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین نے اُلغ خاں کو گجرات سے بلایا اور قتل کر دیا۔ یہ خضر خاں ماموں و خسرو۔ اس کا نام حضرت امیر خسرو نے جہاں نظم فرمایا ہے الپ خاں لکھا ہے علاء الدین القیاس ضیاء برنی بھی اُس کو اسی نام سے یاد کرتا ہے۔ پس کافی غور و فکر کے بعد میری قطعی رائے یہ ہے کہ دوسرے حملہ میں جس اُلغ خاں کا نام آیا ہے وہ الپ خاں ہے اور کاتبوں اور مصححوں کے تصرفات نے اُس کی صورت کو تبدیل کر کے اُلغ خاں بنا دیا ہے جن میں پہلے ہی کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں بجائے اُلغ خاں کے الپ خاں پایا جاتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶ سطر ۱۵ مع اختلافات) فرشتہ نے سلطان علاء الدین کے آخری عہد سلطنت کے واقعات میں ایک اور اُلغ خاں کا ذکر کیا ہے جس کا نام نظام الدین اُلغ خاں ہے جو جالو کا حاکم تھا اور جو اپنے بھائی اُلغ خاں

چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را      نوید خواستگاری دادیم  
الپ خاں کاں بلندی یافت از      پذیرفت آن مبارک فردہ از

قصر شاہی کی مستورات کو جب یہ راز ظاہر ہوا تو خیر اندیشی اور نیک خواہی کی راہ سے ان کی ایک جماعت ملکہ جہاں کی حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ الپ خاں کی لڑکی بھی کوئی غیر نہیں ہے وہ بھی آپ ہی کی لڑکی ہے ایسا نہ کہ خدا نخواستہ اس کو کوئی تکلیف یا رنج پہنچے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس سے غفلت یا لاپرواہی کی جائے۔ خضر خاں کا رشتہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے دہلوانی کے ساتھ کر دیا ہے اسی یکم پر دالہ اور دیوانہ ہو رہا ہے۔ دوسری لڑکیوں کی طرح اس کو مطلق توجہ نہیں ہے۔ اس لیے سب کے مشورے یہ تہہ پایا کہ دونوں کو الگ کر دینا چاہیے اور دونوں کے لیے جدا جدا مکان مقرر کر دیے گئے۔

صواب آں شد کہ دو لولو بہج      شود ہر یک چراغ در در گرج  
خوش آمدیں سخن بانے شہ را      دو منزل شد معین ہر دو مہ را  
بجائے شہ شد بجائے گرد بست      دو جاں یکجا و فاسخ پوست از پست  
ہمیں شد رسم دران ستم ساز      کہ نتواند دو کس ادید مساز  
غرض ہر یک بجلوت کاہ خود رفت      بیائے دیگران از پائے خود رفت  
ہفتہ عشرہ کے بعد کبھی کبھی ملاقات ہوتی تھی اس کا نقشہ دکھاتے ہیں  
پس از یک ہفتہ آں ماہ دو ہفتہ      بخندمت آمدی از تاب رفتہ

شدے ہر سو کہ آن رخ رشید پایہ  
صنم فتنے بد نبالش چو سایہ  
نہودے ز وجد اور گاہ و بگاہ  
چو نور از آفتاب پر تو از ماہ  
دویدی شمسِ الہم پس دیش  
ز تابِ مہرے سایہ خوش  
بیک خورشید شاں بوجہ جدِ خواہ  
نہ خوردے دے بے یکدگر آب

خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ | اب دُلہا نے نویں

برس میں قدم رکھا اور خضر خاں بھی سن بلوغ کو پہنچا۔ ایک وزیر سلطان نے ملکہ جہاں کو تنہائی میں طلب کیا اور کہا کہ اب ماشاء اللہ خضر خاں جوان ہو گیا ہے اس کی شادی خلیفہ کو کرنی چاہیے۔ آخر کا باہمی مشورہ سے یہ قرار پایا کہ خضر خاں کے ماموں الپ خاں کی لڑکی سے رشتہ کا پیغام بھیجا جائے جو ملکہ جہاں کی بیٹی ہے۔ الپ خاں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس رشتہ کو منظور کیا اس رشتہ میں ملکہ جہاں کی رُسے زیادہ غائب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی تعلقات کا خیال عورتوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ خاندانی رشتوں کو غیر کفو کے رشتوں پر ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ حضرت امیر خسرو کا الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مضمون مترشح ہوتا ہے۔

پس آنکہ غم شد سلطانِ دینِ را  
ہم آں مصومہ پردہ نشینِ را  
کہ چوں خاں خضر خاں الپ خاں است  
کہ زیب چہرہ دولت بدانت  
بدرجِ عصمتش زلیست متو  
کہ چوں خورشید تو ابدیش از نو  
کنندش با حسنہ راں اجمندی  
بعقد آں ز فردعت بندہ دی

اپنی مسہری پر ایک تکیہ کو لٹا کر اس کو اپنی چادر اڑھا کر دولہرائی کی ملاقات کو  
لیے روانہ ہوتا ہو۔ چاندنی رات اور اس کی خوشگوار خنکی کی تعریف میں فرماتے ہیں

شبِ دادہ جہاں از یور روز      مے چوں آفتابِ عالم افروز  
فلکِ نورے کہ گرد آودہ افروز      ازاں گلگونہ کردہ ماہِ را چہر  
نمودہ آفتابِ آسمانِ مستدر      جمالِ خویشِ در آئینہ بدر  
مے خورشیدِ ام از نورِ جاوید      دو چندان باز دادہ و امِ خورشید  
ستارہ زیرِ نورِ آسمانِ پوشش      بسانِ نوحہ و ساپِ نیاں پوشش  
رخِ ہفت اختر اندر ہفت پردہ      بجن آرایشِ ہر ہفت کردہ  
فلکِ دل بستہ در بیدلِ نوزی      کو اکب یکہ گردِ عشق بازی  
بجواپ خوش جہاںے ارمیدہ      ازیں خوشتر جہاںِ خوبے ندیدہ

زمستان ہوا آں کہ مشتاق      نہ باشد یک نفس از حفتِ خوطاق  
قصب پوشے کہ بر یاری رسیدہ      بہر چوں شکر اندر نے خزیدہ  
بر آتش دستہ در کوے منزل      چو مشتاقے کہ دار دستِ بدل  
بزرگانِ قائم و سنجابِ بدوش      فرد ستاں چور و بد پوتیں پوش  
چو مخمل زردار و خنجر کردہ خنجر      بر منہ مغلماں چوں رخسارِ ز  
خنجر خاں کی دعا کار سازِ حقیقی کی جناب میں مستجاب ہوتی ہو اور غیب سے ایک

خضر خاں کرے از دوش نگاہے      بر آردے ز دل ز دیدہ آہے  
 دَولِ رانی ہم از دُنبالِ چشم      بدیدے و فکندے شعلہ در چشم  
 خضر خاں است کہ دے موزہ پازِ      چنیں کرے سلام دلبر خویش  
 سمنبر خدمتِ دیگر گرفتے      گل افکندے بجاک و برگرفتے  
 جسد ہا دور جانما یک دگر یار      ز بانہا گنگ و ابرو ہا بگفتار  
 پریش ہر نظر زیں سو بیانی      بساخ ہر قرہ زراں سوز بانی  
 جگر بے صبر و تنہا در قناعت      قرہ در خشم و لبہا در شفاعت  
 بہر این در دَرونِ او جگر دوش      بنار او از درونِ ایں جگر کش  
 درونِ یک دگر در رفتہ پنہاں      نہ قالبِ رمیاں گنجیدہ نے جاں  
 دو آئینہ گرا از رسمِ خیالے      رود در یکدگر بنو د محالے  
 دو شمع اچہ بوند از یکدگر دور      لے پیوند یا بد نور با نور

اس کے بعد حضرت امیر خسرو نے ایک دوسری دلچسپ اور مفصل ملاقات کا نقشہ دکھایا  
 ہے جس کی قرارداد طرفین سے بذریعہ ازداروں کے پہلے سے ہو چکی تھی۔ اس بیان  
 میں متعدد مواقع شاعری کے پیدا کیے گئے ہیں۔ اول اس چاندنی رات کی روشنی اور  
 نورانیت اور اس کی خوش گوار ٹھنڈک کا بیان ہے۔ مگر یہ چاندنی خضر خاں کے مقصد  
 میں خارج تھی کیونکہ بغیر ظلمات کے آبِ حیات تک پہنچنا ناممکن تھا۔ اس لیے حضرت  
 امیر ایک برکانہ پیدا کرتے ہیں جس سے تمام عالم تیرہ و تار ہو جاتا ہے اور خضر خاں



تباراجِ طبیعت حیرتِ شرم      کجا بازارِ رعنائی شود گرم  
 قوی گشتہ ز غیرتِ عشقِ حال      قوی دستمانِ شہوتِ گشتِ پال  
 کماندارانِ رغبت تیرِ شرمست      نہ امکانِ دن براہوے مست  
 ہوائے دل ہمیکہ دازد درخش      تحیرِ باہگِ بی زد کہ خاموش  
 جواں شیرے کا رخویشِ خدا      کہ صیدش پیشِ داد و برستہ دلا  
 تشرِ ابا چنانِ درِ لیبی      گستہ عشقِ بازو ہاے شیری  
 بلے نازِ غزالانِ قصبِ پوش      دہشیرِ افگناںِ خوابِ خوش  
 چومے بستِ دلِ رہبریِ شاخ      پریدنِ پیشِ ممکنِ نیستِ گستاخ  
 چو شے سُرخ شد در لالہ رنگے      عجب نہ بود گر آید پاسبنگے

خضر خاں در دہلوانی کے عشق و محبت کا چرچا شاہی محلات میں زیادہ ہو گیا  
 ملکہ جہاں کو اس کی خبریں نہیں اور یہ واقعہ اس کے نزدیک ثبوت کو پہنچ گیا تو اس نے  
 حکم دیا کہ دہلوانی تو قصرِ لعل بھیج دی جائے چنانچہ ملکہ جہاں کے حکم کے مطابق دہلوانی  
 کو سنگھاسن میں بٹھا کر جو غالباً اس زمانہ کی کوئی سواری جمیع سیلیوں اور کنیزوں کے  
 قصرِ لعل کی طرف روانہ کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر فوراً خضر خاں کو دی گئی ہے

صواب آں شد کز اس فردِ نو      بقصرِ لعل ساز و بجائے آں حور  
 نشاندہ رسکھاسن آں پری را      چو گردوں رترازد مشتری را

۱۵ بطورِ تختِ دہلوانی سواری تھی ۱۲ حیرت

ابر اٹھتا ہی جو دنیا کو تیرہ دمار کر دیتا ہی ۵

از انجا گاہ عاشق فتح در ہاست  
نیا ز درد منداں اثر ہاست  
برآمد تیرہ ابرے ناگہ از غیب  
ہمہ گلمائے انجم کردہ حبیب  
گرفت از پیش گردوں پردہ داری  
نہاں شد ماہ در شبگون عاری  
چناں می حبست برق از باہم فلک  
کہ بود شن ہم افتادن سونے کا  
چناں گیتی در ابر و باد شد گم  
کہ چون خس می پرید ز باد مغم  
قیامت بود گیتی حبت تار یک  
قرآن آفتاب و ماہ نزدیک

خضر خاں دل رانی کے مکان میں ہنچا ہی اور عاشق و معشوق دونوں حیرت زدہ

کھڑے رہ جاتے ہیں ۵

تساوہ ہر دو چوں دوسرے نو خیز  
بیکہ گیر لفظ ہا داشتہ تیز  
دو دیدہ چار گشتہ گاہ دیدار  
بدین زیر منت ماندہ ہر چار  
دو مردم در دو چشم یکہ گر نور  
چو دو دیدہ بیکجا و زحم دور  
دو سیارہ قرآن کردہ بیک بچ  
ز ہم بے برہ چوں تو بیک بیج  
دو طاووس حیاں با جسم سیدہ  
لے طاووس ہر دو پر پریدہ  
دو گلبن در یکے گلشن شکر خند  
بہوے یکہ گرا ز دو در خر سند  
دو شمع شکر افشان شب افروز  
ز سوز یکہ گرفتار افتادہ ریز  
دو بیدل روبرو آورده مشاق  
نظر ہاجفت و لہا جفت تن طاق

برہنہ پاؤں سر از جا بردنِ حبت      ز کتبے سرو بے پا بردنِ حبت  
 ہمی شد چو الفبا حرفِ معلوم      بجا ناں قائم و از خویش معدوم  
 غرض کہ یہ دشتناک خبر سکر شہزادہ مکتبے بے تحاشا بھاگا اور دولرانی کے سکھیاں کو  
 جا پکڑا دونوں ملکر خوب دے اور طرفین میں محبت کی نشانیوں کا تبادلہ ہو کر ایک  
 دوسرے سے رخصت ہوئے ۵

چو ہر دیادگارِ مہربانی      رساند ندیکِ دیگر نہانی  
 وداع یک گر کردند گریاں      بطوفان ہر دو غرق ہر دو بریاں  
 شتابِ گشتِ انوماہِ رامند      دزیں سو باز گشتِ ایں مہدیِ عمد  
 پری چوں بر پید رفت خون باد      سلیمانِ ادہ را دیوانگی زاد  
 توانے دشتِ آں فرزندِ جمشید      کہ باز آرد سلیمانِ ارخوشید  
 ولیکن چوں سلیمان بود بر جاے      بہ تعظیمِ سلیمانِ گشتِ ازاں اے

**جشنِ شادی** | اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اول خضر خاں کا رشتہ سلطان علاء الدین  
 دولرانی کے ساتھ کر دیا تھا اور اُس کے بعد دوسرا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ  
 ہوا جو ملکہ جہاں کی بیٹی ہے۔ پہلے رشتہ کا فیخ ہو جانا اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے ثابت  
 نہیں ہوتا لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ مضمون جیسے التو میں ضرور پڑ گیا اور الپ خاں  
 کی لڑکی کے ساتھ شادی ہونی قرار پائی۔ اس داستان کو حضرت امیر خسرو نے نہایت  
 تفصیل اور دہوم دہام کے ساتھ بہت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے،

اشارت کردکاناں کاہل کارند      ز فرد را بد رنج لعل دارند  
 بفرمان مہ پوشیدہ تمثال      دانش نہرہ دُپرویں بدنبال  
 رواں سیارہ پُران تہ از طیر      بسوے شمس الاشد سبک سیر  
 نگذراں گلستاں اخار خاکے      کہ سرت اندوے لالہ زارے

یعنی ملکہ جہاں کے حکم سے دولرانی روانہ ہوئی اور سیلیاں اُس کے پیچھے پیچھے تھیں  
 فوراً ایک ہر کارہ جو پڑے سے زیادہ تیز رفتا شمس الحق خضر خاں کی خدمت میں حاضر  
 ہوا اور اس واقعہ کی اُس کو خبر دی۔ مہ پوشیدہ تمثال، ملکہ جہاں۔ نہرہ، دولرانی  
 پردیں، سیلیاں۔ سیارہ، قاصد شمس الا شمس الحق خضر خاں۔ باقی اشعار  
 ظاہر ہیں۔ خضر خاں اس وقت اُستاد کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس خبر کو سنکر اُس کی جو  
 حالت ہوئی اُس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ۵

شد آن دم بود حاضر پیش استا      کتاب عاشقی را شرح میدا  
 سخن در قصہ یوسف کہ ناگاہ      خبر گوئے ز لیاخت آمد از راہ  
 مرہ چون دیدہ یعقوب تر کرد      ز حال بیت اخوانش خبر کرد  
 چو شنید آن خبر جان عزیزش      نامد از جاں خبر از، پیچ خیزش  
 جمال یوسفی را سود بر خاک      ز داز مہر ز لیاخت پیر من چاک  
 چو گر گے گنہ افتاد بیرون      ہمیش پیرا من وہم چہرہ بخون  
 کتاب سبق و خط بر جابے بگرفت      قلم از دست و کفش از پائے بگرفت

رسیدہ صورتِ قبہ باخشم      درونِ چشمِ انجم گشتہ مردم  
 فرس گئی کہ در خواہِ دین      پری گوی کہ بر خواہِ پرید  
 بہر جانب کہ مردم بر زمینِ فت      ہمہ بر فرشِ دیا ہا چسبِ فت  
 ز بس شارع کہ خفت اند زخواب      زمینِ اکس میدالا کہ در خواب  
 غرض کہ نوبت اورشادیا نے، تلوار اور خنجر کے کرتب دکھانے والوں کو اکٹھا  
 نموں اور سببہ بازوں کے تماشے گیند کا آسمان میں اچھالنا، تلوار کو پانی کی طرح ٹھجنا  
 ناک کے راستے چاقو چڑھالینا، بہرہ پیوں کے سانگ، دلائی اور ہندوستانی راگ  
 اور راجہ ہندوستانی گانے والیوں کے نایج اور راگ کی محفلیں، جابجا منجفیوں کا  
 نصب کیا جانا اور ان سے رُپے اور اشرفیوں کی بارش کا ہونا، یہ تمام باتیں ہیں  
 جن سے اس جشن کو زینت دی گئی تھی ۵

شدہ در تیغ رانی تیغ راناں      دو کردہ مودو موئے چوں جوناں  
 دہل در بانگ رخشاں پیشِ دین      چو بانگِ عدوِ خوشِ رقی دین  
 بنخبر ہاے چوں پر گس صاف      گس پراں دُنمیکہ دہ دل لاف  
 بر آواز دہل مردِ مسلح کار      معلق زنِ نوبتِ نوبتی دار  
 ہر آن بازی کہ بودہ آسمانِ ا      بروں انگندہ دہراز پر دہانِ ا  
 سپہرِ بولعجب از مہفت پرودہ      جہاں ادا بازی راست کہو  
 بگردش دارِ بازآں بر سرِ دار      شدہ گشتہ ز نشانِ سپنج دوا

کہندوستان کی بہت سی رہیں مسلمانوں کے اعلیٰ طبقوں میں اُسی وقت جاری ہوئیں  
تھیں۔ اس جشن شادی میں تمام شہر اور کوچہ بازار کی آرائش کی گئی۔ جابجا ڈیرے  
خیمے استادہ کیے گئے اور زریں بچہ اور شامیانے برپا کیے گئے۔ تمام درو دیوار پر  
عجیب و غریب نقوش و تصاویر آویزاں نمایاں کی گئیں۔ گھوڑوں اور پرپوں کی سیرت انگیز  
اور دلنیز موتیں دیواروں پر نقش کی گئیں اور تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں ریشمین  
فروتن بچھائے گئے ۵

بیاریا نیک کُشور دھم	اشارت کرتا درگردش دہر
بہج آمد حنرانہ در خزانہ	کمر بستہ در کارش زمانہ
کہ در قصر آدایں نہ سقف شہر طاق	چنان در غم شادی شافاق
برآمد قبت از مہتابا ہی	بگردا گرد قصر بادشاہی
شدہ چوں وے دیار و زیباراں	جہاں از قبتائے کارداراں
شدہ انجم دراں درو گھر گم	موضع پردہا چوں سپر ز انجم
نظر با صد تعجب و خستہ تیز	بہر زردوزی مسرر انگیز
شد استرا بر ہائے آسمان ا	ہر آں کلمہ کہ بر کردند آں را
فرو پوشیدہ عیب آسمانسا	کشیدہ تا بگردوں سا بانسا
بشارد روان عصمت ماندہ مستور	مہ و خورشید همچوں تپی و حور
فلک حیراں در چوں نقش دیوا	بہر دیوار نقشے کردہ پرکار

کے لیے مخصوص خیمے نصب کیے گئے تھے جہاں قرآنِ وحدیث کے دغظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

فراواں قببہ از اہلِ میرہینر      شدہ آوازِ قرآنِ آسمانِ سینر  
بجائنا کھن داؤدی شاندر      کتابِ مصطفیٰ بے کھنِ خاندر  
نیا شہاے شیریں سکریں بار      فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار

برات کا جلوس اور نکاح | تین سال تک شادی کے ساز و سامان تیار ہوتے ہیں اور جہان کی تکمیل ہو چکی اور منجموں نے ساعتِ سید مقرر کی تو شاہزادہ شمس الحق خضر علیہ السلام کے تیز و تند گھوڑے پر سوار ہوا۔ تمام اُمراء اور صد و پچاس تھپے ہاتھیوں پر زریں عماریاں کسی ہوئیں تھیں اور چاروں طرف برہنہ تلواروں اور خنجروں کے نظر بدکار استہزہ بند کر دیا گیا تھا۔ راستہ میں موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ جلوس الپ خاں کے مکان پر پہنچا۔ شاہزادہ نے مسند پر جلوس فرمایا اور تمام اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت اپنے اپنے درجوں کے مطابق داہنے اور بائیں بیٹھے۔ ۲۳ رمضان المبارک ۱۰۷۷ھ کو صد جہاں نے منجموں کی اختیار کی ہوئی ساعتِ سعید میں ایک پر معنی خطبہ پڑھا اور ایک گرانقد مہر پر دونوں کا عقد کر دیا۔ تمام حاضرین پر موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ لوگوں کو بڑی بڑی قیمتی چسپریں بطور انعام عطا کی گئیں۔ اور نکاح سے فراغت کے بعد یہ جلوس اُسی ترتیب کے ساتھ

واپس آیا

رسن باز ایں بہ بالائے سنا  
 نہ با آن حبیل بچاں کہ دہ باری  
 ز دست بواجب گئے آسمان گیر  
 فرو بردہ مشعبد تیغ چوں آب  
 بہ بینی نیز کز لک افرو خورد  
 جہاں از خرد چنبر گہراں تن  
 نمودہ چہرہ باز ایں گونہ گویو  
 ز دہر آموختہ گوئی دورنگی  
 پری رویان ہندی جادوئے شا  
 لباس دیو گیری شاں تنک ام  
 گرفتہ چوں پیالہ مال در دست  
 سرود نکش از لبہائے خواباں  
 برقص و حبت خوابان ہوا باز  
 پزندہ ہجو طاؤسان والا  
 بختن فرقی شاں گشتہ فلک سا  
 عرق کر دے ہر طنازی رخت  
 اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کو ساتھ ساتھ اہل علم اور

چو دہا گیسواں را در شکنہا  
 کہ خود بارشتہ جان کردہ باری  
 بسان کردہ مہرہ تو سن پیر  
 چو مستقی کہ نوشتہ شربتاب  
 چو آبے کز رہ مہنی خورد مرد  
 چو پیل از روزن اشتہ زبون  
 گئے خود را پری کردہ گہودیو  
 کہ گہ رومی نماید گاہ زنگی  
 ز لب کردہ در دیوانگی باز  
 پری را سایہ بگرفتہ در اندام  
 نہ از می کز سرود خوشن مست  
 شتاباں سوئے گردوں پائے با  
 نمادہ پائے بر بالائے او  
 معلق زن کبوتر ساں بیال  
 بگاہ رقص نیز از زمیں پاک  
 کرشمہ می چکیدہ ناز می رخت  
 اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کو ساتھ ساتھ اہل علم اور



ہر کس میں یہ داد نواز حسن لائن خراجِ مصر و محصولِ مدائن

چوسم کارِ خیر پادشاہاں ق بسر شد بر مراد نیک خواہاں

بہ آئینے کہ رفت آنسو سرافراز بدلت گاہِ خود شد ہمرا ساز

نشستہ بود بیرون سے خندا دروں با در دو داغ در دمندا

بروں رُفت شاہاں بستہ سازا دروچین ربر آتش در گدازا

چو جہدِ بزرگاں مجبور عود درون پر آتش و بیرون ز راندو

رخصت اور اُس کے متعلق رسمیں غزۂ ذیحجہ شب و شبہ ۱۱۰۰ھ حسبِ اختیار

منجمن ایک پہرات گزرنے کے بعد شاہ زادہ محل میں اخل ہوا۔ زرنگار فرش پر ایک

پر تحلف کر سی بچائی گئی اور اُس پر شاہزادہ بٹھایا گیا۔ موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی

موتیوں کے نورانی سیائے برس ہے تھے کہ اچانک چاند کے سامنے سے ابر

دور ہو گیا

سریرِ سراپا پنج ماہ بردہ مہش خورشید را از راہ بردہ

نمادہ کرے بر گوہرِ فرش کہ بود آں ہمسر و ہم پایہ عرش

براں کر سی نشست از رسم شاہاں چو بر چرخ آفتاب صبحِ بگاہاں

چنان ببارش آمد گوہر و در کہ گردوں خواست تا دامنِ پُر

ز گوہر نازنیناں را تہ پایے شد اندر آبلہ پائے گمر سائے

گمر ہائے کہ ہر یک را ز امید بصد خونِ جگر پروردہ خورشید

شه و شهنزاده شمس الحق که جاوید  
 برآمد بر کمیت تند پر جوش  
 چنان شد بنگ بسم الله سو نما  
 زحل چوں هند از رغال میرفت  
 دواں پیش برتش خسرواں بد  
 بخندہ تیغها چوں برق در میخ  
 عماریمای زریں گوهر آمود  
 بگردش تیغ و خنجر دستہ تو  
 زمیں در زیر لولوی خطرناک  
 بدیناں کایزدش یار گیر آمد  
 برات سدره و طوبیٰ نالش  
 فلک حیران ز زیبائش ماندہ  
 بدور حلقمائی آسمانی  
 بترتیب آخاں کاقبال میخوہست  
 جہاں صد آں شریح آسمان قد  
 بمقدائی کہ ملکہ را بود نقد  
 نثار افکن رسید اہل درگا

جہاں اباد چوں تابندہ خورشید  
 چنان کرد و داد شد چرخ بہیوا  
 کہ گفتند اختر اں احسبند  
 فلک ربی ہدایک اللہ می  
 چو گلہائے پیادہ در رہ باد  
 بعبطہ آفتاب از خندہ تیغ  
 ملمع چسب را کردہ راندو  
 رہ چشم بد از پولاد بستہ  
 تو گوئی ژالہ باریدہ ہست بر خاک  
 بہ ایوان الپ خانی در آمد  
 نشست اندر میان چار باش  
 گمے نیارہ کہ ثابت فشا ندہ  
 فلک در خواندن سبع المثانی  
 نشستند اہل اقبال از چپ دست  
 جہاں در معنی ریخت از صدر  
 ہم بست آفتاب ماہ را عقد  
 ز نرمنہای گوہر تنگ شد راہ

رسم و رواج کے مطابق لڑکے اور لڑکی کو اپنے رشتہ رشتہ کے معاملہ میں بہت کم دخل ہوتا ہے۔ اور اس ضروری معاملہ میں ان سے شاذ و نادر ہی رے لی جاتی ہے۔ بلکہ اکثر جگہ شرفائیں کنواری لڑکیوں کا اپنے رشتہ میں دخل دینا اور اپنی رے کا اظہار کرنا میسر سمجھا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانانِ ہندوستان میں یہ رسم بہت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ہوئی اور وہ شرم کو سب سے اپنے ماں باپ کے منشا کے خلاف لب کشائی نہ کر سکا اور یہ ایسی بات ہو جو ملکہ جہاں اور قصر شاہی کی مستورات کو اچھی طرح معلوم تھی اور اس کا اُن کو اندیشہ تھا مگر غالباً وہ سمجھتی ہوئی کہ شادی ہو جانے بعد دلرانی کا خیال اُس کے دل سے خود بخود جاتا رہے گا لیکن یہ خیال اُن کا غلط ثابت ہوا اور خضر خاں کی عشق و شفیقتی میں جو اُس کو دلرانی کے ساتھ تھی اس شادی سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

خضر خاں کے لیے جب الما سے فراق ناقابلِ برداشت ہو گئے اُس نے دیکھا کہ والدین کی غفلت اور لاپرواہی بدستور جاری ہے تو اُس نے مجبوراً اس معاملہ میں خود ہی ریشہ دوانی شروع کی اور ایک محرم راز کو ردِ براہ کر کے اپنی والدہ ملکہ جہاں کی خدمت میں بھیجا جس نے خضر خاں کی حالتِ ارنہایت موثر پیرایہ میں بیان کی اور کہا کہ عہتیجی کی خاطر بیٹے کو ہلاک کرنا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔ اگر کچھ عرصہ تک اور غفلت رہی تو سوا اکھٹا افسوس ملنے کے کوئی چارہ کار نہ ہو سکیگا۔

کجا شاید کہ با اس تخت شاہی بود فرزند اندر سینہ کاہی

فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار  
 چو آب چشم عاشق بر در یار  
 ہی بارید سیارات پر نور  
 کہ ابراز پیش مشہ نامگماں دور  
 مشاطہ پردہ را از پیش بر دست  
 ستارہ ز آفتاب خویش بر دست  
 پدید آمد مے کا ندر لطف ار  
 دل مہ پارہ شد ز اناہ پارہ  
 جلوہ اور اُس کی رسموں کے ادا ہونے کے وقت خضر خاں کی جو اندرونی حالت

تھی اُس کو حضرت امیر خسرو اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ۵

شہ اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک  
 عروسِ پاک تن و حجبِ پاک  
 بلند آئینہ مہرِ سمالش  
 بجلوہ بود در خوردِ نمایش  
 و لیک آں آئینہ چوں دَرحل بود  
 بجالِ خضر خاں نعم لبِ دل بود  
 ہمہ شاد از خضر خاں غمِ اندیش  
 خضر خاں ہم و لیکن با غمِ خویش  
 نہ از خویش نہ از خویشان خبر داشت  
 کہ تن آج و دل جا بے دگر داشت  
 بدوں گل بر عروسِ خویش میزد  
 در دیش خارِ بھراںِ شیش میزد  
 دوشمیش ماہ را نطفہ ارہ میگرد  
 مہ دیگر دیش اپارہ میگرد  
 بلب نامِ عروسِ خانہ می گفت  
 بجا پیش خیالِ افسانہ می گفت  
 پس از جلوہ چو بر شد بر تخت  
 قرآن کرند با ہم دولت و بخت  
 گہ ہائے دگر بید شد از دُج  
 مہ و خورشید با ہم ماند در سُبج

خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ | ہندوستان کے مسلمانوں میں موجودہ

زدیج دیدہ گوہر ہا بر در بخت      نثار از گریہ شادی فرد و سخت  
 براں شد براں مہمان شیریں      شکر ریزی کند از جان شیریں  
 دلی چون شکرش بجلوہ رہ دشت      نہ بہر شربت آں شکر نگہ دشت  
 خضر خاں جب اپنی اس انتہائی مقصد میں کامیاب ہو گیا تو اُس کی حالت میں یہ  
 عجیب تبدیلی واقع ہوئی یعنی توفیقِ خداوندی اُس کی رفیق ہوئی۔ اُس نے تمام مہنتوں  
 سے توبہ کی اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ سے بیعت کر کے اُن کے معتقدوں اور مریدوں  
 کے حلقہ میں داخل ہو گیا اور عبادتِ ریاضت میں مصروف ہو گیا ۵

ارادتِ دِلّ گاہ شد خاص      گرفتِ الحمد اللہ ملکِ اخص  
 یکے خود بود شمعِ پادشاہی      دگر روشن شد از نورِ الٰہی  
 بہمت زد در پیرہینہ نگاری      خدا کردش در آں پیرہینہ یابی  
 رہود از جہنم ملکِ انگشتی را      نگین شد خاتمِ نیکِ آخری را  
 قضا گنجِ سعادت کردہ بازش      سعادت شد بہ تقویٰ کار سازش  
 زمینِ عصمت آپِ زندگی حبت      رواں دست از ہمہ آلودگی شست  
 مُصلّاے نماز افکند در پیش      سخن گفت از نیارِ سینہ خویش  
 برآورد از پئے تحریمیہ راز      طلبگارِ عنایت را د و کف باز  
 بیکبیرے کہ از دُنبالہ پیر      بزد بر ہر د عالم چار کبیر  
 بجد آمد از افلاسِ نہانی      زہفت اندامِ ادبِ مع الثانی

تہیستی بودنی تاجدارِ ری      کہ بر کامے نباشد کامکاری  
 مکش بہر برادر زادہ فرزند      کہ آں رسمے ایں جانست پیوند  
 اگرچہ رنج خویشاں رنج خویشست      ولیکن نے ز رنج خویش بربست  
 در گشت برادر گر حسد خار      نہ چون نگشت خوشت باشد آزار  
 ز در دار چشم اہریش باشد      نہ همچوں ردِ چشم خویش باشد  
 مکن چنداں برادر زادہ را مہر      کہ کیو تا بی از فرزند خود چہر  
 ہنوز نشہست پایاب از نہی دست      بمانی دست چوں در قہر نشست

پیغام رساں کی اس تقریر کو سنکر ملکہ جہاں بہت متاثر ہوئی اور اُس کی آنکھوں سے  
 بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ مضمون حضرت امیر نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے  
 اس کی تعریف سے میری زبان و بیان قاصر ہیں۔ لطیف تشبیہوں اور نازک استعاروں  
 کا تسلسل نہایت خوب واقع ہوا ہے شعر اعجاز کے کلام میں شاید مشکل ہی سے اس کا  
 جواب مل سکے ۵

چو آنخ ناہ قطرہ قطرہ در جوش      چو در و لعل بانو کرد در گوش  
 دل از یاقوت گوش سفتہ تر گشت      دو چشمش ہمچو گوش پر گھر گشت

آخر کار ملکہ جہاں نے سلطان سے خفیہ طور پر اجازت حاصل کی اور گھر کے چند  
 خاص آدمیوں کی موجودگی میں خضر خاں اور دودلرانی کا چپ چاپ نکل ہو گیا ۵  
 نفقہ بادرونی خاصہ پسند      نشست عقدہ کا میں کرد پیوند

تو یہ شاہی عتاب نامہ ملک حسام الدین کے ذریعہ سے اُس کو پہنچا جس کی فوراً تعمیل کی اور پھر وہ دربارش ملک حسام الدین کو سپرد کر کے خود امر وہ چلا گیا۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ خضر خاں سے باوجود یکہ وہ بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ کا معتقد تھا اور دل سے اُن کی تعظیم کرتا تھا یہ غلطی ہوئی کہ وہ سفرِ زیارت سے پہلے اور نیز سفر کے بعد اپنے پیر یعنی حضرت سلطان نظام الدینؒ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اُس کا قدم اتقا اور پرہیزگاری کی صراطِ مستقیم سے بھی ہٹ گیا تھا۔

غلط شد با چنان تعظیم پال	ق	یکے رسمش ز رسم ہوشنا کال
کہ چوں غم زیارت کرد چوں تیر		نشد بہر زیارت جانب پیر
نہ رفت آں سو گہ باز آمدن نیز		کہ پوشید آسمانش چشم تمیز
چو بر رویش قضا منخواست سجد		نبردش در پناہ نیک مرے
حمایت اکمن امان درویش		ز صد سید کند رتوش مشی
بگوش اقبال میکرو دشمنادی		کہ حج بردن شاید قطع وادی
دے گوشش پُر از باغ نئے جنگ		درد کے راہ یابد دیگر آہنگ
چناں ہم بود کز پرہیز نگاری		قدم لغزیدہ بودش ز استواری
بیش طرہ سیمیں غذاں		چو سجد رکعت پرہیز گاراں
ترنما کہ رفت تا بخورشید		شدہ بیت السعادت بُرج ناہید

قیامے کرو در طاعت الف و ا  
 رکوعے کرد چوں لامِ محقق  
 سجودے کرد سچوں دالِ مسجود  
 زد اندر قعدہ زانوے امید  
 چو در قعدہ تہیاتِ رضا خواند  
 نمازے کرد بر سجادہ مشوق  
 چو ذلت عشق بود از فرق تاپائے  
 جو عشق اندر مجازش حلہ گدازد  
 گشت از رستی سر حرفِ اسرار  
 کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق  
 کہ ستر رہ نمایش گشت موجود  
 کہ زانو بس گشتش ماہ و خورشید  
 ز ملکش بس فرائض کاں قضا ماند  
 کہ کرد بی و عرشی گم شد از ذوق  
 گرفت اندر دل زندہ دلاں حلے  
 مجازش پل تحقیق رہ داد

**خضر خاں کا زوال** | جب خضر خاں کے جاہ و جلال اور دولت اقبال کا آفتاب

انتہائی عروج پر پہنچ چکا تو اب زوال کا وقت آیا جس کی درد انگیز داستان یہ ہے کہ  
 سلطان علاء الدین بک نے خضر خاں نے نہانی کہ اگر سلطان کو صحت ہوئی تو پیادہ پا ہتھ پور کی  
 زیارت کو جاؤنگا اور جب قدے صحت ہوئی تو وہ اپنی منت کے پورا کرنے کو روانہ  
 ہوا۔ ملک کا فوراً جو حصولِ سلطنت کی گئی تھ اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جھوٹی سچی  
 شکایتیں کر کے سلطان کو خضر خاں اور اس کے خسر الپ خاں سے بالکل بدظن کر دیا۔  
 الپ خاں تو فوراً قتل کر دیا گیا لیکن خضر خاں کو نسبتہ کم سزا دی گئی۔ پتھر دو دربار شاہ  
 (جو ولیعہدی کی علامتیں تھیں) اس سے واپس لی گئیں اور اس کو امر و ہمہ میں ہنسنے کا  
 حکم ہوا۔ اور یہ کہ بلا طلب ہلی میں نہ آئے۔ خضر خاں جب میرٹھ کے علاقہ سے اگے بڑھا



ہوتی تھیں جن سے سلطان کی ناراضی اور بدگمانی بڑھتی جاتی تھی اس لیے کہ خضر خاں کو سوئے مجلس آراستہ کرنے شراب پینے راگ و رنگ سننے چوگاں کھیلنے اور ہاتھوں کی لڑائی دیکھنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اور ملک جہاں بھی اپنے پوتوں اور نواسوں کی تقریبات عقیقہ و ختنہ وغیرہ کے سوا کسی چیز کی طرف التفات نہ کرتی تھی۔ اور جو بات کہ بھی ان کے ذہن میں نہ آتی تھی وہ سلطان اور اُس کی بیماری کا خیال تھا۔

یہ حالت دیکھ کر سلطان نے ملک نائب کو دکن سے درالغ خاں کو گجرات سے طلب کیا اور جب یہ فوراً حاضر ہو گئے تو خوش ہوا اور تنہائی میں ملک نائب سے یونہی پوچھ کر لاپرواہی کی شکایت کی۔ ملک نائب نے (جس کے دماغ میں حصولِ سلطنت کا ضبط جاگزیں ہو رہا تھا) فرصت کو غنیمت سمجھ کر کہا کہ یہ لوگ درالغ خاں کے ساتھ حضور کے دفع میں متفق ہو گئے ہیں اور آپ کی موت کی دعائیں کر رہے ہیں۔ بد قسمتی سے اسی اثناء میں ملک جہاں نے درالغ خاں کی لڑائی کے ساتھ شادی خاں کی شادی کی اجازت طلب کی ملک نائب نے پھر موقع پا کر نہایت ہولناکیاں سلطان کے گوش گزار کیں جن کو سکر سلطان اُن لوگوں سے بدگمان ہو گیا اور ازراہ احتیاط و دوراندیشی خضر خاں کو امداد کی طرف رخصت کر دیا اور کہا کہ جب صحت ہو گی تم کو طلب کر لیا جائیگا۔

خضر خاں چونکہ ناز پروردہ اور ناتجربہ کار تھا اور شاہی عتاب کی تلخی سوزناک

۱۵۔ یہ درالغ خاں لکھنؤ میں ہر جو سلطان علاء الدین کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ الپ خاں معلوم ہوتا ہے جو ملک جہاں کا بھائی اور خضر خاں کا ماموں اور خضر تھا (جیسا کہ ہم اوپر تحقیق کر چکے ہیں)۔

چو بر غم زیارت گاہ می رفت      ہزاراں رہنرش ہمراہ می رفت  
ز نعمتہا کہ ہوش از مغر می رفت      دخت و دشت و صحرا پای میگو

خضر خاں کی سیرت و خلعت جہاں تک کہ حضرت امیر خسرو اور مورخین عصر کے بیان سے سمجھی جاتی ہے اس سے خضر خاں کوئی سیاسی آدمی معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا ناز پروردہ شہزادہ ثابت ہوتا ہے جس کو سوائے عیش و عشرت، لگاؤ و رنگ و رلوب کے ملکی معاملات و سیاسی جوڑ توڑ سے کبھی کوئی سروکار نہیں تھا۔ ایسی حالتوں میں اس کی نسبت بغاوت یا گورنمنٹ کے خلاف کسی سازش کا اتمام جو اس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف تھا سلطان علاء الدین کو باور کرا دینا بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے مگر مورخین کے بیان پر غور کرنے سے اس قسم کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں اس واقعہ کے متعلق فرشتہ کو بیان کے بعض حصے اگرچہ حضرت امیر کے بیان کے سیاق و سباق سے مختلف ہیں اور یہ اختلافی امور حضرت امیر کے مقابلہ میں کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتے لیکن اس سے سلطان علاء الدین کی ناخوشی کے وجوہ بہت صاف معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ سلطان علاء الدین ایک سخت مرض میں مبتلا ہوا۔ چونکہ خضر خاں در ملک و جا ہمیشہ نے جہنمائے شادی میں مصروف رہتے تھے اور سلطان کے معاذ کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے تھے اس لیے سلطان اپنی عدم صحت کو ان کی غفلت اور لاپرواہی کی طرف منسوب کر کے ان سے سخت ناراض ہو گیا۔ ہر روز ان سے ایسی نئی ادائیں مندر

۱۵ حضرت امیر خسرو نے بخارا و بھارت میں رہنے سے ہنسنا لکھا ہے

پابندی ترک کر دی تو ملک نائب کو موقع مل گیا۔ اُس نے سلطان سے کہا کہ خضر خاں  
اور شادی خاں بعض امراء کے ساتھ سازش کر کے آپ کی جان لینے کے خواہاں ہیں  
اس کی تائید میں بہتے غلاموں اور خواجہ سراؤں کی شہادتیں دلوادیں اور طرح طرح کے  
مکر و فریب کام میں لا کر سلطان سے حکم حاصل کر لیا کہ دونوں بھائی قلعہ گوالیار میں قید کر دیے  
جائیں اور ملکہ جہاں کو بھی مجلسِ سرے سے نکال کر پرانی دہلی میں محبوس کیا گیا۔  
سلطان علاء الدین خضر خاں کو اپنے سامنے طلب کر کے قید کا حکم سناتا ہے۔ اور

خضر خاں کی بیقراری دیکھ کر کہتا ہے

خضر خاں چوں بڑا دینِ دم در	بلرزیدند خاصانِ اہم سر
بے بگریست شہ چوں بر نور	پس از دل برزدایں برقی جگر نور
کہ ایں شعلہ کت از من بادگارست	ترا از دوزخم کوئی شرارست
چہ پنداری مرا جانے دست در تن	بجان تو کہ مردہ بہت از من
چگونہ ماند اندر چشم من نور	کہ چوں تو مردم از چشم شود دور
دلے چوں از فریش دلم اینک	کہ باشد حکم من چوں نقش برنگ
اگر در جنبش آید کہہ راپے	نہ جنبد حکم سنگین من از جائے
وگر چوں میخ گدازد جان سنگیں	خطِ سنگست اگر نقشِ تیغ است
ز خلقت چوں ازین گو نہ حالت	بذلِ خلقت مردم محالست
چو آگاہی ز رخے بدستیزم	برابرِ سلامت ز اب نیستیزم

واقف نہ تھا اس لیے امر وہ پہنچ کر سخت رنج و الم میں مبتلا رہا جب اس حالت سے کچھ افادہ  
ہوا تو اس معاملہ پر غور کی اُس نے سمجھا کہ میں بالکل بے قصور ہوں سلطان کی ناخوشی کا ایسی  
حالت میں کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ باتیں سوچ کر فوراً بلا طلب ہی میں اس سلطان  
کی حضور میں حاضر ہو گیا۔ سلطان اُس کے آنے سے خوش ہوا اور پورا نہ شفقت سے گلے  
لگایا۔ اور معذرت کی ۵

چو گل با سینہ صد چال نشست	بامروہمہ دروں غمناک نشست
کہ نتوان اُشت بزم ہم دل لیش	در اندیشیدناں پس بادل خویش
نہ آخر گوہر ادریم چہ پاک ست	گر فتم شہ چو دریا سمناک ست
کہ خشم شاہ گوشم ادر ہر بیج	گناہ خودی بنیم دریں حسیج
شیعے ہست مردارید گوشم	در آرد گوشمال اوجوشم
بمردارید دیدہ عذو خواہم	وگرزدنشود عذر گناہم
پس اں گاہے چو گل برباد نشست	بدیں اندیشہ یکدم شاد نشست
چو مہ در پسرخ و باد اندریاں	بہرعت ہوئے حضرت شد ثاباں
رسید پیش شہ زد بوسہ بر نطع	شبار دزی بہ تیزی کردہ قطع

فرشتہ نے اتنی بات اور اضافہ کی کہ ”سلطان نے پورا نہ شفقت و مہربانی کے اظہار

کے بعد خضر خاں کو اجازت دی کہ مجلس میں جائے اور اپنی والدہ اور بہنوں کو دیکھے۔

لیکن چند روز کے بعد جب خضر خاں غافل ہو گیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر دربار کی

سرسوزن نہ سررشتہ پدیدار      کہ تو ان دخت آں دنیہ کبار  
چو آن دیدہ ز چشمش برکراں شد      زگرہ مردم چشمش رواں شد  
موزین لکھتے ہیں کہ الپ خاں کے قتل اور خضر خاں شادی خاں کے قید ہونے  
سے ملک میں سخت بغاوتیں برپا ہوئیں۔ لشکر گجرات نے بغاوت کر کے فتنہ عظیم برپا  
کر دیا سلطان نے ملک نائب کے مشورہ سے سید کمال الدین کرک کو اس فتنہ کے دبانے  
کے لیے بھیجا جو الپ خاں کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر نہایت بُری طرح قتل کیا گیا۔  
حاکم جٹپور نے بھی بغاوت کی اور وکلاء شاہی کو جو قلعہ میں تھے مشکلیں باز دھکے فیسلیں  
قلعہ سے نیچے پھینکوا دیا۔ ہر پالہ یو بھی جو رام دیو سابق والی دکن کا داماد تھا باغی ہو گیا اور  
اکثر شاہی تمانوں کو اٹھا دیا۔ سلطان علاء الدین ان بغاوتوں کی خبروں کو سن کر اپنے بستر مرگ  
پر تیج و تاب کھاتا اور دانت پٹیا تھا اُس کی حالت دُزر و زردی ہوتی جاتی تھی۔ اور  
کسی طبیب کی دوا کارگر نہ ہوتی تھی۔ آخر اسی حالت میں بتاریخ ۱۵ شوال ۸۷۷ ہجری  
وفات پائی۔

حضرت امیر اس واقعہ وفات کو یوں بیان فرماتے ہیں ۷

کہ چوں شہِ احکم لایزالی      شد از رے خضر خاں دینِ خالی  
دویش را در آں غمناک جانی      تو ان فت و فزوں شد توانی  
دلش خوئی شد و بدیں نمی آ      جگر را غوطہ جز درخوں نمی د آ

۷ یہ غالباً کوئی دوسرا جٹپور جو جنوبی ہند میں ہے۔ راجپوتانہ والا جٹپور معلوم نہیں ہوتا

ہم اکنوں بازت آرد بختِ الا برافسر سازدت لولوے لالا  
 نصر خاں کی وانگی کے وقت سلطان کی اندر دنی حالت و شفقتِ پدری اور  
 نختِ شاہی میں جو باہمی آویزش اور کشش ہو رہی ہو اُس کی تصویر حضرت امیر خسرو نہایت  
 خوبی کے ساتھ کھینچتے ہیں اور قلبی کیفیات کی تصویر خصوصاً جب کہ وہ متضاد ہوں شاعر  
 میں نہایت ہی مشکل کام ہے ۵

چو اُمینِ بخت محکم یافت	دو دل با عالم غم ہم می یافت
اشارت کرد شاہِ محکم آئیں	بداں دشمن کہ محکم دشت نکلیں
چراغِ ملک ابرنِ شبِ ناخاہ	بحسنِ گو ایلر از منظرِ شاہ
تعالیٰ اللہ ندغم کاپچہ دل بود	کہ نزدش گوہرے انگو نہ گل بود
چلیدہ قطرہ در یادش از و	گلند از رے خود چوں قطرہ جوے
سکونتِ اعجب بر پایِ میشت	کہ جاں میرفت دل بر جابے میشت
جگر می کند ہجرش بصدور	کہ در کندن نبودش فرہ شور
جگر گوشہ دیدہ می شدش دُو	بدیدہ خونِ دل میداشت مستور
ہمی فتنہ ہی شد طشتِ گم	ز چشمش دیدہ و از دیدہ مردم
دروشن پارہ پارہ می شد از دُر	بڑوں آں در دپان پان می خورد
جدائی ہر دورا چوں کرد تقسیم	تو پنداری کہ یک جا شد بد نیم
رواں شد نیم جاں با جانِ نیم	شہنشہ ماند نیم جاں در حسم

کہ لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ  
 کہ لعبت می کشد ہر ہفت کردہ  
 ہر آں لعبت کت امرو ز اور پیش  
 چہ خواہد کردش فردا بندیش  
 میں لعبت کہ بروے زمین  
 کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازین  
 گراز و سیبے چیں خج اہی نمونہ  
 زمین اکرودہ باید باثر گو نہ  
 چہ ابر تحت علاج آن کس نہ تاج  
 کہ زیر تختہ بگل خواست شد علاج  
 خرد و بند چو گردن استخوان سنج  
 کہ شاہ راستین شد شاہ شطرنج  
 میں کامروز مانندش استخوان چنر  
 کہ فردا خاک گردد استخوان نیز  
 چو اول خاک دختہ زیر خاکیم  
 چہ چندین بہر خاکے سینہ چاکیم  
 چو ہرگز خاک زاید باز خاکست  
 خوش آن کس کہ غم بہودہ پاکست  
 چہ ابا بد گرفت آن کشور و شہر  
 کز آن نہ ہندیش از چار گز بہر

محمد قاسم فرشتہ بجا الہ تاریخ صد جہاں گجراتی لکھا ہے کہ سلطان علاء الدین کی وفات کے  
 دوسرے دن ملک نائب نے تمام امراء ارکانِ دولت کو جمع کر کے سلطان کا ایک نوشتہ  
 اُن کے سامنے پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں خضر خاں کو معزول کر کے بجائے اُس کے  
 شہاب الدین عمر کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں۔ شہاب الدین کی عمر اُس وقت صرف سات سال  
 کی تھی۔ ملک نائب اُس کو برائے نام تخت پر بٹھلا کر کارِ بار سلطنت بحیثیت نیابت کر خود انجام

لے اس مضمون کو حضرت امیر خسرو نے غزۃ الکمال کے دوسرے قصیدہ میں اور بی مؤثر اور ہیبت ناک پیرایہ میں لکھا ہے  
 ز رے خضکان خود زیں گردہ بڑارد  
 در آن یابجہ عبرت بمانی تا ابد حیراں  
 نمقہ خاک لے بنی اندر کلا کسرے  
 شکستہ استخوانے بنی اندر کاسہ خفاں

فردی رختِ خونِ تاب خورده      چو دیوارِ گلِ حنّام آب خورده  
 یکے بخش گرفته در جگر گاہ      دگر قطعِ جگر گوشہ جگر گاہ  
 وزیں ہر دو تبرِ خوے جفا ساز      کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز  
 تیزے سخت کایں رسمِ جہالت      کہ ہر چہ آں من گنم گشتن محال است  
 جفا بردشمن بریں تو اں کرد      چو در سینہ است دشمن چوں تو اں کرد  
 دشمن در دوش گشتہ بلا سنج      غمِ فرزند و خوے ناخوش و رنج  
 گرفت ایں ہر ہرہ خمش در جگر جاے      بریں ہر سہل شد کار فرماے  
 ز شوال آمدہ ہنم پیایے      سنیہ ہفصد سینیچے بر سرے  
 کزین دیر پہنچ آں شاہِ آفاق      بردن از ہفت گنبد بردش تلاق  
 برو کرد آں چناں شیرِ فلک و      کہ شد ز انگو نہ شیرے طعمہ گور  
 نگر تا چند زیناں شیرِ پیہم      شکارِ گور شد زین آہوے سیم  
 عجب ناک زنے کو گاہِ نخچیر      شکافد مور و اژدر ہا بیک تیر  
 چو بویکے بر آرد لطمہ خویش      چہ سلطانِ یر آں لطمہ چہ درویش

سلطان علاء الدین کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت امیر دنیاؤ  
 اُس کی دیکھیوں کو بہ نظر اعتبار دیکھنے اور اُن سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرماتے ہیں  
 اور حقیقت یہ ہے کہ یہ منظر نہایت ہی دہشت نيز اور عبرت انگیز دکھائی دے  
 دیں یا وہ کہ بنی لعلتے چند      بزلت بعدِ شانِ دلِ اکمن بند



بگریہ گفت ماناں نہ دھت  
کر نیاں فتنہ فتنہ بر شفت  
چہ حال ست این دین خوش اچھست  
بر این ندانی این سخنش کجست  
در آئید خلاص آن خود نباشد  
کہ دشمن لایق مسند نباشد  
وگر بر دیدہ و جان ست فرماں  
منم فرماں پذیر از دیدہ و جان

سنبل خضر خاں کے جواب میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر کرتا ہے

جوشن د سنبل کے گل بخت  
چہ باشد سنبلے با صد مہ سخت  
بکھکے کاں بسختی تند بادست  
کیا ہے رانہ جائے ایستادست  
منم سنبل تر ایک بندہ داعی  
نہ آن سنبل کہ شد آبی و باغی  
بشارت می ہم بارے سخت  
کہ کھکے نیست بر جان دست  
ولیکن چنین مستخ جمالی  
ہمی خواہد فلک عین الکمالی  
مرغ از من کہ از من نیست این دور  
کہ چوں خود خواہد اختر حملہ را کور  
چو بود اندر حیات شاہ دستور  
بخشیش چون بخشیم مردہ کافور  
ہمی خواہد زراے سستیز  
کہ کافوری کند چشم ترانیز

اس محالہ کے بعد خضر خاں اپنے آپ کو سنبل کے حوالہ کر دیتا ہے اور میر حم پاشی

اُس کو پھار کر نکھیں نکالتے ہیں ۵

چو خاں نہست کامد تیر تقدیر  
شد از دیدہ باستقبال آن تیر

لے آبی و باغی کے دو معنی ہیں : اول تو سرکش اور بغاوت کرنے والا اور دوسرے پانی سے پرورش پانے والا اور باغ میں اگنے والا

دینے لگا اور تمام امراء اعلیٰ کو اپنا ہوا خواہ تصور کر کے تخت نشینی کے پہلے ہی دینک  
سنبل کو بارہکی کا منصب عطا فرمایا اور فوراً گوالیار کو روانہ کر دیا تاکہ خضر خاں و رشادی  
کی آنکھوں کو بے نور کرے۔ اُس کا فریغت اور کوردل نے وہاں پہنچا دو نوں بھائیوں  
کی آنکھیں نکھلوا دیں۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ سلطان کی نقش کے دفن سے پیشتر ہی ملک نابینا  
ملک سنبل کو گوالیار روانہ کر دیا۔ ادب خضر خاں کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو اُس  
نے کسی قسم کی گھبراہٹ و بے قراری کا اظہار نہیں کیا اور احکام قضا و قدر کو رضا و تسلیم  
کے ساتھ برداشت کرنے پر مستعد ہو گیا۔

ہنوز آں ماہ را نابردہ در مد	کہ گشت آن دشمنِ مدی کشِ ابرمد
سبک نامہ رہا بنے را رواں کرد	کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
شتاب میل آنسو بہ تعبیل	کہ نور دیدہ شہ را کشد میل
شتاب آن فت سنبل تند چوں باد	غبار آلودہ سوے سر و آزاد
خضر خاں خبر شد کا مد آن خار	کز آن باہم پیش یا بد آزار
بہ سلیم قضا نشست خداں	ز رفت از جاے چون ناہوشمند
چنین تا آن غبار آلودہ از راہ	بر آمد بر سر از قلعہ ناگاہ
بر آن جانِ گرامی باتنے چند	رسید آہختہ بر گل سوئے چند
چراں دیدہ بر آن خصماں نظر کرد	ہماں چشمے کہ خواہد رفت تر کرد

لے گل سے خضر خاں در سوئے چند سے مراد تلواریں

ہوئے تھے انھوں نے رات کے وقت جب کہ عمال اور ملازم اپنے اپنے گھروں کو واپس  
چلے گئے اور قصرِ ہر استون کے دروازے بند کر دیئے گئے ملکِ ناب کی خیمے میں گھسکر گئے  
اور اُس کے تمام خواص اور شیریں کو قتل کر ڈالا اور خضر خاں پر جو ظلم ہوا تھا اُس کی محاکمات  
پوری پوری اُس کو مل گئی ۵

نفلتِ انجا کہ درپادش سر باست	دعائے دو منداں اثر باست
زمانہ ساخت تیغ زہِ مظلوم	سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
چو گفتم سرِ بختِ سلیم ایں نطع	کہ خونِ ریزِ سرش چوں لبِ بالقطع
چو دانست آں طلبکارِ بلبندی	کہ ہر سوچیرہ گشت از زورِ مندی
اگرچہ خاطرِ بنِ اِحسَم بود	کش از ہر خارِ خائے خوابِ کم بود
وے چون وقت کاں تیغِ سقلم	رید و ادبِ یوں نورِ ساطع
نمانی دادش انیونے زمانہ	کز دہوشِ دُخرد شد بکرانہ
بے ہمت ایں عمل در دہرِ قلاب	کہ بیدار انِ عالم را دہد خواب
دو قرصے کا ندیں بالا دُشِیب اند	چو نانِ کیسہ بر مردمِ فریب اند
فریبِ آسماں خودِ نِشاید	بخورِ گرت از سر و گردنِ نباید
چو ابرِ دیدہ منعِسم جفا کرد	سپہ از دیدہ جانش سزا کرد

خضر خاں کے کسی خیر خواہ نے ملکِ ناب کے قتل کی خوشخبری قاصد کے ذریعہ سے  
خضر خاں کے پاس پہنچائی۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو سنکر خضر خاں نے خدا کا شکر

بر غبت دشت زر گس پیش نبل  
 کہ خواہی خارم فلکں خواہیم گل  
 چو دید آن حال نبل چار و ناچار  
 عقیقان از ہر سو کرد بر کار  
 کہ بگنزند سر و استیں را  
 بیازردند چشم نازنین را  
 کسے کہ بہر زخم چشم نہ نیل  
 رسیدش چشم زخمے ناکہ انیل  
 چناں چشمے کہ از سر شد ویش  
 چگونہ تاب میل آرد ہیندیش  
 چو پر خوں شد خمار می زر گس دے  
 خمار می گوئی اتے مے کندے  
 خمائے دشت چشمش دے صد دے  
 کہ شد چشم و خمارش ماند بر جا  
 بدیدہ ہر کس اندر دردی کرد  
 اگر بود از فلک نیگونہ بیداد  
 ستارہ بر شہابی نیت چوں میل  
 جہانے خستہ شد کز بس خرابی  
 رقم کاں بود بر چشمش قلم را  
 شد آن باد ام عتابی و آبی  
 و گر پرسی سواوش کز قدر بود  
 بخشم خوشتن خواند آن رقم را  
 اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ عِیَّ الْبَصَرُ بُوْد

ملک نائب خضر خاں اور شادی خاں کی طرف سے مطمئن ہو کر شاہزادہ مبارک خاں  
 کی فکر میں مصروف ہوا اور چاہتا تھا کہ اُس کو بھی کسی ترکیبے قتل کرا کر سلطنت کا بالکل  
 مالک و مختار ہو جائے لیکن قضا و قدر کا قلم مبارک خاں کی بادشاہت پر جاری ہو چکا تھا۔  
 ملک نائب جو ترکیب اُس کے قتل کے لیے کی تھی وہ الٹ گئی اور جو لوگ اُس کے قتل متعین

گوگوالیار روانہ کیا تاکہ خضر خاں شادی خاں در شہاب الدین عمر کو قتل کر دے اور اُن کے اہل و عیال کو دہلی لے آئے چنانچہ اُس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے خضر خاں کی منکوحہ دیو لدی کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ موزین نے اس قتل کے اسباب سے مطلع کیجٹ نہیں کی۔ ورنہ اُس کی نسبت حضرت امیر خسروؒ نے کچھ لکھا ہے۔ سلطان قطب الدین کی سلطنت پوری طرح مستحکم ہو چکی تھی۔ ان تینوں بھائیوں کی طرف سے جو نابینا ہو چکے تھے بظاہر کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قتل کی ضرورت کن اسباب سے پیش آئی۔ ضیاء برنی اور دیگر مورخوں نے دکن کی فوج کشی کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے جو میرے نزدیک اس قتل کا سبب ہو سکتا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان مہم دکن سے واپس آ رہا تھا تو راستہ میں سلطان علاء الدین کے بھتیجے ملک اسد الدین نے اُس کے قتل کی ایک ہر دست سازش تیار کی۔ سپاہیوں کی جماعت اُس کے ساتھ اس میں شریک تھی۔ لیکن انھیں میں سے ایک شخص نے وقتِ معین سے پیشتر یہ تمام راز سلطان سے بیان کر دیا۔ چنانچہ ملک اسد الدین گرفتار ہو کر بعد ثبوتِ جرم قتل کیا گیا اور اُس کے تمام شریکِ جن کی نسبت شرکت کا شبہ ہوا سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔

نہایت قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلطان قطب الدین نے بغاوت کے اس واقعہ سے متاثر اور خوفزدہ ہو کر خضر خاں وغیرہ کو قتل کر دیا ہو۔ اس لکڑا پڑیہ لوگ بحالتِ موجودہ سلطنت کو قابل نہیں ہے نہ اُس کے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ باغیوں اور سرکشوں کے لیے آلہ بغاوت و سرکشی ضرور بن سکتے ہیں

کیا مگر کچھ خوش ہوا ۵

سیلم القلب فرزندِ جہاں شاہ  
بدل بود از فریبِ عالم آگاہ  
نہ چنداں شاہماں گشت اندران کار  
کہ ہر کس ابنوبت دیدیمیار  
کے کر خراجِ نوبت رنج دارد  
برنجہ گر چہ نوبت پنج دارد

نضر خاں چہ ز غیبِ نضافِ خود یافت  
کرم را جائے شکر بے عد یافت  
بسکینے حبیبِ رخاکِ مالید  
ز آہِ خضم و سوزِ خود بنالید  
براں بخواہ بے تمیزِ گزشت  
برو بگرست بر خود نیز گزشت

قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی  
اور نضر خاں کا قتل  
ملک نائب کے قتل ہونے کے بعد  
شاہزادہ مبارک خاں اپنے چھوٹے بھائی

شہاب الدین عمر کی نیابت میں سلطنت کا کاروبار انجام دینے لگا لیکن رفتہ رفتہ اُس نے اُمرا  
دولت کو ساتھ ساز کر کے دو مہینہ کے بعد وزیکینہ ۲۴ محرم ۷۱۶ء کو تخت سلطنت پر  
جلوس کیا اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ اُس کا خطاب قرار پایا۔ اور شہاب الدین عمر کو  
اندھا کر کے قلعہ گویا میں قید کر دیا گیا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ نے اپنے جلوس کے دوسرے  
سال دکن پر فوج کشی کی اور واپسی کے وقت جب بمقامِ حائل پہنچا تو شادی کتہ سرسلاحدار

۱۵ جون کا دوسرا سال حضرت امیر کے بیان کے موافق ۷۱۶ء اور مؤرخین کے بیان کے موافق ۷۱۷ء

کہ اے شمعے ز مجلسِ نور ماندہ  
 تو میدانی کہ از من نیست این کار  
 گرت بندی ست از گیتی خداوند  
 نمی شاید درین اندیشہ تعجیل  
 کنوں ہم دران ہنجارِ کاریم  
 چو در خوردی کہ باشی مسندِ کار  
 دے مہر کے کا نذرِ دولت نرسد  
 دَولرانی کہ در پیشِ کینہِ نرسد  
 شنیدم کاں خاں گشت از جہنت  
 نہ بس زیا بود کز چشمِ کوتاہ  
 کہ در صحنِ بستانِ کسیت بارے  
 تمنائے دلِ مامی کند خوہست  
 چو زینچا رفت بازینچا فرستش  
 چو سودائے دلِ گم گشت پھر  
 اس پیغام کے جواب میں خضر خاں شاہی حکم کی تعمیل سے قطعاً انکار کرتا ہے

اور کہتا ہے

نخست از دیدہ لبِ اجوشِ خود  
 پس آلودہ بخوں پاسخِ بردِ او

اس لیے سلطان قطب الدین نے گزشتہ واقعہ سے متنبہ ہو کر ان غریبوں کا قتل ہی ضروری سمجھا۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم ترشح ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ۵

کہ چوں سلطان مبارک شاہ بے مہر زلمی گشت بر خوشاں ترش چہر

صلاح ملک رخوں نیر شاں دید سزاواری بے تیغ تیز شاں دید

برآں شد تا کند از کیس گمالی زانبازان ملک اقلیم حمالی

سلطان قطب الدین جس موقع پر ملک شادی کو بلا کر فوراً گویا راجے اور شاہزادوں

کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں بھی حضرت امیر کے الفاظ سے اسی قسم کا مضمون معلوم ہوتا ہے ۵

بے بندی سرسلاحی را طلب کرد کہ باید صد کردہ امر و زشب کرد

زد اندر گویا ایراں دم نہ بس دیر سر شیران ملک افکن بشمشیر

کہ من امین شوم زانبازی ملک کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازی ملک

حضرت امیر کے نزدیک خضر خاں کے قتل کی اصلی وجہ یہی تھی جو مذکورہ بالا اشعار

سے مفہوم ہوتی ہے۔ لیکن سلطان قطب الدین نے قتل کا بہانہ پیدا کرنے کے لیے خضر خاں کو

ایک مخفی پیغام بھیجا جس میں برادرانہ شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد موجودہ قید کر

رہائی اور کسی صوبہ کی حکومت پر مامور کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان تمام مدایج کئے اس امر

کی خواہش کی گئی تھی کہ دولرانی کو جو ایک کینیز اور سلطنت کی ملکات ہمارے پٹن بھیج دے ۵

نماں سے خضر خاں کس فرستاد نموداری بغداز دل بروں اُ

۵ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم دہلی میں یا جاہا ہر مگر برضین نے بمقام جہان لکھا ہے۔ جہان اور گویا رکھا ہے۔  
محرمہ



عفا اللہ برنیاں دہاے چوں ۱  
 کہے چوں برکتہ شمشیر کیں خواہ  
 کرا در دل نیاید سوز جانی  
 ز افسوس چنان عمر جوانی  
 فلک آباد یارب سینہ صدک  
 کر میناں ارجندان کند خاک  
 بخون قصاب رحمت چو جانی  
 کہ خواہد تیغ خود را سرخروئی  
 چو گل بسند و بسر حلا و خوریز  
 ز اندام چو گل نہ بود بہر پرہیز  
 آخر کار ایک نیخ قوم کا ہند و جرات کر کے آگے بڑھتا ہوں اور اپنے افسر سے جو ہر  
 تلوار لے کر خضر خاں کو قتل کرتا ہوں  
 غرض کس اپیشاں نشد  
 کہ گرد تیغ خون اکار فرماے  
 بجنبید از میاں چوں تند باے  
 فرد تر بنستہ ہند و نژاے  
 ز فرمانیدہ تیغ گوہر ہست  
 کشید و کرد امان قباحت  
 برآمد گرد آں سر گرامی  
 کہ از سر سبزی خود بود نامی  
 شہادت خاست از خضر اندر کلخ  
 چو تبیح دخت از سبزی شاخ  
 سیاست افلک ناری ہی کرد  
 شہادت ملک یاری ہی کرد  
 در فردوس رضوان باز کردہ  
 ہمہ حوراں درود آغا ز کردہ  
 از اں بانگ شہادت کا د از شاہ  
 شہادت گویشد ہم مہر ہم ماہ  
 چو برتخبر شدہ جہد بر دشت ق  
 در آں منظر غاں چوں عد بر دشت  
 سپری کرد خورشید از تن خویش  
 دے تقدیر کیوں کرد دل ز پیش

کہ شہ رانک رانی چون فاکر دہلوانی بہن باید رکارد  
 ورین دولت ہم از من درخوی مرابے دولت دے نوزخوی  
 چوبامن ہمہرست اس یار جانی سرمن درکن زاس پس تو دانی  
 اس سخت جواب کو سنکر سلطان آگ بگولا ہو جاتا ہر اور ملک شادی کو طلب کر کے فوراً  
 گوالیار جانے اور ان مطمئوم اندھوں کے قتل کا حکم دیتا ہے۔

ملک شادی نے ایک ات دن میں مسافت طے کی اور گوالیار پہنچ کر محافظان  
 قلعہ کو شاہی حکم سے آگاہ کیا۔ بے باک سپاہی نہایت گستاخی کے ساتھ حرم میں داخل  
 ہوئے۔ مستورات میں ایک شور قیامت برپا ہو گیا۔ ناز پروردہ شہزادے مشکیں  
 بندھے ہوئے قاتلوں کے سامنے حاضر کیے گئے۔ ملک شادی قتل کا اشارہ  
 کرتا ہر لیکن اس لعنت انگیز کام کے انجام دینے کی کسی کو جرأت نہیں  
 ہوتی ۵

چوبستناں دود و دلمندر سخت زمانہ بہت بہت دولت بہت  
 فتادناں شکر فاد زبونی درآمد سو ہوش مشیر خونی  
 چوبست آواز بے رحمی زخجر درآمد خونی بے رحمت ازد  
 ہبانے مایہ غم شادیش نام مخالف چوں خط مہر غم دام  
 جینے تہ چوں سکیں جلاو نکاہے تیز چوں متین بندو  
 اشارت کرد ہر سوراندن تیغ نہ شد برق کے درخش ازین

گزشتیم از جهان و خاست ہوئے      نماند از ما بجا جسے آرزوئے

نورِ ہستیم شد چہج درہیچ      ہنوزم قصۂ دُل پیچ در پیچ

غرض کہ حضر خاں کے بعد اُس کے دونوں بھائی شادی اور شہاب الدین عمر بھئی  
تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس قیامت خیز حادثہ پر مستورات کی جوتا  
ہوئی اُس کو حضرت امیر اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ۷

شہابی کز سر پریش بود گری      چشہ او نیز ازاں جے آب غری

چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز      بر آمد شورِ مستوراں در آں سُو

کے کاوازشاں دیوار شنید      ز بانگِ نعرہ شاں دیوار بدید

ز پردہ مو شاں بیروں قنادند      چو خورشید از شفق درخوں قنادند

بچشمِ آب و بروں ہمگناں را      عجب خوانا بہ رو دادشاں را

ز چہرہ ہر بتے پر کالہ می کند      زرے لالہ برگِ لالہ می کند

کناں ہر مئے کہ برد لہائے نوید      شبِ غم را بد پیوند جاوید

ز مئے کندہ و خونِ روانہ      ز خون و مشک پر شد صحنِ خانہ

جہاں در دیدہ مادر شدہ تار      کہ از چشمش دو مرد دم رفتہ یک تار

کند تیغِ قضا چوں قطعِ مہِ سید      نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید  
 بیک ضربت کہ آں نامہاں کرد      سرِ شہِ درکنارِ شش میہاں کرد  
 خضر خاں کی روح جسم سے نکل کر      دو لہرائی کے گرد اگر دھپ کر لگاتی ہوا دراپنی  
 الوداعی اسپرچ کرتی ہو

چرخِ نِ خضر خاں در خاک در شد      زخوش ہر گیا خضرے دگر شد  
 بگردِ یارِ خود می گشت جانش      ہی گفت ایں حکایت از زبانش  
 کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم      کہ در کارِ تو شد جان و جہانم  
 چو من بہر تنِ جاں کردم جدائی      مہتری زہشنا یاں آشنائی  
 بہر جاے کہ خونِ انداںِ تنِ پاک      گیاہِ مہ خراہد رتن از خاک  
 زخون و خاکم ایں نگیس گیا جو      ازاں کو گردِ دُسخ ایں کھیا جو

در آگہ نیست آں ماہِ قصبِ پوش      ق کہ خونم بر زمیں چوں می کند پوش  
 بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز      شہیدِ خویشِ ابنید بدیں دوز  
 بیارائید بزمِ بہمن دے کے لالہ      کہ من از خونِ خود خوش می خورم  
 منم فرقِ سراں اگوہریں تاج      کہ بر اوجِ سرِ یم بود معراج  
 کنوں آں تاجِ خواہد بگل آمخت      کہ دُشش گم شد و لعلش فروخت

درآں موہا کہ پیچ بے کراں بُد      دلِ خالصتِ جانِش ہمدراں بُد  
 جب اس قیامت خیز ماتم سے کچھ افاقہ ہوا تو شہیدوں کا جنازہ اٹھایا گیا  
 اور قلعہ گوالیار کے ایک برج میں جس کا نام بچیندہ رہے اُن کی لاشیں بصدِ حشر  
 یاسِ دفن کی گئیں ۷

چو شد ہنگامِ آن کاں کشتہ چنق      بزدانِ ابدماند در بند  
 شہیداں رازِ مشد گاہِ خونریز      رواں کردند سوے خواہگہ تیز  
 بچیندہ رکبے زانِ حصارست      نشانِ راکندراں جابے قرارت  
 درآں بدِ نشانِ ریزانِ چشمِ آب      کہ چنبد اندراں شاہانِ خوشِ خواب  
 بنگلیں محبہ در فرجہ تنگ      نہاں کردند شاں چوں لعلِ سنگ  
 بچشمِ ہریکے خوابِ عدم بود      ولیکن خونِ شاں را خوابِ کم بود  
 نگر کاں خوں کہ خوابش رفت ز امید      کیاں را خواستِ دادن خوابِ جاوید

یہاں پتھر حضرت امیر خسرو قصہ کے واقعات کو اس اندوہناک حادثہ پر ختم  
 کر دیتے ہیں اور اپنے ناظرین کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے متنبہ فرماتے  
 ہیں۔ میں بھی اپنی ناپزیر گزراش کو جو بہت کچھ تصدیق کا باعث ہوئی ہوگی اس

ہوس بہر ہلاک خویش سے برد  
 ہی مُرد از پئے مرگ دنی مرد  
 فتادہ بُعبتاں چوں خاک بُد  
 بجائے گلِ فلندہ خاکِ برسر  
 فرشتہ گر یہ ہمچوں ابر میکرد  
 ببالا بردنِ جاں صبر میکرد  
 ہی کرد ایں ندا ہاتفِ زبالا  
 سَلَامٌ جَاءَ مِنْ رَبِّیْ تَعَالٰی

اس ماتم میں دولرانی کی جو حالت تھی اُس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو

دولرانی دراںِ غنابہ سرگم ق چو ماہِ چار دہ در جمعِ خشم  
 ز تابِ مہرِ دُصفرایِ و تا پاک چو تابِ مہرِی افتادِ بر خاک  
 ز زخمِ ماہِ نو دھڑکنارہ بصد پارہ رُخے چوں ماہِ پارہ  
 نہ ز اں رخسارہ می شد پارہ دو کہ از مہ ورمی شد پارہ نور  
 صباحت ہم برآں رخسارِ گلگون ہی کرد از جِراحت گر یہ خوں  
 ز چشمِ دُرخ کہ غوں بیروں ہمیرفت بہر سویلے خوں ہمیرفت  
 ز کوبشِ بُرخِ پُرخون و رنگیں خامی بست بر دستِ نگاریں  
 بساعدِ مویاے پیچ کردہ چو ماراں گر دِصندلِ پیچ خوردہ  
 سادیحہ موئے کہ خار داد نہ سجادِ مہرِ مہرِ ہستہ خار داد

ثنوی کی خصوصیات | فارسی شعر نے مخلص یا گریز کو صرف قصائد کے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور دیگر اصناف کلام میں اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا کہ کسی شاعر نے ثنوی میں گریز کا استعمال کیا ہو۔ مگر حضرت امیر خسرو نے اس ثنوی میں گریز لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔

سلطان علاء الدین کی ان عظیم الشان فتوحات کو جو اُس کے بھروسوں نے  
بگوات، رنٹھور، چتورا، ماندو، سامنا، تلنگانا، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل  
کیں اُن کو یوں بیان کر کے لکھتے ہیں ۷

تعالی اللہ کر اباد چنیں بخت	کہ گیر دعالے بے جنبش اب بخت
بدلی او کند زابر و اشارت	فتہ در معبر و بحرین غارت
عنایت نے و در ملک سلیمان	ہنہ دیوان ہندش زیر فرماں
سکندر خود سفر کردی در اطراف	بجرف تیغ زان زد قاف تا قاف
نہ بستہ او بجنش ترکش خویش	شدہ تیرش درون عرصہ کیش
چناں بودند دیگر خسرواں ہم	کہ بجنش نشد ملکہ مسلم
چناں خورشید کو ہست آسماں گیر	سفر خود میکند زان شد جاگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں	کہ بے جنبہ نی گیر دجاں را

پھر فرماتے ہیں کہ یہ بلند مرتبہ اور یہ اعلیٰ پایہ کون حاصل کر سکتا ہے سولے اُس کے فرزند  
ارجنہ شمس الحی خضر خاں کے جس کا جاہ و جلال اور دولت و اقبال رو بہ ترقی ہے

مقام پر ختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم سے پہلے کچھ لفظ عرض کرنے ضروری ہیں۔  
 اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ایک اہل دل پاک باطن روشن ضمیر  
 صوفی صافی تھے۔ انھوں نے آخر کے دونوں شعروں میں جو پیش گوئی کی تھی  
 تاریخ شاہد ہے کہ وہ کس قدر حیرت انگیز طریقہ کے ساتھ پوری ہوئی۔ کم و بیش  
 دو سال کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ اور اُس کے خاندان پر خسرو  
 خاں کے ہاتھوں سے جو تباہی آئی اُس کے بیان سے قلم تھرتا ہی۔ قاتلوں نے  
 سلطان کا کام تمام کر کے شاہی حرم میں یورش کی چاروں شہزادے اور  
 بعض بیگمات ذبح کر دی گئیں۔ کچھ مستورات اور شہزادیاں سپاہیوں کو  
 بخش دی گئیں اور وہ کچھ کیا جس کا بیان ناممکن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس  
 خاندان کا نام صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح محو کر دیا اور اہل عالم کے لئے  
 ایک نمونہ عبرت بنا دیا گیا۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ مُغِيرِ الْدُّوَلِ وَمُبَيِّتِ الْأُمَمِ وَالْمَلَلِ الَّذِي  
 هُوَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ الْحَكِيمِ ”وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطَرَتْ مَعِشَتَهَا فَتَكَ مَسَاكِنُهُمْ  
 لَمْ تَسْلُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ“



اس مثنوی میں حضرت امیر خسرو نے یہ التزام کیا ہے کہ ہر ایک داستان کے  
 آخر میں دو غزلیں لکھے ہیں۔ اول ”غزل از زبان عاشق“ اور دوم ”پاسخ از لب معشوق“  
 ان غزلوں میں وہ عاشق و معشوق کی زبان سے انھیں جذبات اور خیالات کو ادا  
 کرتے ہیں جو اُس داستان کی مناسبت کے دل میں ہونے چاہئیں۔ یہ غزلیں  
 اگرچہ مثنوی کی بحر اور مثنوی ہی کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور اصطلاحی طور پر ان کو  
 غزل نہیں کہا جاسکتا لیکن ان میں سوز و گداز رقت اور درد کی وہی کیفیت پائی جاتی  
 ہے جو حضرت امیر خسرو کے تغزل کا عام انداز ہے۔ یہ غزلیں جن کو صرف لغوی معنیوں  
 کے اعتبار سے غزل کہا جاسکتا ہے شاید ناظرین کو اجنبی معلوم ہوں مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ طریقہ  
 قدما میں عام تھا مگر ان کے یہاں اس قسم کی غزلوں کا نام غزل نہیں ہوتا بلکہ ان کو ”مرد  
 کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔“ فخر الدین سعدی فخری جرجانی نے اپنی مشہور مثنوی میں  
 یہی میں متعدد مقامات پر عاشق کی طرف سے ”مرد“ لکھے ہیں۔ خواجہ نظامی گنجوی نے  
 شیریں خسرو میں یہ تمام ”مرد“ ایک ہی مقام پر جمع کر دئے ہیں۔ مولانا عصار شیرازی  
 نے اپنی مثنوی ”مہر و مشتری“ میں جو بہت کمیا ہے کسی مقام پر ”مرد“ نہیں  
 لکھا۔ البتہ خاتمہ کے قریب ایک غزل لکھی ہے جو مثنوی کی بحر میں ہے اور لغوی اصطلاحی  
 ہر اعتبار سے غزل ہے۔ چونکہ یہ غزل اس زمانہ میں بہت کچھ حسب حال ہے اس لئے  
 ناظرین کی دلچسپی کی غرض سے اُس کو نقل کرتا ہوں ۷۵  
 جو عصار مہر از طبع مردم کہ گل ہرگز بشورستان ننخیزد

مگر باوجود اپنی اس اقبال بندی کے اپنے دل کے ہاتھ سے مجبور ہے۔ نہ دن میں اُس کی آنکھوں کے آنسو خشک ہوتے ہیں اور نہ رات کو بستر خواب پر نیند آتی ہے۔

بہیں گو نہ کہ یاد پایہ بالا      مگر ہم زادہ اوشمیں والا

چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر      چو نام خویش خورشیدِ جاگیر

ہنوزش تیغ فتح اندر نفقہ است      ہنوزش یک گل انصافِ شگفتہ است

ہنوزش تیغِ نصرتِ در نیام      ہنوزش نافہ امیہ خام

ہنوز اندر طلوع ست آفتابش      ہنوز اندر برافروزی ست آبش

ہنوز اقبالش اندر کار سازیت      ہنوزش نخلِ تر در سر فرازیت

ہنوزش میرسد بر گل صبا      ہنوزش چرخِ مید و زرقبا

زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج      تنقِ بالا کشد خورشید از برج

جمالِ کارِ آں بختِ جاگیر      بروں آید شاد روانِ تقدیر

نورِ روشن کہ ایں مہرِ زمیں است      حد ایں آفتابِ ملکِ دیست

بدورِ مہ شود بدرے ہلالش      کہ ایں باشد از نقصانِ کاش

غلطِ کردم کہ گرد آفتابے      کہ کم بند زوال و انقلابے

وے بایں وجودِ مقبلِ خویش      گرفتارِ دستِ دلِ خویش

نہ روزش خشک گردِ زیرِ چشم است      نہ شبِ پہلوزند بر بسترِ خواب

ہمہ شبِ با خیالِ غمزہ در گفت      میغلاں زیرِ پہلو چوں توانِ خفت

کہ گردوں گر چہ چشم آمد سراپائے  
 ز شمشیرے کہ برابر لاکتیدہ است  
 کجا دو غنچہ باہم کر دوائے  
 چہ بینی رستہ دو گل بر یکے شاخ  
 بیک رشتہ شود صد دُر فراسم  
 نمیدانم کہ دورانِ دغا باز  
 در آن بُرجی کہ آن مرشد حصاری  
 ز دم مجھے ز چشمِ خوں چکیہ  
 بگوئے بادکت آتشِ نعلِ ست  
 بقصرِ لعل آں دخواہ چون ست  
 کجائی لے چراغِ دیدہ من ق  
 بہارِ عیشِ من گرشہ خزانہ  
 د و مردم دیدن تو اند بیک جا  
 بسا پیوند ہا کہ ہم بُریہ است  
 کہ ہر یک را خزاں نفلند سُوے  
 کہ ہر یک جانے رنگیں کند کف  
 ولے در رشتہ کے مانند ہم  
 چرا پیوندِ دو بزد ز ہم باز  
 سپردم دودِ دل را پردہ داری  
 کہ قصرِ لعل گشت از خونِ دیدہ  
 رہت کہ گہ بر آں گلہائے نعل  
 شفق چون ست درے ماہ چوں ست  
 رُخِ خوب تو باغِ دیدہ من  
 ترا ہمہ روز بادا نو جوانی

### پاسخ از لبِ معشوق

بیالے نوشداروئے دلِ من  
 ہر آنچہ از مہر تو آمد برویم  
 من و شہاے ہمچوں کوہِ دریش  
 پس دیوارِ غمِ غنوار ماندہ  
 ز تو صد تلخیِ غمِ حاصلِ من  
 نیارِ دتاب اگر بر کوہِ گویم  
 فراقے باہزار اندوہِ دریش  
 تنے چوں صورتِ دیوار ماندہ

وفا از صورتِ بے معنیِ خلق      چو از صورتِ ملائک میگزیزد  
بغربالِ فلک بر فرقِ اینها      قضا جز گردِ غداری نہ بیزد  
بہر آں را کہ نیکی بیشِ خواہی      بکینت ہر زماں بدتر ستیزد  
چو اشکِ آں را کہ سازی جا دچشم      اگر دستش دہد خونت بریزد

خواجہ نے کرمانی نے ہمارے وہابیوں میں غزل اور سرود دونوں چیزیں لکھی ہیں ان کی غزل تو ہر لحاظ سے غزل ہی جو مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے۔ لیکن سرود البتہ مثنوی ہی۔ خود امیر خسرو نے قرآن العیدین میں متعدد غزلیں لکھی ہیں جو واقعی غزلیں ہیں ان کی بحر میں بھی جُدا جُدا اور مثنوی کی بحر سے مختلف ہیں۔

میرا مقصد اصلی اس طویل داستان کے لکھنے سے یہ ہے کہ مثنوی کے ساتھ غزل یا سرود کا لکھنا کوئی اجنبی اور غیر معمولی بات نہیں ہے بلکہ فارسی شعرا میں معمول رہا ہے۔ حضرت امیر خسرو نے اُس میں صرف اس قدر ترمیم کی ہے کہ ان کو غزل کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور ہر داستان کے خاتمہ پر لکھا ہے۔

ایک داستانِ فراق کے خاتمہ میں عاشق و معشوق کی زبان سے جو غزلیں لکھی ہیں ان کے اشعار نمونہ کے طور پر ہم درج کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہے جہاں خضر خاں اور دولرانی جُدا کر دے گئے ہیں اور دولرانی کو قصر لعل میں بھیجا یا ہے۔

## غزل از زبان عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوے      غنیمتِ دہشتِ باید از ہمہ روے

بہارا زلالہ و سوری جگشن  
 ز رنگِ سبز و تر شاخِ نگوں سر  
 چنابستہ پیاسے سرو و سوسن  
 چو ابروے بتاں در و سمنہ تر  
 بصد گلگونہ باغ آراستہ رو  
 بشکِ سودہ سنبُل بافتہ مو  
 خراماں در چمنِ خوبانِ سقلاب  
 ز عشقِ پےِ خوباں ز گسِ مست  
 کشادہ چشمائے بستہ را آب  
 ندادہ چشمِ خور در ابرو زیمِ لپٹ  
 بتی کو سوسے بتاں رے کردہ  
 میانِ چشمِ ز گسِ جلے کردہ  
 ز غچہ بیکہ بکشادہ دمِ مشک  
 شدہ از موعے ترچوں نافِ خشک  
 بنغمہ ببل و قمری خسرو شاں  
 سر افکن گشتہ ہر سو سبز پوشاں  
 ز مرغانے کہ گشتہ ارغنونِ زرا  
 نئے آمد صبارا بر زیمِ پائے

شاندار تمہیدیں | اس مثنوی میں ہر ایک داستان کا بیان ایک نکتہ  
 شاندار اور مبسوط تمہید کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جو ہر اعتبار سے اُس داستان کے  
 لئے مناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

مثلاً سلطان علاء الدین کی ناراضی اور خضر خاں کے تنزل کی

داستان کو اس تمہید کے ساتھ شروع کرتے ہیں ۵

بے دیدم دیریں گردنہ دو لاہ  
 اگر خوشید ایں ساعت بلندست  
 ندیدم ہیچ دورش بریکے آب  
 زمانِ دیگر از پستی نژدست  
 دگر تیار گاں ہم زیں شمارند  
 کہ کہ زیر و گے بالا بکارند

ترا خوانم کس نمِ عدا فراموش	ز سوزِ دل چو خم برزند جوش
بآساں چوں روی ازینہ سیر دل	ولیکن چوں توئی پیوستہ بانوں
بر آرم از جگر آہے جہاں سُو	چو تنگ آیم ز شہاے سیہ روز
دعاے بدکم شبِ اود خود را	ندانم از تو ایسِ پنج ابد را
گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو	ز غم بر حالِ خود خدم نہ بر تو
ہمہ شب گویم و دل گوید آہیں	دعا ہا کر پیت جاں کردہ تھیں
فسونِ صبرِ خوانم گاہ و بیگاہ	ز چشمِ خویش سحر آموزم آن گاہ
دعا سُویت دمِ افسونِ سُو خویش	نیازِ خویشِ بنیم چوں ز حدِ بیش
چہ چارہ با سپہرِ لا جوردی	گر آمد آفتابِ من ز بردی
خضر خاں را بسر سبزی بقا باد	مرا گردونِ سبز ادا دبر باد

ایک باریہ تمہید | مثلاً خضر خاں کی پہلی شادی کی داستان حسب ذیل بہارِ  
تمہید سے شروع کی گئی ہے۔

کشا د از گوشہ ز گسِ چشم گشاخ	چو گل در جلوہ ناز آمد از شاخ
سزاوارِ نشاط و کامرانی	ہوئے شد چو آغ از جوانی
بز یور بستنِ خوبانِ گلزار	نسیم صبح چوں مشاطہ پرکار
عروسانِ چمن را پیکر آراے	بسرخ و سبز نور و ز طرب نراے
بہر پاشی و مروارید باری	بروے باغ بارانِ بہاری

ذوق کے استاد شاہ نصیر دہوی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے :

بندی پر چڑھا کر خلق کو پھینکے ہر پستی میں

بہنڈ والا بے سبب تجھ کو نہیں لے آسمان پہنچا

خضر خاں کا قتل | اگرچہ اس مثنوی کی تمہیدیں عموماً بلند اور پُر شکوہ ہیں لیکن

سلطان علاء الدین کی وفات اور خضر خاں کے قتل کی داستان میں حضرت امیر خسرو نے خاص طور پر اس کا لحاظ رکھا ہے اور واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے ان کی تمہیدوں کو اس درجہ عبرتناک، موثر اور پُر سحر بنا دیا ہے جو شاعری کا کھلا ہوا معجزہ ہے جن پر ہر ایک منکر کو ایمان لانا اور حضرت امیر کا کلمہ بھرنافرض ہو جاتا ہے۔ اول الذکر تمہید کے چند

اشعار ہم یہاں ثبت کرتے ہیں :

بعبرت میں دریں پیروزہ گلشن	گرت در سیمینہ چشمے ہست روشن
برنگ و بونے چوں طفلانِ مشنود	ازیں گھلا کہ مینی گلشن آباد
چمنیں گھلا بے کرد ہست خاشاک	کہ بادِ تندِ اس خاکِ خطرناک
کہ از یک صدمہ فے برزخِ نیست	نگر تا چند گلبنِ تازہ بشگفت
کہ شد پست از خزاں رابادِ برستا	نگر تا چند سرو آزادِ برخاست
دریں نرنگِ آمد چشمِ بنیش	نگمہ کن تا کیاں رازِ آفرینش
نر امید اندریں صحرا بشادی	نگر تا چند خوشِ کیقبادی
نگمہ کن تا ببالے کیاں تافت	مہ مہرے کریں بہر آشیانِ تافت

چو ایں گردش ہمہ بالا و زیرت  
گر آید زیر بالائے نہ دیرت  
مکن تکیہ بصدرو مسند تخت  
خست ایں جملہ چوں باد و وزد تخت  
ز تاراج سپہروں بنیدیش  
کہ صدشہ را کند یک لخطہ درویش  
بچشم خویش دیدم کجکلاھاں  
برہنہ پاؤ کش کنہ خواہاں  
گوش خود شنیدم تاجداراں  
زبے نانی بخوشہ جو شماراں  
عملہائے جہاں برعکس ہم بہت  
کہ بر ملک گئے را دہ دست  
چنیں ہم دیدہ ام کافر دہ پائے  
بہ تخت زردیدہ پاشائے

اس تمید میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم کی ناپائنداری کا خیال ایک نہایت لطیف  
تمثیل میں ادا کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ آسمان جس کی گردش دولابی ہے کبھی ایک حالت  
قرانیں پکڑتا چاند سورج اور ستارے کبھی اوپر مصروف کار ہوتے ہیں اور کبھی نیچے پس  
جکڑیہ دولابی گردش بندی اور پستی میں مسل جاری ہونے والی ہے تو اگر بلند مرتبہ لوگ  
پستی میں آجائیں اور پست مرتبہ عالی قدر بن جائیں تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ اس  
نفیس تشبیہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دولاب میں پانی کے بھرے ہوئے ظروف  
اوپر آجاتے اور خالی ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں اور یہی دور قبول ہمیشہ جاری رہتا ہے۔  
اور کسی عجمی شاعر نے اسی مضمون کو اس طور پر کہا ہے اور فی الحقیقہ اچھا کہا ہے۔

کوزہ دولاب را مانند ہی  
ہر کہ زیر چرخ دولابی بود  
کز ایں اوج و بندی حاصلش  
سز گونہ ساری بے آبی بود



مجبور ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسے رقت خیز واقعہ کا لکھنا اور پڑھنا کوئی  
 آسان کام نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے دل کانپ اٹھیں گے۔ جگہ چاک  
 چاک ہو جائیں گے اور دامن صبر و شکیبائی پارہ پارہ ہو جائے گا اور سخت سے  
 سخت طبیعتیں بھی اُس کو مشکل ہی سے برداشت کر سکیں گی۔ اس لئے وہ تمہید کے  
 ذریعہ سے اس عبرت خیز منظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ناظرین کو تیار کرتے ہیں اور  
 فرماتے ہیں ۵

شرابِ عشقا زان آبِ تیغِ مست	بہر عاشقِ چنیں آبِ دریغِ مست
کے کز زخمِ بارانِ شِ قد موعے	بزرخمِ تیر بارانِ کے نہدِ موعے
بس عاشقِ کشِ آہِ زہِ برفِ فرق	کزاں بارانِ خوں خندِ چونِ برق
بفرقِ مردِ چوں راندِ آہِ دنداں	سرسِ خوں گریدِ ولہاشِ خنداں
چو مہرِ دوستِ دلِ راشدِ غماں گیر	نہ از شمشیرِ بیمِ آید نہ از تیر
جمالِ و شوقِ تادِ دلِ بکارِ نہد	خبر کے باشد از خنجرِ گزارِ نہد
شنیدی قصہِ یوسفِ کہ تا چوں	زناں را دستِ شو یانید از خوں
زناں کاں حُسنِ را نظارہِ کردہ	ترنجشِ بر کفِ و کفِ پارہِ کردہ
عو سامانے کہ حُسنِ شہِ پسند	خبا بردستِ خودِ ز نیگو نہ بند
چراغِ مستِ ایں کہ ہر جامیِ شام	چرخِ مستِ ایں کہ ہر سومیِ شام
کے روشنِ کند ایں آتشِ سوز	کہ رونے سے سوختہ باشد بدیں روز

نیسے کان وزد ہر صبح گاہے      نگر تا بر چہ گھلا داشت رہے  
 خیالے را کہ نقشے بر زلال است      امید دیر پاستن محال است  
 دریں بیرانہ عقل آں را پسند      کہ دروے رخت بند و دل نہ بند  
 دریں ایواں کہ مینی لبتے چند      بزلت مبعدهاں دل اکمن بند  
 کہ لبت باز آیں ہر ہفت پردہ      کہ لبت می کشد ہر ہفت کردہ  
 ہر آن لبت کت امروز آوردیش      چہ خواہد کردنش فردا بندیش  
 مہیں لبت کہ بروئے زمین است      کہ زیر خاک لبت میش ازین است  
 گراز دیباے چسں خواہی منونہ      زمیں را کرد باید باثر گو نہ  
 چرا بر تخت عالج آنکس نہ تلج      کہ زیر تختہ نگل خواست شعلج  
 خرد بیند چو گردد استخوان سنج      کہ شاہ رستیں شد شاہ شطنج  
 مہیں کامروز مانندش استخوان چیز      کہ فردا خاک گردد استخوان نیز  
 چو اقل خاک و آخر نیز خاکیم      چہ چندیں بہر خاکے سینہ چاکیم  
 چو ہر کہ از خاک زاید باز خاکست      خوش آنکس کہ ز غم ہیوہ پاکست  
 چرا باید گرفت آں کشور و شہر      کہ از آن نہ عہد میش از چار گزہر

خضر خاں کے قتل کا واقعہ ایک خاص قسم کا واقعہ ہے۔ خضر خاں کی نوعمری، نوجوانی  
 اُس کا حسن و جمال اور ناز و تنعم اور اُس کی عام محبوبیت جو تمام اہل ملک کے دلوں میں جاگزیں  
 تھی اُس کو بیان کرنے کے بعد اب حضرت امیر خسرو اُس کے قتل کی داستان لکھنے پر

پہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز      ازیں خضرے رنگیں گشت ناپزیر  
پس آں بہ کا دمی درجاں پُردن      بقائے خضر باید بعد مُردن

فلسفہ شعر | بعض اوقات شاعر اپنے غلط یا صحیح دعاوی کو شاعرانہ دلائل سے ثابت کرتا ہے فلسفہ شعر سے میری یہی مراد ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس فلسفہ کی بنیاد ہمیشہ واقعیت پر ہو۔ بلکہ شاعر تشبیہوں اور تمثیلوں کی طرف غلطی اور حُسن بیان سے اپنے سامعین کو اس قدر مسحور کر دیتا ہے کہ سوائے تسلیم کے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا۔ اس قسم کے فلسفہ سے اگرچہ کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہے۔ لیکن حضرت امیر خسرو اس مضمون کو پختہ کے سلسلے میں جابجا کثرت کے ساتھ لکھتے ہیں اور نہایت خوب لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس صنف کلام میں اُن کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ قُدا اور متوسطین میں سوائے خواجہ نظامی اور شیخ سعدی کے کوئی شاعر ان کی ہمہری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چند مثالیں اس مثنوی میں سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

فطرت اور خلقت کی تبدیل ناممکن ہے۔ لا تبدیل لخلق اللہ۔ اور اگر کہیں اس کے خلاف نظر آئے تو اُس کو عارضی سمجھنا چاہیے ۵

ز روزی خواہ در دہ خواہ دژہ      مقام ہر کے پید است مرد ہر  
پژندہ بال و پر بہر ہو ایافت      خزندہ از زمیں بودن نو ایافت  
بجیدہ موش با لا بر نیاید      مگر آں کش عنیلو ازے رُبا یاید  
عقاب از اوج نتوان دشتن پست      مگر در بازویش لنگر توان بست

نہ ہر دل داندائیں دلِ غناں را      نہ ہر کس پے فتدائیں سوزِ جاں را  
 کسے کو سر نہ در پائے خواں      سرش بگزید از تن پائے کو باں  
 چو مرغے شد بہ ہمائی ہوناک      ز خونِ خود دہد ہمائی خاک  
 حضرت امیر خسرو صرف اس متید ہی پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ آگے چل کر ایک عارف  
 شاہ پرست کی حکایت لکھتے ہیں جس کی شہادت کے لئے معشوق کا ایک تیز نگاہ ہی  
 کافی ہو گیا تھا اور پھر اُس کے بعد بطور نتیجہ کے فرماتے ہیں ۛ

چو بر عاشق اشارت تیغِ خوسن      سیاست کردن از رحمت بہوش  
 خضر خانے کہ چوں وحشِ شکاری      ز غمزہ دہشت بر جاں زخمِ کاری  
 چہ حاجت بود چرخ بے وفارا      برورانِ دن زخوں تیغِ جفارا  
 ولیکن چوں چنانش بو بخت      گسستن کے تو اند بستہ زنجیر  
 اور داستان کے خاتمہ پر اس پُر عبرت واقعہ کو مقدمات اور مشیت ایزدی پر حوالہ کے  
 ایک معمولی اور بے حقیقت واقعہ بنا دیتے ہیں ۛ

زہے خونا بہ مردم کہ گردوں      ز شیرش پروردانگہ خوردوں  
 نگہتا چند گرد و دُورِ افلاک      کہ یک نوبادہ بیروں آردا خاک  
 کسے کو کرد کا سہر خوردن      شکستن بہت آساں تر ز کردن  
 کسے تیار دار دزیں کم و کاست      کہ نتواند از انساں دیگر آراست  
 چو متش ساخت چوں شکستن آساں      ز بیش و کم کجا باشد ہر آساں

ہم کس پیش رو باشد خیردار بدوری دوستی گردد پدیدار  
 نیاری خس کشی باشد کہ گہ گاہ ز نزدیکی رُباید کسیر با گاہ  
 کم از ذرہ نشاید بود کز خاک دو دہر گشتے سے مہرِ افلاک  
 بینیلو فرنگز مہر جاوید فرو میرد چو پناں گشت خورشید  
 وفاداری زماہی باید آموخت کہ گرا ز آب یکدم شد جدِ اخوت  
 نیلوفر کا پھول دن بھر کھلا رہتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد مڑ جھکا جاتا ہے۔  
 بزرگوں کا توئل موجب حصول عزت ہوتا ہے۔

چھ نیک اختر کے کز بخت فیروز شو پیش بزرگاں خدمت آموز  
 چو خاک تیرہ گیر دامنِ باد نہاںد ابرار زود اامن آزاد  
 چو پیش پاچار اُفتد کہ ورا چار از خویش برتر دارداورا  
 آسمانی مصائب پر رضا و تسلیم اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہی مصائب  
 جن کو انسان ناپسند کرتا ہے اُس کی ترقی و کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔  
 چنے امید پائندہ است و نیم خوش آنکس کونہ گردن تسلیم  
 چونتواں رشتہ ذکر دگستن بیاید دل در و ناچار بستن  
 بس آفت کاں نوید کا مرنی ست باغم کاں کلیہ شادانی ست  
 چہ داند طوطی کا فادہ درد ام کہ از شکر بندش ظلم در کام  
 چہ داند باز چوں بندند پایش کہ دستِ شاہ خواہد بود جایش

بجیکہ چند باشند پست را اوج      بدریا بر شود۔ باز اوند موج  
بُن جو رازیک گزنگزد شاخ      شود گرجو بجاتا ابر گستاخ

اقبال مند اور ہونا راونچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں ۷

سعادتماست اندر پردہ غیب      نگہ کن تا کرار یزند در حبیب  
سرے کو خواست شد تاج جانی      تولد یابد از صاحب حقہ انی

دُے کز روشنی گرد دجھا نگھر      شود پید از ابر آسما نگھر  
ز برجد زادہ کوہ بلند ست      کز انساں در بندی ارجمند ست

شعل مہر گیر اتر ز مہر ست      کہ ایں آفاق گیر آں در پہر ست

ابر اور کوہ دونوں لفظوں میں بلندی کا خیال موجود ہے لیکن کوہ کے ساتھ آما نگہ کی صفت بڑھا کر استدلال میں زور زیادہ پیدا کر دیا ہے۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ سُبُوح آسمان میں ہر گز شعاعیں تمام عالم کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس صفت میں وہ سُبُوح سے فائق ہیں۔ اس شعر میں مضمون زیادہ صفائی کے ساتھ ادا نہیں ہوا۔

اسی قسم کا ایک دوسرا مضمون ثابت کرتے ہیں ۷

شہزادے کش بود ز اقبال بچے      رسد در گوہر ہں جام از سبچے

گلی کو خواست الاد تنگہ فیت      نیار دسے دیگردست رفت

دُے کو خواست شد برفاں خفا      رسد در گنج شہ از دستِ خواہ

حقیقی محبت کا اظہار دُوری کی حالت میں ہوتا ہے ۷

ساتھ لکھے ہیں کہ کوئی خوش بیان مؤرخ بھی اس سے بہتر نہیں لکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مؤرخین جب سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت کے واقعات لکھنا چاہتے ہیں تو بجائے اپنے الفاظ اور اپنی عبارت میں لکھنے کے اس مثنوی کے اشعار نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ملا عبد القادر بدایونی اور راجہ درگا پرشاد نے اپنی تاریخ میں جابجا ایسا ہی کیا ہے اور اس مثنوی کے صفحے کے صفحے نقل کر دئے ہیں۔ محمد قاسم فرشتہ جو ایک مستند مؤرخ ہے کہیں کہیں حضرت امیر کے بیان سے اپنی تاریخ کے صفحات کو زینت دیتا ہے۔ اور یہ کسی شاعر کے لئے انتہاء خوبی ہو سکتی ہے کہ اُس کا بیان محتاط مؤرخین کے نزدیک بھی قابل استناد ہو۔ جو اشعار ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں بہت نمونے اعلیٰ واقعہ نگاری کے ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ چند اور نمونے اس عنوان کے تحت میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

واقعہ نگاری حقائق تاریخی میں | شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی فتوحات پر لکھا ہے سلطان معز الدین سام سے شروع کر کے جو ہندوستان کی نئی تاریخوں میں شہاب الدین غوری کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے سلسلہ واقعات کو سلطان علاء الدین خلجی سے ملا دیا ہے اس سلسلہ میں ضیہ سلطانی کی نسبت لکھے ہیں

ازاں پس چوں سپر کم بوشیاں      بدختر گشت رائے نیک ریاں

رضیہ دخترے مرضیہ سیرت      سریر آہست از جئے سر سیرت

مے چند آفتابش بو در میغ      چو برق از پردہ میزد پر تو تیغ

بسا ہندو کہ گریہ در اسیری      کند شکر اسیری در میسری  
 آخری شعر میں حضرت امیر خسرو نے چشم دید واقعہ نقل کیا ہے۔ یعنی ملک کافور، سلطان  
 علاء الدین کے عہد سلطنت میں ان کے سامنے غلام بن کر آیا اور آخر کار وزارت  
 اور نیابت سلطنت کے منصب پر پہنچا۔

عشق میں امارت و سلطنت کو کوئی نہیں پوچھتا ۵

بکارِ عشق شاہی برنگیرد      بغمِ صاحبِ کلاہی برنگیرد  
 چو از بلقیس حبسِ باد بیداد      بے تختِ سلیمان را برد باد  
 بنجوں قصاب را رحمت چو جوی      کہ خواہد تیغِ خود را سرخروئی  
 چو گل بند و سر جلا و خوریز      ز اندامِ چو گل بنو و سپہیز  
 عمل گر بہرہ اندک در فزوں داد      بامیدے دن ست آدمی زاد

واقعہ نگاری | حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک ممتاز صفت واقعہ نگاری ہے  
 واقعہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ شاعر جس سلی یا فرضی واقعہ کو بیان کرنا چاہے اُس کے  
 تمام جزئیات اور تعلقات اور لوازمات کو ذکر کر کے واقعہ کی تصویر بنو بہو کھینچ دے  
 اگر وہ واقعہ فرضی بھی ہو سلی اور واقعی معلوم ہونے لگے۔ قدام کی شاعری کا طغرا  
 امتیاز یہی صفت رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ متاخرین نے اس سے غفلت کی اور ان کی  
 شاعری میں یہ ضروری صفت بہت ہی کمیاب ہو گئی ہے۔

حضرت امیر نے اس مثنوی میں متعدد تاریخی واقعات لکھے ہیں اور اس خوا



بہ محمودی شہِ روئے زمیں گشت      بگیتی ناصرِ دُنیا و دیں گشت  
 بساے بیتِ زواجِ پانیہ خویش      جہاں میداشتند رسائیہ خویش  
 عجب عمدے ہمہ درکامرائی      بہر خانہ نشا و شادمانی  
 شہِ دردا تیش از یزدان شکوے      ہم از سنگِ مہم از گوہرِ چوکوے  
 خود او مستغرقِ کارِ آئی      بامرِ شسِ بندگاں درکارِ شاہی

سلطان ناصر الدین محمود نہایت نیک سیرت اور عابد و زاہد اور پرہیزگار اور عدالت  
 شعار بادشاہ گزراہی۔ قرآن مجید کی کتابت کر کے اُس کی اجرت سے اپنا خرچ چلاتا  
 اور شاہی خزانہ سے کچھ نہ لیتا تھا۔ تمام ملکی اور قومی مہمات غیاث الدین بلبن کے سپرد  
 کر کے خود عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔

علاء الدین خلجی جب اپنے چچا اور مربی اور خسر سلطان جلال الدین فیروز شاہ  
 کو دھوکے سے قتل کر کے دہلی کی طرف بڑھا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی  
 غرض سے بے تحاشا زرباشی شروع کی جس کے حالات ضیاء البرنی نے نہایت  
 تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں تو بے شمار مخلوق اور اُمراءِ سلطنت اُس کے گرد جمع ہو گئے  
 اس واقعہ کو حضرت امیر نے اس طرح پر لکھا ہے کہ واقعیت کا کوئی پہلو ساتھ سے  
 نہیں جانے دیا ہے

از ایں پس باشکوہ لشکر و پیل      رواں شد فتحِ دہلی را تعجیل  
 خزانین ریز شد منزل منزل      ز زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل

چو تیغ اندر نیام از کار می ماند      فراواں فتنہ بے آزاری ماند  
 پرید از صدمہ شاہی نف بٹش      زپردہ روئے بنمود آفت بٹش  
 چناں میر اند زور مادہ شیراں      کہ حامل می شدند ازوے دلیراں  
 سہ سالے کش قوی بدینچہ بٹش      کہ بر حرف او نہاد نگشت  
 چارم چوں زکار او ورق گشت      بروہم خامہ نقید برگزشت

مؤرخین نے لکھا ہے کہ سلطان شمس الدین التمش کے لڑکے شراب نوشی اور ہوا پرستی میں مبتلا تھے لیکن ان کے برخلاف رشیہ خاتون نہایت عاقلہ اور دُراندیش تھی قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتی اور ضروری علوم و فنون میں کافی مہارت رکھتی تھی۔ ملکی معاملات میں وقتاً فوقتاً باپ کو نہایت مفید مشورے دیا کرتی تھی۔ اس لئے سلطان نے وفات سے پہلے اُس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

معز الدین بہرام شاہ کی نسبت کہتے ہیں ۵

رواں شد اہلس از علم الہی      تجھیں سکد بہرام شاہی  
 سہ سال او نیز اند عشرت و جام      نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام  
 بروہم کرد بہرام فلک زور      شد آں بسم نیز اند ردل گور

بہرام شاہ کی سہ سالہ حکومت کا خلاصہ سولے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے جو حضرت امیر نے صرف ایک شعر میں لکھ دیا ہے۔

سلطان ناصر الدین محمود کی نسبت لکھتے ہیں ۵

شادی خاں اور شہاب الدین عمر بھی مقتول ہوئے۔ شہاب الدین عمر کو جس کی عمر صرف سات سال کی تھی ملک کا فوراً نمونہ کے طور پر چند روز کے لئے تخت پر بٹھایا تھا۔ اس بات کو حضرت امیر خسرو نے نہایت لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہے۔

غرض ہیں خضر خور دآں شربتِ جہ  
ہماں مے خور د شادی خاں ہم آرز

شہاب بے کز سریش بوگردے      چشید او نیز از اں جو آبخوردے

یعنی شہاب الدین عمر جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ تخت کی کچھ گرد اُس کے دامن پر پڑ گئی تھی وہ بھی خضر خاں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اُتار گیا۔

واقعہ نگاری فرضی | یہ نمونے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان سے ناظرین کو بخوبی واقعات میں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تاریخی واقعات کے بیان میں حضرت

امیر خسرو کی قادر الکلامی اور واقعہ نگاری کا دھڑکس قدر بلند ہے۔ اب چند نمونے فرضی واقعات کے بھی ملاحظہ ہوں۔

ایک رازدار کے ذریعہ سے خضر خاں کا خط نہایت مخفی طور پر دولہا کی

پاس پہنچا ہے اور وہ اُس کو پڑھتی ہے۔

چو آمد آں سوا خضر خانی      نہانی تر ز آب زندگانی

بہ پیچ وچ شوق آن نقش خام      صنم منخواں دو مے پیچید نامہ

بروں بد حرف نامہ برزبان      دروں چون نامہ مے پیچید جانش

گئے باغِ دُگہ بانا زمی خواند      گئے پست دُگہ ز آوازمی خواند

ملوک از پیش مے آمد خریدہ ز زر میثہ عسلا م زر خریدہ  
 نہ شد گردن کش از دے کس بعیا کہ بودش طوق زر در گردن جا  
 بہر منزل بہ پیش تخت تا دور نشاندہ گنجا بے منہ گنجور  
 چو باد ہلی بفتح اُفتاد کارش گرفت از منہیق زر حصارش  
 ز عشق زر بدہسلی خاصہ عام بعبرہ جون را در بند آسماں  
 چو زراز ہر طرف آواز می داد دواں لیک گویاں خلق چون باد

سلطان جلال الدین فیروز شاہ کے واقعہ شہادت کے بعد دہلی میں اُس کا بیٹا رکن الدین ابراہیم تخت سلطنت پر بٹھایا گیا۔ لیکن علاء الدین کی زریزی کی افواہیں سن کر اُس کے تمام اراکین سلطنت اُس کو چھوڑ کر علاء الدین سے جا ملے اور آخر کار رکن الدین کو تخت چھوڑ کر ملتان کی طرف بھاگ جانا پڑا دیکھو اس واقعہ کو کس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں

بدہسلی نیز در مند تعظیم شرف نو کردہ رکن الدین بریم  
 ملوک و خاں ز اندازہ برون کہ ہر یک تخت دہلی را سکوں بون  
 اگرچہ بود تختش را سکونے کز انہوہ ستوں بے ستونے  
 ز بانگ زر کہ در قص آور دپے برقص آمد ستونا جملہ انچاے  
 ستونا چوں سحے تخت دگر راند زار کاں تخت رکنی بے ستوں ماند  
 ز جا جنش در آمد رکن بے زور برفت آں رکن را گشت پشور

سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے حکم سے جب خضر خاں قتل کیا گیا تو اسی کے ساتھ

دراں زنداں براں لہائے پُرسو  
بدیں حیلہ بسر می شد شب و روز

خضر خاں کے قتل کا سین بھی حضرت امیر نے نہایت دردناک اور موثر پیرایہ میں  
دکھلایا ہر دونوں شاہزادے مشکیں کئے سامنے لائے جاتے ہیں ملک شادی اپنے  
آدمیوں کو قتل کے لئے اشارہ کرتا ہے مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ آگے بڑھ کر وار  
کرے۔ آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو آگے بڑھتا ہے اور اس لعنت انگیز کام کو انجام دیتا ہے

غرض کس ابرائشاں چوں شد راق  
کہ گرد تیغ خوں را کافر ہے  
بجھنید از میاں چوں تند باد ہے  
فرو تر نسبت ہند و نژاد ہے

ستنبہ صورتے آہر من آثار  
ہزار آہر من از رویش ہر نماز  
غم افزائے چویش تنگ حالاں  
کثر اندیشے چو عقل خربسالاں

چو بوم نو بدیدن شوم پیرے  
چو شام غم جیسے محنت آمیز  
چو صبح ہے بغنیں سرد مہرے  
چو خوں بد طریقے لعنت انگیز

درازش سبیلے پیچیدہ درگوش  
سبک ان صفِ مرہنگاں برونست  
ز بلبست کردہ اور اعلقہ درگوش  
تو گونی خواہ از نئے موجِ خوںست

ز راہِ مسدود امن در کشیدہ  
ز فرمایندہ تیغِ گوہرِ حُبت  
بخو نریر آستینھا بر کشیدہ  
کشیدہ کرد و اماں قباہت

برآمد گرد آں سہرگرمی  
کہ از سر سبزی خود بود نامی  
شہادتِ مختار از خضر اندراں کاخ  
چو نیچ وخت از سبزیِ شلخ

سرش می بست و دیگر باز میکرد  
 چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد  
 گئے بادل گوی بردیدہ مے سود  
 گئے برجان محنت دیدہ مے سود  
 فقاں خیزاں نہ صبرے و نتابے  
 چو مصروعی کہ ناگہ بنید آبے  
 بدست ازماجرائے رستینش  
 رقیب گریہ گشتہ استینش  
 بدتش آتش و در آتیش آب  
 بدیں آب امینی بودش از آستان  
 نداداں نامہ پس بردل خویش  
 کہ آں کاغذ کشتہ آزار آں ریش  
 گوالیار کے قلعے میں خضر خاں اور دولانی قید کا زمانہ کیونکر بسر کرتے تھے ۵  
 بنگیں قلعے در پیغولہ تنگ  
 نہاں بہشت چوں یا قوت در  
 دراں تنگی زغم و لتنگ مے بود  
 دراں کوہ گراں بے سنگ مے بود  
 چکاں ہر دم ز چشمش لعل خشاں  
 غمے بر سینہ چوں کوہ بخشاں  
 زغم جانش ارچہ در بیداد مے بود  
 ولے بر رے جاناں شاد مے بود  
 ہم او یار ہم او مونس ہم او دوست  
 ہم اوجان ہم او مغز و ہم او پوت  
 شب روزاں مہ و زہرہ ہر قد  
 ہے بودند با ہم چوں دو فرقد  
 دو یکدم ہچ جو زارے در رے  
 باندی یک دگردلہ ارد بجے  
 گئے او پیش ایں حدنا ز کردے  
 گہ او باز و کشتے ایں خزیلے  
 گہ او سر در کنار ایں ندادے  
 گہ ایں گیسو سپرے او کثیلے  
 گہ ایں در زیر پائے او نقائلے

دو قرضی کاندیں بالا و شیب اند      چو نانِ کیسہ بزمِ مردم فریب اند  
 فریبِ آسماں خوردنِ نباید      بخور گرت از سر و گردنِ نباید  
 پانڈ سوچ کی تشبیہ سپر کے ساتھ ملاحظہ ہو ۷

سپر میکرو خوردنِ از تنِ خویش      ولے تقدیر کیسو کردش از پیش  
 کنید تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید      نہ مہ داند سپر کردنِ نہ خوردنِ

تشبیہ کی اقسام میں تشبیہ مرکب نہایت مشکل چیز ہے جس میں چند چیزوں کی مجموعی حالت کو دوسری مجموعی حالت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے سو اے مشاق باہرین فن کے تمام شعرا کو اس میں بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔ امیر خسرو نے خصوصیت کے ساتھ اس قسم کی تشبیہیں نہایت ہی عمدہ لکھی ہیں۔

دولرانی قصر لعل میں بھیج دی گئی ہے اُس موقع پر خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں ۷

بقصر لعل آں دلخواہ چون ست      شفق چون ست درے ماہ چوں ست  
 سردی کی شدت میں فرماتے ہیں ۷

قصب پوشی کہ بریاری رسیدہ      بہر چوں شکر اندر نے غزیدہ  
 بر آتش دستا در کوے و منزل      چو مشتاقے کہ دارد دست بزل

خضر خاں کی شادی میں جب موتیوں کی بکھیر ہوئی وہاں ان کی کثرت اور بقیہ

سیاستِ رافلک ناری ہمیکرد      شہادتِ رالملک یاری ہمیکرد  
 درِ فردوسِ رضواں باز کردہ      ہمہ حوراں درودِ آغاز کردہ  
 ازاں بانگِ شہادت کا مدازشا      شہادت گوے شد ہم مہر و ہم ماہ  
 چو بر شد خنجر و سہ جعد برداشت      دراں منظرِ فغاں چں بعد برداشت  
 سپر میگرد خورشید از تن خویش      ولے تقدیر کیو کردش از پیش  
 کنیتِ خِصا چوں قطعِ مہید      نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید  
 بیک ضربت کہ آں نامہاں کرد      سرِ شہ در کنارش مہیاں کرد

**تشبیہات اور استعارات** | تشبیہ اور استعارہ شاعری کے بہت بڑے رکن ہیں۔ تشبیہوں میں جس قدر جہت اور طر فگی زیادہ ہوگی اسی قدر کلام کا رتبہ بلند تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز اور قادر الکلام شعرا عام اور مبتذل تشبیہوں کا استعمال نہیں کرتے بلکہ نئی تشبیہوں اور نئے استعاروں سے اپنے اشعار کو زینت دیتے ہیں۔ حضرت امیر خسروؒ نے اس مثنوی میں اکثر نہایت لطیف تشبیہیں لکھی ہیں اگرچہ کسی تشبیہ کی نسبت یہ دعویٰ کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی خاص شاعر کی ایجاد ہے اور اُس سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ چند نمونے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں کی غداری اور نکاری ایک ایسا پامال مضمون ہے جو مسلمانوں طریقوں سے کہا جا چکا ہے مگر حضرت امیر خسروؒ اس کے لئے ایک نیا اسلوب پیدا کرتے ہیں۔ وہ آسمان کو ایک ٹھگ اور چاند سورج کو اُس کی روٹیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔



یعنی موتیوں پر چلتے چلتے محل کی عورتوں کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے یا یہ کہ وہ موتی ان کے نیچے بمنزلہ آبلے کے تھے۔

چند استعارے بھی قابل ملاحظہ ہیں۔

تو گولی گردش از تیغ کشیدہ	بگرد لاله سوسن حسامیدہ
بفرمانِ مہ پوشیدہ تمثال	رواں شذ بہرہ و پرویں دنبال
رواں ستیاریہ پڑاں تراز طیر	بسوئے شمس و الاشد سبک سیر
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت	ستارہ ز آفتاب خویش برداشت

آخر کے دو شعروں میں صنعت ایہام ہے۔

## ہندوستان

حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک بہت بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے تمام تصانیف نظم و نثر میں ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ لکھا ہے۔ میرے نزدیک اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا کلام عمدہ غلجی بلکہ کسی قدر اُس کے قبل اور ابعد زمانہ کی ایسی صحیح اور مستند تاریخ ہے کہ موجودہ کتب تواریخ منفرد یا مجمعات اور اسناد کے لحاظ سے اُس کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر کی تاریخی تصانیف عام طور پر کچھ زیادہ مقبول نہیں ہوئیں اس کا اصلی راز وہ عام بے مذاقی ہے جو چند صدیوں سے ہندوستان پر چھائی ہوئی ہے۔ جن کتابوں میں

اس طرح بیان کرتے ہیں ے

گمراہے کہ ہر ایک راز امید بصد خونِ جگر پروردِ خورشید

فتادہ ہر طرف بے قیمت فدا چو آبِ چشم عاشقِ بردبار

بعض اوقات حضرت امیر خسرو عام اور مبتذل تشبیہوں کو ایسے نئے اسلوب سے لکھتے ہیں کہ ان میں عجب دلکشی اور دلادیزی اور طرقلی پیدا ہوتی ہے جو کسی نئی تشبیہ میں بھی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے۔

بابِ دیدہ غم پر دختِ نتواں کزیں لولو مفرحِ ساختِ نتواں

مشہور یہ ہے کہ رونے سے جی ہلکا ہو جاتا ہے مگر حضرت امیر فرماتے ہیں کہ آنسو بلاشبہ موتی تو ہیں مگر ان سے معجونِ مفرح تیار نہیں ہو سکتی۔

زلِ عینِ ہند و از رہِ خاکِ می فرتِ فلکِ برے ہاکِ اللہِ گفیت

زل کی تشبیہ ہندو کے ساتھ بہت عام ہے مگر آسمان کے ہاک اللہ کہنے سے اُس میں طرقلی پیدا ہو گئی۔ ہاک اللہ ایک ایسا سلام ہے جو ہندوستان میں صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

پچاں ہر دمِ چشمِ لعلِ رخشاں غمِ بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

خونِ آنسوؤں کی تشبیہ لعل کے ساتھ معمولی ہے لیکن غم کو کوہِ بدخشاں کے ساتھ تشبیہ دے کر اُس میں زیادہ لطف پیدا کر دیا ہے۔

زگوہرِ نازیناں راتِ پائے شہ اندر آبلہ پائے گہرے

اور مغلوں کے حملوں کے دہائی سد باب کو بیان کیا ہے۔ اور پھر ان فتوحات کا ذکر ہے جو علماء الدین کو چھوڑ، رنختیو، گجرات، ماندو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل ہوئیں۔ اور ان امور کی نسبت واقعات کے سلسلے اور دیگر عنوانوں کے تحت میں جستہ جستہ اشارہ کیا جا چکا ہے اور اس موقع پر یہ اجالی یا دہانی کافی ہے۔ غلطی عمدہ کے اسلامی تہذیب تمدن اور رسم و رواج کے متعلق ہی کافی تفصیل خضر خاں شانی کی داستان کے ضمن میں کی جا چکی ہے۔ البتہ ہندوستان کے متعلق بعض متفرق باتیں باقی رہ گئی ہیں جن کی نسبت میں ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں :-

اسلام کا غلبہ اور اُس کی کِیاں | تاریخ اسلامی کی تمہید میں حضرت امیر خسر لکھتے  
 رونق تمام ہندوستان میں | ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے  
 اسلام کی اشاعت کی اور علمائے باعمل کی بدولت آج دہلی کو دارالعلم بخاری کا مرتبہ  
 حاصل ہے۔ زبردست کافر اور ان کا کفر پامال ہو چکا۔ اور غزنین سے ساحل دریائے  
 شوز تک مذہب اسلام ایک حالت اور یکساں رونق کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ نہ یہاں  
 عیسائیوں یودیوں اور آتش پرستوں کا وجود ہے اور نہ کیس خسار جیوں اور  
 معتزلوں کا پتہ لگتا ہے بلکہ اس تمام رقبہ میں جس کی حدیں اوپر مذکور ہوئیں سوائے  
 حقیقوں کے دوسرے مذہب کا آدمی نہیں دیکھا جاتا ہے

خوشا ہندوستان و رونق دیں      شریعت را کمالِ عز و تمکین  
 ز علم با عمل و مسلی بخارا      ز شاہاں گشتہ اسلام آشکارا

لفظی صنائع و بدائع لفظی و معنوی اور ضلع جگت کا عنصر زیادہ ہوگا اُسی نسبت ان کو عام مقبولیت حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن السعیدین اور اعجاز خسروی متعدد دہائے چلی ہیں۔ قرآن السعیدین ایک عرصہ دراز تک داخل درس رہی اور اُس کی متعدد کتب لکھی گئیں اور اس وقت ان کے ہزار ہا قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں لیکن دولرانی خضر خاں اور نہ سپر کو یہ بات حاصل نہ ہو سکی اس لئے کہ یہ کتابیں عام مذاق سے بالاتر تھیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تمام ہندوستان میں نہ سپر کے تین چار نسخوں سے زیادہ نہ مل سکے اور تعلق نامہ تو بالکل ہی مفقود ہو چکا ہے۔

مگر مجھے اُمید ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی مقبولیت کا اب زمانہ آگیا ہے۔ مغربی علوم اور مغربی ادبیات کے اثر سے ہندوستان کے علمی و ادبی ذوق میں صاف طور پر تبدیلی محسوس ہونے لگی ہے اور ایک ایسا وسیع حلقہ اُدبا کا پیدا ہو گیا ہے جہاں اس قسم کی تصانیف یقیناً قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مثنوی دولرانی خضر خاں کی ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں ہندوستان کی تاریخ و جغرافیہ تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کی نسبت نہایت قیمتی معلومات کافی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر لکھا ہے۔ اس میں سلاطین اسلام کا پورا سلسلہ سلطان مغزالدین سام سے شروع کر کے جو دہلی میں اسلامی سلطنت کا بانی ہوا ہے سلطان علاء الدین خلجی تک ملا دیا ہے۔ اس کے بعد علاء الدین خلجی کی فتوحات جو اُس کو مغلوں پر حاصل ہوئیں اور سردارانِ مثل کی گرفتاری

حکماں ہر باقی اکثر زبانوں پر اُس کو ترجیح حاصل ہے۔ عربی کی خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں اجنبی الفاظ کی آمیزش نہیں ہو سکتی اور فارسی میں یہ نقص ہے کہ اُس میں عربی الفاظ کی آمیزش ناگزیر ہے۔

غلط کر دم گرا ز دانش زنی دم	نہ لفظ ہندی ست از پارس کی کم
بجز تازی کہ میر ہر زبان ست	کہ بر جملہ زبانہا کما مران ست
دگر غالب زبانہا دورے در دم	کم از ہندی ست شد زانہ پیشہ معلوم
عرب در گفت دار و کار دیگر	کہ نامیزد در و گفتار دیگر
بنقصان ست لفظ پارس در خورد	کہ بے آچار تیزی کم توں خورد
چو آصفانی دوش وایں در ذناکت	تو گوی کیں جہاں جان پاکست
جسہ را مایہ گنج زہر سلا	نہ گنجہ از لطافت پہچ در جاں
نہ زید جفت کردن ہمہ سری را	بہ عقیقے از مین در دُری را
بہین دولت ز گنج خویش صرفت	متاع عاریت عاری شکر ست
زبان ہند ہم تازی مثال ست	کہ آمیزش در اں جا کم مجال ست

آخری شعر سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت تک ہندی زبان میں فارسی الفاظ کی آمیزش بالکل نہیں ہوئی تھی یا بہت ہی کم ہوئی تھی۔

ہندی صرف دُخو | ہندی صرف دُخو کے اصول قواعد عربی کی طرح منضبط ہیں

لے در خورد بمعنی نر اور و شایاں۔ لچار بمعنی آمیزش۔ تیزی الما لہ تازی بمعنی عربی اور کم توں خورد بمعنی کم توں خورد۔

تمامی کشور از تیغ غنہ کار	چو خارِ ستاں از آتش گشتہ بخار
زمینش سیرِ خورِ دِ آبِ شمشیر	فروختہ غبارِ کفرِ در زیر
زبردستان ہندو گشتہ پامال	فرو دستاں ہمہ دردِ دادنِ بال
بدیں عزت شدہ اسلام منصوص	بداں خواری سمرانِ کفرِ مقصور
بذمہ گر نبودہ رخصتِ شرع	نماندی نامِ ہندو ز صلِ تافع
ز غنیمتِ تالابِ دریا دریں باب	ہمہ اسلام مبنی بر یکے آب
نہ زان رہ دیدہ ز اغاںِ گرہ گیر	ہمہ در کیشِ احمدِ راست چوں تیر
نہ ترسائی کہ از ناتر سگاری	نہد بر بندہ دلِ غ کردگاری
نہ از جنسِ جو داں جنگِ جوتیت	کہ از قرآن کند دعویِ متبوتیت
نہ منع کر طاعتِ آتش شود شاد	وزو با صد زبانِ آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانیِ روشنِ خاص	زدل ہر چار آئیںِ ابا خلاص
نہ کیس با شافعی نہ مسہبِ زید	جماعتِ را و سنتِ راجباںِ صید
نہ ز اہلِ اعتزالے کز فنِ شوم	زدید اِحسد اگر دندِ محروم
نہ آن سگِ خارجی کز کینہ سازی	کند با شیرِ حقِ روباہِ بابی

ہندوستان کی زبان اور | ہندی زبان کی نسبت حضرت امیر خسرو فرما  
 اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر | ہیں کہ جو شخص علم کا مدعی ہے اُس کو معلوم ہونا چاہیے  
 کہ ہندی زبان فارسی سے کم نہیں ہے بلکہ سوائے عربی زبان کے جو تمام زبانوں

یہ نام مشہور ہوا ہے۔ اس کپڑے کی تعریف میں حضرت امیر فرماتے ہیں ۛ

نکو داند خو بانِ پری کیش ۛ کہ لطفِ دیو گیری از کتاں بیش

ز لطف آں جامہ گوئی آفتابیت ۛ و یا خو د سایہ یاما ہتا بیت

پان | پان کی نسبت فرماتے ہیں کہ خراسانی جن کو اہل ہند گنوار اور احمق سمجھتے ہیں

پان ان کے نزدیک گھاس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ۛ

خراسانے کہ ہندی گیر و گول ۛ خے باشد بہ نزدش برگِ تمبول

شناسہ آنکہ مردِ زندگانی ست ۛ کہ ذوقِ برگِ خانی ذوقِ جانی

آم اور انجیر | اس بحث کے خاتمہ میں یہاں کے آم کو دیگر ممالک کے انجیر پر

ترجیح دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کی چیزوں کی تعریف اور ترجیح میں

بیجا طرداری سے کام نہیں لیتا۔ جو لوگ منصف مزاج اور تجربہ کار ہیں اور جنھوں نے

دنیا کے ممالک کو غور کے ساتھ دیکھا ہے وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ مگر

بے انصافوں سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اس لئے کہ اندھی عورت تو بصرہ کو شام

سے بہتر بتائے گی اور جو شخص اپنے ملک کی طرداری کرے گا وہ ہمارے ملک کے آم

کو انجیر سے کم درجہ بتائے گا۔ حقیقت میں ہندوستان جنتِ نشان ہے اگر ایسا

نہو تا تو آدم اور طاؤس بہشت سے نکل کر یہاں کیوں اُتارے جاتے۔ اس مضمون

کے بھی چند شعر ملاحظہ ہوں ۛ

دریں شرح و بیاں کا بیست دُر ۛ کسے باور کُنند گفتارِ خسرو

گراؤین عربِ نخست و گرض  
ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف  
کے کیں ہر سہ دکاں رہت ضرّا  
شنا کیس نہ تخیط است وئے لا

معانی | ہندی زبان معانی اور خیالات کے اعتبار سے بھی دوسری زبانوں  
سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

وگر پرسی نیایش از معانی  
در اں نیز از دگر کم ندانی  
اگر از صدق و انصاف و ہم شرح  
حدِ ہندی کنی گفتارِ جنِ جوج  
و آرایم بو گندے زبانے  
کہ داند با ورم داری و یانے  
وئے من کا ندیں نقدِ مہیا  
بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا  
ز قطرہ در چین گشت معلوم  
کہ مرغِ وادی ست از دجلہ محروم  
کے کز گنگِ ہند تاں بود دور  
ز نیل و دجلہ لاف بہت معذور  
چو در چین دید بل بوتان را  
چہ داند طوطیِ ہند و تاں را

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت | حضرت امیر خسرو کے عہد میں جمیش بہاؤتھی کپڑا ہندوستان  
میں عام طور پر مشہور اور مقبول تھا اُس کا نام دیوگیری ہے۔ چونکہ وہ دیوگیری میں بنتا  
تھا اس لئے اس نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ دیوگیری دکن میں ایک تاریخی شہر ہے جو  
اس وقت دولت آباد کے نام سے مشہور ہے۔ غالباً سلطان تغلق کے زمانہ سے اُس کا

لے یہ راہضانی ہے اور بل بوتان مفعول ہے اور فاعل دید کا مخدوف بھنچا چاہیے اور را کو علامت مفعول  
، ناگیا تو بل بوتان میں فک اضافت تسلیم کرنا پڑے گا جو ایک حد تک میعوب ہے



بانِ دفر شیرازہ بستہ زہرِ برکشِ سرشکِ شیرجستہ  
 پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونوں نام پارسی ہیں لیکن یہ پھول ہندی نژاد ہیں اور  
 اس دعویٰ کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں

اگرچہ پارسی نام نہ اینہا ولے در ہند زادند از زمینہا  
 گرایں گل در دیارِ پارسی زاد چرازونیت در گفتارِ شاں یاد  
 ہم ایں لشکر دریں صحرا برآمد ہم ایشاں را علمِ پنج برآمد  
 بیل اور جوہی ہے

ایں سبیلِ مثنوی کشادہ بیک گلِ ہفت گلِ برہم نہادہ  
 وزاں سودا را بے عاشقان جا ہمہ تن بہرِ دلہا راشدہ جا

کیوڑہ ہے

بخوبی کیوڑہ چادرِ لُغش سنانِ نقرہ وزمینا غلش  
 صبا ہر گل کہ کردہ ہم غلش سپر افگندہ از نوکِ سانش  
 ز بویش حلائے خواں معطر دوسالہ خشکِ بویش ہچاں تر  
 ہراں جامہ کہ ازوے بوگرفتہ دریدہ جامہ و بویش زرفتہ

رلے چمپا

دگر آں رلے چمپا شاہِ گلہا کہ بویش مشکبار آمد چومہا  
 چو مشوقِ سمنبر ناز پرورد ولے رنگش چو رلے عاشقانِ زرد

کہ دانا باشد و منصف بہر چیز  
 زمینہ ایک بیک یدہ بہ تمیز  
 سخن کر ہند و از روم افتدش پیش  
 سوں انصاف گیرنے سے خوش  
 بے انصاف نتوان یافت اس کام  
 کہ عیا بصرہ را گوید بہ ارشام  
 و اگر کس سے خود گرد و جہت گیر  
 نہ کم نفس نہ کم مارا ز انجیر  
 بہ از من خود نیار دود و دھن  
 کہ من تجت سرایم او زندان  
 سیہ گویند ہند و پمچین ست  
 سواد اعظم عالم ہمیں ست  
 بہشتے فرض کن ہندوستان  
 کہ انجانبست ست اس بوستان  
 و اگر نہ آدم و طاؤس ز انجائے  
 کجا اینجا شدندے منزل آرا  
 اگر دعویٰ کنی بائے چنیں کن  
 بخت موم خود را نگیں کن

ہندوستان کے پھول | قصر شاہی کے پائیں باغ کی تعریف کے سلسلہ میں چند مشہور  
 پھولوں کا ذکر کر کے ہندوستانی پھولوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس  
 ضمن میں قابل لحاظ بات یہ ہے کہ ہر ایک پھول کی تعریف میں شاعری کے ساتھ واقفیت کا پہلو  
 ہاتھ سے نہیں جانے پاتا۔

گل کوڑہ اور صد برگ :-

ز گلمائے تر ہندوستان ہم  
 شدہ سرگشتہ باد بوستان ہم  
 بتری آب را در کونہ کردہ  
 لطافت آب از در یونہ کردہ  
 گل صد برگ را غوبی ز صد بیش  
 نمودہ صد ورق دیباچہ خوش

ہندوستانی پھولوں کی وجہ ترجیح خراسانی پھولوں پر ۵

چہ مینی ارغوان و لالہ خداں	کہ رنگے ہست دلبے نیست چنداں
گلِ نارِ اہندی نام زشت ست	و گر نہ ہر گلے باغ بہشت ست
گراں گل خاستے در روم یا شام	کہ بودی پاری یا تازیش نام
شدی معلوم مرغانِ آں بوم	چہاں غفلتِ دندے رری و دوم
کہ امی گلِ حنیں باشد کہ سالے	دہر بود و زمانہ از نہالے

حسینانِ ہند کی | پھولوں کی بحث کو ختم کر کے فرماتے ہیں کہ جس طرح ہندوستان  
ترجیح حسینانِ عالم پر | کے پھول دیگر ممالک کے پھولوں پر فوقیت رکھتے ہیں اسی طرح  
ہندوستان کے حسینِ خوبانِ عالم پر تمام صفاتِ حسن میں فائق ہیں۔ اس سلسلہ میں  
مصر، روم، قندھار، سمرقند، خطا و ختن، عینما اور خلیج جو حسنِ خیر سمجھے جاتے ہیں  
سب ہی کو لے ڈالا ہے ۵

بیانِ ہند را نسبت ہمیں ست	بہر یک موے شان صد ملکِ چین
چہ گیری نام از عینما و خلج	کہ غالب تیز چشم اند و ترش رخ
چہ یاد آری سپید و سرخ را رے	چو گلہائے خراسانِ نگ دلبے
و گر پری خبر از روم و از روس	ازیشان سنید لا بہ و دوس
سپید و سر دھچو کندہ و مخ	کزیشان دم خور و خاتونِ دفرخ
لب تابا رخ و خنداں نباشد	ختنِ اخو نہک چندانِ نباشد

چو پیکانِ زرو بدریدہ آسا  
بہ پیکاں صفتِ گلہائے خراسا  
بروغنِ پرورندش بہر سہا  
کہ سر از مشکِ تر گیردا اثرہ

مولسری سے

دگر مادلِ سرے کش طرفہ نائے  
برنگِ طرفہ مرواریدِ قلمے  
بہیتِ چستِ بگرشِ خردِ باریک  
بہ حبیبِ بد لمانیکِ نزدیک  
پرندش شہرِ شہرِ چہ بود خشک  
چنین گلِ گم گیر از نافہِ مشک  
بسویش لبکہ دہا گشتہ مائل  
شدہ در گردنِ خواباں حامل

دو نہ سے

دگر دو نہ کہ آں ریحانِ بہند  
ز تری بوش در خوردِ پند  
سپر غمِ رنگِ بگرشِ سپر غم  
غلامِ او شدہ شاہِ سپر غم

کرنہ سے

دگر کرنہ کہ چون زو جبت ہو  
معطر گرد و از یک خانہ کو  
بسودہ مشکِ بویش نام کر د  
زبوا ز بہر دلسا دام کر دہ

سیوتی سے

چو پیکانِ ہیلہ سیوتی خرد  
کہ جانا بہر آں پیکاں ہوس بُر  
ز عشقِ بوئے اوجاںِ ادہِ تنور  
نگشتہ بعدِ مردنِ نیز از و دور  
ہمہ خوبانش عاشقِ وار جویاں  
کہ معشوقیتِ نزدِ خوبویاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایں صحیفہ عشق کہ ہر حرفِ سطرش از زلفِ لیلیٰ بزنجیرِ محبوبوں  
می جنبانند و ہر سخن شیرینش در شگافتنِ دلمائے سنگین تیشہ فرہاد  
را ماند بنامِ دول رانی و خضر خاں نوشتہ آمد

بِمَنْ فِي الْعُشْقِ مَاتَ وَحَيٌّ فِيهِ

سہر نامہ بنامِ آں خداوند	کہ دلسا را بخواب داد پیوند
ز عشق آراست لوحِ آب و گل را	بداں جاں زندگی بخشید دل را
ز کاف و ونوں کہ رمزِ شکلِ ست آں	یکے نقطہ بروں داد و دل ست آں
ز زلف و رخ بتاں را روز و شب داد	وزاں نظارہ جاننا را طرب داد
ا قلم را داد سودائے اتسی	کہ بنوشت ایں سپیدی و سیاہی
طبایع را بسر کرد مائل	فلک را ساخت در گردِ دُش حائل
منقشِ نطق ایں پیہر و ز گھٹن	بہ گلرویانِ انجُم کرد روشن

۴۔ عنوان کی یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں پائی گئی۔ صرف نسخہ ح تراورح میں درج ہے۔

ایضاً دزنجیر ح = زنجیر ح ۴۔ نوشتہ آمد اور اُس کے بعد کوئی عبارت نسخہ ترا میں نہیں ہے۔

۸۔ کاف و ونوں ترا ح = کاف کن ع ایضاً بروں داد ۶۱۲۔ فیروزہ غ ترا ح

سمرقندی و خچہ از قند حارند      بجز نملے ز شیرینی ندارند  
 مبصر و دم حمسم سین خندانند      و لے چستی و چپ لاکئی نندانند  
 حضرت امیر خسروؒ کے کلام میں جو گونا گوں خوبیاں ہیں اُن کا استیعاب میرے  
 لیے ناممکن ہے جو کچھ میں نے کہا بلا مُبالغہ سمندر میں سے ایک قطرہ بیابان  
 سے ایک ذرہ ہے۔

جس قدر صنایع و بدائع علمائے معانی و بیان نے اپنی کتابوں میں لکھے  
 ہیں اُن میں سے غالباً ہر ایک اہم صنعت کی مثال اس شنوی میں مل سکتی ہے  
 اگر اس مضمون کی تفصیل کی جائے تو یہ بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے  
 میں یہیں ختم کرتا ہوں۔

خاکستہ

رشید احمد انصاری

مدرسۃ العلوم علی گڑھ:

دسمبر ۱۹۱۶ء

زہستی ہرچہ دارد صورت بود  
 بآدم داد شیخ روشنائی  
 چو بر نوح از قف غیرت زند برق  
 بہ نوری بخشد ابراہیم را راہ  
 چو خواہد عین یعقوب از پسر نور  
 کند بر موسیٰ آن راز آشکارا  
 یکے را بر گلو راند پلارک  
 چو تاب مہر بر روح اللہ افشاند  
 چو مہر زرد بزلف مصطفیٰ دست  
 ۱۰ جمالی داد احمد را بدرگاہ  
 بہ یارانش ہم از دل چاشنی داد  
 بامت ہم رسید آن شعلہ شوق  
 ہمو راند ز در نامقبلاں را  
 گئے بخشد جنیدی را کلاہے  
 ۱۵ گہہ اذہم را بر دہل عقیلہ  
 گئے باشبے آن ہمت کند ضم

ز سر عشق کرد آں جملہ موجود  
 ہناد ابلیس را داغ جدائی  
 بہ طوفاں مردم چشمش کند غرق  
 کہ در چشمش نیاید انجم و ماہ  
 ز عینش قرۃ العینش کند دور  
 کہ تاب آں نیار د کوہ خارا  
 یکے را ارہ بر بالائے تارک  
 ز مہر و دوستی جان خودش خواند  
 چناں صد جاں بتار مویٰ اولست  
 کہ چاک اُفتاد ز اں در سینہ ماہ  
 ز سوز آں شمع را روشنی داد  
 کہ چوں پروانہ جاں دادند ازل فوق  
 ہمو خواند بخود صاحب دلاں را  
 کہ تنہا ز اہل دل باشد پاسے  
 دہد از خیل حب اللہ طویلہ  
 کہ صید خویش نہ پسندد و د عالم

۶۔ نیک فاراعے = کوہ خارا تراجیح ۶۔ دگر ارہ ع ۸۔ نور مسح ح ۲  
 ۱۵۔ جل حب اللہ ع = جل جل اللہ ہ = خیل حب اللہ تراجیح = خیل حب اللہ

دیگر آراست بہرائش و جاں را  
 زمیں را نیز داد از صنّع جاوید  
 جمالِ نیکو اس بزد و دزاں ساں  
 قصب پوشانِ شیریں کرد پرکار  
 ۵ بتانِ چین و خوبانِ طسرازی  
 کرشمہ داد چشمِ نیکو اس را  
 مسلسل کرد زلفِ ماہروی اس  
 چناں بگاشت گیسوئے گرہ گیر  
 زہے نقاشِ صورتِ ہائے زیبا  
 ۱۰ طبقہائے فلک را گوہر آماے  
 نمک بخش دہنِ ہائے شکر خند  
 بیاراید بر وارید گل پوشش  
 نند و صبح مہری کا نذر افلاک  
 رُخِ دلبر کند نازک بیاں آب  
 ۱۵ دہمشتاق را آں سخت جانی  
 بیک خورشید و یک مہ آسماں را  
 ز خوباں صد ہزاراں ماہ و خورشید  
 کہ بتواں دید در وی صورتِ جاں  
 بسانِ نے شکر در نے شکر زار  
 پدید آورد بہر عشق بازی  
 شکارِ شیر فرمود آہواں را  
 مثنویں روزگارِ مہر جویاں  
 کہ نتواں داشت دلہا را بہ زنجیر  
 کہ لپشتِ خاک از و شد روئے دیبا  
 منطہائے زمیں را زیور آراے  
 حلاوت پرور لبہائے چوں قند  
 عروساںِ چمن را گردن و گوش  
 برسم عاشقاں دامن کند چاک  
 کہ ماہش را رسد سلمیٰ ز مہتاب  
 کہ داند کسند بن جاں زندگانی

۸۔ بتواں ح س ۹۔ مہ دیبا ر ع

۱۰۔ طبقہائے فلک تراجم = نقطہائے فلک ح = طبقہائے فلک ع غ د

۱۳۔ زند چاک ع ۱۴۔ بیاں آب ح د = ترا ز آب ع ح = بیاں آب ع



کلید آں بسر دم باز داده	بہ نگہ گنجینہ قفل راز داده
خرد را گنج بے پایاں سپردہ	بہر کن نعمت شایاں سپردہ
کہ اندر گنج عقل افگند غارت	پس آنکہ عشق را کردہ اشارت
در و جز عاشقی عیبی دگر نیست	ز گنج عقل خسرو را خبر نیست
نہ پوشیدہ است زان کو عیب پوشست	چہ غم گر بار صد عیم بدوش است
کہ بہ پزیرد گدائے را بدین عیب	فراواں نقد امید است در عیب
ہمو با دایدین عیسم خریدار	چو عیب بندگاں زو شد پدیدار

## نیاز مندی در حضرت بے نیازی کہ دماغ مختل بندگاں ۱

### از گلشن کیم و یکتو نہ بوئے نجشیدہ

دے عاشق نہ جانے عاقل مجش	خداوند اچو جساں دادی دلم مجش
بہ بیرون و دروں نبود ز تو فرد	درونی دہ کہ بیرون نبود از درد
نہ از جاں بلکہ از دل زندہ ہاشم	چناں دارم کہ تا پایندہ ہاشم
کہ از خود بگلم سوئے تو آیم	چناں شو جانب خود رہنمایم
کہ از ہر سودر آید آفتابم	چناں کن منانہ طینت فراہم

۳۔ آوردہ ۶ ۵۔ بہ پوشیدہ ۶ = نہ پوشیدہ ۶ ایضا ایں کو ع ۶ ترا  
= زان کو ۶ = آں کو ۶ ۲ = بندگان ۶ = شدہ ۶ ۶

۱۰۔ بجاں ماتم ۶ = نہ جان ماتم ۶ ۶ = ح ۶ = نہ جانے ماتم ۶

گمے در پیش شاد و روان اسرار  
 نمود اند که این راز نمان چسیت  
 شناسائے ضمیمہ راز داناں  
 بروں از ہر تنے کیش گل توں گفت  
 ۵ زلیخا او بد فتر زد و قسم را  
 چنان بخند بہ خسرو شربت کام  
 کند فرہادر از وی چنان تنگ  
 نہ جرمی دارد آں کو کام کم یافت  
 نوشتہ بر سر ما یفعل اللہ  
 ۱۰ ہر آنچه او کرد گر خوب است و گر زشت  
 اگر در نیست رُوداری مخور غم  
 از آں شد گنج رازش نیستی سنج  
 از دواں ہر چہ ہست است و نیست  
 ہر آں جو ہر کس از ہستی نشان است  
 نماید جلوہ منصور بردار  
 چہ داند مردم گم گشتہ کاں چسیت  
 مراد سینہ ہائے پاک جاناں  
 درووں در ہر دے کیش دل توں گفت  
 ہمو پرداخت از مجنوں قلم را  
 کہ از شیرین و شکر خوش کند کام  
 کہ میرد سنگ بردل در دل سنگ  
 نہ کاری بیش کرد آں کیں کرم یافت  
 چرا و چون کج گنجد دریں راہ  
 خردمند آں ہمہ جز خوب نوشت  
 کہ چوں ہستی است می بالیت آنم  
 کہ نقد نیستی ہمہ دارد آں گنج  
 کہ ہست و نیست کن جز وی دگر نیست  
 ہمہ حاصل ز کان کن فکان است

۴- درون ہر دلے عا ح ۵- برداشت ترا

۶- نیز دس ترا ترا ۶= میرد ح ایضا بردل ترا ۶= بردل سنگ ۶= در دل سنگ

ترا ح ۶= بادل تنگ ۶ ۱۰- در زشت ۶

۱۴- کہ از ح ۶= کیش از ترا ایضا بجاں سر ترا ۶

فیسمے نام زد فرما ز سویت      کہ ہیوشن ابد گردم بھویت  
 بد اس زندہ دلاں کا نذر تفت و تاب      نختنند از غمت تا آخریں خواب  
 کہ چون آید زمانِ خفتم تنگ      بہ بیداری در دم تو کن آہنگ  
 پس از خوابی کہ بیداری نیابم      چو بیداری دہی فردا از خوابم  
 ۹ کثادہ کن چہناں چشم اُمیدم      کہ بخت آرد ز دیدارت نویدم  
 حیاتی دہ مرا در جستجویت      کہ میرم تازیم در آرزویت  
 بد اس مقصودِ خواہش بخش راہم      کہ از تو جز تو مقصودی نخواہم  
 زہمت زرد بانی نہ دریں خاک      کہ بتوانم شدن بر بام افلاک  
 اُمیدی دہ کہ رہ سویت نماید      کلیدی دہ کہ در سویت کشاید  
 ۱۰ چو دادی از پئے طاعت وجودم      بطاعت بخش تو فیق سنجو دم  
 بکاری رہنمونی کن دلم را      کہ نپار د بشیطان حاصل را  
 مرا باز زندگانی بخش یاری      کہ تاجاں داد نم دل زلف داری  
 بدہ با آشنائی آب خوردم      کہ من زان آشنائی زندہ گردم  
 مہر نزد یکِ شانم در غم و سُر      کہ ”دور از من“ بوند از چوں توئے دو  
 ۱۵ نماز من کز و رویم بہ پستی است      بروں طاعت دروں صورت پرستی است

۱- زبوت سہ ۳- توکن سہ ۶- مقصود خواہش سہ

۸- روئے افلاک سہ ۱۱- نپاری سہ ۱۴- بود سہ

۱۵- صورت پرستی سہ ۶- سوت پرستی سہ

چناں نہ یادِ خود اندر ضمیرم      کہ بایاد تو میسم چوں بہ میرم  
 چناں بنیادِ عشق افکن دریں دل      کہ روید جاودانی سبزہ زیں گل  
 چناںم خواں سوئے خویش از ہمہ سوئے      کہ رویم در تو باشد از ہمہ روئے  
 چناںم دہ مئے پے در پے عشق      کہ فردا ست خیزم از مئے عشق  
 ۵ شربابی دہ کہ خواب از من رُباید      خمار مستی و شوقم فزاید  
 نہ آں می کز ریا و شیوہ ریو      زمین لاخول گویاں رم خورد دیو  
 گرفتارم بدستِ نفس خود راے      بر حمت برگزینارے بہ بخشائے  
 بہت ایں سایہ من یار با من      تو یاری کن مرا گزینار با من  
 بہ نورِ دل چناں کن زندہ جانم      کہ بعد از مُردگی ہسم زنِ مانم  
 ۱۰ ز نفس تیرہ کیشم کش بیک بار      پس آنگہ سوئے خویشم کش بیک بار  
 کرم را پردہ از ایواں بر افکن      ز طاقِ قُرب شاد رواں بر افکن  
 گدائی را چناں دہ بارِ درگاہ      کز اں درگہ نماند سوئے خود راہ  
 بدان نورِ نسانی شود لیلیش      کہ پروانہ نہ زیبد جبرئیلیش  
 مرا در شعلہ ہائے شوقِ خود نہ      چو خاکِ تر شوم بر بادِ دروہ

- ۱- گربہ میرم ع ک ۲- جاوداں آل سبزہ سرعتر = جاوداں سبزہ ج ح  
 ۳- چناں مئے دہ پیائے در پے عشق ترا ۴- خم خورد سرعتر ج ۵- برگزینارے بہ بخشائے ج د  
 سرعتر ج ۶- گرفتارم بدستِ نفس خود راے = شدہ است ع  
 ۷- بہت ایں سایہ من یار با من ۸- بدست سرعتر ج ۹- کز اں درگہ نماند سوئے خود راہ = مزاروع  
 ۱۰- کہ کم کن سر ۱۱- چناں سرعتر ج ۱۲- چیں ع ۱۳- ایضا نماند سرعتر ج ۱۴- مزاروع

مژہ و ابرو شس ایزد یاد کرده  
 رخس را گفت طہ ز امر در گاہ  
 زین دہانش جاں بہنیم  
 ز حسن خود ملاحظہ داشتہ عام  
 ۵ شد از نور نخستش چرخ برپائے  
 چو نور پاکش اول مشعل افروخت  
 شنیدہ عزت آن قسۃ العین  
 ہم از مستوق عاشق نیست تمیز  
 ملائک ماندہ حیران بر کمالش  
 ۱۰ چہ دریا ہائے معنی در کشیدہ  
 ازاں بو کو خرابی بردل افشانہ  
 عجب شاہی سریر آرائے ہستی  
 بقلب عرش گشتہ مند آرائے  
 بشر دوزی ز دریائے وجودش  
 ۱۵ فراخش دست بے وسعت بفرنگ  
 پس از نون و لعلم سو گند خورده  
 چو ماہ چارن بل چار دہ ماہ  
 بکنیت قاف داند رنام مایسم  
 صباحت دادہ یوسف را بانعام  
 بنامیںد نہ ماہ فلک زائے  
 مہ و خورشید شمع خویش ازاں سوخت  
 کہ قرباں پیش ازاں گشتہ ذبحین  
 محب صانع و محبوب او نیز  
 ٹواکب جملہ عاشق بر جمالش  
 کزاں بر انبیا بوئے رسیدہ  
 بشر مست و فرشتہ بے خبر ماند  
 کز و داریم ملک حق پرستی  
 بعرض قلب رایت کردہ برپائے  
 جہاں یک قطرہ از باران جودش  
 کہ نہ انگشتین در خضرش تنگ

۲۔ گفت ترا ح = گفتہ ع ۳۔ بہ تقسیم سراع

۴۔ دانتہ عام سراع = داد بر عام = داشت بر عام ع ح ایضا۔ دادہ ع سراع = داد سراع

۵۔ جیش سراع = در کمالش سراع = بر کمالش ع ۱۰۔ چہ دریا ع = چو دریا ع ح

نیازی وہ ز ملک بے نیازی  
کڑاں گرد و دمن از من نمازی  
بہرچہ آید ز رونم دار خسرو  
بروں ہم زیور فرسندیم بند  
چوراہہ دوزخ یک است پیشم ق  
چناں دار از کرم نزدیک خویشم  
کہ از خود دور صد فرسنگ باشم  
بیاد تے دل و بے سنگ باشم  
چو رہ پیش است زاد منزلم ده  
چو خواہد خفت لا بد نفس جہل  
پس از بیداریش خسپاں تہگل  
چو خاکم بر سر افتد در تہ خاک  
تو کن برخاکساری رحمت لے پاک  
گر رفتن رہم سوئے رضادہ  
ز نام من بدست مصطفیٰ ده

نعت کامل جمالے کہ سرناخنے از حنش یک بدر را

دو ہلال گردانید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کایت نورست رویش  
سواد روشن و اللیل مویش  
گرامی نازنین حضرت پاک  
کز و نازندہم انجسم ہم افلاک  
دو عالم را چہ سراغ چشم بنیش  
کلید فتح باب آفرینش  
دو ابروئے مبارک بر کشادہ  
دونوں کن فکاں را جلوہ دادہ

۵۔ بارے سرناہ = بار ۶۔ ۹۔ کمال جالے سر ۶۔ از حنش ح ۶ = از ناخنش ۶۔

۱۰۔ گردانید صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔ نازندہ ۶ = نازندہ ۶

۱۴۔ کن فکاں سر ۶ = کن فکاں را ۶

دل افز و ز گروہ تیسرہ کیشاں      سر و ساماں کنِ جِسمِ پریشاں  
 قصور کنِ قیاسِ این کرم را      پدر مادرِ خدا کرده اُمِّم را  
 بعونِ اُمّتِ مسکین و محتاج      شفاعت را ببالا کرده معراج  
 کنوں در وصفِ معراجش زخمِ کلاک      بجائے دُر کشم ستیّارہ در سلک  
 صفتِ معراجِ صاحبِ دلی کہ از دونونِ قابِ قوسینِ یک دائرہ

## میمِ محبتِ بنگاشت

شبِ ہچوں سوا دِ چشمِ پا کاں      نہفتہ رو۔ ز چشمِ خوابنا کاں  
 ز نورِ او کیس نہ پر توی بدر      ز قدرِ او نموداری شبِ قدر  
 فلکِ مہ را بے دندانہ کرن      وزاں گیوئے شبِ راشانہ کرن  
 ۱۰ ہمش دِ چشمِ نیکاں رنجتہ تاب      فگندہ چشمِ بدرِ پرودہ خواب  
 عطارِ دُردِ ہم زانِ شبِ سیاہی      نوشتہ آیتِ سِرِّ الہی  
 ز مزمزِ توبہ کردہ زہرہ مست      بجائے زلفِ چگلش سبجہ در دست  
 بہ تعظیمِ بزرگی بستہ اُمید      بہ حرمتِ جائے خالی کردہ خورشید  
 میجا چوں ہوا دارانِ جانی      براہش کردہ ہر دمِ جانِ فغانی

۱۔ گروہ تیسرا = درون ع ۶۔ میمِ محبتِ سرع = جمع = محبت س ۶۔ بنگاشت ع ۶

۱۰۔ پرودہ در خواب س ۱۱۔ مہشتہ س ۱۲۔ توبہ کردہ س ۱۳۔ کرد ع۔

۱۳۔ بہ حرمتِ سرع = بخدمت ع۔

نگیں ہفت است و نہ انگشتریش  
 فلک سر در گریاں کردہ ہر پے  
 زہے اُمّی نظیر بر لوحِ بازیش  
 ز علم او یکے قطرہ بروں داد  
 ۵ مہیطِ دو جہاں علمِ قلیش  
 بروں افزود میکائیل را روح  
 قیامت زان سبب آہستہ ماندہ  
 ز عزرائیل بروی جانفش ہنا  
 حریم اللہ ز محمودی نقاش  
 ۱۰ قضا چوں کنہ بے پائش دیدہ  
 نہ خامہ خود بکاف و نون رستم زد  
 جہانے گم پدید آمد چو خامہ  
 فلک نہ در زہریش باز کرن  
 گے ہنخوانِ مسکیناں بقوتے  
 ۱۵ کجا باور شود درد ہر کس را

۱۔ نقشِ برگیش ۲۔ حاشیہ ۲۔ ہر پے سرع ۳۔ بر پے ع ۴۔ بروں داد ۵۔ سرع ۶۔  
 = بروں زاد ع ۷۔ از لوح سرع ۸۔ = لوح ع ۹۔ نہ خامع ۱۰۔ = بخامع ع ۱۱۔  
 ۱۲۔ جہانے ۱۳۔ = جہان ع ۱۴۔ = بنارے ع

کہ لولاک است نقشِ ہر گینش  
 کہ نہ دامنش پیوندیست ازوے  
 قلم سر گشتہ در سودائے رازش  
 شریعت زود و صد دریا فروں داد  
 کہ شد راوی زبانِ جبہ سلیش  
 دعائے او کہ شد محفوظش از لوح  
 کہ اسرافیل از و دم بستہ ماندہ  
 ننگندہ زیر پائش فرش جا ہنا  
 یٰ اللہ دستگاہِ احترامش  
 از انجا نقش کن بیدوں کشیدہ  
 چو او پروانہ داد انگہ قلم زد  
 نوشت از میم احمد گریز نامہ  
 دی از کنج گدایاں ناز کردہ  
 گے مہاں بنارِ عنکبوتے  
 شکارِ آ پنخناں شیرے گس را



نخست اپش بیر فکرت آسا      شد از بیت الحرم در بیت اقضا  
 سبک گنبد به گنبد شد روانه      زمینی تا به بیستی خانه خانه  
 گزشت از هفت یاره بیک دم      زدوشش برج بلکه از شش جہت ہم  
 رہ از صف ملائک گشت صف      ہم از رف بر گزشت ہم ز رف  
 ۵ بید رہ ماند ہم پرواز والا      وز انجا رفت بالا مرغ بالا  
 رسید آنجا کہ نتوان گفت جائے      ہوائے در گرفتش بے ہوائے  
 درآمد خانے از وحدت آباد      جہت رانش خزینہ داد برباد  
 جہت چوں پرن برد از پیش دیدار      جمال بے جہات آمد پدیدار  
 چو ہستی نیست گشت از ہستی بے نیت      عیاں شد ہستی کو ہست معینست  
 ۱۰ لقائے دید کا نجا دیدہ شد گم      ندیدہ بل ہمہ ہستی مردم  
 ز خود گم گشت بے خود بود با او      دولی بگزار یا ایں بود یا او  
 خدا را دید و دید از دیدہ سر      نخود دیدن توان از چشم دیگر  
 در اں حضرت چو خواہش محل دید      ہمہ مشکل بکار خویش حل دید  
 گروہ خویش را فریاد رس گشت      گر انبار عنایت باز پس گشت

۱- آسا اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصاص ح ع = اسانے اقصاص ع ایضاً بیت الحسم در  
 مترع ح ع = بیت حرم تا سر ہم - گشت ع = بست ع = گشت ح ع - نے ہوائے ع = بے  
 ہوائے مترع ۲ ح - بے جہت مترع ۱۰ - ہستی مردم مترع ح ع = ہستی ز مردم ع ۱۱ - گشت ع  
 ۱۲ - کہ خود ع ح ۱۴ - گراں بار مترع ح = کراں بار ع = کراں بار مترع ۲۔

ستاده منتظر ترکِ قبا پوشش  
 ز سر بر چیس زیر آورده دستا  
 زحل کو بندوی پیر است و خم پشت  
 ده و دو برج را در تحنّۃ تیر  
 ۵ در ایوان طلق رانده بر سیاهی  
 ثوابت هفت مند راست کرده  
 به جنت روفق رضوان شده گم  
 ز نادی بکه حوران گشته بیوش  
 بخلد ادیس کیس مژده شنیده  
 ۱۰ چو زینساں زیوری بتند شب را  
 نویدش داد کای سلطان عشاق  
 بُراقی پیشکش کردش فلک گام  
 دو گامی زیر جہاں تا آں جہانش  
 بفرماں شد سوار آل خاص در گاہ  
 ۱۵ سیہ چتر از شبِ معراج بازش  
 ز بُحانِ الدّٰنی اُسُرے طرازش

۴- تحنّۃ بیریع = تحنّۃ دیرتا ح = تحنّۃ تیر سرع ۱- ۵- ایوان طلق رانده بر سراع ح ح  
 = ایوان تنق رانده بر ۱۲- کردش سراع ح ح = کرده ع ایضا فلک گام ح ح  
 = فلک دام ع ۲-

پس اندر خدمتِ آں پاک جاناں      کہ بودند آں ملکِ اہمِ عناناں  
مبادا جان مابی یادِ شاں شاد      ہمیشہ یادِ شاں در جانِ ماباد

مدحِ شیخی کہ در آئینہٗ صفا مثالی است از ذاتِ محمد مصطفیٰ

### بالین نہ بالعکس

۵ پس از دیباچہٗ نعتِ رسالت      ز ذکرِ پیر بہ ہشہٗ مقاتلت  
نظامِ الدین حق فرخندہ نامے      کہ دینِ حق گرفت ازوئے نظامے  
خطابش رہست دو نقطہٗ فرو خواں      نشانِ نقطہاے انبیا داں  
محمد اسم و آیاتِ محمد      درو واضح چو حامیسم اندر احمد  
ز علمش در دو عالم رُشنائی      دو عالم علمِ کسبی و عطائی  
۱۰ حدیثش چون خبر در امر و در نہی      بیک پایہٗ سرود از پایہٗ وحی  
از و تا انبیا یک کافِ تعظیم      بر آں گو نہ کز احمد تا احمدیم  
نبیہٗ مُرسلاں از جانِ صافی      ادب را کافِ تثنیہ است کافی  
بہ معراجِ نمازش چہ رخ محتاج      بہ چرخش چون نمازِ خویش معراج  
بشاؤروانِ انجسم صدِ جاہش      بدارِ القربِ کُرسیِ تکیہ گاہش  
بصدِ خضر و عیسیٰ مند آراے      خضر بوسید دستش خضر خاں پائے

۴۔ بالین و العکس ۵۔ بذکرِ سر

۱۲۔ تثنیہ است سماع ۲۔ تثنیہ ع ۱۴۔ بدرِ اعشش ع۔

از ان بخشش که دانش گراں کرد  
 بیک قطره ز دریاے الہی  
 ہزاراں شکر یزداں را کہ مارا  
 کہ چون خورشیدِ حشہ آید بگرما  
 ۵ ہنخی طفہ اکث حرف الہی  
 خطابش سکہ بردینار خورزد  
 سریر شرع تخت پادارش  
 از ان ہر چارایماں سخت بنیاد  
 ابو بکر اول آں ہسم منزل غار  
 ۱۰ عمر دومی کہ بستہ جاں ز فرزند  
 سوّم عثمان دو صبح صدق را مہر  
 چارم خیدر آں در ہر ہنر فرد  
 دگر یاراں کہ سیارات نوراند  
 ز ما باداد رود بے کرانہ  
 ۱۵ تخت اندر جناب مصطفائی  
 کز اوں خاکبوس چاکرانہ  
 کز و دارد دل ما زوشنائی

۱۔ گراں بود اور مصر عثمانی کا قافیہ رواں بود جم ۱۰۔ عمر دوم سراع ح = دومی ع

ایضاً۔ جاں ز فرزند سراع ح = جاں فرزند ع

۱۳۔ سیاران سراع ۱۴۔ درودی بیکرانہ سراع ۲۔

فلک خواهد شدن در گوهرش غرق  
 کند این موج دُرچون بر فلک راه  
 شمع کاسکند رگیتی کُثایت  
 علاء دین و دنیا شاه والا  
 ۵ محمد شمع که صدچون کسری و جسم  
 پیر کو زگر خود ایستد راست  
 زب چتر بلند گوهرش  
 بلند اعلام او سر برده بر ماه  
 ۱۰ صفش در طول دریای میاست  
 چو دست و پانند خشکش بر خبم  
 چو صندلش کُش بر سطح هامون  
 چو راند تیغ در صف های ابنوه  
 نبیش قلب سرد اران شکسته  
 دُرشتان از شکوهش در تهِ کُوب  
 ۱۵ زبیم ادبخته فتنه از خواب

کز و تا خود ندانند خستراں فرق  
 رسد از من نُشاری بر در شاه  
 دلش آینه گیتی نمایت  
 بقدرت ناسب ایزد تعالی  
 زبیم نام او پوشیده نام  
 بنوسد پای تخته که اوراست  
 که طس الله بود سایه نشینش  
 الفهای است از نصیحت من الله  
 بگاه عرض خود چوں ریگ دست  
 شود خبم و شان را دست و پاگم  
 رود در قعر دریا ربیع مکنون  
 سر کوه افکند در دامن کوه  
 شکوهش پشت جباران شکسته  
 چو کشت پُر کلون از مالش چوب  
 ز خواب مرگ چوں گرگین سهراب

۱- گوهرش ساع ۲- گوهران ساع ۳- لندچون موج این دُرچ ۴- از من ع ۵- از دی ع ۶-  
 ۷- علاء دین ع ۸- علاء الدین ع ۹- صدچون ع ۱۰- چوں صدع ایضا پوشند خاتم ساع  
 ۱۱- قلب مفداران ساع ۱۲- قلب سرداران ساع ۱۳- از شکوهش ساع ۱۴- با شکوهش ع ایضا از مال چوب  
 ع ۱۵- از مالش چوب ۱۶- ادبخته کیده ۱۷- بخته فتنه ع ایضا چوں گرگین ع ۱۸- هم گرگین ساع ۱۹-

میحے ہر دم از فیض نہا نہا  
 سریر آرائے فقر از صفِ ابرار  
 دُمش مریم صفت آبتنِ روح  
 بہر سو کز دُمش بادے رسیدہ  
 ۵ بہر جانب کہ او احمد خواندہ  
 ضمیرش محرم دیرینہ عشق  
 دلش کز شوق دارد در دوداغ  
 ملک از ہمتش پر دام کردہ  
 بچرخ از ذکر آں ذات مُعلّا  
 ۱۰ کے کو صوفِ او در بر گرفتہ  
 کلاہش را نیارم نام گیرم  
 خدایا آں گزیدہ بندہ خاص  
 بہ قرب ہمیشہ مصطفیٰ باد  
 ستایش خلیفہ ثالثہ علاء الدین محمد ثبۃ اللہ تعالیٰ علی دین محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم

بہ موج آمد دل دریا و شمش باز  
 باوج آسماں شد گوہر انداز  
 ۱۔ سیح ۲۔ سیح ۳۔ جانان ۴۔ جانان ۵۔ آں فقر ۶۔ از صف ۷۔ از صف ۸۔ رسیدہ ۹۔  
 ۱۰۔ وزیر ۱۱۔ ایضا ۱۲۔ دود ۱۳۔ علاء الدین محمد ۱۴۔ علاء الدین محمد ۱۵۔ علاء الدین محمد ۱۶۔  
 ۱۷۔ علاء الدین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸۔ علاء الدین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹۔ علاء الدین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰۔ علاء الدین محمد صلی اللہ علیہ وسلم



از نقشِ مغلِ ہسم چہ دارد  
 زندہ شمشِ سراں را ز خیمِ جانما  
 فلک را شمشِ اردو خانہ افتد  
 خدنگش راست همچوں دلربایاں  
 ہ بدوری تیرش از دریا گزشتہ  
 بہر جانب کہ میش آں جا نگیر  
 بصد تعظیم سوئے کعبہ پاک  
 از و بادِ سیلانے و زیدہ  
 ز تیغِ قطرہ بردہ بر مغلِ سیل  
 ۱۰ سنانش سفتہ مرواریدِ نجسم  
 ز خاکِ آستانِ اوفتہ شدہ  
 رسیدہ شیرِ دہلیزش بہ خورشید  
 ز بہر سجدہ سلطانانِ کشور  
 بزرگی یافتہ ملک از در او  
 ۱۵ ز نقشِ روئے شاہاں آستانش  
 زلِ خاکِ درش کردہ بر رخِ صرف  
 کہ ناید گر بہ صورتِ گر نگارد  
 چو قصایاں تبر بر استخوانما  
 حوادثِ زلنگش افگانہ افتد  
 بعیاری ربودہ دل زرایاں  
 درونِ کیشِ منزل گیر گشتہ  
 ق رسانیدہ بگردوں بانگِ تکبیر  
 صنم خانہ نہادہ روئے بر خاک  
 ہزاراں پیلِ معبر بر پریدہ  
 بے طوفانِ رخسِ آوردہ زان خیل  
 باطش خفتہ بر ایوانِ خجسم  
 سرا سرِ حلیہ شاہاں نوشتہ  
 اسد را کرد از خورشید نومید  
 سر آوردہ بر آں در جزیرہ بر سر  
 بندی یافتہ تاج از سراو  
 چو دیباے کہ اندازے بتانش  
 چو ہندو در بہارِ خویش شنگرف

۱- حرب داروغہ = حربہ دارو ح ۳- از ٹکم خ آج ۴- کوہِ معبر سترعاشیہ ہم آتاج از فراو سرا

۵- اندازی تانش سترع آج = اندازی ز تانش سر = بود از مٹ تانش ع -



فلک ز زیر دست از پے خواست  
 بھی خواہد نہطاس نگوں رہست  
 بہر دل از کرم شہر مندی رست  
 دے درد دل کرم شہر مندہ تست  
 عطا کز مہج دست خاست کرن  
 دروغ شاعران را راست کرن  
 ترا وصفی است لے یزدانت ناصر  
 کہ استغراق مدح آنجاست قاصر  
 ہ برات پادشاہاں صفر ہم بود  
 کنوں صد صف خطت راست موجود  
 ز مدت ختم ار باب معانی  
 چوپیر از سر گذشت کامرانی  
 کسے کز تو خورد تہنول اُمید  
 کند بختش ذخیرہ برگ جاوید  
 جہانے از تو در آسایشی زلیست  
 ز آسایش نکو تر در جہاں خست  
 ز تو زین گونہ دہر آسودہ بادا  
 بد اندیش ز غم فرسودہ بادا

۱۰ عرض صحیفہ طولانی نصیحت پیش ضمیر ملہم پادشاہ کہ نسخہ ایست صحیح  
 از لوح محفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ عن التلویح الشوئ

شما حکمت شناسا کار دانا  
 زداد و دانش اسکندر نشانا  
 بہستانی بروں افکندم از بند  
 برہم نیک خواہاں نکستہ چند  
 تو خود در کار ملک آں کاروانی  
 کہ از تلقین دولت کامرانی  
 ۱۵ ہم از خود عقل دانش سنج داری  
 ہم از اسام غیبی گنج داری

۳- خاست کردہ سرائے خواست کردہ سرائے ۵- غلط بہت سرائے ہر خطا بہت سرائے ہر خطا دست سرائے

۸- آسانے سرائے آسایش سرائے ۹- زین گونہ ۱۰- این گونہ ایضاً ہر سرائے ۱۱- ح- تلویح الشوئ سرائے ۱۲- زوین و دانش سرائے زداد و دانش سرائے

۱۳- تلقین دولت کار رانی ۱۴-

بہواری بان جامہ در تحت  
 کہ شمشیر از عمل بیکار گشت  
 ننگ شمشیر خوردی موچہ خورد  
 ز باد قمر تو دوزخ سموی  
 چو شیشہ بر کف دیوانہ مست  
 کش از سم تو خون بگریزد از رنے  
 خورد بر فرق و خوش از سر و د زیر  
 چو اسب موم در میدان آتش  
 کہ دید آہن کہ مقناطیس ز گشت  
 بد رویان سکیں دادی از جود  
 خطابت حیف باشد بر زر و سیم  
 کہ دارد سکہ نام تو امید  
 کہ کوپر گندہ حالی تا کند جمع  
 کہ دلہارہ بچنگ آرد ز اطراف  
 جراید نیز مرغوغ اعلم گشت  
 چو کشت پختہ از باران بسیار

ببستہ ضبط تو کاہ جہاں سخت  
 چنان امن از تو گیتی دار گشتہ  
 پلا ز کھا کہ اندر جنگ و ناورد  
 ز لطف کار ہائے سخت مومی  
 ۵ فلک قمر ترا باز چپہ دست  
 خودت سرخرو نمود بہر سوئے  
 شود ہم سرخ رو لیکن چو شمشیر  
 بود بر روئے تیغیت خصم سرکش  
 ز تیغیت گنج رایاں بے گہر گشت  
 ۱۰ ز شاہاں بتدی زر ہائے موجود  
 چومی بوسد فلک نامت بہ تعظیم  
 ازاں بے مہر شد دنیا رخور شید  
 کہ حمایت بہر سو داشتہ شمع  
 رواں آوازہ توقاف تا قاف  
 ۱۵ ز جودت عقل دیوانہ رقم گشت  
 جہاں تنگ آمدہ زان دست دُربار

۱۔ تخت ۵۔ در کتب ۱۲۔ بے مہر شد سر زمرہ جمع ۱۴۔ بے سکہ شمع ۱۵۔ دوان سراج ۱۵۔ نفع  
 میں جراید نیز کہ بجائے چلتہ میرزا اور قلعہ غلط ۱۶۔ کشت پختہ سراج ۱۷۔ پختہ کشت سراج۔

سخن در وادیِ موراں کند مور  
 کجا پیشِ سیماں دارد ایں زور  
 درختے کِشتم و سر بر ہوا سود  
 نہاں چوں دارش چوں بودنی بود  
 کنوں میخو اہم ایں جانِ گستاخ  
 کہ پیش آرد طبق واری ازیں شاخ  
 چو دارم ہیچ عفو ت پستبانے  
 بہستانخی بہ جنب بانم زبانے  
 ۵ و ر ایں ماخو یسا نرز دقو لے  
 فضولی را گیر از ہوا الفضولے  
 گرت خوش باشد ایں می نوش کردن  
 زمن گفتن ز تو در گوش کردن  
 نصیحت اینست اے شاہِ جانگیر  
 کہ چوں گشتی بتاہی در جہاں میر  
 گر فتن سہل باشد ایں جہاں را  
 کلیدِ آن جہاں باید شہاں را  
 مکن بس بر ہمیں کز تیغ و از رے  
 ہمہ دنیا گرفتہ شستہ بر جاعے  
 ۱۰ بہمت آسماں را فتدہ کن باز  
 بہ ملکِ خشکی و تری مکن ناز  
 بکن کارے ہمیں جاتا توانے  
 کہ آنجا ہم چو اینجا ملک رانے  
 وُضو دارے شمر دریاے سرگرم  
 زمینِ منا کی بہتہ اِرتیمم  
 مسلم بایت گر پادشاہی  
 بساید کردن از دلسا گدائی  
 نگیر دآں جہاں قلب مرتب  
 مگر قلبِ ضعیف لشکر شب  
 ۱۵ چو میخو اہی کزاں سود رکنی باز  
 سلم بالا کشتی تا عالم راز

۲- درختے سر شاخ = درخت - سر بر ہوا سر شاخ = در ہوا - ۵- نرز دشاخ = ارزد شاخ -

۶- خوش بایند - ۷- در جہاں پیر سر شاخ = جہاں باید سر شاخ = جہاں باید سر شاخ = جہاں باشد سر شاخ =

۹- مکن بس ہمیں سر شاخ = شستہ در جاعے = ۱۰- تری و خشکی = ۱۱- مکن کارے ہم اینجا = مکن کارے = مکن کارے =

ہم اینجا = ۱- قلب مرتب سر شاخ = ۲- قلب مرکب ح = ۳- الضا و لشکر تراحم = ۴- لشکر تراحم = ۵- لشکر تراحم =

چودولتمذہلم باشد از غیب  
 نصیحت کردنش نوعیت از غیب  
 ہاں مانند ہی زمیناں خطابے  
 کہ کس برگستاں ریزد گلابے  
 خرد بنود بہ معدن ز رنگندن  
 بدریا دُر بکاں گوہر فلکندن  
 عمارت کردن اندر بیت معمور  
 بہ نور آلودن خورشید پر نور  
 ۵ ولے بردولت اندیشاں شاہی  
 بواجب شرط باشد نیکو اہی  
 بہ گیتی نیست پناہ قصہ کرد  
 کہ سوئے دجلہ برد از پارگیں دُرود  
 کشد دم پوست از نو بادہ تلخ  
 تو خواہم پوئیں دہ خواہ کن سلخ  
 خوش آمدینہ دارم شکر آلود  
 دلے چوں بندہ نیکو خواہ شاہ است  
 ۱۰ دریں حضرت کہ از تشویش جاننا  
 حدیثی کزدی سری جاسم داد  
 وگرنہ زہرہ کے دار دگدائے  
 از اں گفتم کہ عفو شہ دلم داد  
 ندیم آنکہ کسند بستاخ گوئی  
 کہ گوید مصلحت با پادشاہے  
 چو موج تند دریا بر زند جوش  
 کہ بسیند از بزرگاں نرم خوئی  
 ۱۵ چو صرصر در ربا بد کوہ حارا  
 مسلم را شود تختہ فراموش  
 چراغی را عیاں کردن چہ یارا

۶۔ کردع ۲ ح۔ گردع ۶۔ تو خواہم سراسر ع ۲ ح۔ تو خواہی ع۔

۸۔ چو قندہ ع ۲ ح۔ ۱۳۔ گستاخ گوئی سراسر = بستاخ رونی سراسر = گستاخ رونی ح۔

۱۵۔ عیاں کردن ع۔ نیاں کردن سراسر = نہاں کردن ع ۲ ح۔

چوپایت گیرد از برگ گل آزار  
 چو ہستند ہمہ پائیں پرستان  
 رہست چوں رفت خلق از دیدہ پریش  
 بدانش کار دیں کن تا توانے  
 ۵ چو بر تو کارِ فیلمے کشا دند  
 نہ پنج دودہ ہنر ہا دادہ اندت  
 اگر در حق تو بنود چنیں خواست  
 نہ از یک چشم بتواں ہوتاں داشت  
 پس این دانش ہمہ اینجا کن صرف  
 ۱۰ بچندیں مثلِ مشب کا رہ کن  
 اگرچہ آفتابِ حشر تند است  
 از اینجا بر چراغے گر توانے  
 چراغے نے کہ باد از وسے بردوز  
 مشومعز و رایں مشتے خیالات  
 ۱۵ جہاں خوابست پیش چشم بیدار  
 بخوابی دل نہ بستد در دہیار

۲۔ پائیں پرستان سرائع ح۔ آئیں پرستان سرائع ح۔ ۳۔ خود رفت سرائع ح۔  
 ۴۔ نہ پنج دودہ ح۔ نہ پنج دودہ ح۔ ۸۔ از یک چشم سرائع ح۔ ۹۔ کن اینجا ہمہ ح۔ ۱۰۔ ایضا خواندہ  
 گیرت ح۔ ۱۱۔ خواندہ گیرش سرائع ح۔ ۱۲۔ چراغے نہ ح۔ ۱۳۔ مشب خیالات ح۔ ۱۴۔ مشتے خیالات سرائع ح۔

سپاہی جوئے بے خیل و مرکب  
 چو زان لشکر زنی بالا روارو  
 دُعا زیں بہ نمید انم بجایت  
 اگر کیدل ترا خواہد بامید  
 ۵ ہنسانی مزد و لسا دہ بہ تنہا  
 کئے کالایشی بینی گلش را  
 ہیں راہی بملک سرفرازی  
 یکے اندیشہ کن کایں ہر دورایت  
 گرایں رایت توانی داشتن باز  
 ۱۰ مکن تیغ سیاست را چناں تیز  
 شہ آں بہ کو عمل چوں آب راند  
 تو شو جاں بخش تا آنے وجانی  
 کئے کو مملکت را بد سگال است  
 بکار دیگران بر شعلہ زن آب  
 ۱۵ نہ برگ گنفا شد آدمی زاد  
 چون پسندی غبارے برگل خویش  
 کہ بیدارند ہر شب چوں کو اکب  
 شناسی قدر ایں گفتار خسرو  
 کہ از دہما شتم بخشہ حدایت  
 بہام عیش بر زن کوں جاوید  
 کہ ہر دل بہر تو قسبی است تنہا  
 بجاں بخشی بدست آور و ش را  
 رہ جاں بخشی است و دلنوازی  
 ببالاتا کجا دارد ولایت  
 بہام آسماں رایت برا فراز  
 کہ چوں آتش نذا ند کرد پیرہین  
 کہ ہم جاں بخشہ وہم جاں ستاند  
 ہمت جاں بخشہ وہم زندگانی  
 بکش کاں خون بے حرمت حلال است  
 خرد بیدار دار و تیغ در خواب  
 کہ بُرند و دگر خیزند ز بنیاد  
 خزاں دگرستان کس میندیش

۱- خیل و مرکب سراسر ۳- بیزیں سراسر ۵- مزد و ع ۷- دکار سازی ع ۱۳- جرمت ع ۱۴  
 ۱۵- کہ بہند سراسر ۱۶- غبارے سراسر = غبار ع ۲-

چو با انگشتِ توبتہ است پمیاں ق ننگینِ جناتم ملکِ سلیمان  
 گر آں ملکِ نہانی نیستِ خواہی گدایاں را تو اضع کن بشاہی  
 نیکویم کہ ترکِ خسروی کن رہ کم تو شگاہِ رہسپری کن  
 تو کے ایں پائے رہ چمائے داری کہ زنجیرِ زرا ندر پائے داری  
 ۵ خرامشِ زیرِ رہ آنکسِ اتمام است کہ زیرِ پیشِ دو عالم دو گام است  
 تو ایں رہ کے روی کز ناز و تمکس زنی دہ گام بر یک خشتِ زریں  
 چہ از رستم بر آری گرد چوں میخ سپاہِ دیوزن چوں میزنی تیغ  
 بدلِ اصحابِ دل را آشنا باش دروں درویشِ بیروں پادشاہِ شام  
 ولیکن از تو درویشی ہمین است کہ عزتِ داری آنرا کابلِ دینِ بہت  
 ۱۰ بشاہی سہل باشد ملکِ رانی بملکِ بندگی رس گرتوانی  
 پرستش چوں ترا جملہ جہاں کرد ترا باید پرستش بیش ازاں کرد  
 چو تو با آن کرم یک سجہ نہاری چساں آن سجہ ہا را حق گذاری  
 نہ اندک - کار بسیار کردی ولے بہرِ دل خود کار کردی  
 کنوں کار ز پئے آن کن کہ ہر بار دہد در کارِ اندک مژدہ بسیار

۱۔ خاتم و ملک سر سراج = خاتم ملک سراج ۲۔ ملک سلیمان نیز ۳۔ تو نے ایں سراج = کہ تو نے

سراج = تو ایں نے = تو اں نے ع ۴۔ چہ از رستم سراج = چہ از رستم حج ایضاً گریزنی سر سراج ع

= چوں نیزنی ع ۱۰۔ ملک رانی ع مجمع حاشیہ = کامرانی ع ایضاً تا توانی سراج ۱۳۔ تو اندک ع۔

۱۴۔ پئے آن کن ع = پئے او کن سراج حج ع = پئے دین کن سراج۔

شمانی کاسان تخم زمیں کرد      زمیں شان ارغوان و یاسمیں کرد  
 چه طرّفه است این کثا و رزی نمودن      فریدون کشتن و خاکال دُرودن  
 تو یک ذرّه غباری از زمینی      که اندر خواب خود را کوه بینی  
 چو بر تو دست تقدیر آورد زور      کنی روشن که حبشیدی و یا مور

### حکایت موش تمشیل

بخواب اندر مگر موشی شتر شد      ز پُزی تنش دل نیز پُرش  
 ز خواب خوش برآمدش دگشته      همی شد سوسو پُز باد گشته  
 بناگاه اشتری باری برورخت      ز صد من یک جو آزاری برورخت  
 تِه آں بار مسکین موش در ماند      بسکینه جازه و عدم راند  
 ۱۰ خوش است ای خوابانے خوش تعبیر      اگر برعکس نمایند تائیر  
 چو بازیچه است ملک سست بنیاد      بدین بازیچه چون طفلان موشاد  
 دال کیں ملک دال رست درخور      که مردال دیگر اند و ملک دیگر  
 خُش پوشی نناده پشت بر خاک      گدائی را به بخشد ملک ضحاک  
 کلیم مفسی کاں تا قدم نیست      ز چرخ طلسش دیباچه کم نیست  
 ۱۵ رسید است ارچه شه را مملکت بخش      ولی درویش بشد مملکت بخش  
 میان فقر و ملک را بایدت حد      نگه کن در سلیمان و محمد

۱- ارغوان را سزا ۲- طرّفست ج ۳- تو یا مور ج ۵- حکایت فی التمثیل سزا ۸- بصد من ج -

۹- بر عدم سزا ۱۲- دال مرعج ع ج ۱۳- دست بر خاک سزا ۱۴- کوتا قدم ع ۱۵- جهان فترت سزا



رساند از کفِ خود جسد را بہر  
 غمِ عالم چنان باشد بجانش  
 بسرِ ہر شاہ و سایہ وے  
 جمانداری بہ از عالم ستانی  
 ہ بدہ گز دور منگر چہر شاہاں  
 دو فرسنگے کند یک ابر سایہ  
 کسے کز وے دو کشور سایہ گیرد  
 روا باشد کہ زیرِ قہرِ خود شاہ  
 کسے کو سایہ یزدان است در عصر  
 ۱۰ حدیث طاق نوشرداں نہاں نیست  
 دراں طاق او بر اوج تخت چوں حُجْم  
 شہاں را از سریرِ دولت خویش  
 چنیں کردند شاہاں ملک رانی  
 چو شہ را از رعیت را از پرسند  
 ۱۵ کسے کو راست بر یک خانہ فرماں  
 ۲- عالم غم سراج ۴- سایہ بانے ۵- ہرگز سراج = مراد سراج ۶- دو فرسنگے سراج ۷- دو فرنگے  
 ۸- ہمایہ گیر سراج ۹- زور سایہ سراج ۱۰- چنیں سراج = چنان سراج  
 ۱۱- طاق او بر اوج سراج = طاق و برج سراج ۱۲- ملک رانی سراج = زندگانی سراج  
 ۱۵- کچانہ درماں سراج = کچانہ درباں سراج = درخانہ درماں سراج

کراں پروردہ راحت شود دہر  
 کہ باشد عالم غم بسرِ آنش  
 بود چوں تابِ مہر اندر مہ دے  
 کہ از خورشید ناید سائبانی  
 کہ ہرگز گیرد از چیں ہسپاں  
 دو کشور یک شہِ خورشید پایہ  
 تہ قصرش پس ہمایہ میسرد  
 کند ہمایہ گاہاں سایہ کوتاہ  
 گدایہ سایہ او در سایہ قصر  
 چنیں پایندہ طانی در جہاں نیست  
 سُوَر زال و شیر تخت باہم  
 چناں باید رعایت سوئے درویش  
 چنیں بود است رسم مہربانی  
 ز درویش و تو نگر باز پرسند  
 بیک تن بایدش کچانہ درباں

چو توقیع کہ اندر پادشاہی است  
 شے کو خواہ آزادی ز آفت  
 ستون ملک بنود پایہ تخت  
 ستون و عمدہ با استواری  
 ۵ بود شہ برفراز تخت جمشید  
 چنیں روشن چراغ را بود شوم  
 سرائے گریہ باشد تاج شاہ  
 بے دیدم کمرائے کرمیاں  
 جفائے خلق پیش شاہ گویند  
 ۱۰ نہ ہر فرقے سرائے تاج شاہی است  
 ہمہ باشند بہر تاج محتاج  
 فلک ہر لحظہ میدوزد کلاہے  
 نسے را ایں گلہ بر سر بود چہیت  
 کسے کش تاج شاہی بہر زیب است  
 ۱۵ کسے را تاج زر بر سر ہد زیب  
 خلافت نامہ ملکِ خدائی است  
 نیندیشد خلاف اندر خلافت  
 نہ چو بہ چتر باشد عمدہ بخت  
 ستاد شہ بود بار است کاری  
 چراغ ہفت کشور بچو غورشید  
 کہ بہ شد روغنش از مغیر مظلوم  
 کہ لعلش ہست ز اشکِ ادوہا ہے  
 ہمہ دژ تمیش از تہیاں  
 جفا چوں شہ کند داد از کہ جویند  
 نہ ہر سر لایق صاحب کلاہی است  
 یکے را ز انہم روزی شود تاج  
 کہ ز اں تاجے نہد بر فرق شاہے  
 کہ ادنگزار دآئیں سر می بست  
 نہ تاج آں قند ز مردم فریب است  
 کہ ناید بر ضعیف از تخت استیب

۱- توقیعہ سرائے = توقیعہ ج = توقیعہ سرائے = ستون و عمدہ سرائے ج = ستون و عمدہ ج

۴- در سنگاری سرائے ج = بار سنگاری ج ۱۳- آئین سری سرائے ج = آئین شمی ج ۱۴- کسے کش سرائے ج = کسے راع الیضا قندزی بہر زیب سرائے ج ۱۵- قند ز مردم فریب سرائے ج

چو دہقان پرورد گشت جو خوش  
 ز جو پربیند انبار نو خوش  
 چو بُرد باغبان خرمائے پربار  
 ہماں یکبار بر باید نہ ہر بار  
 رعیت مایہ بنیاد مال است  
 ز مال اسباب ملک آمادہ حالت  
 رعیت چون خسل باید ز بنیاد  
 کجا ماند بنائی دولت آباد  
 ۵ و گر مال از خشم نادان ماند  
 شتر چوں ماند بار فشان ماند  
 سپاہ است آلت آفاق گیری  
 کزاں آلت تو اں کردن میری  
 چو از آلت عمل بسیار باید  
 ہنگام عمل ہنجر باید  
 چو تیشہ بشکند از راندن سخت  
 نہ کرسی ساختن بتواں و نہ تخت  
 ارہ بر چوب رانی دوشود چوب  
 ولے بر سنگ باشد ارہ راکوب  
 ۱۰ ز محنت پارہ شد چوں قلب لشکر  
 درستی نیست جز از بد رہ زر  
 عطا گر چہ از شماں منت نشسته است  
 ولیکن فرض بر قلب شکستہ است  
 بسا روی تن آن آہنیں دل  
 کہ گشت از بے زری پولادشاں گل  
 بسا نقش سفالیں چوں گل زرد  
 کہ شد پولاد ہندی چوں زرد خورد  
 کرم شرط است بر اجرت ستانی  
 کہ جانے می فروشد بہر تانی  
 ۱۵ ملک باید کہ گیرد مایہ داد  
 چہ غم گر باد گیرد آسیا باد

۳۔ پایہ بنیاد یعنی ایضاً آمادہ حال مترجم ح ح = آباد حال ع ۲۵۔ بار افتادہ ح ح = رخت افشان  
 مترجم ۲۵۔ بسیار باید اور مصرعہ ثانی ہنجر یا مدح = بسیار باید و ہنجر باید مترجم ح ۲۶۔ ۱۱۔ نشستہ اور شکستہ نیز مترجم  
 یا گیارہ واتی نقوش میں نشست اور شکستہ زبان میں غیر لغوی حروف کو کتابت میں بھی حذف کر دیا۔ ۱۲۔ روی تنان  
 و آہنیں دل ۱۳۔ زری خورد مترجم = زرد خورد ۱۴۔ پایہ داد ح ایضاً آتشا باد مترجم ۱۵۔

بنا چارشن ببايد گر دآن گشت  
 بحد زور مندي بار برداشت  
 کجا تختِ سليمان راکشي بار  
 شتر هودج کشد پيلاں عماري  
 که بریک سر کشد بار جهانے  
 ز مردم جز بزيروے آلي  
 بود کوہ گراں در جنبش کار  
 گراں تر آدمي زین جلد بے قیل  
 کینه مردم از یک خانہ کم نیست  
 بود بریک سہر فرماں دہ دہر  
 بود از رخت و بار خود خبردار  
 کہ آں گنجینہ و ایں مال دارد  
 کایں بے نان و آں بے آب ماندست  
 خوش آمد ران شاید دشمن دوست  
 جہانے غم خورد و سہر تو ہر دم  
 زیا نگر است در ہر دو جہانت

کسے کو کشوری را کا مراں گشت  
 بقدر خویش باید کار برداشت  
 اگر موری ملخ را پائے بردار  
 بود اسپ از پئے تنہا سواری  
 ہ تنے باید بمقتدار جہانے  
 نہ جذب رن است ایں بار شاہی  
 چو کشتی کو بود چونی سبکبار  
 کشد شاہ ارچہ بار مرکب و پیل  
 کہ پیل و اسپ اجز یک شکم نیست  
 ۱۰ سراسر بار چندین خانہ و شہر  
 پس آں بہتہ کہ بردارندہ بار  
 اگر دور برید ایں حال دارد  
 چہ منہی ازین در خواب ماندست  
 نشاید بود خوش باہر چہ نیکوست  
 ۱۵ چو تو ہر دم جہانی را خوری غم  
 چو باشد یک جہانے در زیانت

۴- پیلے عماري سہ ۱۲- دور برید ایں حال دارد جمع = دور برید ایں حال باشد ع-۲

۱۶- زیاں کار ہست ع ۲۶ ح-

کند ابرے کہ دایم سایہ بانی  
 چو پرشد قصہ مظلوم ناگاہ  
 فرو خواں نامہ مظلوم زان پیش  
 سپید است ارچہ ایوان شمشاد  
 ۵ چو تیر ناله دوزد بام خورشید  
 عنان شاه گر بر آسمان است  
 تہ غار اژدہاے باچناں زور  
 کنہ چوں گیسو داند رپرہ پیل  
 توان بے تواناں بست چنداں  
 ۱۰ باید شاه را بنیش زد و عین  
 شمشه کش نیست زین دو عین بنیش  
 سز در بہر دودالش بر صیانت  
 ناک را کیں دور بہر پیش باشد  
 در گیر ایست باں صلاح است  
 کہ دولت را خصل در روح و راج است  
 بہ از باراں کہ باشد ناگمانی  
 ستاند آسماں ستاند از شاه  
 کہ بینی روسیہ و نامہ خویش  
 سیہ گرد دزد و دتیرہ آہ  
 چہ باشد پیش او دیو و جہشید  
 دعار دست بالا تر از ان است  
 شود مسکین چو در پیش خرد مور  
 نگار دپیل را از سرنخی و نیل  
 کہ پیچ سخت دست زور منداں  
 ز عین عدل و عین عفو مابین  
 اگر صد مردمی دارد بنیش  
 کہ سر حرف است بردین دیانت  
 رہش سوئے صلح خویش باشد  
 کہ دولت را خصل در روح و راج است

۲۔ بر شمع ع = پُر شد سزا = پُر شد را ایضاً ستاند آسماں مرع = ستاند آسماں ع = ۳۰۔ نامہ مظلوم

مرع ع = قصہ مظلوم ع = ۴۔ گر بر آسماں مرع ع = کو بر آسماں ع = ۸۔ کنہ مرع ع = کند ع۔

۹۔ ناتواناں ع = بے تواناں مرع ع = بے تواناں ایضاً سخت دست مرع ع = دست سخت ع =

۱۲۔ حرف است مرع ع = حرف اندع۔ بردین سزا ع = در دین ع ع = ۲۔

چه آگه خفته شاه اند غساری  
 چه داند نازنین بر پشت رهوار  
 خزاندر کو چکه جاں داد و جاں بُرد  
 کسے کز بهر تو صد رنج و رزد  
 ۵ ز بهر آنست این درویش و آن شاه  
 نه شه را از گل دیگر سر شتند  
 چو ما هم گوهریم از یک خندان  
 بنده نیست او را بر سر این تاج  
 ۱۰ بشکر این بساید آرزو داد  
 نند شیرای بخوردن خجل گرگ  
 و گردیانه بخشد لولوی ناب  
 درخت ارسایه نبود بر زمینش  
 بزرگی را که خلق از او فروتر  
 ۱۵ بداد دست ده تاصد شود شاه  
 بدست داد ماند کشور آباد

۱- بر شتر ع = در شتر ع ۲ = از شتر ع ۳ = در شتر ع ۴ = که نعمت ع ۵ = بادوانی  
 روزی ع = ناودان روزی شتر ع ۱۰ = اوداد ع ۲ = ان ۱۱ = ۱۲۶ = پنج شتر ع = نه بخشد سر ع  
 ع ۱۳ = ایضا ۱۴ = غرقه ۱۵ = بادوست ۱۶ = تاصد ۱۷ = بدست ۱۸ = ده تاصد

نیاز از شاہ بہ کو سرفراز است      گد اخو جملہ زار می و نیاز است  
 ز پیر خود شنیدم قطبِ آفاق      ق      کہ ثابت باد چوں دو قطبِ نطاق  
 کہ ہر کو واری ملکہ شد از دور      ولی اللہ بود گر خود کند جور  
 و گر عادل بود از ظلم بے لوث      ہو قطبی بعد خویش بل غوث  
 ۵      کہے کش بر چنین مند بود جائے      روا بہ شد کہ از می لغزش پائے  
 پس آں کو ملک داد آگشتہ نیش      سزد کز لعل می بنود نگینش  
 و گر شد رسم شاہاں جامِ گلگون      باندازہ نہ از اندازہ بیرون  
 چو باشد خانہ را پاسبان مست      رساند دزد خود را بادہ بردست  
 چو نوشد پاسبانِ عالمے      خرابی چوں نگیرد عالم ازوے  
 ۱۰      شبانی را کہ باشد بادہ در پیش      رساند نقلِ گرگ از پہلوئے پیش  
 میں یک جرعه در طاسِ شرابی      کہ طوفان است از بہرِ خرابی  
 خرابی قہرِ سلطان را ز آبِ بہت      چہ بد آبی کز و سلطانِ خراب بہت  
 سرود و لہو ہم باید بقتدار      کہ چوں بسیار شد عکس آورد بار  
 نشاید تا بداں حد نفستائے      کہ پائے تخت ہم بر خیزد از جائے  
 ۱۵      نواہائے کہ در خورِ سریر است      صریرِ خامہ و آوازِ تیر است

۴- بے ظلم و بے لوث ع ۴- کز لعل سراج ۵- کز لعل ع ۸- بادہ بردست

سراج ۴- بار بردست ۹- کشور ازوے سراج ۱۰- عالم ازوے سراج ۱۱-

۱۲- ہم باید سراج ۱۳- ہم باشد ع -

کے کو نکل یزدان شد ز نطق  
بکہ خیزی شود خورشید آفاق  
پکہ خیز است خورشید سمانی  
کہ دار عالی زور و شنائی  
نہ کہ خیزی کش اندر دُور باقی  
د م صبح نشاط از روئے ساقی  
ازاں کہ خیزے کا نذر زبردست  
شوند از ذکر وی روحانیاں مست  
۵ چو مردم این روادار دکہر کس  
ق ہمیں پیش نند و بر زمیں بس  
روا باشد چنیں کز مشکِ ایں جود  
جہیں برخاک نند پیشِ معبود  
چو دوش ایزد آں پیشانی بخت  
کہ بر پیشانی شاہاں نند تخت  
اگر بر خاک پیشانی نساہ  
بخر خاکش بہ پیشانی نساہ  
کنہ چوں صد ہزارش سجدہ دیش  
از و صد چند باید سجدہ بل بیش  
۱۰ ولے چوں نیست آں در حدّ مردم  
بتاویے از اینجا باز گردم  
چو سلطان بندگی را پیش گیرد  
خدا آں بندگی زود پرزیرد  
چو یک سجدہ نہ بجپارہ وارث  
دہ بیچارگی فرد ہزارش  
پس آں سرا کہ سودش برگذرا  
بہیں چارہ برد ز و ام سرا  
و گرنہ کے تواند کو بہر روئے  
گذار د حق یک سحر یک سحر موئے

۱۔ بکہ خیزی سترتا = زکہ خیزی ع ۴ ح ۴۔ زند دست ع = زبردست ستر ع ۵ ح ۵۔ ہر دم  
ستر ع = مردم ستر ع ۶ ح ۶ جہیں برخاک ع = دو بخ برخاک ستر ع ۷ ح ۷۔ ایں پیشانی ع = آں  
پیشانی ح ۱۱۔ زود پرزیرد ستر ع = از بے پرزیرد ۱۲۔ سجدہ کند ستر ع ۱۳ ح ۱۳ ایضا فرد ہزار ستر ع ۱۴ ح ۱۴  
ہزارہ ہزار ع ۱۵۔ ہیں چارہ ستر ع ۱۶ ح ۱۶ ہیں سرا ع ایضا برد ز و دام سرا ستر ع ۱۷ ح ۱۷۔ بدوزد دام سرا ع ۱۸ ح ۱۸۔



دریں وادی کہ مهرش بہت جاں سوز  
 بیک شعلہ است آتش شمع خانہ  
 زلالی کو مست تالب شربت زبیت  
 غلو جائے کہ در طاعت نشاید  
 ہ بہر فن کت غلو گشتہ است محکم  
 شہ آزاواں کہ گفت از جان آزاد  
 شمع کیش چار ترکش در کلمہ نیست  
 بیک خواہی حساب پادشاہی  
 کہ در شتر آتشی کیش نیست پایاں  
 ۱۰ نہ صوم و سجدہ مطلق پارسا نیست  
 ہمگیویم بکارے شو ہوسناک  
 ہمیں توفیق باد از غیب یارت  
 ہمیشہ بادت از قرب خدا نور  
 در سبب نظم ایں جواہر کہ زمرہ وصف خضر خاں واسطہ عقد است  
 کتبہ اللہ علی قسوس القلوب

۱۵

مبارک بادادی کا ختمہ روز شد از نور مبارک گیتی افروز

۳۔ رفت بالاتر جمع = بگزرد بالاسر ۹۔ آتشی سماع ۱۰۔ مطلق سر سرائح جمع  
 = رخت ع ۱۴۔ ایں نظم جواہر ع ۲۔

کسے جاں بُرد کو شد حکمت آموز  
 بسوز دہانہ چوں بر زوزبانہ  
 چو از لب رفت بالا تر بگر چیت  
 کسے در لہو و شرت چوں نماید  
 عسویابی کنی گر نقطہ کم  
 تبرک بخل خشم و لہو و بیداد  
 بباہد ترک او گفتن کہ شہ نیست  
 گراں کن پلہ سوئے پارسائی  
 نیار و سوخت رخت پارسایاں  
 بسا بس کاں ز راند و دریائست  
 کز اں خوشنود باشد ایزد پاک  
 ہمیں مقصود از ایزد در کثارت  
 غبارِ ظلمت دوری ز تو دور

سماع الرحمن داؤدیت بسیا  
بود ملک سلیمان رازیاں کار  
بدست شاه به شهباز دلکش  
که طفلان را بود بابل بلخ  
ہمہ بازیست این در سر بازی  
بود سر بازی اندر ملک بازی  
سر د ارچہ غذائی جان پاک است  
چو جان مستغرق آں شد ہلاک است  
۵ شراب ارچہ جسد را نوش داؤدست  
نہ آخر اصل سر درد و خمار اوست  
بصرفہ ہرچہ برگیزند نغز است  
خوش بے صرفہ جان را پائے نغز است  
بحکمت بادہ راحت بہر باشد  
بہ پڑی آب حیواں زہر باشد  
سرگزشت

در ایامی کہ این نفس بد آموز  
گرفت ر مغل شد دور زامروز  
۱۰ بیاباں می بریدم ریگ بر ریگ  
ز بس گر ہسم جو شید چوں دیگ  
من و با من چو من تشنہ سواری  
رسیدیم از رہ اندر جو باری  
من ارچہ فقط جاسم بود در تاب  
ندادم فقط خود را روغن از اب  
بلے ترک کردم و تر شد جگر ہم  
سکونت یافت نختے جان در ہم  
فتاد آں تشنہ و زان تشنہ تر خش  
۱۵ ہم او سیراب شد ہم مر کبش سیر  
کہ بخش جان برد زان آب جان بخش  
نشد درد دادن جاس ہر دورادیر

آ- ملک سلیمان سر تراجم تحت سلیمان ع-م- آں شج ع- آں بیم ع- ۵- درد سر غمار تراجم- ب- سیری  
ع- ۱۱- رسدیم سر  
ع- ۸- سرگزشت ع- ۱۲- حکایت سرگزشت تراجم- حکایت  
ع- ۱۲- لفظ جانم ع- لفظ جانم تراجم ع- ایضا لفظ فوج = لفظ خود تراجم ع- ۱۵- ہر دو تصحیر ع-  
رسدیم ع- ۱۲- لفظ جانم ع- لفظ جانم تراجم ع- ایضا لفظ فوج = لفظ خود تراجم ع- ۱۵- ہر دو تصحیر ع-

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج  
 رسیدم تا بیاں گلشن کہ جُستم  
 مُعلّا حضرتے دیدم فلک سائے  
 فلک بر کرسی بختش نشاندہ  
 ۵ فروغ جَبہ نور انگندہ تا دُور  
 چو چشم من در آن خورشید شد گرم  
 بجائے سودہ شد رُوبرو زمینم  
 در آن خدمت چو بسم اللہ شنیدم  
 بروئے سروران چیدہ ملک  
 ۱۰ در آن ابرو و چشم بندہ خسرو  
 بہر کاں ماہِ نُوخم گشت ناگاہ  
 مرا با آن مشکوہ بادشاہی  
 عزیزم داشت ہچوں جسم نگیں را  
 بہم گفتاریم داد احتیاسے  
 ۱۵ ختم گفت خسرو تا ندانی  
 چو سلک بندگی یکسانست از غیب  
 بہر اہی شدہ با من در آن اوج  
 چو گل بر چشمہ امید رسم  
 ملک صف بستہ و انجسم صف آئے  
 سعادت آیۃ الکرم سیش خواندہ  
 چنانکہ از لوح محفوظ آیت نور  
 چو موم روزگار سخت شد نرم  
 کہ انجسم رشک بردند از جبینم  
 دعاے سوئے مسند درد میدم  
 بایرود در حدیث آن دیدہ ملک  
 چو چشم عید جویاں در سہ نو  
 مبارکباد گفتش خواجہ فشاہ  
 پیرش داد مُردنیک خواہی  
 تواضع کرد چوں گردوں ز میں را  
 کہ دولت گفت بختم را سلامے  
 کہ در من رسم کہر است این معانی  
 من ار بر تر رسم خود را زہی عیب

۴- بخت سر تراجیح بختش ع ۶- براں ع ۸- در آن خدمت ع ۱- در آن حضرت ترا ۱۰- بندہ خسرو  
 = شیر ہنوح مر تراجیح = میرد پہلو ترا ۱۵- رسم گیر ع = رسم کہر جمع ع ۲-

نگہ بالائے پشانی نشان  
 کہ برگردوں زدی اندیشہ راتخت  
 کہ در پشت نگوں کرد آسماں حبیب  
 زبانی کلکت آنا وادان است  
 کو اکب رہتاعی درخسینہ  
 دری کردہست دولت بہرہ توراز  
 خضر حناں را بہ آب زندگانی  
 نہ بدچوں آب خوردش مانجہ روم  
 بعہد دوم اسکندر پیدا رہ  
 تویی واں آب حیواں گفست  
 کہ بہت ایں چشمہ را آن تشنہ رہ جوئے  
 زجوی خاطر نوشد زلالے  
 ہمیشہ آبش اندر جوئے ماند  
 ز شاخ نیکنامی طبل جاوید  
 ز شادی پائے خود کردم فراموش  
 بیک گنبد رسیدم بہرسم ہام

رسید قبال پشانی نشان  
 دلم رگفت کاحنت لے جوان بخت  
 چکچ است ایں کہ دادت خازنِ غیب  
 بفردوس از زلال جاودان است  
 ۵ نماں از بس کہ دادنت بسینہ  
 بشارت میدہم کز پردہ راز  
 خضر دی مرده دادست جانی  
 نہ آں آبے کزاں سکندر روم  
 از اں شربت کہ آدراہل گفست  
 ۱۰ چنین دانم کہ آں گویندہ چست  
 رواں کن چشمہ خود را بدانسوئے  
 زہر بخت ارچناں مستیخ نہالے  
 ہم ایں چشمہ بہ آب وئے ماند  
 ہم آں سرو منگد براہل امید  
 ۱۵ مرا کا قبال خواند ایں مرده در گوش  
 زہمت ساختم رخش فلک گام

۸- کردہست ۱۰- دانندہ چست ع ایضاً تویی و آب حیواں ع ح = تویی واں آب حیواں ع ح

۱۵- پائے خود سرو ع ح = خویش را سرو

اگرچہ عالم است ایں دل دیریں گل  
 دو عالم غم کج گنج دیریں دل  
 چو غم راجا نماند دل تنگ  
 بچہ نقش بستم ز اشک گل رنگ  
 ز تو خواہم کہ ایں افسانہ راز ق  
 چناں سخی ز بسبر ایں دل تنگ  
 کہ کرد از رخنائے سینہ در باز  
 ہ دل مُردہ حیات از سر زبرد  
 چناں در دل رود از رخنے گوش  
 بود گاہ غم و اندیشہ یارے  
 چو دید ایں پنج طبع گنج سخت  
 چناں در دل رود از رخنے گوش  
 بفرمود آنگے کاں نامہ درد  
 چو در چشم آمد آں دو دگر تاب  
 ۱۰ سُبک ز اں قرۃ العین جسا نذر  
 شد مہر بس سر بند از خدمت پست  
 من زیں پس طہ از ایں معانی  
 چو آنرا دیدہ شد آغاز و خجام  
 ۱۵ بے نمود در اندیشہ زیبا  
 ولیکن چوں ضروری بود پیوند  
 غلط کردم گر از دانش زنی دم  
 نہ لفظ ہند لیست از یار سی کم  
 ۶- باری سر ۱۴- ز آغاز = آغاز ح ۱۵- کہ از دانش سر = لفظ ۷-

بدان منعم کز احسانی ز حدیش  
 ز شاه افروز نند تعطیم رویش  
 که من گرچه آشکارا تاج دارم  
 نهان خود را کم از کم می شمارم  
 وے ملکه که حکم آسمان داد  
 بساید داد آں در خور دآں داد  
 بزرگی کردن ارچه ناروائی هست  
 ز کبر است آں که فریادشائی هست  
 ۵ اگر بنود بحشیم خاضگان ناز  
 ز گستاخی که دارد عام را باز  
 کرشمه توند جان دار نیست شه را  
 که حنالی دارد از بیگانه ره را  
 نگشت از سر بزرگی کس شه و میر  
 وے چوں سر بزرگ آمد پتہ بیر  
 شکوه شیرزاں افروز ز کرگ است  
 که در معنی و صورت سر بزرگ است  
 پنگار کبر بنود در دغش  
 نند میش از لکد بر سینہ دغش  
 ۱۰ چو گفت این بس نوازش کرد و فرمود  
 که لے صد گنج معنی در تو موجود  
 ز لظقت یک سخن صد لولوی تر  
 ز کلکت یک شبہ صد کان گوهر  
 مراد رس ز سوداے جوانی  
 خیالی هست زانگونه که دانی  
 وے دارم اسیر فتنہ جائے  
 مسل گشته در بند بلاے  
 ہمہ روزم چو محسنوں مانده در سوز  
 شبنم در قصہ لیلی شود روز  
 ۱۵ شد مگم در بیا بانی بناگاه  
 کہ آنج خضر اول گم کند راه  
 من آن خضرم کہ آب خضر دارم  
 ولیکن آب خوش خوردن نیارم  
 ۲- کہ من گرچه آشکارا سراج = من اچھا آشکارا مع = کہ من گر آشکارا سراج = ملکہ ہم = آں کہ سراج = ایں کہ ع  
 ۶- جائدار سراج = ۱۱- ز لظقت سراج = ز لظقت ع-

ز قطرہ در پشیدن گشت معلوم      کہ مرغِ وادیت از دجلہ محروم  
 کے کز گنگ ہندستان بود و دو      ز نیل و جبلہ لافہست معذور  
 چو در چین دید بلبل بوستان را      چہ داند طوطی ہندوستان را  
 نکودانند خوبانِ پری کیش      کہ لطفِ دیو گیری از گنتاں بیش  
 ۵ ز لطف آن جامہ گوئی آفتابے است      و یا خود سایہ یا ماہتابے است  
 کے کامرود و آبی داشت در کام      نخوردہ موز را سنجہند نام  
 خراسانی کہ ہندی گیر و ش گول      خسے باشد بہ نزدش برگِ تنول  
 شناسد آنکہ مرد زندگانی است      کہ ذوقِ برگِ خالی ذوقِ جانی است  
 دریں شرح و بیاں کا بیت در رو      ق کے باور کنند گفتارِ خسرو  
 ۱۰ کہ دانا باشد و منصف بہر چیز      زمیں ہایک بیک دیدہ بہ تمیز  
 سخن کز ہند و از روم افتدش پیش      سوئے انصاف گیر دنی سوئے خویش  
 زبے انصاف نتوان یافت ایں کام      کہ عینا بصرہ را بہ گوید از شام  
 دگر کس سوئے خود گرد و جہت گیر      نمد کم نفس زکِ مار از انجیر  
 بہ از من خود نیار و بود و صاف      کہ من حجتِ سرایم او ز نداف  
 ۱۵ سیہ گو بندہ ہند و بچنین است      سوادِ اعظمِ عالم ہمین است

۵۔ آفتابے است اور مصرعہ ثانی ماہتابے است جمع = آفتاب است و ماہتاب است ع سہ ایضاً  
 سایہ باع سہ = سایہ یا خود سہ سماع = سایہ یا ج ۸۔ صرف نسخہ علی میں مصرعہ ثانی اس طرح ہے۔  
 کہ ذوقِ برگِ خالی ذوقِ جانی است ۹۔ کا بیت خوش رو سہ ۱۱۔ کز روم و از ہند سہ۔  
 ۱۲۔ یافتن کام سہ ۱۵۔ عالم اعظم ج۔

بجز تازی که میسر هر زبانست  
 و گر غالب زبانها در زری دروم  
 عوب در گفت دارد کار دیگر  
 بنقصانست لفظ پارس در خورد  
 ۵ چو آن صافی و شایس در دناک است  
 جسد را مایه گنج زهر ساں  
 نزدیکست کردن همسری را  
 بهیں دولت ز گنج خویش صرف است  
 زبان ہند ہم تازی مثال است  
 ۱۰ گر آئین عوب نحو است و گر صرف  
 کے کیس ہر سہ دوکان است صرف  
 و گر پُرسی بیانش از معانی  
 اگر از صدق و انصاف وہم شج  
 ۱۵ دے من کا ندیں نقد مہیا  
 کہ بربندہ زبانہا کا مرانست  
 کم از ہندویت شد ز اندیشہ معلوم  
 کہ نامیہ نہ دورو گفتار دیگر  
 کہ بے آچار تیزی کم تو اس خورد  
 تو گوئی کیس جسد اس جان پاک است  
 گنج از لطافت ہیچ در جساں  
 عقیقی از مین دُر دری را  
 متاع عاریت عاری شکر است  
 کہ آمیزش در آنجا کم جال است  
 از اس آئیں دریں کم نیست بحرف  
 شناسد کیس نہ تخلیط است و فی لاف  
 دراں نیز از دیگر ہا کم ندانے  
 حد ہندی کئی گفتار من جبرج  
 کہ داند با ورم داری ویانے  
 بیک قطرہ شدم مہماں دریا

۲- غالب سرترا متاع = اعلب ع ۴- اچار تیزی سرترا = اچار جری سرترا = اچار چیزی ع

۶- ہم سری را سرترا = ہم سری را سرترا = ہر سری را سرترا = ۸- حرف شکر سرترا -

۱۳- کند سرترا = کئی سرترا = ۱۴-





بہشتے فرض کن ہندوستان را  
 وگر نہ آدم و طاؤس ز آنجاے  
 اگر دعویٰ کنی بارے چنین کن  
 سخن باید کہ چوں گویند ہند  
 ۵ زباں باید بہ دُرفتن چو لہاس  
 غرض طبع کہ تند است آبخیزش  
 پریشاں چند موج انداز گردم  
 دُؤل رانی کہ ہست اندر زمانہ  
 برہم ہندوی از مام و بابش  
 ۱۰ بنام آں پری چوں دیورہ داشت  
 چنان رسم بدل کردم مُراعات  
 یکے علت در و فلکندم از کار  
 دُؤل چوں جمع دولتماست در سمع  
 چورانی بود صاحب دولت و کام  
 ۱۵ چون نام خان بنام دوست ختم شد  
 خطاب ایں کتاب عاشقی بہر  
 کز آنجا نسبت است ایں بوستان را  
 کجا اینجا شدندی منزل آرائے  
 بخت موم خود را انگبیس کن  
 دروغش نیز بہ شد رہت مانند  
 نہ آنکہ از بہر دُژ و دن بود ۳۳  
 بہ ہر سو مید و سیلاب تیزش  
 کُنوں در جوے اصلی باز گردم  
 ز طاؤسان ہندستان یگانہ  
 در اول بود دیول دی خطابش  
 فسون بندہ از دیوش نگداشت  
 کہ آں ہندی علم برزوز ہند است  
 کہ دیول را دُؤل کردم بہنجار  
 دریں نام است دولتمتا بے جمع  
 دُؤل رانی مرکب کردمش نام  
 فلک زطلّ ایں ہر دو علم شد  
 دُؤل رانی خنہ خاں ماند در دہر

۱- کہ آنجا نسبت سے مح ۲- مجلس آرائی سٹا ۵- نہ آنکہ از بہر کہ دُژ و دن سے مح ۳- نہ آنکہ از بہر دُژ و دن  
 ع سٹا ۱۱- رسم بدل ع سٹا ۲- رسم بدل سے سٹا ۲-

ز غزنین تالِبِ دِیا وِریں باب  
 نہ زان زہ دیدہ ز اغانِ گرہ گیر  
 نہ ترسائی کہ از نا ترس گاری  
 نہ از جنسِ جہوداں جنگِ جو ریت  
 نہ مُنْعِ کز طاعتِ آتش شود شاد  
 مسلمانانِ نُمائیِ روشِ حِنا ص  
 نہ کیں باشافعی نے مہر بازید  
 نہ ز اہلِ اِستِزالی کز فنِ شوم  
 نہ رِفضی تارِ سدِ زانِ مذہبِ بد  
 نہ آں سگِ خارجی کز کینہ سازی  
 نہ ز خاکِ مسلمانِ خیزدیں جوئے  
 کُنوں از باغِ اصلی نو کسَمِ بر  
 چنیں گو یہ خبہ دانندہ حال  
 کہ از غزنین چوبیسوں کردِ مہم

ہمہ اسلامِ مینی بریکے آب  
 ہمہ در کیشِ حمیدِ رہست چوں تیر  
 ہند بر بندہ داغِ کرد گاری  
 کہ از قرآن کسند دعوی بہ توریت  
 وز و با صد زباں آتش لبِ فریاد  
 ز دل ہر چار آئیں را با غلاص  
 جماعتِ راوُسنتِ ابجاں صید  
 ز دید اِحساں کرا کر دند محسوم  
 جفاے بروفنا دارانِ حمید  
 کند باشیرِ حقِ رو باہ بازی  
 کہ ماہی نیز سُنی خینہ را ز جوئے  
 ز شاخِ خشکِ ریزم میوہ تر  
 کز اں میمونِ خبر میوں شدش فال  
 مُعِزُّ الدینِ محمد گو ہر سام

۱۔ بریں باب ۲۔ نہ آں ہرے نہ زان زہج = نہ زان ہرے ۳۔ ایضاً گرہ گیر ع = غرض گیر ع ۴۔ یوریت ع ۵۔ باہر چار آئیں سہ = در ہر چار آئیں ع ۶۔ گردن دے = گردن تلخ ۷۔ گردیدہ حم ۱۲۔ اس شعر کے اوپر صرف نسخہ تیس یہ عنوان درج ہے: ذکر اسامی بادشاہان ہندی: باقی نسخے اس عنوان سے خالی ہیں۔ میرے نزدیک یہ عنوان ایہ خضر کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور نہ اس کی یہاں ضرورت ہے۔ عنوان باقی تمام فصل کے لئے کافی ہے۔ ۱۔ کہیں ع ۲۔

ز شاہی کوست آں بُت ادا فوجے      تو انم خواست لا بُد ہدیہ رُوئے  
 خدا یادہ نسرغ و زندگانی      کہ بنیم ایں صنم اور جوانی  
 چو شد پردہ زاب خضر جانش      سپارم در کینہ خضر خانش  
 کہ آب لطف آں خضر زمانہ      بسر سبزی بساند جب و دانہ  
 قلم زدن نخست در شرح تیغ زدن جمہوسلطان باضیہ ہلی علی الخصوص  
 دبیان آثار ذولفقار محمد علاء الدین الدنیا

خوشا ہندوستان رونق دین      شریعت را کمال عنہ و تمکین  
 ز علم باطل دہلی بجا را      ز شاہاں گشتہ اسلام آشکارا  
 تمامی کشور از تیغ عنہا کار      چو خارستان ز آتش گشتہ بیخار  
 ۱۰ زمینش سیر غرہ آب شمشیر      فروختہ غنبار کفر و زریہ  
 زبردستان ہندو گشتہ پامال      فرو دستاں ہمہ در دادن مال  
 بجائے کاب جتہ کد خدایاں      ز مغر خوش رُوغن دادہ رایاں  
 بدیں غزت شدہ اسلام منصور      بدایں خواری سران کفر مقبور  
 بذمہ گرنودی رخصت شرع      نماندی نام ہندو زاصل تا فرع  
 ۱۵ سر ہندو چو فرماں را مطیع است      ز آب تیغ خوش را شیفع است

۱- وفا کوٹ اور مصرعہ ثانی ہدیہ روشنی عاٹھیہ ۵- دہلی کا لفظ سترع میں نہیں ہے۔ اور در بیان  
 صرف تسمیہ نہیں ہے۔ اور نسخہ ح ح میں بجائے علاء الدین الدین کے علاء الدین والدین ہے اور نسخہ  
 میں حکم کا لفظ نہیں ہے۔ ۶- علیہ ستر ۹- کہ زائن ستر  
 ۱۴- بذمہ ستر ۱۵- بذمہ عاٹھیہ ۱۶- بجز یہ ستر۔

از اں پس چوں بہر کم بودشایاں  
 رضیہ دخترے مرضیہ سیرت  
 مے چند آفتابش بود در یمن  
 چو تیغ اندر نیام از کار میماند  
 ہ برید از صد مہ شاہی نقابش  
 چخاں میر اند زور مادہ شیراں  
 سہ سالی کش قوی بد پنجہ دشت  
 چہارم چوں زکارا و ورق گشت  
 رواں شد ز اں پس از حکم آتی  
 ۱۰ سہ سال او نیز اندر عشرت و جام  
 بروہم کرد بہرام فلک زور  
 از اں پس بر نمد از تخت مقصود  
 دوسہ سالے دگر از دولت و بخت  
 چو اں گھمائے کم عمر از چمن جست  
 ۱۵ بہ محمودی شہ روئے زمین گشت  
 بسال بیت ز اوج پایہ خویش  
 جہاں میداشت اندر سایہ خویش

۱- و ز اں پس چ ۲- دخترے ع ۳- دختر ع ۴- پنجہ دشت ع ۵- تختہ پشت ع ۶- بخت را  
 پشت سہ سال = بر تخت نشست چ ۱۰- سہ سالے اوہم سہ سال ع ۱۱- سہ سال او نیز ع  
 ۱۲- دوسہ سال دگر ع ۱۳-

از اں سلطانِ غازی بے مدارا  
 بہ ہندستان شد اسلام آشکارا  
 سریرِ دہلی ازوے یافت بنیاد  
 کہ بنیادِ سریرش تا ابد باد  
 چو بودست اعتقادے در نهادش  
 قوی ماند ایں بنا چوں اعتقادش  
 چنان کو ز آہنِ شمشیر شاہی ق  
 زیز دواں باہراں دفعہ زوی  
 ہر آنچہ آں شاہ غازی کرد بنیاد  
 جزائے ایں عمل باد آتشِ وزی  
 نہ ہی بندہ کہ از یک حکم محندوم  
 ز شمشیرے کرد بر رانے فتونج  
 فلند از آبِ گنگش جامہ ذریل  
 چنان قطبے چو در مغرب سر آمد  
 ۱۰ کفِ تیغش چنان گشت آسماں گیر  
 چو ذوالقرنین تا یک قرنِ کامل  
 ز حدِ مالوہ تا عرصہ سند  
 چو رفت آں شمس روشن در سیاہی  
 ۱۵ بخشش خلق عالم را بہی کرد  
 چو ششماہی در اں دولت بسر برد  
 چو طفلِ مہشت ماہیہ دولتش مُرد  
 بر آمد خستہ فیروز شاہی  
 ہمہ گنجینہ شمسے تہی کرد  
 چو طفلِ مہشت ماہیہ دولتش مُرد

۳۔ بودست عجم = بودش ع ایضا بر اعتقادش ع ہم۔ ز اہن ع ۴۔ سلطان شت مر = سلطانی شد مر  
 ح ۵۔ حکم حکوم مر ۸۔ غرذہ مر ۹۔ غن ع ۱۰۔ چو در مغرب ع ۱۱۔ چنان شد  
 ع ۱۲۔ نتان نفع ع ۱۳۔ حاشیہ = نتان نفع مر ۱۴۔

سہ سالی سکتہ اونیز در ضرب  
 چو او ہم خوش عشرت را غناں داد  
 بہر پیمانہ پُرے بخشی در  
 دو ماہی واد پس چوں صورت خوب  
 ۵ ہنوز آں صبح بود اندرتبائشیر  
 چو بود ایں طفل در کاجہاں خام  
 بفریزی دریں فیروزہ گوں مہد  
 ز بہر خطبہ صدق و صوابش  
 چہ یارم گفت من وصف چناں شاہ  
 ۱۰ چو تلخ خویشتن در سربندی  
 ہنربری بود ہنگام جوانی  
 ز بس خونریز کا فردر گزرها  
 ز ملتان سوئے غنیں کردہ آہنگ  
 از انجا برتاراں راندہ کوشن  
 ۱۵ بہر جائے کہ اسپش آب خوردہ  
 بیتغ چوں پرتوطی دراں بوم  
 پرا نیدہ بے سرچوں پربوم

۱- سہ سال ۵- برکت مرغ ۹- وصفناں جہاں شاہ ۱۳- درخچ ۱۵- بہر جائیکہ اسپش تر = بہر جاکہ پیش  
 آنوچ = بہر جائیکہ آنوچ = بہر جاکہ پیش آنوچ ۱۶- با پربوم حرح = چوں پربوم تلخ ۱۷-

راجی داشت اندر شرق تا غرب  
 بدو ہم چرخ دور ہمگناں داد  
 ہم آخر خفت چوں پیمانہ شد  
 چراغ کی قبادی شمس دیں تاب  
 کہ شیرش و اگر فت ایں دایہ پیر  
 جہاں بر نختہ کارے یافت آرام  
 سہر فیروز شد شد و رعد  
 جلال الدین و دنیا شد خطابش  
 کہ بہت اندیشہ رازاں دست کوتاہ  
 چو نام خویش در فیروز مندی  
 نمودہ بر ہنر براں پہلوانی  
 بر آب تیغ پل بستہ ز سرہا  
 زدوہ در حد چرخ از سنان نگ  
 بے لالہ دمانیدہ ز سوسن  
 ز مخرابی بے محراب کردہ  
 پرا نیدہ بے سرچوں پربوم

عجب عمدی ہمہ در کامرانی  
 نہ کس دادی کمند کینہ راتاب  
 مسلمان چیزہ دست ہنداں رام  
 شے در ذاتش از یزدان شکوہی  
 ۵ خود او مستغرق کار الہی  
 چنین تا دور او ہم بر سر آمد  
 الغ خانی کش آن محسود والا  
 ز بہر عونِ مطلوبان دل تنگ  
 شے بود او کہ از بخشایش وزور  
 ۱۰ در ایش مغل رہ یافت ایں سوائے  
 بکیں می آمد اندامِ رختہ چہر  
 گر آن مدخل زیاں بود دست و گرسود  
 شد آن خورشید روشن نیز مستور  
 پس از دے پور پوری بشارے  
 ۱۵ ز سر نو کر کھیل شہاں را

بہر خانہ نشاط و شادمانی  
 نہ کس دیدی خیالِ فتنہ در خواب  
 ندانستی کس از جنسِ مغل نام  
 ہم از سنگ و ہم از گوہر چو کوہے  
 بامرش بندگاں در کارش ہی  
 جہاں را نوبتے دیگر در آمد  
 بخویشی کردہ بودش کار بالا  
 غیاث الدین دنیاشد براونگ  
 خرام پیل پسندید بر موی  
 بتاراج بضاعت گشت رہ جوئے  
 ز شہ می یافتند فروزش مہر  
 گزشت آن روزگار و بودنے بود  
 بہ برج خاک شد از بیت معمور  
 بر آمد بر سریر کیقبادے  
 معز الدین دنیاشد جہاں را

۱۔ نشاط زندگانی ۲۔ الغ خانی ۳۔ عجم = الفخانی ۴۔ الف خانہ ۵۔ غیاث الدین و دنیا را  
 ۶۔ غیاث دین دنیا ۷۔ بتاراج بضاعت ۸۔ بتاراج و بشارت ۹۔ بتاراج و بطاعت ۱۰۔  
 بتاراج و تظاول ۱۱۔ گرسود ۱۲۔ عجم ۱۳۔ معز الدین و دنیا ۱۴۔ عجم ۱۵۔ معز دین و دنیا



منحل را از پئے قانون و تدبیر  
 ہم از آہن ہم از زر ساخت بزخیر  
 بسالے ہفت گوشا و جہاں بود  
 کرم پیدا و پیدا دی نہاں بود  
 چگویم آنچہ من دیدم از اں داد  
 کے از کلک زباں شرش تو اں داد  
 چو او کشتی بہ نہ دریا رواں کرد  
 چو من یک قطرہ نہ دریا زیاں کرد  
 چنانکہ او کرد رحمت بر جہانی  
 ز غیش باد رحمت ہر زمانی  
 بجائے تاج غفراں افسر شش باد  
 بجائے چتر طوبیٰ بر سر شش باد  
 غرض چوں دواں دولت بسر شد  
 سر بر ملک اذورے و گر شد  
 فرو چسپید گردوں نطع آں شاہ  
 جہاں راشہ دیگر شد جہاں شاہ  
 چو بکشاد آسماں از رخ نقابے  
 پس از ماہی عیاں گشت آفتابے  
 ۱۰ سعادتمنا بگیتی روئے بنمود  
 برآمد کوکبے از برج مسود  
 ز تیر چرخ و بر جیس کساں گیر  
 ز سر شد تخت دہلی آسماں گیر  
 سریر شاہ فیروز از چہ زنجہم  
 گرفت از چار بالش تخت پنجہم  
 تو کوئی قابے بست آں زمانہ  
 کز اں طاقی برار جبا و دانہ  
 چو شد طاقِ عسلائی آسماں سائے  
 از اں قالب تہی کرد آسماں جائے  
 ۱۵ خدا یا گر بر آں سرخ جہاں دار  
 ز حکمت بر سر آمد نوبت کار  
 ہمیشہ باد از مسہ تا بمانی  
 بغفل نوبت ایں پادشاہی

۱- قانون تدبیر ع ۳- نہ از کلک تراہم- زباں کرد ع ۴- دور دگر ع ۵- عیاں شد ع ۱۲- از چہ  
 انجم ع ۱۳- بست ایں سرخ و ایضاً برآمد = برآید س = برار و سرخ ع ۱۴-

بترکناں چنناں ہندی نمودہ  
 چوز انجنا باز ایں سو رخ نمودہ  
 بتاب پنچ بر لبہائے پنجاب  
 ہلالِ رایتش را روز تار روز  
 چور و اندر برآمد داشت جمہش  
 ہمی شد چوں کواکب در ثریا  
 ہراں کائے کہ میجست انتظامش  
 چو شد ہنگامِ تقدیرِ آہی  
 کہ تابست جہاں ز ایں تیغ چوں برق  
 ۱۰ برآمد کرنِ برق افسرِ بخت  
 ز عدلِ افق را پسیرایہ لبست  
 زمینِ عدل او شد قاف تا قاف  
 بعزمِ رزمِ شکر ہر کجا راند  
 بنجر داد چندیں شیر سرکش  
 ۱۵ بغیر و زی دریں نگار گوں سلج  
 رعیت از آسایش چناں داشت  
 کہ از ترکاں ہندی جہاں بودہ  
 بقتلِ گمکسراں باز کوشادہ  
 بطانہ چاشنی دادہ ز سرخاب  
 فلک میخواست بدری عالم ہنوز  
 ہمیکرد آسماں حاصلِ خراش  
 ہمہ اسبابِ اقبالش مہیا  
 ز دولت پیش از ایں میشد نظامش  
 سپرد اندر کفِ او تیغ شاہی  
 نہ چوں بے قوتماں از حیلہ و زرق  
 بدار الملک دہلی بر سر تخت  
 کہ گنجِ شرع از وسرایہ لبست  
 نفقہ حرف بیدادی در طواف  
 بآب تیغ گردِ فستہ نشانہ  
 چو خاٹکی کہ ریزندش بر آتش  
 بے قلمہ کشد از بازوئے فتح  
 کہ خلق آسایش دار الجناں شہت

۲- کسکراں حج ۳- باب ع ۴- بیش از مجموع ۱۵- یاری فتح سرخ۔  
 ۱۶- دارالامان ع ۴ = دارالجنان سرخ ع ۴۔

زہرِ در زیرِ رانش خنکِ خوش گام  
 ز موجِ پیل و گنجِ پیل بالا  
 ز روزہ رفتہ نصفِ بابہیں فال  
 کہ در دولت شد از عَوْنِ الہی  
 ہ کفِ دستِ چنان در موجِ در شد  
 بچتر آسمان سردیناورد  
 بجستم آفتاب از اوجِ گاہش  
 از اں پس باشکوہ لشکرِ پیل  
 خزانِ ریز شد منزلِ منزل  
 ۱۰ ملوک از پیشِ می آمد بسدیدہ  
 نشد گردن کش ازوے کس بعضیا  
 بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دور  
 ز یکمن تا بہ پنجہ مہر ز بیش  
 جہاں را بود گاہ آنکہ باراں  
 ۱۱ ہوا طوفانِ فشاں در منزلِ وراہ  
 گداکز دہلی آمد زندہ در زیر  
 کہ کرد از موئے پرچمِ پیل را دام  
 بملکش رہمنوں شد بخت والا  
 ز ہجرت ششصد پنج و نو سال  
 بمانکپور تخت آراے شاہی  
 کہ مانک پُر ز دُر و لعل پُر شد  
 کہ بر خورشیدِ چتر زر بر آورد  
 سواد دیدہ شد چہتر سیاہش  
 رواں شد فتح دہلی را بہ تعجیل  
 ز زر کردہ کلیدِ کاہِ شکل  
 ز زر میشد غلامِ زرخسریہ  
 کہ بودش طوقِ برد گردنِ جلا  
 فشانہ گنجابے منعِ گنجور  
 برینساں کرد ثابت سکہِ خویش  
 دُر افشانہ چو دستِ تاجداراں  
 زمیں در زیرِ طوفانِ زراشاہ  
 تہی گاہش بکین ز نشد سیر

۱- پیل را رام ح ۸۲ - شکوہ و لشکر سر ۹ - خزانِ تراغ = خزانہ ح -

۱۵ - طوفانِ فشاں تراغ ح ۲۵ = طوفانِ فشاں ح

نخت از گوہر ش کویم کہ چونت  
 یکے والا ہمیں فیروز مرحوم  
 دگر عظم شہاب الدین مسعود  
 دو در بودایں سترائے تلج شاہی  
 ۵ ازاں روشن شہاب چرخ مقدار  
 فلک حیراں بکارش کز شہابی  
 نہ ہے سیارہ مسودہ سرد  
 علی وار از غنۂ آفاق گیرے  
 ز دولت ہم بدوران امیرے  
 ۱۰ ملک جم چناں شد دیورامش  
 گرفت و مملکت برباد کردش  
 بدتش داد دولت ناگسائی  
 فراواں پیل و جو ہر نیز چنداں  
 بعمدش کار ہائے یافت بنیاد  
 ۱۵ کسے در میری وانک سواری  
 کہ دریا ہا در اں گوہر دوست  
 کہ از فیروزیش کردیم معلوم  
 کہ ہم لشکر کش و ہم پہلواں بود  
 زیک بار اں و از یک گوش ہا ہی  
 علاء الدین دنیا شد پدیدار  
 چگونہ گشت پیدا آفتابی  
 کہ زاد از فیض نورش این محمد  
 کہ اوصافش نگنجد در ضمیرے  
 سیماں شد ملک دیو گیرے  
 کہ اول رام دیو آمد بدامش  
 خستش بندہ پس آزاد کردش  
 جہانی گنج بل گنج جہانی  
 کہ صد اشتر زمیں گیر و بدنداں  
 کہ ماند تا بہ بنیاد جہاں یاد  
 جزا و نہ نسا د بر پیلاں عماری

۶۔ آن مجمع ۱۱۔ نخست ترے تجہ تختیں ع ۱۳۔ پیل و جو ہر ترے ع = پیل جو ہر جو۔

۱۴۔ کہ ماند ترے = کہ ماند ایں ع جو = کہ ماند اں ع ۱۵۔ کسے در شہر وی اندر ترے حاشیہ = کسے در میری وانک ترے ع جو

طلوعِ اکلیلِ علانیٰ تا اوجِ جبہٴ اسد بر سرِ سپہِ منزلتِ دہلی  
و در مطلعِ صبحِ دولتِ لوا معِ آفتابِ شمشیر در شرق و غربِ تن

کے کز سیر گردوں بہرہ مند است	ز انجمِ ہجوِ انجمِ سر بلند است
سرے کز بہر تاجِ آرایہ شش دہر	ز دورانِ فلکِ باشد فزون بہر
۵ چو غنِ غیبِ سوئے مُقبلِ آید	غرضِ پیش از متنا حاصل آید
ہنوز شش آرزو باشد بسینہ	کہ بیش از خواست پیش آید خزینہ
بمشرق گر بود کشتِ مرادش	ز مغرب در رسد بارانِ بادش
کواکب کز رصد ہا در شمارند	شمارِ کارِ عالمِ پیشہ دارند
بآئینے کہ می آید ز قفسِ یر	بکارِ خلقِ می سازند تہذیب
۱۰ یکے زایشاں شود نخلِ طُربِ ریز	یکے در خاکِ و خاشاکے زمیں خیز
ز روزی خواہ در دہ خواہ در شہر	مقامِ ہر کے پیدا است در دہر
پرنده بال و پر بہر ہوا یافت	خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موشِ بالا بر نیاید	مگر آں کشِ غلیو از ی ربا ید
عقاب از اوجِ نتواں دشتن پست	مگر در بازویش لنگرِ تو اں بست

۳۔ زم زم ہجوِ انجمِ ستار۔ بمغرب در رسد سرترج = بمشرق در رسد ستار۔ ۱۔ خاکِ خاشاک کی سڑ  
سڑج۔ ۲۔ خار و خاشاک کے سڑج = خاکِ و خاشاک کے سڑج۔ ۱۱۔ شمار ہر کے سڑج = مقامِ ہر کے سڑج۔  
۱۲۔ از زمیں بودن سرترج سڑج = در زمیں بودن سڑج۔

کے کز زمرہ از آہنش کشت  
گرفت از بنجیق ز حصارش  
ظفر عراده شد گو ہر نشان  
ہمی شد دوست قارون خصم فرعون  
بعبسہ جوں را در بند آشام  
دواں لبتیک گویاں خلق چوں با  
جہانی کردہ روشن روئے امید  
شرف نو کردہ رکن الدین براسیم  
کہ ہر یک تخت دہلی راستوں ہو  
کز ابنوہ ستوں بدبے ستونے  
برقص آمد ستونہا جملہ از جالے  
زار کاں تخت رکنی بے ستوں ماند  
برفت آں رکن ارکاں گشت پر شور  
بضبط دار ملک پادشانی  
کہ شد سرگشتہ گیتی آسمان دا

چہ زر بلکہ آہنش ہم بود دُشت  
جو بادلی بفتح افتاد کارش  
عرومک سلخت نصرت از رافشاں  
ازاں عراده زر بربل جوں  
۵ ز عشق زر بدلی خاصہ و عام  
چو زر از ہر طرف آواز میداد  
نشاہاں ذرہ و نوگشتہ خورشید  
بدلی نیند دمسند بہ تعظیم  
ملوک و خاں زاندا زہ برون بود  
۱۰ اگرچہ بود تختش راسکونے  
ز بانگ زر کہ در رقص آورد پایے  
ستونہا چوں سوئے تخت دگر راند  
ز جاوہر جنبش آمد رکن بے زور  
در آمد تند را یاتِ سلامی  
۱۵ ازاں پس میں کہ چوں کرد آسمان کا

۱- بلکہ ع'اح = بلکہ ع ۵ - خاص تا عام تر خ -

۲- دواں س' = دواں ع'اح = خصم چوں باد -

۹- فزون بود سرع'اح ۵ ۱- ازیں پس ع'اح -

چنان محکم گرفت ایس پایہ بنیاد  
چو سردارانِ حضرت سر نہ داند  
بہر جانب ز بعضے لشکر آرائے  
چو ابر فتح بار آہنگ آں کرد  
وے بختے کہ ثابت خواستش کار  
بحکم حضرت عالم پناہش  
سپہ کش بود الفغانِ معظم  
شداں بازوے شاہنشہ ظفر کوش  
بدر گاہ آمد و آورد در پیش  
۱۰ کہ آں فیروز زی بود از آلہی  
چو باد تند قہر شد در آں خاک  
ازاں پس عزم شد سلطان دیں را  
تمامی خوردہ آں تیرہ کیشاں  
زبان تیغ شہ کاندرزمانہ  
۱۰ مغل می آمد و زان تیغ سرکش  
چو پروانہ علف میشد بر آتش

۱- ایس پایہ سر سرائع ۱ ح = ایس تخت ع = ایس مایہ ح ۳ - ز بعض سرائع ۴ - فتح بارع ۵ ح = فتح  
 بازع ایضاً شاند آں ہمہ گرد ع سرائع = بشاند ہمہ گرد ح ۵ - بختے سرائع ۶ ح = بختش ع -  
 ۱۰ - کہ آں سرائع ۲ - کراں ح ۱۱ - زمیں ہند سرائع = زمیں سند سرائع ۱۲ ح  
 ۱۳ - آمد زبانہ سرائع ۱۴ ح = آمد شائع ۱۵ - تلف می شد ح -

بحیدر چند باشد پست را اوج  
 بن جُور از یک گز نگر در شاخ  
 چو دو لمتند باشد نیک بختی ق  
 بود چون آسمان برگ فراخ  
 ۵ اگر جوید کلید کار در مُشت  
 بدو دشمن چو تیر انداز گردد  
 اگر خنجر کشد بروی بداندیش  
 فروغ دولتش از بخت فیروز  
 پدید است این نشان در پادشاهی  
 ۱۰ چو از یقین غیبی داشت فرهنگ  
 چو روز ماه رایت برد بر ماه  
 شمار ماه ذی الحجه دو و بیست  
 شش کاد عنایت ز آسمانش  
 بدولت خانه دمی در آمد  
 ۱۵ نهاد از خون غیب قوت بخت  
 ز دریا بر شود باز اوست موج  
 شود گر جو بجو تا ابرگُستاخ  
 که از دولت شود عالی درختی  
 زین سایه نشین گردد ز شخس  
 کلید گردد از دستش هر انگشت  
 ز سُویش هم بدشمن باز گردد  
 بر او اندازد و بُرد سر خویش  
 چو ماه نو فراید روز تا روز  
 که هست او دین و دنیا را علای  
 ز من بشنو که چون بر شد براونگ  
 در آن سالی که بالا کردم آگاه  
 بر آن طالع که در دولت توانست  
 که دولت خواه شد دوزمانش  
 به تخت ملک در دولت بر آمد  
 بفرق سه فرازاں پای تخت

۲- که جو جوع مح ۴- برون اندازد سع ۱۱- چو ماه روزه س-

۱۲- ذی الحجه دو و بیست ع س- = ذی الحجه ده و بیست س- = ذی الحجه دو و بیست مح

= ذی الحجه در دو و بیست ع-



پہ دنبال و قلعِ خوبہ در پیش  
 اگرچہ حالی از شمشیر جاں برد  
 بغیر و زیستاده شاہِ آفاق  
 زخون کُمار گیلے غرقہ در سیل  
 ہ سر آئندہ زہر سو تیغ داراں  
 نیز زیدارچہ دانگ آں کاسہ سر  
 چنیں فتحے چو داد اسلام را دست  
 ازاں پس بست در ترغی کمر سخت  
 اگرچہ سخت چنہیا بے کرد  
 ۱۰ چو از کفار در دیں خواست آزار  
 پس اندر دشتِ خون آشام شد ریگ  
 سپاہ دیں کہ چون دریا در آمد  
 شد از یک بندہ ہندوئے در گاہ  
 ز تیغ شاہِ کابی بو دہن تیز  
 ازاں پس سہ سپہدار دگر تند  
 درآمد در سوادِ مولتاں تیز  
 شدند از آبِ راوی آتش انگیز

۲- رفت نامہ دست ۴- فردا قادیہ ۵- ہم گفتہ سر ۸- بر ترغی حج = در ترغی ع ع

۹- شوخ چنہیا ۱۰- خواست ع حج = خواست ع ۱۲- دو خان ع حج = دو خان حج



عجب ترین ز اقبالِ عدائی ق کہ باد اجاوداں در پادشائی  
 بر انساں تاخت از دوزخِ سموی کہ آہن را ز آتش ساختِ سموی  
 ہمہ مردند و بویکی کہ جہاں بُرد ز ننگِ جانِ شاں او نیز مے مُرد  
 اگرچہ آں خارِ آفت بود بسیار ہمہ خاک تر دوزخ شد آں خار  
 چہاں بنشانند ہر سو فتنہ را جوش کہ کس با ننگِ گے نشیند در گوش  
 خدا را گوئی از دینِ محمد ہمیں بایست کاں ماند موئید  
 کہ نیر و این محمد را چہاں داد کہ بست از تیغِ دیں را حصنِ پولاد  
 زہر و دامن و راحت خواب مارا کہ سلطانِ پاسبان باشد گدارا  
 خداوند اچو اورا پاسِ عالم تو فرمودی تو داری پاسِ اہم  
 چہاں بیدار دارش در ہمہ باب کہ تا صبح قیامت نایدش خواب  
 داستانِ درخک کردنِ نقشِ کفر بیلارکِ شاہی از سوادِ ہندوستان

و حرفی چند از دیباچہٴ خضر خان کہ خانِ خانان بُود

کنون از فتحِ ہندستان ہم شرح کنم دیباچہٴ گر شاپِ طرح  
 بگویم آہنِ کرد از کار دانی گے لشکر کشی گے پہلوانی  
 کہ چون شاہ جہاں شد عار باشد کہ ذکر او بدیں مقدار باشد

۳۔ بویکی ہا = بویکی ع ۸ حج ۸۔ آنرا ۱۲۔ خانِ خانان جہاں بود شرح جمع ۲ = خانِ خانان  
 بود ۱۳۔ گر شاپِ ع ۸ حج = گر شاپی ع ۲۔

کیے تابو دگر اقبال مُدبر  
 سپاہ بے عدد چوں ذرّہ ریگ  
 بستوری کہ حضرت راند دستور  
 ہداں تابوئے آں تابوئے مُردار  
 ۵ بدافس غم آں غنہ و گراں کرد  
 چو بادِ تند ناگہ زد برایشاں  
 گزشت از تیغِ سیلِ خونِ تاتار  
 گر یزندہ سگانِ کفر بد حال  
 ۱۰ ہم اقبال و تیوز آتشِ جنگ  
 غنیمت با کہ می بردند زینِ پیش  
 سپاہ دیں کہ چوں دریا درآمد  
 درآمد جرّہ بازی از سپہ زود  
 قلاوہ بستہ آں کلبِ مُعَلَّم  
 برآمد فسح از عَوْنِ اَلّٰہی  
 ۱۵ از آں پس سیلِ جیچوں رانش زور

کبک سیوم بر زم و کین مُدبر  
 زہب کین تر تاق و علی بیگ  
 معظم بیضہ اسلام کا فور  
 چناں پوشد کہ بیڑوں نہ ہد آثار  
 کہ دوشب یک مہرہ در میاں کرد  
 ہمہ جمعیتِ خس شد پریشاں  
 دراں دُشتِ فراخ از تنگِ ہموار  
 چو شیراں غازیانِ دین بد نبال  
 بسوئے آہا کر دند آہنگ  
 غنیمت داشتند آندم سرِ خویش  
 کبک را موج دریا بر سر آمد  
 کبک را ہچو کبک از جائے بر بود  
 رواں کردند پیش شاہِ عالم  
 کہ فارغ شد مغل از کیسہِ خواہی  
 کہ بر باید ز ہندستان یکے مور

۱۔ کیے تابو = کیے تہوع ۲۔ ہم۔ تابوئے مردار = بابوئے مردار ج = بدبوئے مردار ج  
 = تہوئے مردار ج حاشیہ ۵۔ یک مدتر = یک مدع ۱۰۔ و پیش سر ج ع ح۔

رواں گشت از پے پیل و خزان  
 الفغانِ معظم سوئے جهان  
 بسوئے حصنِ رنھنور شد تین  
 کزاں کہ لالہ رویا ند بخو نیز  
 بگردش دُورِ شکر شد مہیا  
 چو گردِ ربعِ مشکوں دُورِ دریا  
 پیائے ہم برسم گشت شہ نیز  
 بر آنو رفت و زد بر کوہِ دہلیز  
 ہ خود آں قلعہ بر فست جائے آں شہ  
 بہ نسبتِ رے ہم یارے آں شہ  
 کہ بد رائی ہم از نسلِ پھورا  
 و لے در کبر از و بردہ گردا  
 فری دادہ دہر پُرخسروش  
 بر آوردہ لقبِ مہتیر دیش  
 بقدرِ وہ ہزارش اسپ تیزی  
 چو بادِ تند خیز از تند خیزی  
 دو ہفتہ رہد ہلی بر کشیدہ  
 عماریا بہ پیلاں د کشیدہ  
 ۱۰ سپاہ و راوت و رانہ ز صد بیش  
 پیادہ خود چگویم از عد بیش  
 ز بہرِ نالہ دادہ ابر را سنگ  
 حصاری دُورِ دیوارش سہ فرنگ  
 فرو بالا ز خیر نقطہ کم  
 محمد شاہ عالم چوں درآمد  
 علی ساں گرد آں خیر برآمد  
 برآمد مغربی از شرق و از غرب  
 ہمی افگند برجی را بیک ضرب

۱۔ رواں کرد سہ۔ رواں گشت ع ۳۔ دُورِ شکر سہ ۴۔ آں دوشکر ع ایضاً گرد  
 ربعِ مشکوں سہ ۵۔ گبر در ربعِ مشکوں ع ۶۔ کہ بد رائی ع ۷۔ پھورائے سہ ۸۔  
 ۹۔ بہتیر دیش سہ ۱۰۔ دہلی سر کشیدہ ع ۱۱۔ ایضاً بہ پیلاں بر کشیدہ ع ۱۲۔  
 = بہ پیلاں مکینہ ع ۱۳۔ بدو چہتری ع ایضاً و بالا ز خیر سہ = فرو بالا  
 ز خیر ع ۱۴۔ و از غرب سہ ۱۵۔ تاغوب ع

بجز یک فتح ملک دیوگیری  
 بدولت نالِ پیش کیں چرخِ خم پشت  
 چو ملک سنده و کوہستان و دریا ق  
 بقدرت رائے زد بختِ بندش  
 ۵ ہماں عظم الغیاں را فرستاد  
 برائے عتدِ دین ابد را  
 بدریا و سواہل چوں ہزبراں  
 خلل در سومات افگند زانساں  
 ز بس نیرو کہ آں بُنیادیر کند  
 ۱۰ سعادت میں چہ ساں زان نجم مسود  
 چو زان سوچیدہ بر مقصود خود گشت  
 چو آن مرحوم بازو بود شہ را ق  
 مصالح کو ز غایت بیش می کرد  
 برادر بہت بازو گر بود یار  
 ۱۵ زدو بازو تن تنہا برنج است  
 نیت باز آنچنان شد پادشا را  
 کہ کردایں کارشا ہاں درامیری  
 کلیدِ فتحِ دہلی داد در مُشت  
 بطاعت گاہِ نساں شد مہیتا  
 کہ رائے گو جرات افتد بہ بندش  
 کہ خاکِ آں زمیں را داد برباد  
 برائے نیک ز دآں رائے بد را  
 لبالب داد دُور از خون گیراں  
 کہ شد تجنّ نہ گردوں ہراساں  
 زمیں را لرزہ چوں دریا در افگند  
 بہ محمودی برآمد فالِ محمود  
 ز حضرت سوئے دیگر نامزد گشت  
 کہ نیرو بہت ازوئے دستگہ را  
 بمعنی شہ بہت خویش می کرد  
 وے بازو برادر نیست در کار  
 دوتن را چار بازو کار پنج است  
 کہ راند لشکر کشور کُشا را

۳- ملک ہند راجہ ع = ملک سنده چ

۱۴- بہت بازو ع = بہت ع-

کشا و آن قلعہ راز انگوئے آساں  
 بانعام خضر خاں شاد کردش  
 بہشت ہند و ان حُصنِ مہاری  
 سرش بر آسمانِ سبزے سود  
 ۵ چو شاہنشہ براں سبزہ رواں گشت  
 خضر خاں را بر غیم چرخِ اخضر  
 از انجا خضر رہبر کردہ در پیش  
 خدایا بادجا ویدایں سکندر  
 درختِ قامتِ خانِ خضر نام  
 ۱۰ سخن کاب از دلِ من خورد گشاخ  
 کنوں ریزم شرابی کاں بجامِ است  
 از اں پس غم شد شہ را بخوبے  
 وزیرے بود کو کا شکر آرائے  
 سوار افزوں ز تدر چل ہزارش  
 ۱۵ ز حضرت دہ ہزار آنسو گزر کرد

کہ کیواں شد بربخ خود ہر ساں  
 پس آنکہ نام خضر آباد کردش  
 بہر سو چشمہ و سبزہ زاری  
 مگر بالاش سبزہا ازاں بو  
 سکندر گوئیہا بر خضر بگذشت  
 ہماں جا داد چیتہ لعل بر سر  
 چو خضر آمد بفسخِ روضہ خویش  
 بفرق خضر و الاچیتہ بر سر  
 چو طوبی در بہشت آسایش عام  
 نگر تا بر چہ ساں شد شلخ بر شاخ  
 کہ شلخ آنجا کشد نیوہ کہ کامست  
 کہ گیرد ملک را یانِ جنوبے  
 بملک مالوہ غالب تر از رائے  
 پیادہ خود نداند کس شمارش  
 ہمہ جمعیتش زیر و زبر کرد

۳۔ چشمہ و سبزہ زاری شمع = چشمہ بود و سبزہ زاری ح = چشمہ و سبزہ زاری ع

۸۔ ان سکندر ملاح ح =

ایضاً۔ سایہ گستر شمع ح = چتر بر سر شمع

۹۔ خان خضر نام ملاح ح = جاں خضر خاں نام شمع

بدانسان سنگِ ہیبتِ ناک میزد  
 کہ ہر کنگر کُہ بر خاک میزد  
 چو بود از سوئے شاہِ آن سنگِ چالاک  
 بخوردن قلمہ میزد بوسہ بر خاک  
 چو شاہ از روئے ہمتِ دہشت بنیاد  
 بہا ہی یکدہمت بست و بکشد  
 دژِ کز سنگ تو بر تو نشسته  
 رہِ سی سالہ کوشش بود بے  
 ۵ چو سوئے حق نیت را بود راہی  
 مثل زوزیر کی کو ہوشمند است  
 اگر نقدی نداری چوں نیت ہست  
 خیرزاں داد داناے فلک سیر  
 چو شد ز اقبالِ شاہِ ہفتِ تسلیم  
 ق از انساناں دار کفری دارِ سلیم  
 ۱۰ النخاں را سپرد آن قلمہ و قصر  
 بدولت کرد زان پس عزمِ چیتور  
 در آن ہم بود رایِ لشکر آراے  
 بتختِ ہندواں گرباز پُرسے  
 بد آنجا نیز گستر شد درنگے  
 ۱۵ فلکِ اوست ہمت بود در حبیب  
 ستہ ز آنجا کلید نصرت از غیب  
 دو ماہی بود ہر سو نیم جنگے  
 رہِ سی سالہ کوشش عروج = رہِ شش سالہ کوشش عروج  
 ۲۔ بوسہ بر خاک سر را نہ حوجہ = روئے بر خاک عروج = رہِ سی سالہ کوشش عروج = رہِ شش سالہ کوشش عروج  
 ۳۔ رہِ سی سالہ گردش ستر = کہ در خیر ہست بہتر از خیر ستر = ۹۔ اقام اور قافیہ مصرعہ ثانی اسلام حوجہ عروج  
 ۱۱۔ خرابی داد ستر ستر حوجہ = خرابی ساخت عروج = ۱۲۔ از و ستر عروج = زوج = وزاں حوجہ ۱۳۔ ببالا تر شدہ  
 ۱۴۔ بیم جنگے ستر حوجہ = بیم و جنگے ستر = نیم جنگے عروج ۱۵۔ ستہ آنجا ستر =

۲۔ بوسہ بر خاک سر را نہ حوجہ = روئے بر خاک عروج = رہِ سی سالہ کوشش عروج = رہِ شش سالہ کوشش عروج  
 ۳۔ رہِ سی سالہ گردش ستر = کہ در خیر ہست بہتر از خیر ستر = ۹۔ اقام اور قافیہ مصرعہ ثانی اسلام حوجہ عروج  
 ۱۱۔ خرابی داد ستر ستر حوجہ = خرابی ساخت عروج = ۱۲۔ از و ستر عروج = زوج = وزاں حوجہ ۱۳۔ ببالا تر شدہ  
 ۱۴۔ بیم جنگے ستر حوجہ = بیم و جنگے ستر = نیم جنگے عروج ۱۵۔ ستہ آنجا ستر =



فرستاد آگے در حضرت شاہ  
 ازاں پس شد بدولت شد روانہ  
 بد آنجا بود رانے سخت بازو  
 درشت آہر منی نامش ستدیو  
 ہ بے گہران آہن دل بکارش  
 برنگ بہر ماں خنجر نمودہ  
 نشہ لشکر شہ پنج و شش سال  
 بیک جنبش کہ شاہ آہنگ آں کرد  
 ستدیوی کہ پیلے بد بمقدار  
 ۱۰ ازاں پس نامزد شد لشکر شاہ  
 تنگے صاحب صد پیل رانے  
 شنب محبت با قلب جہاں گیر  
 نمودش ز ہرہ چون خنجر گذاری  
 میان دور لشکر مان پر کم  
 ہماں اقطع داود نشن در گاہ  
 برسم گشت بر سمت سمانہ  
 گستہ سنگ رایاں را ترازو  
 ہمیش راوت بفہمان ہمیش میو  
 زروین قلعہ سنگیں تر حصارش  
 کلیم از بیشتر رایاں ربودہ  
 نکرن نیم خشتش رانہ و مال  
 براں کوہ از سپہ دریا رواں کرد  
 بخواب پیل رفت از شاہ بیدار  
 کہ بر سمت تنگی سپہ راہ  
 جہان ملک را فرمانروائے  
 ولی شد ہیبت شاہش عنان گیر  
 شد اندر حصن بیدولت حصاری  
 چو دیوی در میان حلقہ جم

۲- دزاں پس جہ = از انجا سہ ایضاً سمانہ سہ جہ = سوانہ سہ سہ = درشت آہر منی نامش ع = درشت  
 و آہر من نامش ع = درشت آہر من نامش جہ = درشت و سخت نام او سہ ۵- زروین قلعہ سنگیں تر سہ سہ ع  
 = زروین قلعہ سنگیں ع ۶- بیشتر رایان ع جہ ع = بستر رایان سہ ۷- نیم بجز را سہ سہ ع = نیم  
 خشتش را ع جہ ۹- بد پیلے سہ ۱۱- جہان ملک اس سہ سہ جہ ع = جہان ملک را ع ۱۲- زہرہ چون  
 خنجر گذاری سہ جہ ع = زہرہ خنجر گذاری ع ۱۴- لشکر جم سہ حاشیہ

سرش بر شہ رسید از یک دوا دو  
تنی کش سوئے طاعت رائے نامہ  
اسیر و کشتہ شد ہند و بانوہ  
چو شہ میخو است آنسو بے مدارا  
ہ بعین الملک اشارت کرد ز ابروئے  
زینالی کہ عین الملک را بود  
روانہ شد سپاہی صف کشیدہ  
اگرچہ ایتن زن صاحب تلم بود  
چو بخت شاہ عالم را علم کرد  
۱۰ اگر دھن ماند و چند گاہے  
بنجنجر از زمیں با خارجی کند  
عجب حصنے کہ دورش چار فرنگ  
رہی می جست و کست بود ریش  
چنین تا فرجہ ناگاہ دریافت  
۱۵ برآمد تا گرفت اندر آرائے

مدخل شد علم را پرچم نو  
بسر آمد اگر از پائے نامہ  
بغیر از رائے مملک دیو بر کوہ  
کہ گردد نور اسلام آشکارا  
کہ آرد زود سوئے مالوہ روئے  
بدیدہ در پزیرفت انجہ فرمود  
بگرویش بچو مژگاں کرد دیدہ  
بنجنجر نیز در شکر علم بود  
قتل زن تیغ رایاں را تلم کرد  
ہمیداد اسپ را آب و گیاہے  
بہ آہن قلعہ را مسامری کند  
زا وجہ آسماں را شیشہ برنگ  
ببالا بر شدن تا برج ماہش  
بد و فوج از دو سوئے قلعہ شتافت  
گرفت و کشت درایت کرد بر پائے

۱- بر سر رسید سراج ایضاً۔ تداغل سراج = بدخل سراج  
۲- مگل دیو ۵۲۔ ازاں روئے جو ۸۔ ایں تیغ زن سراج جو ۱ = تیغ زن ع  
۱۰- دھن مند و سراج = دھن ماندہ جو ۱۳۔ تا برج سراج جو ۱ = تا فوج سراج  
۱۵- اندر سراج اے جو = سر رائے سراج = ایضاً۔ کرد بے رائے سراج

کند بر دُور لشکر دست بر دست  
 سو حاصل تاحد لنگا گیسر  
 همه خاکِ سوا حل تا سر اندیب  
 سر ابلیس فسلاں را د مادم  
 ۵ رواں شد لشکری بفتح همراه  
 رسید اندر دیارِ رائی رایاں  
 چو ملک دیو گیری رام شد بود  
 چو لشکر پیشتر زان شد زمین مال  
 بد انجنا نیز رائے بود بانام  
 ۱۰ بالش زور و زپیش سدی هم  
 سپاه اول ہما انجنا برد غارت  
 زپیل مال و سپا پخش کف بود  
 گشت آں رائے زیرک گرد خلگی  
 چو ہم در رہ دوید آں فتح قرخ  
 ۱۵ ہمہ ساز غنہ اکر نہ میتا  
 در آمد بادایں لشکر دراں خاک  
 دلیراں راز خونِ مہربی مت  
 بقطرہ عرصہ دریا گیسر  
 کند از بوئے ایماں عنبریں طیب  
 بہ تیغ اندازد اندر پائے آدم  
 کہ از دریا بر آرد گرد ہر ماہ  
 زمین گم گشت زیر چار پایاں  
 غنیت شد بدیوانِ دگر زد و  
 بحد دیو گیسر افکند زلزال  
 بلاش نام و نام آوزد رایام  
 ز بونش دیو گیسری مہربی ہم  
 کفایت بود ز انویش اشارت  
 سپاہ شاہ را وجہ علف بود  
 بروں آمد ز قلعہ بے درنگی  
 سپہ راہم بکار اصل شد رخ  
 رواں شد کوہ آہن سوئے دریا  
 کہ شگش ہم گریزاں شد چو خاشاک

۱- در دورتر جمع ۱۰۲- دیو گیسر دھ ۱۶- زکُشگلش ع = کہ شگلش ہم سراج جمع  
 = کہ شگلش ست

چو اقبال شہ از غایت فزوں دید  
 و ثقیّت جُست و دستِ رست در خواست  
 نخست از رزمثالِ خویش تن ساخت  
 فرستاد آن بُتِ زیریں و صد پیل  
 ہ ملک ہر چہ انداز در پذیرفت  
 ولیکن آہِ مونرا را نہ تندی  
 اگر رای آمد ار نہ ماستادیم  
 چو بشیند این عتاب آں گردنی رائے  
 بیاہ پیشتر ز آوردن خویش  
 ۱۰ چو این طاعت نمود آن گردن افزاز  
 بگفتندش کہ تا بر جائے باشد  
 زمیند ایش را کردند محکم  
 مظفر لشکری با پسِل و با مال  
 بدرگاہ آمد و حق صِ کرم گشت  
 ۱۵ ازاں پس نامزد شد بار بک باز  
 بچنگِ دولتش خود را زبوں دید  
 بدادند آنچه آں شوریدہ سرخواست  
 ہم از زرد در گلو گاہش رن ساخت  
 خزانہ بیشتر از حد تحصیل  
 سرش بخشید و نغ سر پذیرفت  
 کہ بود بے غرض در تیر کندی  
 بنجہر شد بدل دستی کہ دادیم  
 براں سر شد کہ از تارک کند پائے  
 گرفتہ بارِ سر بر گردن خویش  
 سرش امین شد از تیغِ سر انداز  
 بملک خویش ثابت پائے باشد  
 زحل را برجِ حق کی شد مسلم  
 ق سرگردن کشاں را کردہ پامال  
 سواری سہل میری محترم گشت  
 کہ سازد پیلِ مسبہ طعمہ باز

۱- از غایت فزوں ح جمع ۱ = از غایت بردوں ع ۴ - تحصیل سر ترا ح ع = حد و تحصیل ع سر  
 ۶ - بے ہن سر ع - در تیر کندی ع = در تیر کندی سر ترا ح ع ۸ - ایں عتاب ح ترا = ایں عتاب ع  
 ع ح ۱۱ - جائے ماند اور قافیہ مصرعہ ثانی پائی ماند ترا

مسلمانان آن لشکر سپاہی  
 سپہداران فوازش کرد شاں شاد  
 سپہ رازاں پس از فتح خداوند  
 پس آہن بر بُت زرساز کردند  
 اگر چه آن قبلہ بد گبر عیس را  
 زرو گنج فزون از وزن بازو  
 مہیاشد ز بہر در گہ شاہ  
 چو کار راے معبر شد بپایاں  
 سپاہ آمد بر آن فیروز مندی  
 ۱۰۔ تعالیٰ اللہ کراہش چنین سخت  
 بدہلی او کند ز ابر و اشارت  
 غنیمت نے و در ملک سلیمان  
 کند رخ و سفر کردی در اطراف  
 بستہ او بجنش ترکش خویش  
 ۱۱۔ چنان بودند دیگر خسرواں ہم

گرفتند این طرف جانرا پناہی  
 کرم فرمود و جان بخشید دل داد  
 مسل گشت پانصد پیل در بند  
 سہر تجنائے زر باز کردند  
 زمیں بوسید بیت المال دیں را  
 کہ کوہ افتد ز وزنش در ترازو  
 کہ ہر کوہاں برد کوہی بد گاہ  
 بر جعت گشت رائے نیک یان  
 گرفت از بخشش شاہ از جندی  
 کہ گیر دعالے بے جنبش از تخت  
 فتد در معبر و بحرین غارت  
 ہمہ دیوان ہندش زیر فرماں  
 بحرف تیغ زان زد قاف تا قاف  
 شدہ تیرش درون عصہ کیش  
 کہ بے جنبش نشد ملکی مسلم

۴۔ سہر تجنائے زر مساحت حج ع = سہر تجنائے رادع ۵۔ اگر چہ آن قبلہ بد گاہ = اگر چہ قبلہ بدع  
 ۱۰۔ بے جنبش از تخت مساحت حج = بے جنبش تخت ع ۱۱۔ بحرف تیغ ز دزاں مساحت = بحرف

تیغ از اں ز دح حج = دوستی تیغ ز دزاں حج مانید

سوار بادچوں برد آنظر ف دست  
 لب دریا سواصل بر سواصل  
 در آں حد نیز رائے بود والا  
 بر آب و خاک فرمان تماش  
 ۵ بے شمرش بخشکی و تری ہم  
 پتن راساختہ منزل کہ خویش  
 ز زربخسانہ را بر ماہ بردہ  
 بتے دروے غریق لعل دیا قوت  
 سپہ بسیار و کشتی بیکرانش  
 ۱۰ ہزارش پل مست معبری پیش  
 چو در حد پتن شد لشکر شاہ  
 در دن بیشہ کا بنجا کم خرد مور  
 رعیت ہر طرف غم خوردہ میگشت  
 گو لشکر چو سر لشکر نباشد  
 ہم از بادش سوار آں آب بنگشت  
 بجوشش آمدہ و شمر دراصل  
 بتاج ہندواں لولوئے لالا  
 بر ہمیں بیر سپنڈیا کردہ نامش  
 پتن خوش کردہ و مرہٹ پوری ہم  
 بت و بتخانہ در مرہٹ پوری پیش  
 زل رازاں بتاں از راہ بردہ  
 کہ شہری را بود ہر گوہری قوت  
 مسلماناں چو ہند و چاکرانش  
 کمیت تند جوشاں خود ز حدیش  
 ز ہیبت کردہ گم رہ رائے گمراہ  
 چو مورے در خزیدہ باچناں زور  
 سپاہ و پیل سرگم کردہ میگشت  
 چہ کار آید ز تن چوں سر نہ باشد

۱- ہم از بادج = ہم از بادش سراج = ہم از بادش سراج ۵- مرہٹ سراج = مرہٹ جمع = مرہٹ  
 = برمت ۶- فن راجع = ایضاً در مرہٹ سراج = در مرہٹ جمع = در برمت ۸- از لعل  
 دیا قوت سراج ایضاً ہر گوہر سراج ۹- دہندہ سراج ۱۰- ہزارش سراج ۱۱-  
 ہزاران ایضاً معبری سراج ایضاً تند خوشتر سراج ۱۱- رائے بیراہ سراج ۱۲- چو موری کردہ درخز  
 سراج = چو موری درخزین سراج = چو مور درخزیدہ ۱۳- چہ کار آید تنے سراج

شود روشن که ایس مہ بر زمین گیت  
 ز نورش چشم میدارد زمانہ  
 بدور مہ شود بدرے ہلالش  
 غلط کردم کہ گرد آفت بے  
 ہ ولے بایں وجہ و مقبل خویش  
 نہ روزش خشک گردوزیر چشم آب  
 ہمہ شب با خیال غم نہ در گفت  
 بجاں آید چو از شب زن داری  
 خدای آفتاب ملک وین صیت  
 کہ گرد و شمع گردوں را زبانه  
 کہ امین باشد از نقصاں کمالش  
 کہ کم بسند زوال و انقلابے  
 گرفتار است در دست دل خویش  
 نہ شب پہلو زند بر بستر خواب  
 مغیلاں زیر پہلو چوں توان حفت  
 زمطرب ایس غمزل خواہد بزاری

## غزل از زبان عاشق

۱۰ دی بیدار باش لے بخت بہن  
 بدان ہنجار کن پویند کاری  
 بر افکن پرین زان رخسار چوں بد  
 مراد در دل غبار نازنین است  
 مراد در دیدہ سروی سر فراز است  
 مگیر از بے رکامی سخت با من  
 کہ یاری را دہی پویند یاری  
 کہ روزم عید گرد و شب شب قد  
 کہ جانم در تہ پایش زمین است  
 از آنم روز تا شب دیدہ باز است

۱- خدا این آفتاب ۲- دین کیست ترا ۳- بدے ترا ۴- بد رع ۵- کہ باشد آفتابے ترا ۵- دست  
 ۶- ترا ۷- از دست ۸- زیر چشم آب ۹- چشم پر آب ۱۰- زیر سر آب ۱۱- عاشق گوید ۱۲- مگیر از  
 بہر کامی سخت ۱۳- ترا ۱۴- مگیر از روزگار سخت ۱۵- غبار ۱۶- غبار ۱۷- غبار ۱۸- غبار  
 = غبارے ترا

چنان خورشید کو هست آسمان گیر  
 بر از خورشید داں ایں کام را  
 بدیں گونه که یابد پایہ بالا  
 خضر خانی کز اقبال مینش  
 ۵ چو بخت خود جوان و پیر تدبیر  
 هنوزش تیغ فتح اندر نفقه است  
 هنوزش تیغ نصرت در نیام است  
 هنوز اندر طلوع است آفتابش  
 هنوزش صبح دولت در نقاب است  
 ۱۰ هنوزش بخت در ترمین بار است  
 هنوز اقبالش اندر کارماست  
 هنوزش میسر سد بر گل صبا  
 هنوزش فتح های غیب پیش است  
 زلزلے باش تا بکشاید ایں دُرج  
 ۱۵ جمال کار آن بخت جهانگیر  
 سفر خود میکند زان شد جهانگیر  
 کہ بے جنبیدنی گیر و جهان را  
 مگر ہم زادہ او شمس والا  
 گواہی میدہد نور جنبش  
 چو نام خویش خورشید جهانگیر  
 هنوزش یک گل از صد ناگفتہ است  
 هنوزش نافہ امید خام است  
 هنوز اندر برافروخت آتش  
 هنوزش دیدہ جنبش بخواب است  
 هنوزش دہر در تدبیر کار است  
 هنوزش نخل تر در سرفراز است  
 هنوزش چرخ میسوزد قبا  
 هنوزش مژدہ از اندازہ پیش است  
 تثنیٰ بالاکشد خورشید از برج  
 بروں آید ز شاہ روان تقدیر

۱- خورشید ہم هست ع = خورشید کیں هست ح ح = خورشید کو هست س = خورشید کر هست ع اس ۳ = بدیں گونه  
 ع ح ۴ = بدیں گونه س ۴ م - اقبال مینش س ۵ = جولنے پیر ندیر س ۴ ح ع ۶ = جوان و پیر تدبیر ع -  
 ۱۰ - ترتیب بار س ۱۴ م - زلزلے باش س ۴ ح = زلزلے باش ع ایضا بالاکشد س ۴ ح ع ۲ = بالاکشد ع



چو جادو این فسون خواند از لب شاه      بروں ز دزد همره این سحر از لب ماه

## پاسخ از لب معشوق

خبر داری که بے تو در دلم چیست      ز بجز سینه سوزت حاصل چیست  
 درونم خون شد آخر چند جو شمع      می اندر آگ سینه چند پوشم  
 اگر زخمی رسد بر سنگِ خارا      بر آرد بانگِ فریاد آشکارا  
 تو نگم بین که در جانِ بلا کوش      خورم صد ضربتِ هجرانِ خاموش  
 بدتر دغنازی از شمشیر تارک      مرا غم در جگر کارد پلارک  
 تو هم دانی که خود نتوانِ ربودن      بری زین کاشتنِ جز جانِ رودن  
 مرا مادر بشیرِ ناز پرورد      تو گر نازم بخوئی چوں توان کرد  
 ۱۰. فضولست این که باین سخت بدنا      کنم با چوں تو صاحبِ ولتی ناز  
 ہمیں بس نیست کز یادِ جمالت      همه شب عشق بازم با خیالت  
 شبِ وصلوتی و چون تو یارے      ازین خوشتر نباشد روزگارے  
 سعادت نامه هر کس ز آسمانِ حُبت      مرا بس باشد این داغی که از لبت  
 گراز غم آرزوئے نیست بر دست      غمت را زندگانی باد کو هست

۱- چو جادو سر تا جمع ع = با دو سر ۲- نزل از زبان معشوق گوید ع = پاسخ از لب معشوق گوید جو  
 ۳- چند جو شمع جمع ع = چند نو شمع ع = جانِ بلا کوش سر تا جمع ع = جانِ بلا نوش ع  
 ۴- خود نتوان سر تا = چوں نتوان جمع ع = ۱۰- بخت ناما سر تا = بخت بد ساز ع = ۲- بخت و مساز جمع  
 ۱۱- ہمیں بس نیست سر تا هم ۱- گراز غم آرزوئی سر تا جمع ع = ۲- گراز غم آرزویم ع

منم شاہی کہ چون گردم صف آری  
نیار و باد سودن بر زمیں پائے  
زبون شوخ چستے ہیں کہ چو غم  
کہ با چندیں سپہ کردہ زبونم  
بغا از دل شکایت از کہ خوا غم  
بلا در سینہ خنجر بر کہ را غم  
چو شد گنج دل اندر سینہ تاراج  
بفرق من چہ سودا زگوہریں تاج  
چو عشق انگند در چہ بنیرنی را  
کشد سیمیں تنے روئیں تنے را  
بکار عشق شاہی بر نگیسہ د  
بغم صاحب کلاہی بر نگیسہ د  
شہاں را کہ چہ آئین است مشہور  
کز ایشان دور باشد کم بود دور  
چو خواہد زگرں خواباں خراشے  
نہ بہر غم نہ کم است از دو باشدے  
مرا اگر تو بن دل نیست در راہ  
کمند زلف او ہم نیست کوتاہ  
گر قسم کنگر تا جسم بلند است  
نہ آخر حلقہ جائے ایں کمند است  
بہ آب دین غم پر دخت نتواں  
کزیں لو لو مفتح ساخت نتواں  
پسیدم بادایں چشم یہ روئے  
کہ از زرد رو گشتم بہر سوئے  
ولے از خون دل صد شکر گویم  
کہ یکدم می نخواہد زرد رویم  
گر آید بر سر ایں روز جدائی  
کہ یابد دیدہ زان رو روشنائی  
کشم در دیدہ نازک در و نش  
بہ بندم چشم و نگزارم برو نش  
چو زان مردم شود ایں دیدہ آباد  
مرا تا دین باشد مردم او باد

۲- کردہ زبونم سر تا - گیر زبونم سر تا ۷- دور باشد کم بود سر تا سر تا ج ۲ = وہاں کم بود ع

۸- نہ ہر غم نہ سر تا ج ۲ = نہ از غم نہ ۱۲- نہ ہر سوے ج ۲ = دیک ج ۲ = ۱۴- گئیہ بر سر سر تا ج ۲

چون توان رشته کرد و گسستن  
بس آفت کان نوید کامرانیست  
چه داند طوطی کافتن در دام  
چه داند باز چوں بندند پیش  
ه باهند که گرید در اسیری  
همایوں طالعی باشد جوانخت  
بهر کامی که پیش آید نیازش  
نموداری مند دروس به تدبیر  
شرابی کیش بود ز اقبال بوئے  
۱۰ گلی کو خواست والا دشگه یافت  
دُری کو خواست شد برافسر خاص  
چو روزی مسند را بردند جائے ق  
در آن حالت نباشد صاحبِ ہوش  
خدا یا مگر نعمت دہی بیش  
۱۵ گنوں زینجا بنامہ باز گردم  
بباید دل در و ناچار بستن  
بساغم کان بکشد شادمانیت  
کہ از شکر دهندش طعمہ در کام  
کہ دست شاہ خواہد بود جایش  
کنند شکر اسیری در میری  
کہ در کارش نگید آسمان سخت  
بصد ہنجا رگردد کار سازش  
کہ خلق از غوغاش گردد عنان گیر  
رسد در گوہریں جام از نبوئے  
نیار دسوئے دیگر دست یافت  
رسد دکنج شاہ از دست خواص  
کہ از روزی ہند برگنج پائے ق  
کہ شکر منعمش گردد دفسہ ہوش  
در آموزش سپاس نعمت خویش  
بگردنکتہ ہائے ناز گردم

۱- درو سٹا ح = برو ع ع اس ۳- چہ داند سٹا ح ع ۲- نبینی ع ایضاً ہم از  
شکر ع- ہندش ح ۱۲- روزی شاہ راس ح ع ۱۳- شکر نعمش سٹا ح = شکر منعمش  
ع ع ۱۵- نکتہ ۱۵ راز سٹا ح ۲- نکتہ ۱۵ ناز سٹا ح

ز دوری تا کیسم ای دیدہ بے نور  
 کم از نغان کتِ بسیم از دور  
 چو خواہم شد حسام اندر خیالت  
 سلام کن بگاہے در جمالت  
 چو دست از کام ماند گستران را  
 نوازش شش باد شد مستان را  
 نہ ابر احسان ہمہ بر منم آرد  
 بکشتِ خوشہ چنیاں نیز بار د  
 ہ برد گر چہ آفتاب از قصہ از بزمگ  
 دلت معذور دارم نیز شاید  
 چہ جوید پیلن در حنا نہ نور  
 کہ نے از حیلہ در گنج نہ از زور  
 گرم بنوازی و گر جونی آزار  
 خدایت یار باد اور ہمہ کار

## آغاز اشعار عشق خضر خانی از شاخ سبز و تر دو لالی

۱۰ ہمیشہ دور چرخ لا جوردی  
 ندانم پیشہ جزن نور دی  
 ز دورش ہر یکے گردش بکاوت  
 بزیر ہر یکے دیگر شماوت  
 بیاراید یکے را گوہرین مسد  
 کہ بستاند دران مہدش بصد  
 کند آں دیگرے را حسانہ تاراج  
 کہ پوید بردہ سر خانہ محتاج  
 خوش آن کس کو نہ گردن تسلیم  
 چو نے امید پانیدہ است نے بیم

۲- چو خواہم سر جمع = چو خواہم ع ۳- دست از کام سر جمع = دست از کار ع ۹- انشاء شبنم  
 عشق خضر خانی ع جمع = انشاء شبنم عشق خضر خانی ح = بر آمدن عشق خضر خانی س ۱۱- بکاوت  
 اور کافیہ مصرعہ ثانی شمار است ح ع ۱۲- بکاوت = بکاوت و شمار است ع

چو تیغ افشا ند بروی خانِ مغفور  
 سپہ دنبال کرد آن محترم را  
 حرمائے ہمیں رائے والا  
 بدست افتاد بپیلِ خسروانہ  
 ۵ بتانی نے تان دیدہ فی ماہ  
 سہر آں جہلہ خوبانِ گل اندام  
 چو دین زار جہندی نازنیں خوئے  
 نہ در توئی خورش موری خسریہ  
 گرامی آفتابے سایہ پرورد  
 ۱۰ امانت دار آں خانِ جهانگیر  
 بفیروزی چو باز آمد از آن فتح  
 بعرض بارگاہ آورد در پیش  
 ہنای تحفہ کاں شکیں کرد  
 سہر آں جہلہ کنولا دی رائے  
 ۱۵ چہاں ماہی و آں انجہم بدنبال  
 رمید آں تیرہ دل چوں سایہ از نور  
 ستد زان کعبہ گہراں حرم را  
 سہرا پاغسرہ در لولوئے لالا  
 جہانی پرشد از رانی و رانہ  
 نہ چشم بد درایشاں یافتہ راہ  
 پری روی کہ کنولا دی بدش نام  
 چو جاں پوشیدہ از بندہ گاہ روئے  
 نہ باد تند بر رویش وزیدہ  
 وئے خورشیدش از ہیبت شدہ زرد  
 کہ از عصمت بر آں آہونزد تیر  
 بہ پیش تخت شدہ زد بوسہ بر سطح  
 متاع و سل و اسب و زر ز حدیش  
 ہماں نازک تنان ماہوش کرد  
 سہرائے خدمتِ تخت کیا نے  
 بفرماں در حرم رفتند در حال

۲- دنبالہ کرد سہرا ۳- غوثہ سہرا جمع ۲= غوث ع ۵- درایشاں سہرا سہرا جمع ۲= بدایشاں ع ۶- شدش  
 سہرا جمع ۲= بدش متاع ۵- موئے خزیدہ سہرا ۱۰- امانت دار آں سہرا = امانت داری سہرا جمع ۲  
 = امانت داری از ع ۱۳- نازک تنان سہرا = نازک تنان جمع ۲ ۱۴- سہرائے غلت در

چنین خواندم در آن دیباجه راز  
 که چون شاهنشهر حمید مند  
 بملک دهل از خون الهی  
 سری کز باد کین دیدش خطرناک  
 هم اندر همت رایاں راهی کرد  
 چو کرد از خون گبران خاک را سیر  
 خود از خونِ چنین زینگونه محراب  
 مگر میخواست آن خورشید بے منغ  
 بغیر وزی فرستد قلبِ شاهی  
 ۱۰ الفغانِ منظم را بفهمود  
 صنم خانه که بر شد تا ثریا  
 چو زانورفت الفغانِ ظفر مار  
 که داد آن ملک دولت را بتاراج  
 در آن حد کرن رای بود بانام  
 ۱۵ از و رایان ساحل در قف و تاب

که هر حرفی از و میگرد صد ناز  
 ملار الدین والدینیا محمد  
 بر آمد بر سریر پادشاهی  
 بآب تیغ کردش طعمه خاک  
 هم از تا تا غنیمت رانی کرد  
 بدریا خواست شود خونِ شمشیر  
 بدریا پاک گردونی به آب  
 که دریا را کند خشک از قف تیغ  
 ز برج مہ بنزدل گاه ماهی  
 که لشکر جانب دریا کشد زود  
 در انداز ونگون دقیر دریا  
 بر آناں کرد ز آیین ظفر کار  
 ز رای و رانه بستد رایت و تاج  
 بقدرت کامکار اندر هم کلام  
 رواں در بحر و بر فرانش چون آب

۴- خونے چنین سڑ = خونے چناں ع = خون چنین ع سڑ ح- زینگونه سڑ = زانگونه سڑ  
 ع ح ۸- بگرمی خواست سڑ ع ۱۱- پر شد ح ۱۲- چو زانورفت ح ع ح = آنسو  
 رفت ع ایضا به انان ح ع ح = برانان ع

ہمیکہ و آچختاں خدمت بدرگاہ  
 شے خوش دید دارائے زمن را  
 تخت اندر غالب رازباں داد  
 کہ شامتا ابد مسند نشین باش  
 ۵ ہمیشہ بر سریر ملک جایت  
 بیاد ت ہر کہ بنود بر زمیں شاد  
 پس آنکہ باد دل پر بسیم و امید  
 کہ از شاخ جوانی برد خستم  
 چو زینجا باد اقبال آنطرف تاخت  
 ۱۰ شد من خوش ز بخت روشن خویش  
 یکے زان دوسرے داند رجوانی  
 دوم مانده است چوں پیوند خوشت  
 دی گھر سرشہ بر بندہ تابہ  
 ازیں پیوند فرزند ی بیا در  
 ۱۵ چو شہ رادر شد ایں دیبا جہ در گوش  
 بدل میگشت جتن ہر زمانش  
 کہ حاصل میشدش خوشنودی شاہ  
 بعض آور در از خوشتن را  
 ز بانرا در دعا گوئی عناں داد  
 بشاہی خسرو روئے زمیں باش  
 سمران ملک را سر زیر پات  
 اگر خود آسمان باشد زمیں باد  
 بشرح حال شد لرزندہ چوں سید  
 دو غنچہ ناشگفتہ داشت بختم  
 مرا ز انجا بود ایں جانب اندخت  
 لے ماند آں دو گل در گلشن خویش  
 پرستار آں شہ را زندگانی  
 دل من بہ آں خوں بے سکونت  
 بگرمی خوں بخوں پیوند یا بد  
 نیاید پائے شہ فر دابر آؤ  
 نموداری دگر رود ادش از ہوش  
 پرستاری ز بہر خضر خانیش

۴۔ مسند نشین باش۔ زمیں باش سر ترا ع = مسند نشین باد۔ زمیں باد ترا ح ۶۔ در زمیں سر ترا ح

۱۲۔ مانده است آں ترا = مانده است چوں سر ترا ح ع = مانده است د چوں ع

۵۔ ہر آن فصلے کزو گرد و پدیدار  
 پرستای کہ دولت یار باشد  
 چہ نیک اختر کے کز بخت فیروز  
 چو خاک تیرہ گیسو دامن باد  
 ۱۰۔ غرض القصہ کنو لادیتی رائے  
 چورانی سوئے حضرت شد بکلیائے  
 چناں اُفت حکم ایزد پاک  
 دویم راعسہ شش مہ بود فرستہ  
 پری روی ز مردم حور زادہ  
 ۱۵۔ ہی آراستش مشاطہ بخت  
 چو کنون لادیتی آن دُر را صدف بود  
 و بالش را شرف رود اذراں بوج  
 پریشاں خاطرش گشت اندکی جمع  
 کہ کرد اندر دل شاہ جہاں جائے  
 بحشم بختیاراں جائے گیر و  
 شود منعم بصد جانفش خسراں  
 ہمہ کارش جمال کار باشد  
 شود پیش بزرگاں خدمت آموز  
 مناندا بر راز و دامن آزاد  
 چنار از خویش برتر دارد اورا  
 دو دختر داشت گاہ کامرانے  
 بمانداں ہر دو گو ہر در کف رائے  
 کہ شد دُر بزرگ اندر دل خاک  
 کہ بود آن شش مہ ماہ دو ہفتہ  
 سپہرش نام دیو لدی منادہ  
 ہمیدادش سعادت مژدہ تخت  
 بخدمت پیش شاہ بحر کف بود



بر آنو نام زد گشتند در دم  
 ۵ چو آن جانی صلاح جان و تن دید  
 امیران دگر با جیش و انبوه  
 جَنیبت راند و بیرون شد ثنا باں  
 چو در گجرات رفت آن لشکر سخت  
 نبرد از ہمدان و خون و پیوند  
 ہمیدانست کور انبود ایں زور  
 نہاں از دیدہ مردم پری وار  
 رسید آنجا و گشت ایں ز خونریز  
 چو سنکسن دیو پور رای رایاں  
 کہ کرن از گویاں آد بریں سوے  
 بہ پردہ دختری دارد نفقہ  
 لطافت مایہ چوں آب باراں  
 ۱۰

الغنّان منظم پنجیں ہم  
 کہ از پامال اسپاں سرمہ شد کوه  
 بنجاک افگند رائے کار دامن خست  
 کہ پیش قلب جَم بند و صفت مور  
 ہزیمت را صلاح خوشتن دید  
 چو باد تند در کوه و بیاباں  
 بحر خاص شبتاں لبتے چند  
 بسوے دیو گیر افگند رہوار  
 عنان را نرم کرد از جنبش تیز  
 بشد آگاہ ز آگاہے سراپاں  
 ز تاب تیغ ترکاں تافتہ روے  
 گلی پوشیدہ روے ناشکفہ  
 سزائے تخت گاہ تاجداراں

۱۔ پنجیں جمع = پنجی سرائے = ۲۔ جیش و انبوه سرائے = جیش و انبوه سرائے جمع = ۵۔ چو آنجا نے  
 صلاح سرائے جمع = چو آنجا کی صلاح = چو آنجا بے صلاح سرائے صلاح خوشتن جمع = صلاح خوشتن  
 ۴۔ ہمدان سرائے = ہمدان و سرائے جمع = خون و پیوند سرائے = خوشن و پیوند سرائے = خوشن و پیوند ۹۔ نرم کرد  
 سرائے گرد کرد سرائے = ست کرد جمع = گرم کرد ۱۰۔ سنکسن دیو سرائے = سنکسن دیو سرائے = چو نکسن = نکسن  
 دیو ۱۱۔ ایضاً شاہی سرائے جمع = بشد آگاہ ۱۱۔ بدیں سوے سرائے = بریں سوے جمع =

موافق باز خواندش در دل آن گفت  
 برائے کار دواں فرماں فرستاد  
 کہ داری در سر لے دولت خویش  
 چو بر طغر لے فرماں دیدہ سالی  
 ۵ کہ گرد بیتِ ایں خورشید معمور  
 سریر آرائے ملکِ ہندواں کرن  
 ازیں شادی کہ آئنا گسانش  
 کجا در ذرہ گنجید ایں کہ خورشید  
 چو با چشمہ کند بحر آشنائے  
 ۱۰ براں شد کاں طرب را کار سازد  
 مستاعِ قیمتی صد پیل بالا  
 دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں  
 پس آنکہ با ہزار اُمید واری  
 فرستد سوئے دولتخانہ تخت  
 ۱۵ دیں اثنا چاں شد شاہ رارائے  
 کبستاندازاں رائی کرن جائے  
 شان خواست تاسہ اکنہ جفت  
 کہ مارا بخت آگاہی چنساں داد  
 مبارک روئے دُختے دولت اندیش  
 زد و دیدہ فرست آں روشنائی  
 شود روشن شبستانش بدایں نور  
 کہ بد صاحبقران لے دراں قرن  
 گنجید اندرونِ پوست جانش  
 دہ نزد خودش پیونید باوید  
 شود آں چشمہ ہم بحر از روئے  
 علم بر پشت پلایں برن سازد  
 ق ز دیبا خنہ و لولوئے لالا  
 کہ گنجہ در خیال ہوشمنداں  
 نشاند نازنین را در عساری  
 کہ آں دولت رسد در خانہ بخت  
 کہ بستاندازاں رائی کرن جائے

۱۔ باز گفتن سریع = باز خواندش ع ۱۲ ترجمہ ۲۔ نامہ فرستاد = فرماں فرستاد ۳۔ ایں صافچاں  
 داد سریع = چنیں داد سریع ح ۳۳۔ مبارک روئے دختر ۱۱۔ قیمتی سر ۱۲ ترجمہ ع = قیمت ع  
 ۱۳۔ نشاند نازنین را ۱۴۔ نشاند نازنین را ۱۵۔ نشاند نازنین را ۱۶۔ نشاند نازنین را

چو کرن از تاب تیغش برق ساقست  
 در آن جنبش دولرانی که نخبش  
 دواں می شد به پشت باد پائے  
 به پیکان گوش او کز اوج واز پست  
 ۵ غرض ناکہ رسید از غیب تیرے  
 بہاند آں رخ آتش پائے سرکش  
 سپہ کش پنجیں نزدیک تر بود  
 از اں گل برگ وزن لالہ بازو  
 ۱۰ امین شاہ بود آں گرگ خونریز  
 بصمت ہم ہاں ساں بہر ماں پوش  
 النخاں در حرم میداشت مستور  
 چو فرماں شد کہ آں ریکان فردوس  
 رسانیدند در ایوان جمشید  
 ۱۵ گون میں کاختر ہر ہفت کردہ  
 بیا مطرب باز ابریشی چنگ  
 ۱۰۔ برسان ہرمان سے = برسان ہرمان  
 ۱۱۔ پیکان گوش = پیکان گوش  
 ۱۲۔ کاختر = کاختر  
 ۱۳۔ بیا مطرب = بیا مطرب  
 ۱۴۔ گون میں = گون میں  
 ۱۵۔ رسانیدند = رسانیدند

۴۔ پیکان گوش = پیکان گوش  
 ۵۔ غرض ناکہ = غرض ناکہ  
 ۶۔ بہاند آں = بہاند آں  
 ۷۔ سپہ کش پنجیں = سپہ کش پنجیں  
 ۸۔ از اں گل برگ وزن لالہ بازو = از اں گل برگ وزن لالہ بازو  
 ۹۔ امین شاہ بود آں گرگ خونریز = امین شاہ بود آں گرگ خونریز  
 ۱۰۔ بصمت ہم ہاں ساں بہر ماں پوش = بصمت ہم ہاں ساں بہر ماں پوش  
 ۱۱۔ النخاں در حرم میداشت مستور = النخاں در حرم میداشت مستور  
 ۱۲۔ چو فرماں شد کہ آں ریکان فردوس = چو فرماں شد کہ آں ریکان فردوس  
 ۱۳۔ رسانیدند در ایوان جمشید = رسانیدند در ایوان جمشید  
 ۱۴۔ گون میں کاختر ہر ہفت کردہ = گون میں کاختر ہر ہفت کردہ  
 ۱۵۔ بیا مطرب باز ابریشی چنگ = بیا مطرب باز ابریشی چنگ

طمع در بخت نکلن تابصد جمد  
 برادر را که بهیلم بود نامش  
 بر آنو رفت بهیلم دیو چوں باد  
 چو کرن آزرده بخت پریشاں  
 ۵ نیارست اندر آں پیغام نہ کرد  
 نشانیہا کہ باشد شرط ایں کار  
 ہمہ یک یک بہ یکدیگر سپردند  
 دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر  
 فرستادند بر بومے ہماے  
 ۱۰ چو یک فرنگ ماند از تھکا پوے  
 پاہ شہ کہ بود اندر پے کرن  
 چو باد تنہ زدنا کہ برایشاں  
 بکوہ و دشت سرزد کرن سرکش  
 چناں گرفت ز اندیشہ سرخویش  
 ۱۵ دلاور پنجیں کو مرد گو بود

برد در برج خویش آں ماہ رآمد  
 بخواند و کرد محال پیمش  
 بہماں را ز ہمانے بروں داد  
 حمایت جوے بود از سوے ایشان  
 ضرورت باز حسل پونڈ مہ کرد  
 بمقداری کہ رایاں راست مقدار  
 بہ صد دریایکے گوہر سپردند  
 رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر  
 مہ روشن بکام اژدہاے  
 کہ اندر دیو گیسر آرد پری روے  
 کہ کردی در زمانے کار یک قرن  
 ہمہ جمعیت خس شد پریشاں  
 سپاہی در عقب چوں کوہ آتش  
 کہ چوں اندیشہ ناپیدا شد از پیش  
 بفرمان الغناں پیشہ و بود

۱- طمع در بخت نہ کنن = برادر را کہ بہیلم دیو چو = برادر را کہ بہیلم دیو چو = برادر را کہ بہیلم دیو چو

۱۰- آرد ست = آید س س ع = آمد چو ۱- ناپیدا شد از پیش ح ع = ناپیدا شد از سر پیش ع

۱۵- دلاور پنجیں کو مرد گو بود ایضا الف خاں س س س س س

زہی اقبالِ آں خاکِ رہِ افسوس      کہ نعلِ تو نت میسزد و برو بوس  
 و لیک از دست بادِ مآءِ دصد آہ      کہ نقشِ بوسہ بر می چید زانِ آہ  
 فلکِ زیرِ آرزویِ مُرد کای کاش      ہا لم فصل بودی در تہِ پس  
 گذشتہ است آنکہ چون افسردہ چہند      دلم بودی بخورد و خوابِ خرسند  
 ہ کنوں دلِ رازبانِ بت پرستی است      حریفِ عشقِ را آغزِ مستی بہت  
 شرابِ دوستی دہ تانسانِی      برے دوستِ نوشم دوستِ گانی  
 نوازندہ چو زینِ دستانِ بہرِ دخت      دگر سازندہ دستانِ دگر ساخت  
 بپاسخ از زبانِ دلبرِ نو      رواں کرد ایں غنزلِ درِ مژمرِ نو  
 پاسخ از لبِ معشوق

۱۰۔ زمانہ میں چہاں شد کارِ سازم      چہ در ہائے سعادت کرد بازم  
 بہ بے مہریِ نخستم کرد تاراج      زہرم داد زان پس مژدہ تاج  
 نگہ کن تا چہ میمونتِ بختم      کہ سرِ بر ماہِ زویموں در ختم  
 نیسے خوش و زید از سبز گلشن      کہ ازوے تان گشت ایں جانِ وشن  
 مرا چوں گل ز شلخِ نازِ برکند      بدولتِ خانہ اُمیدِ ہنگند  
 ۱۵۔ کونم اعتمادِ بختِ خود ہست      کہ گلبوے شود از بوے من مست

۳۔ فلکِ زیرِ آرزویِ مردِ سرِ تلخ = فلکِ ایں آرزویِ بروں تلخ۔ بخورد و خوابِ سرِ تلخ = بخوابِ خورد و خورد  
 ۵۔ حریفِ عشقِ سرِ تلخ = حریفِ عیش = ۹۔ پاسخ از لبِ معشوقِ سرِ تلخ = پاسخ از زبانِ معشوقِ برِ طاقِ سر = پاسخ از  
 زبانِ معشوقِ کوید ۱۴۔ شلخِ نازِ سرِ تلخ = شلخِ تانِ سرِ تلخ ۱۵۔ اعتمادِ بختِ سرِ تلخ = اعتمادِ بختِ سرِ تلخ

بدان تان گند در سینه بخوابست  
رواں کن این غنزل در پرده رست

## غزل از زبان عاشق

چہ رویت اینکہ چشم کرد روشن  
چہ بویت اینکہ مجلس کرد گلشن  
نہ ماہ آسماں را باشد ایں روئے  
نہ فردوس بریں دار چنین بوئے  
ہ رُخ دیدم کہ جاں را زندگی داد  
ولے دل را نوید بندگی داد  
ازاں رویش نشخ زاد درمن  
چناں روئے مبارک باد بر من  
بیاے زندگانی بخش جانم  
کے کہ تو زید نہ از جان من آنم  
نم بر دیدہ پائے جانفزایت  
ولیکن نیست آن تنظیم پائیت  
ستا نم دیدہ از خورشید و اے  
کہ تو خوش خوش براں بالا خراے  
۱۰ براہی کا دے ہمراہ کہ بودت  
خوش آن بادی کہ از صحراد از نشت  
دل انسہ دز کہہ دیگر کہ بودت  
کہ امی گرد در زلف تو نہ کرد  
بگرداگرد رویت داشت گلگشت  
کہ امی مرغ بر سر کرد پرواز  
کز آب دیدہ خود شوم آں گرد  
فروخت در کہ امی خاک پیوست  
کہ سازم در زمانش طعمہ باز  
۱۵ ولے خوں شد دلم از شک آں خاک  
کہ از دروینہ خورشید دمہ رست  
ہم از خون دل خود شومیش پاک

۱۔ بردن کن جہ ۲۔ عاشق گوید عجم = عاشق گوید بشتوق بندہ نواز سر۔ غزل تمام و کمال نسخہ حمید متروک ہو گئی ہے۔ ۳۔ نرجان سع = لے جان سزا = بیجان ع ۱۰۔ دل افروز سزا = دل افروز سع  
۱۱۔ دروینہ ہر سزا = دروینہ ع۔ خورشید دمہ سزا = خورشید سع



گوہی میدہ خاطر بر آنم  
 شود پیوند من با سر بانی  
 سر خود در رہِ او خاک سازم  
 براہم طائرِ میمون زدایں فال  
 ۵ برآں فرخندہ فال اُمید دارم  
 مرا خود ہست در طالع شماری  
 گرا ختر صادقست این پایہ یابم  
 و گر قلب اندگو ہر ہائے افلاک  
 عود سے کش ہوس پیش است یا کم  
 ۱۰ ز ہندستان غزالے شیر مستم  
 رسیدم تا ز چشم آہوانہ  
 دلی رام غنہ زارِ خویش سازم  
 دریں ناوک زنی و کیسہ تو زی  
 شکارِ جاں شکارم خضر خاں باد  
 کہ چوں خضرش حیاتِ جاوداں باد  
 کہ بانی عمر جز دولت نرا نم  
 کہ بندم در دفتاش از مہر جانی  
 ز بہر بودنش جان چاک سازم  
 کت از فرخ رُخے فرخ شود حال  
 کہ گرد و اختر فرخندہ یارم  
 کہ دُر گردم بتاجِ تاجداری  
 ز دُر ہائے فلک پیسرایہ یابم  
 بقلبے نیز خوش باشد ہوسناک  
 ز مژد سازد از مینا بنجام  
 کہ از یک غمزہ ترکستان شکتم  
 و دوا نم ہر طرف تیر روانہ  
 جواں شیرے شکارِ خویش سازم  
 شکارِ جاں شکارم باد روزی  
 کہ چوں خضرش حیاتِ جاوداں باد

۴م۔ براہم طائرِ میمون سر سبز جمع ع<sup>۱</sup> = براہم طالع میمون ع<sup>۵</sup>۔ بقلبے سر سبز جمع ع<sup>۲</sup>

= بقلب ع<sup>۱۰</sup>۔ غزالے سر سبز جمع ع<sup>۲</sup> = غزال ع<sup>۱۱</sup>۔ تیر روانہ جمع

= تیر روانہ سر سبز جمع ع<sup>۲</sup>



شد است از بہر ترویج تُمہیا  
 چو خاں را آمد ایس دیبا جہ در گوش  
 در آن شرمندگی زایواں بردنِ فِت  
 در آندم بود خاں دہ سالہ رست  
 ۵ دُولرانی بختِ رشت سالہ  
 ہمہ دندانِ شستِ شیر بُد رست  
 برادر داشت در ہر وصفِ ثایاں  
 بصورت اندکی با حناں کشور  
 ز ہجر آن برادر در ہنانش  
 ۱۰ چو دیدی روئے خاں چیرے از آن  
 چاں بے صلح ماہی را تیر پوست  
 نمیدانست چوں او نیک بُد را  
 ولیکن بود حناںِ عظم آگاہ  
 بدیں خوش بوداں باز شکاری  
 ۱۵ بریناں مہر آن مہر دل افروز  
 کہ کرد حناں زان ماہت ثریا  
 ز شرمِ شاہ بانو ماندنِ موش  
 ولیکن مہرِش اندر جاں درونِ فِت  
 کہ ایں ہنگامہ شادیش برخاست  
 دہ ہفتہ ماہ را بستہ کلا لہ  
 از ان مستی ہی اُفتاد مینخواست  
 چراغِ افروزِ گوہر ہائے رایاں  
 مشابہ بود چوں روئے باز  
 غمِ میسراد ہر دم توانانش  
 از ان رونقش خاںش بود در جاں  
 بمر آن برادر داشتی دوست  
 گماں بردی برادرِ جفتِ خود را  
 کہ از نہ طاقِ جفتِ اوست آن ماہ  
 کہ زان اوست کبکِ مرغزاری  
 چو ماہِ نوہمی انہر دہر روز

ہم - ایں ہنگامہ = آن نگاہ ۴ - مت از شیر ست ۸ - شاہ گونہ ست - رویش برابر ع = رویش  
 باز رجح ست ست جہ پچوں بے باز رکھا ۱۰ - باناں ست ۱۱ - در تیر پوست ست  
 ہم - منید اوست ست حاشیہ

منادہ دل شدہ جاں برکف دست  
 چو ز دغا نگی جاسوس کالا  
 چو طراران بانوں بردن جاں  
 بعزت در پزیرد عاشق ازوے  
 کہ ہر چندش خوری بہ شد گواراں  
 خلیلاں را بود باغ براہیم  
 بنامیں دوز ہے نور علی نور  
 دو دل بودند یکہ گیر گرفتار  
 چنیں بخشید بہلما راحت و روح  
 بشارت یافت از بخت نکو خواہ  
 بفرش خاص جہت سائی مے بود  
 خضر خاں را بخواند اکند عصر  
 کہ بیروں افگند راز نہاں را  
 کہ گشت بخت و دولت کا پرہ داز  
 کہ نار و چرخ چوں آں مہ لبزدون

بخونریزی کر شد تیر درشت  
 درون جان خیال زلف و بالا  
 ہوائے دل بکنج سینہ پناں  
 جھائے کاہد از جاناں پیائے  
 ۵ مے تخت جو رکھنند اراں  
 ہر آتش کاں بنیر و زبست سیم  
 و گر شد ہر دو دل زیں شعلہ معمور  
 خضر خان و دولرانی دریں کار  
 کنوں حرنی کہ من خواندم دریں لوح  
 ۱۰ کہ چوں آمد و دولرانی بدرگاہ  
 برسم بندگی بر پائے مے بود  
 بفرخ روزی اندر خلوت قصر  
 اشارت کرد بانوئے جاں را  
 خلف را از خلیفہ گوید ایں راز  
 ۱۵ دولرانی نخستہ دختر کرن

۲- زلف و بالا سرباغ جمعاً = زلف بالاع ۳- بانوں سٹا = درافون ج ح ۲ = درافون  
 سح ۴- بعزت کا ۵- بت سیم سٹا ۶- نور علی نور سٹا ۷- بودند یکہ گیر سٹا ج ع سح ۸  
 = بون یکہ گیر ع ۱۵- چوں اور سٹا ج ع ۲

ز لینِ نعمتِ دیدارِ در پیش  
 چنیں تاہشت سالہ دخترِ رائے  
 خضر ہم شد براں حالت کہ کوشد  
 بلطائ میر سید از ہر جریدہ  
 ہ کہ بادش در پے پے غنچہ شکافست  
 مہین بانواں را جُست یک روز  
 خضر خاں چوں بے سبزی چاکشت  
 بساید کرد نخلے ہمنیش  
 پس آنکہ عزم شد سلطانِ دین را  
 ۱۰ کہ چوں خالِ خضر خاں الپخان است  
 بُدِرجِ عصمتش دُزیتِ مستور  
 کندش باہرِ اراں ارجمندی  
 چو ایں اندیشہ محکم گشت نہ را  
 بسوئے الپخان فرماں فرستاد  
 الپخان کاں بلندی یافت از بخت  
 بودی سیریش از یوسفِ خویش  
 نہاد از دور گردوں برنم پائے  
 کز اں چشمہ زلالِ خضر نوشد  
 نیم آں بہارِ نور سیدہ  
 ولے ابر حیا در پردہ ہفت  
 نہائی گفتش لے شمع شب افروز  
 کہ خواہد عالے را سا باں گشت  
 کہ بر خور دار گرد دیوہ چنیش  
 ہم آں معصومہ پردہ نشین را  
 کہ زیب چہرہ دولت بدان است  
 کہ چوں خورشیدِ نتوانِ دیدش از نور  
 بعقدِ آں زمرہ دُعتد بندی  
 نویدِ خواستگاری داد مہ را  
 ازاں اندیشہ خیرش خبر داد  
 پذیرفت آں مبارک مژدہ از بخت

۹- تمام نمونوں میں مبارک سولے کے۔ گمراہ میں بھی مبارک کو پھیل کر نال بنایا گیا ہے ۵- ابر حیا سہ = بروی  
 حیا سہ ۱۱ = روئے حیا ۱۲ = مہن بانوان سہ ۱۳ = حب دے ۱۴ = میں بانو سے خود ع  
 ۱۵ = تان نخل سہ ۱۱ = از نور سہ ۱۲ = از دور جمع

بازی بود شاں عشقی کہ یک دم      نمودندے جدا در بازی از ہم  
 بند چوں عشق در بازی مجازی      شد آں بازی در آخر عشق بازی  
 چو طفلانے کہ با ہم لعب سازند      ہم کہ طاق و گاہے جفت بازند  
 نہانی باختندی آں دو مشتاق      ز طاق ابرواں ہم جفت و ہم طاق  
 ہ ہر بازی گمے چوں خورد سالان      دویدی خورد شیر باغزالان  
 بریں آیں کہ تا بگزشت سالے      سری برزد ز باغش ہر نہالے  
 شناسا شد و دل را فی ہم از بخت      کہ بخت اوست ایں فرماندہ تخت  
 بطالع ہست در بہتر زمانے      قرانش با چاں صاحب قرانے  
 فلک چوں سروری بخشد سری را      کند پیوند ادنیک اختری را  
 ۱۰ کند چوں زہرہ با بر جیں دیدار      سعادت با بد ہر آید پدیدار  
 شدی ہر سو کہ آں خورشید پایہ      صنم رفتی بدنبالش چو سایہ  
 بنودی ز وجد ادراگاہ و بیگاہ      چو نور از آفتاب و پر تو از ماہ  
 دویدی شمسِ الہم پس و پیش      ز تاب مہر سوئے سایہ خویش  
 بیکجا خورد شاں بودی جدا خواب      نخوردندی دے بے یکدگر آب

۱- ہر دم با ایضاً از بازی ح ۴- آں دو مشتاق سر سر تا ح ۵- ہر دو مشتاق ع  
 ۲- بیں سر ح ایضاً ز باغش سر ح ۳- ہر نہالے سر سر تا ح ۴- ح =  
 نو نہالے ع ۵- زان اوست سر = جفت اوست ب ۱۰- چوں زہرہ سر سر تا ح ۵- ح =  
 زہرہ چو ع ۱۳- کہ ماندہ سر

زیاد او شود آسوده بانش  
 دو فرتد رافت سو گند باین  
 بُرند از هم دو پیکر آشنائی  
 صواب آن شد که دولو لوی هم بُرج  
 ۵ خوش آمد ای سخن بانوئے شه را  
 بجائے شه شد و جائے دگر دست  
 ہمیں شد رسم دورانِ ستم ساز  
 کجا بُرج از دو کوب کرد معمور  
 کجا دو مرغ را خانه بهم ساخت  
 ۱۰ فلک کو بند ہامی بُرد از بند  
 غرض ہر یک بخلوت جائے خود رفت  
 پس از یک ہفتہ آن ماہ دو ہفتہ  
 خضر خاں کردی از دورش نکاہے  
 دولرانی ہم از دہالہ چشم  
 ۱۵ خضر خاں رست کردی مون از پیش  
 نیاساید ز نام او ز بانس  
 دومہ را بعد ممکن نیست کاین  
 میسر نیست ایشان را جدائی  
 شود ہر یک چراغ در دگر بُرج  
 دو منزل شد معین ہر دومہ را  
 دو جاں کجا و فلغ پوست از پوست  
 کہ نتواند دو کس را دید و مساز  
 کہ باز از یکدگر فگندنشان دور  
 کہ باز اندر میاں تنگی نیندخت  
 چہ شک گر بگلاند ہر پیوند  
 بیائے دیگران نہ از پائے خود رفت  
 بخد مت آمدی از تاب رفتہ  
 بر آوردی ز دل دزدیدہ آہے  
 بدیدی و فگندی شعلہ در شمع  
 چنیں کردی سلام دلبخویش

۱- نیاساید حج ۲- پیوند بان حج ۳- ایضاً نیست ممکن بعد سلام- این دولو لوی برج ستر

۴- ہمیں شد رسم سلام حج ۵- ہی رست سلام= ہی شد رسم ع ۱۰- بند با حج ۱۱- بند با حج ۱۲- بند با حج ۱۳- بند با حج ۱۴- بند با حج ۱۵- از پیش سلام سلام با حج ۱۶- در پیش ع

مُتِا کرد با صد زینت زین  
 شدند اهل حم زین نکت آگاه  
 بر سیم بندگی و نیک خواهی  
 که دخت اینچاں چون شد مقتدر  
 ه نه او بیگانه شد از دور پیوند  
 خضر خاں که ز بهار زندگانی  
 نباید کای گلی کش بار گردد  
 ازین مهر که گیتی ز دوست گلشن  
 بر این آتش اگر خاشاک پوشیم  
 ۱۰ بمانا خان بر خور دار نوخیز  
 چون غنچه دل بشاخ سبز بسته است  
 بهر بادی در دصد جامه چوں گل  
 از آن گاهی که دخت کرن گجرات  
 بگوش او که این گفتار در شد  
 ز بهر چشم ملک آں قره العین  
 درون رفتند پیش بانو شاه  
 نمودند اندراں درگاه شاهی  
 که گرد و همیش باحنان کشور  
 که او هم شاه بانور است فرزند  
 بهر سو میزند شاخ جوانی  
 ز خا غیبه تش انکار گردد  
 نموداری که مارا هست روشن  
 چو روشن تر شود نا که بجوشیم  
 بباغ حن دارد در غبته تینه  
 ز گلرویان دیگر باز رسته است  
 نه ریحاں دامنش گیرد ز بیل  
 حواله کرد شاهنشده باں ذات  
 تو گوئی در تش جان دگر شد

۴- مقدار ۵- بیگانه شد در سرب کا = بیگانه شد از دور جمع ۲- ۴- یار گردد  
 رب جمع ۱ = بار دارد جمع ۲- ۸- مهر و که ۱۰- همانا خاں بر خور دار نوخیز سار  
 بجمع ۲- ۱۲- همانا خاں بر خور دار نوخیز ۱۲- صد جامه چوں گل سرب ۲- ۱۲- ۲  
 = صد چاک چوں گل حب = چوں جامه صد گل ع

گرفتار شکم راناں عزیز است      پرستار جسد راجاں عزیز است  
 کے کو عزتِ معشوق داند      کجا از نمان و جانفش یاد ماند  
 اسیرِ عاشقی راجاں چہ باشد      چو جاں گم شد حدیثِ ناں چہ باشد  
 در آں سینہ کہ گشت از جانِ خود سیر      بود برگ و ترہ پیکان و شمشیر  
 ۵ دو غنچہ از خورش بے نوش ماندہ      بخ از خونِ جگر پر جوش ماندہ  
 خوری کا شام و خوردش نام کردند      جگر خور دند و خوں آشام کردند  
 گئے رفتی بیریے لقمہ شای زیر      کہ دیدندی جمالِ یکدگر سیر  
 غذائے روح چوں برداشتی دل      شدی تن ہم بخورد و خویش مائل  
 و گرنہ ہر خویش کاں پیش بوئے      اگر حوا بدی خططل منوئے  
 ۱۰ میان آں دوسرو پائے در گھل      پرتاراں بے بودند یک دل  
 چہ راز سوئے شہ پوشندہ راز      چو راز سینہ با جاں گشتہ و مساز  
 ستادہ راست ہر چار اندریں فن      بان چار غصہ عمدہ تن  
 سہ بودند از کینہ زان دروئے      دریں کردہ شہ راز ہمنوئے  
 یکے عزت کہ اوزاں راز داری      مشرف شد بغیر استواری  
 ۱۵ دوم کرنا کہ از نیکن خبر بود      ز بد چوں نیم نام خویش کر بود  
 سہ دیگر یاسمن خوشبو تر از آب      چو گھل کو گنجہ اندر بستر خواب

ہم - برگ ترہ سارا صاحب دہ = برگ و ترہ ع = برگ ترہ حوا ۱۴ - از راز داری ۱۶۵ - نہ یگر  
 یاسمن خوشبو تر سارا صاحب دہ = سوم بدیاسمن خوشتر ع

سنبہر خدمت دیگر گزرتے      گل فلکندی بجاک دبر گزرتے  
 جسد ہا دور و جانسا یکہ گریار      زبا نہا گنگ و ابرو ہا بگفتار  
 پریش ہر نظر زیں سوبیانے      بیاسخ ہر مژہ زان سوز بانے  
 کرشمہ تیغ میزد در چپ در است      ولیکن آب دیدہ عذریمنخواست  
 ۵ جگر بے صبر و تنہا در قناعت      مژہ در خشم و لبہا در شفاعت  
 بہر ایں در درون اوج گروش      بنازا و از درون ایں جس گروش  
 درون یکہ گرد در رفتہ پناہاں      نہ قالب در میاں گنجیدہ فی جاں  
 دو آئینہ گرا ز رسم خیالی      رود در یکہ گرنو د محالی  
 دو شمع اچہ بوند از یکہ گردور      ولے پیوند یا بد نور با نور  
 ۱۰ چورفتندی دگر در خلوت آباد      شدندی با خیال یکہ گرشاد  
 چو گشتند اندراں دوری خیالے      ز گریہ چوں خیالی در زلالے  
 خیال یکہ گرد بر گرفتند      ز مہر سینہ ترک خور گرفتند  
 غم از تن خورد در اغبت بروں برد      شکم را شعلہ از خواب دل برد  
 کسے کش سوز مبعده در فروغ است      ز سوز دل سخن گوید دروغ است  
 ۱۵ چو داغی نیست چند از گفت ابتر      زباں دیگر زبانا نہ ہست دیگر

۵ - قناعت ع سرب د = صناعت سرب ح ح ج ع ا - کاد عا شہ ۶ - در درون سرب سرب

ح ح ح د = درون ع ع ا - بانور سرب ح ح = در نور ع ع ح ح د ۱۲ - ترک خور ح ع

= ترک سرب ح ح ا ب



دوم آن مشک ریزی کن سر ہوش  
 یوم لادی گرفتہ بر سر این بار  
 چہارم خواجہ کافور سرائے  
 چو صفرا میں ز عفت مختلف بود  
 ۵ کہ از گاہ او ہم اندر راز مستور  
 غرض آن محرم در شام شبگیر  
 دروں سوزا ز جاننا داشتندی  
 بنمسا مونس دو یار جانی  
 چہ خوش گفت این مثل یاری بیاری  
 ۱۰ غم ارچہ بے عدد باشد چو باران  
 شود یک ذرے ریگے غرق دریا  
 چو یک سر باشد از باری ہر اسان  
 چو باشد بے ستونے بر سر بام  
 غم کس ہمہ کے را در گیر  
 نہ نقل غم چنان زیباست در خورد  
 خزیدہ ہچو زلفش در بن گوش  
 کہ در ہند نیست لادی بار بردار  
 کہ بد چشم و فرائد و نشانے  
 کہ سر حرف امانت چوں الف بود  
 بگنجیدی چو در کوزینہ کافور  
 شدہ جاسوس چشم فتنہ چوں تیر  
 بروں پاس ز باننا داشتندی  
 کہ بے مونس مباد از زندگانی  
 کہ ہمہ غم را بید غمگساری  
 توان خوردن بروئے غمگساران  
 برد کوہی چو کشتی شد نہیا  
 دوسر کیجا شود بر گیر دآسان  
 ستوں گرہت زیر نش گیر آرام  
 کہ مہماں زلہ غم بر گیر  
 کہ از ہم صحبتاں تنہا توان خورد

۴۔ سر حرف سر سرائے ج ب د کا = بر حرف ع ۵۔ کہ از گاہ او ع ح د = کہ د گاہ او سرائے = کہ دیگر  
 ج = کہ از گاہ او ع ۶۔ راز جاننا سر سرائے ج ع د ح ۷۔ سوز جاننا ع ۹۔ آن مثل ج ع ا ع د =  
 این مثل سرائے = گفتاں ج

چہارم سوئے بیرون بندہ خاص  
 بجن خلق آئینی تماش  
 شگرفی زیر کی و کار دانی  
 سواری چاہی کو گاہہ نخیسہ  
 ۵ فراوان خدمت شہزاد کرد  
 گہ و بیگاہ از آن خورشید پر نور  
 چو خاں را در نہاں ہمد ہم بود  
 چو شہ رفتی ز خلوت خانہ بیرون  
 بروئے اوستی کردی دل پر  
 ۱۰ فشانہی جملہ غمہائے جلک خائے  
 اگرچہ آں چشمہ در بیرون کشیدن  
 چو آں چشمہ کہ در زادن در آید  
 صنم ہم داشت پنہاں محرمے چار  
 یکے نرگس کہ گر خار سے برہ دید  
 ز رحمت آیت بر لوحِ اخلاص  
 حسن خلقی و احمد خواجہ ہاش  
 بر زم اندر دلی در بزم جانی  
 دو آہو گشتی از یک چو بہ بیتہ  
 گئے چو گاہ زوہ کہ ز حنم خوردہ  
 بنودہ ہچو سایہ یک زمان دور  
 دریں سودائے دل محرم ہو بود  
 برویش دادی ایں افسانہ بیرون  
 بگریہ غرق ہچوں رشتہ در  
 کہ باشد بہر غمہائے دگر جائے  
 فزون تر گشتی از افسانہ کشیدن  
 چو آب افزون کشی افزون تر آید  
 طریق محرمیت راستہ او  
 ز پیش نازنین از دیدہ برجید

۲۔ بجن خلق سراجو ایضاً بجن خلق و احمد سراج خلقی محمد ۵۔ گوی خوردہ کا سراج حاشیہ ۶۔ در بہا  
 ہمد او سراج ۷۔ در بہاں ہمد ہم بود ۹۔ ہچوں رشتہ در سراج ح ۱۰۔ ہچوں رشتہ در سراج ح ۱۱۔  
 = خون چوں رشتہ در سراج ح ۱۲۔ چشمہ سراج ح ۱۳۔ آب = چشمہ ح ۱۴۔ خود آں چشمہ  
 سراج ح ۱۵۔ خوش آں چشمہ سراج ح ۱۶۔ چو آں چشمہ ایضاً افزون تر آید سراج ح ۱۷۔ چو آب آید  
 ۱۸۔ محرم چار ح ۱۹۔ برجید سراج ح ۲۰۔ محرم چار ح ۲۱۔ یچید ح

فنون دل کہ درجانش عمل کرد  
 بمنزل استقامت دادمہ را  
 وے در غم اول نیک خواہاں  
 کہ شد بانو براں غم ست کامروز  
 ن ز برج خاص برگیسہ دل خویش  
 بدافشاں زان خبر شبہ بے خبر گشت  
 چو باز آمد بخویش آہی بر آورد  
 بدافشاں نیست شد صبرش در آن روز  
 چو در حبیب خرد کم دید چہاں  
 ۱۰ بچاک جامہ عاشق را کن عیب  
 بدوری کے بود دل صاحبوی  
 مثل گر چوب گرنگ است پولا د  
 نہ مردم سخت تر ز انہاست در پوست  
 بر آفشاں شدہ دریدہ جامہ چوں گل  
 ۱۱ پریشاں حال آب از دیدہ ریزاں  
 ملایک زان غم اندر بال کنند

غنیمت زان پری پیکر بل کرد  
 نکرد از ہنر صفر آں جا نگہ را  
 خبر بردند بر خورشید شاہاں  
 دہد پروانہ کاں شمع شب افروز  
 بقصر لعل سازد منزل خویش  
 کہ در گشت و خرام از پائے در گشت  
 کہ دو د از ہنر کو خواہی بر آورد  
 کہ شد نزدیک کز ہستی شود منہ  
 بزد دست و گریباں کرد پاں  
 کہ اول جاں شدش چاک انگلی حبیب  
 کہ دشمن را مباد از دوست دوری  
 شود گاہ جبہ اگر دن بفسیاد  
 کہ رنجی نبودش در دوری دوست  
 خراب از خون دل نہ از خوردن مل  
 چو متاں میگزشت اُفتاں و خیراں  
 فلک زیں فتنہ در زیو فلک نہ

۲- کہ کرد بجمع ۲ ح ۲ = نکرد ۸ ح ۸ - صبرش سر جمع ۱۲ ح ۱۲ = بخدا کردن ح جمع ۲ ح ۲

= جہاں بودن ع ۱۴ - نر خوردن ح ۲ = نہ از جمع ۱۲ = بر خوردن ع

کے کس تلخیں شیریں گوار است      مہر زان صحبت شیریں کہ یار است  
در آسایش بے باشند یاراں      بفسم کن آزمون دوستداراں

## حکایت

بہمان بُزنی شد کُنہ مینے      بہ پہلو خارش بر پشت ریختے  
ہ گرفت از سبزہ زار بُزچاں نوش      کہ کرد از فرہی سختی فدا موش  
بہ بُزگفتی کہ پیش گرگ و قصاب      روم من بہر تو در آتش و آب  
لب بُزکند ناگہ گدازاں      بُز آمد باز سوئے میث خنداں  
ازاں خندیدن اندر گریشدیش      کہ با او ہم کند گداز گری خوش  
بہ نہ کرد تا بگریزد از دوسے      کہ بر یاراں ازیناں خندہ تا کے  
۱۰ بے میث است بُز را یار جانی      لے در سبزہ نے در کار جانی  
غرض القصہ چوں بانوئے آفاق      پردہ بخت رازاں دوشتاق  
اشارت کرد تا خاصان در گاہ      برنداں ماہ راز آنجا شبانجاہ  
بقصر لعل دارندش نہانے      چنانکہ اندر خنہ نہ لعل کانے  
چو غم کار گشت آن حلقہ راجزم      کمر بستند چوں حلقہ دراں غرم  
۱۵ در اندیشید بانو باز در دل      سواب اندیش شد زان راز در دل  
کہ چوں پردہ روم غرازے      بتا پاک اوفتد باز شکارے

۳ حکایت بطریق تشبیہ و تمثیل ترجمہ ہے۔ ۱۔ سہم بہمانے ۵۔ سبزہ زار اُن چاں بایضاً

۱۲۔ میں جو ۱۹۔ بھاپاک

زبس کز شرم بے پایاں نجس بود      سخن را قلب ز درخپش بیل بود  
 بپایخ گفت من از بان قصه      شتاباں میشدم سوئے شیعہ  
 بود اندر شتابم جائے پرہیز      ز داند پر سپہن نے نیزہ تیز  
 دریں زخمی تو ہم خود منضم باش      کہ با چوبی چه یارم کرد پاداش  
 ۵ یونشندہ کہ کرداں نکتہ در گوش      سخن را جان دید و ماندن موش  
 اگر چہ ایں لمحہ ز اول صبح دم داشت      از ان خورشید دوم صدق پندت  
 وزاں پس بر طریق مسرتابی      بے گفتش دعائے زندگانی  
 پس آنگاہیش گفت اے دیدہ شاہ      ز رویت چشم بردا دیدہ کوتاہ  
 رد گر چشم زخمی در جہالت      جہانی کور گردد در خیالت  
 ۱۰ اگر چشم تو کائے آتش براں نے      شدی خستہ عیاذ باللہ ازوے  
 فلک گر آں دو چشم افکار کردی      چہاں با ماد و دیدہ چار کردی  
 فلک را اگر کشیدندی ہمہ چشم      چہاں بودی کہ پاداش گسہ چشم  
 جہاں کس را ازیں بے دیدہ بودن      چگونہ رو تو انستی نمودن  
 اگر چہ کوری دارد زمانہ      بماندی کور تر زیں جاودانہ

۱۔ قلبہ ز روح ۲۔ کا زہ ۳۔ ح ۴۔ دریں زحمت ۵۔ دریں زخمی سرخ ۶۔ دریں زخم  
 ۷۔ ح ۸۔ منضم باش سر ۹۔ ح ۱۰۔ منضم باش ع ۱۱۔ ز اول ع ۱۲۔ اول سر  
 ۱۳۔ ح ۱۴۔ ایضا جمع پندت ۱۵۔ ان دو چشم افکار ۱۶۔ ع ۱۷۔ با دو چشم  
 ۱۸۔ خار سر ۱۹۔ با دو چشم کار ۲۰۔ ایضا دو چشم چار ۲۱۔ جہاں سر ۲۲۔ ح ۲۳۔ چہاں  
 ع ۲۴۔ ۱۔ بماندی سر ۲۵۔ ح ۲۶۔ نماندی ع

پریدہ جاں ز تن دیو و پری را      نماندہ تاب ماہ و مشتری را  
 شہ و شہزادہ با چندیں رقیباں      دریدہ جامہ و امن تا گریباں  
 گلشنِ پژمرده و زنگس گسار      چو شاخ ز عفنش برگ گلنار  
 ہر اں کاں تختہ تحیرت فرو خواند      چو نقشِ تختہ در حیرت فرو ماند  
 ۵ کے آں حال پُرسیدن نیارست      چہ پُرسیدن کہ خود دیدن نیارست  
 یکے از خاصکاں کش بود یارا      بہر سید از سر رفیق و مدارا  
 کہ لے چشمِ جہاں را نور دیدہ      چو تو چشمِ جہاں نوری ندیدہ  
 چہ حالتِ ایں دُآں غمِ برنتِ صیت      شکافِ فتنہ در پیہِ اہنتِ صیت  
 کہ امی خار دامنانت گرفتہ است      کہ امی غمِ گریبانانت گرفتہ است  
 ۱۰ ز گردِ کیتِ ایں بردامنانت خاک      ز دستِ کیتِ ایں پیرِ اہنتِ چاک  
 کہ تیزت دیدہ تا چشمش بر آریم      کہ خارتِ خست تا تیغش گزاریم  
 ورتِ دل رفت جائے غیر مقدور      در آغوشِ دہیم ار خود بود حور  
 شہِ دل خستہ از بسیم و و افسر      کہ باشندش بدولت ہر دو بر سر  
 بصدقِ ایں باجر خواندن نیارست      غمِ دل بر زباں راندن نیارست

۲- رقیباں سر سرب کاع ۲ = رفیقان ع ۲ ایضاً تا دامن گریباں س

۴- ہر اں کاں سر سرب = ہر آنکداں ع ۲ = ہر آنکو ع سرب

۸- چہ حالت داین غم ایضاً شکافِ مینہ ۱۱ = خستہ ۱۳ = بودندش دکا

= باشندش سرب سرب ع ۲ = باشندش ع

بدای نمود میله خان اعظم  
 بتن پوشید گتانی چو مستاب  
 چو شہ تشریف رسوائے بدل کرد  
 زبس کاں ہر ہمہ دلمائے غمناک  
 ۵ از آں ساں کسوت رفتہ زساں ق  
 ہمہ کردند پان پان تقسیم  
 نہ آں پان بجائے بند کردند  
 چو از جاں پان بود آں پان چند  
 از آں پس آگئی دادند شہ را  
 ۱۰ دولرانی کہ میشد در درگھر قصر  
 خضر کو غم مخور کا شوب جاں نیست  
 گرفتار دل آرام از دروں یافت  
 چو باز آمد ز رفتن سر و آزاد  
 کہ گل چسند بہار خویشتن را  
 ۱۵ نہانی بلبلے را داد پیغام  
 کز آں جامہ تنک دل تر بود از غم  
 تنک بر برگ گل شد قطر آب  
 بد لہا داغ آں کسوت عمل کرد  
 شد از غم چاک چوں آں جامہ چاک  
 کہ بود از مہر صبحی چاک داماں  
 چو نان نیک مرداں تہر تقسیم  
 کہ جان پارہ را پیوند کردند  
 ز جانی ہم بجانی یافت پیوند  
 کہ در منزل بٹاتے ہست مہ را  
 توقف داشت آنرا بانوئے عصر  
 ہنوز آں چشمہ حیواں رواں نیست  
 چو جاں ساکن شدش دل ہم تنکوں یافت  
 نہال ملک را در سر شد آں باد  
 بہو سد غنچہ کو چک دہن را  
 کہ رو چوں باد سوئے آں گل اندم

۱- تنک دل تر بہر سہا حج ۵ ع ۱۰ = تنک تر بود سہا = تنک تر دل بُدع

۴- ز غم شد حج ۵- بسااں حج کا ب ۸- پان بد ب ۱۱- جاں بہت- رواں بہت حج

۱۳- در جان شد حج ۵ ع ۱۰ = بر سر شد سہا ۱۴- بہر سہا ب

چراغِ کُنی زینِ گونہ در خویش  
 چه گوئی اے فدا و دورانِ دُور  
 چه گردِ انم برائے عمرِ جاوید  
 برایشان من خود ایں گردشِ چه سخم  
 ۵ سرِ نی کت بدیناں کار کرد است  
 که تو شاہی چناں گزِ خسران  
 چناں کن ایں دم از نے نیزہ پر نیز  
 نصیحت گوئی زیناں در سخن بود  
 چو جانِش بے خبر بودند راں گشت  
 ۱۰ چو زانجا چند گامے پیشتر شد  
 پرستار اں بخدمت در دویدند  
 بلبھائے تنک بردند در پیش  
 چو روئے ناخنش کیجاسرو بن  
 چو پوشندش نمی باشد بر اندام  
 که زیناں چشم زخمی آید ت پیش  
 محلِ قرباں کنم با جَدی و ثورت  
 بفرقت مشتری با ماه و خورشید  
 که میگرددند خود برفِ قُتِ انجم  
 ز خوابت گوئی باید ار کرد است  
 که گستاخی کند غارت بد اماں  
 که فردا رَد کنی صد نیزه تیز  
 دے عاشق بکارِ خویشتن بود  
 حدیثے چند از و بشنید بگزشت  
 بشکوی نشاطِ خویش در شد  
 لباسِ پاں از بے بر کشیدند  
 که در ناید بوصف از صفوتِ خویش  
 که گنجِ صد گز اندر در زِ ناخن  
 غلط کردم ز بادی بافت دَام

۲- دوران و دورت ح ۳- یا ماه س ۴- برایشان س ۵- پرین  
 ح ۲= بدیناں س ۳= برانسان کا= برانسان ع ۴- دے س ۵- ح ۶= دل س ۷  
 د ۱۱- برکتہ نہ س ۲= در کشید ع ح ۱۲- یکسان س ۳ ح ۵= یکجا س ۷  
 د ح ۱۲- تاری بافت س ۴ ح ۲



خود او آں عیشِ جانِ افروزِ مینو است  
بخواہش ہر شبے آں روزِ مینو است  
لبش درخندہ شد زان لذتِ کام  
بدلِ صبرش منہ اندو در تن آرام  
براں شد کز پے ہمنان خود را  
بہ آوردن فرستد جانِ خود را  
بپاسخِ گفتِ محرمِ را کہ رُو باز  
برفتنِ جانِ من با خود کن ہنس  
ہ دران خدمتِ بوسِ از من زیرِ را  
نشانِ بردیدہ آں مسندِ نشی را  
ز راہِ مردمی سوئے من آرش  
نشانہ بردو چشمِ روشنِ آرش  
و گردارِ درِ چشمِ چوںِ تولی عار  
و گردازِ دیدہ من ہم کند ننگ  
ق ازین بہتر ندارم فرشتہ اش  
۱۰ دلم آنجاست کو آں مسرور را  
پس آں وعدہ طلبِ اشد رضا کوش  
کہ چوں نیز دغلاں شبِ غبر ناب  
فرستادہ بدین میعادِ دلکش  
طرب زان گو نہ بر شاہِ اشتہم کرد  
۱۵ بدان دل شد ز جانِ ناشکیبہ  
کہ پادارنِ مندِ غدرے بخواہش  
کہ در ہر گام بوسد پائے اورا  
کہ در زمینِ وعدہ کردش حلقہ در گوش  
در آید شبِ کُنجِ ما چو مستاب  
بطاعتِ گاہِ فرماں باز شد خوش  
کہ پافسزِ ارجستِ پائے گم کرد  
کہ چپِ نطعِ مہلتِ را چو دیبا

۱- خود او آں سرسراستہ ع ۱ = خود آں مع ۴- با خود کن س ۵ ع ۶ ح ۱ = کن با خود ع

۸- ایں ننگ س ۶ ح ۲ = آں ننگ ح ۶ ع ۱۱- آں وعدہ س ۶ ح ۲ = از وعدہ ع

۱۴- پافسز ارب ح ۲ = پافسز ع ۱۵- زجاناں س ۱۵

بگوش از من کہ لے شمع دل من  
 تو گر نادانی و عالم ندیدہ  
 زمین بشنو کہ خوں آسمان چسیت  
 ز بہر آنست این گردنہ پر کار  
 کجا باہم دوتن را داد پیوند  
 چو حال اینست آن بہ کا دمی زاد  
 دہد از روئے یاراں دیدہ را نور  
 چو خواہد عاقبت بودن جدائی  
 بیالے بے تور و زمین شب تار  
 ۱۰ بروز آریم بر رویتو یک شب  
 بجلوئی لبست انگشت یازیم  
 سر و پا گم شدہ سویت شبایم  
 بگردشکرت در شور گردیم  
 جوانی دہ کا می شد یار باشد  
 ۱۵ چہ گلرخ را رسید این مرز دہ دوست

ز تو سوز و گدازی حاصل من  
 گلے از باغ عالم برنجیدہ  
 بجائے کاساں میگردد آن چسیت  
 کہ یاری را جد اگر و انداز یار  
 کہ از ہم باز شاں دوری نیگلند  
 دمی باشد بروئے دوستان شاد  
 زمانی نبود از ہم صحبتاں دور  
 غنیمت داشت باید آشنائی  
 کہ چون شبائے دوری رفت بسیار  
 نخست پائے بوسیم آنکے لب  
 مگس گردیم گر چہ شاہ بازیم  
 شویت ذرہ ہر چند آفتابیم  
 سیما نیم و پیشت مور گردیم  
 امیدم را کلید کار باشد  
 بگنجید از طرب چون غنچہ در پوست

۱- بگوش ستر ستر جمع کد جمع ۲- گبوع ۲- دایچیدہ ح ح سوع کد ۸- دیدن جدائی ب ۹- رفتہ  
 بسیار ح ۱۱- یازیم ح ۱۲- یازیم ح ۱۳- یازیم ح ۱۴- یازیم ح ۱۵- آن مرز دہ ستر  
 جمع کد = این مرز دہ ع ب ح ۱۶

غلط کردم نوید من زبانیست  
 که جاں آنجا ز میروب سر نیست  
 بمیرے آفتاب امشب تیرپاہ  
 کہ من شب زندہ خواہم دشت باہ  
 نفس گر خود ز عیسیٰ وام بردی  
 گر امشب دم زدی لے صبح مردی  
 شب روز از تو ناخوش بوئم لے غم  
 چو تورفتی شبے خوش روز من ہم  
 ۵ من آن شربت امیدم امشب  
 من و آن چشمہ خورشیدم امشب  
 گمے میرم زینش چشم غماز  
 گمے از نوش لب زندہ شوم باز  
 گمے دریب سیمیں دست یا زرم  
 گمے بازلف مشکیں عشق با زرم  
 چو ہست اندر دل تنگ آن دل آرای  
 دہم در چشم خویشش جائے آرام  
 ۱۰ ہمہ شب زو نشاط و ناز خواہم  
 ہم بوسہ بوسہ بوام و باز خواہم  
 بگوئے باد آن سر درواں را  
 کہ استقبال کن بخت جواں را  
 نباید از خیال خویش کم بود  
 کہ دور از من نیار دینم دم بود  
 ولیک از تو نخواہم آمدن پیش  
 کہ گل مستور بہ در غنچہ خویش  
 چو بویت با صبا صحرایم است  
 ہماں بویت کہ پیش آید تمام است  
 ۱۵ اگرچہ از بو تو ہم دل بدلع است  
 کہ رامش با صبا دہد مرغ است

۴- ناخوش بودم سر سرب جمع د = ناخوشنوم س = ناخوشنوم س = ناخوش بود ع ۶- یازیم س = تازم ع ۷

۱۱- کن سر و جواں را س ۹ کا ۱۵- اگرچہ از بوئے تو ہم دل بدلع س = اگرچہ از بوئے تو دل ہم بدلع س س ۷

= اگرچہ از بوئے تو دل با پرلغ ع = اگر از بوئے تو ہم دل بدلع ع

وگر ممکن بود در حال چوں باد  
 چه کوہِ غم نهاد اندر دل تنگ  
 کجا دیوانه را سنگ باشد  
 چو آب از تشنه باشد تیر پرتاب  
 ۵ چو باز رگاں که با سو و مہیت  
 چو در پیمد ملت را زمانہ  
 دگر بان بحکمِ عمد و پیاں  
 صنم خود بود مانده چشم در راه  
 فرستاده زد دولت زدگی سخت  
 ۱۰ سبب نوشد طرباے نہاں را  
 شرابِ خوشدلی در دوا دساتی  
 بدیں شادی بیایے چلگی خاص  
 چھاں گویاں غزل از جانبِ شاہ  
 زجا بجد رفتہ بر روزِ میاں د  
 کہ خود را چند روزی داشت بانگ  
 کزو تا صبر صد فرنگ باشد  
 بیا شامِ زمیں را تشنه چوں آب  
 نماید شربت آبیش دریا  
 وگر عذرے نماںد اندر میاں نہ  
 سوئے بلقیس شد مرغِ یلیماں  
 کہ تا در چشم او کی رہ کن شاہ  
 نوید میہمانی بُرد بر تخت  
 بہانہ جملہ باقی شد جہاں را  
 نماںد از شاہمانی ہیج باقی  
 بچنگِ خویش کن خمرہ قاص  
 کہ پا کو باں خمرہ بجانبِ ماہ

## غزل از زبان عاشق

۱۵ من مہب میہمانِ جانِ خویشم چہت او جانِ من مہمانِ خویشم

۱- در روزِ سہرا سہرا کاع د = بر روزِ سہرا سہرا کاع د ۲- چوکوہ ب ۳- ایضا بانگ سہرا سہرا کاع د

۳- دیوانہ را سنگ سہرا سہرا کاع د ۴- دیوانہ را آن سنگ ع ۵- با سو و ج ج ع د ۶- ح

= از سو و ج ع ۱۰- باقی شد سہرا سہرا کاع د ۱۱- ح = شد باقی ع

بیارید از فلک گلگونہ نور  
 کہ ماراروئے میتابد زیاری  
 اگر بد تیرہ شہائے جسدانی  
 بیائے چشم دولت روشن از تو  
 چہست این دیدہ بہر خاکِ آن پائے  
 کنوں شد وقتِ آن کائے خراماں  
 زجاں خواہم باستقبالِ آیم  
 مراد امان عصمت دور از انوہ  
 کسے کش دامن کو بہت برپائے  
 ۱۰ ملے جاں میفرستم پائے کو باں  
 ہمیں جاں را باطِ راہِ خود کن  
 اگر جاں گرد دم پا مالِ غمِ حسیّت  
 بقائے خواہمت کنہیچ سانی  
 بخواہید از بہشتم زیورِ حور  
 کہ با او جان و دل را بہت کاری  
 رسید اینک زمانِ روشنائی  
 کہ گردِ جُہرہ من جکشن از تو  
 بدیں منصب ندادم سرِ مرہ راجے  
 نوازی دیدہ رازاں گردِ داماں  
 ملے در قیدِ مستوریتِ پایم  
 بے سنگیں تراست از دامنِ کوہ  
 زجاں گر کوہِ جہنم بندہ جہنم از جاں  
 باستقبالِ پایت خاکِ رواں  
 براں پانہ گزر بر ماہِ خود کن  
 تو باقی ماں کہ من خواہم تو زیست  
 نباشی بے دولرانیِ زمانی

صفتِ ماہتابی کہ پیش او مہرِ روشن پوہ ابرِ حیا بر رو کشیدہ

۱۵ شے دادہ جساں رازِ یورِ روز سے چوں آفتابِ عالمِ اندروز

۱- بخوید از بہشتم جو ۲- می باید ستا جو ۲-  
 ۵- بدیں ستا جو ۲- بریں ع ع ادب ستا۔

دلے تا چند دل در خون تو اس دشت  
 کہ بوئے مشک و گل نتواں نہاں دشت  
 چہ آرام یادگار خدمتِ خاص  
 نمیدانم متاعی بجز اخلاص  
 ہیں تحفہ غمت شد نزد من بس  
 بیاراں تحفہ غم چون بُرد کس  
 ولیکن چوتوام نزلے کشتی پیش  
 میاری یادگارے جز غمِ غیش  
 ۵ چو بر بط زن زوایں خوش نغمہ درود  
 زچوب خشک داد آبی واسہ درود  
 نوا سازِ دگر رودے دگر ساخت  
 باسخ زیں نواے نغمہ بنوخت

### پاسخ از لبِ معشوق

بشارت میدہد بختِ بلندم  
 کہ من امروز بر روی سپندم  
 زمانہ دولتِ مکار ساز است  
 تانہ رفعم راس فر از است  
 ۱۰ جہاں می بندوم پیہ ایہ ناز  
 وفامی بیزدم در پردہ راز  
 سعادت میکشد شانہ بمویم  
 سپہ آئینہ میدارد برویم  
 دوزلفم فتنہ را میدہ خینہ  
 دو چشم غمزا را میکند تیز  
 بنادوی میخورد جانم غم امروز  
 ہم از شاد لیت چشم را غم امروز  
 مبارک می پر چشم سیاہم  
 مگر خواہد نمودن روئے شاہم

۲- یام بام چوتوام نزلے کشتی ترا حجب د = گرتوام نزلے کشتی ترا حجب = چوتوئے نزلے کشتی سریع = گرتویم  
 منزل کشتی ۵- ابی و امرد در ستر ستر کا حجب د = ابی و افزدوع ۸- بر رویت ستر ستر ۱۰- جہاں ستر  
 ستر ستر حجب د = چنان ع ایضاً بیزدم ستر ستر حجب د = می داردم ستر ستر حجابیہ = می میدم  
 ب = می پرودم ۱۱- میکند ستر ستر حجب د = ع = د = میکند کاغ

نشانِ روز در شہائے دیو بجور      چو در دریائے ظلمت چشمہ نور  
 در آن شب کز فروغِ سبز گلشن      زمانہ بود چوں دریائے روشن  
 نہانیِ وعدہ محکم گشت خاں را      کہ با ہم یک تنی باشد دو جاں را  
 ہماں شب ز اتفاقِ بخت ناگاہ      طلب شد شاہ بانورا بدر گاہ  
 شد آن مستونِ عصمت بر آنوے      بوند کردہ بہر بندگی روے  
 ازیں سویافت فرصت عاشقِ مست      خضرِ خاں کآبِ خضر آرد فرا دست  
 بے صبری شدہ زان شمع سرکش      چو پروانہ کہ پاکو بد بر آتش  
 نہ دل بر جا کہ غم را پائے دارد      نہ صبر آنکہ دل بر جائے دارد  
 پرتارِ ان محرم نیز زیں درد      دیدہ در چرخِ جان دمِ مرد  
 زانہ بکہ عزت زار گشتہ      بن جانِ عنبر نیشِ خوار گشتہ  
 کبودی یافتہ رخِ یاسمین را      ز حسرت بر زمیں سودہ جیس را  
 دم کر ناگرہ بر بستہ درنائے      بزاری دمبدم نالان چو کزنائے  
 بسوز دل در آن تابندہ متاب      زدوری تافتہ شمس جہاں تاب  
 ہمہ تن مہرِ بد آن شمس پر نور      اگر شد تافتہ ہم بود معذور  
 نزدِ دُزد در متابِ چوں شیر      چو خود متاب رہزن شد چہ تدبیر  
 اگر چہ کاہش مہ روشنش بود      ولے متابِ روشن رہزنش بود

۵۔ بدانوے ساج ۹۔ خان ب و ۱۲۔ دگر کرنا ساج محمد ع ۱۳۔ یافتہ سرب د

۱۶۔ مہ برنش م

فلک نوری که گرد آورده از مهر  
 از ان گلگون کرده ماه رچهر  
 نموده آفتاب آسمان تدر  
 جمال خویش در آینه بدر  
 همه خورشید و ام از نور جاوید  
 دو چندان باز داده و ام خورشید  
 تان زیر نور آسمان پوش  
 بمان نوع و سا پر نیاں پوش  
 بخن آرایش هر هفت کرده  
 و بال خندان نابود گشته  
 فگنده تیغ کین مریخ خوریز  
 زحل چون مشتری مسود گشته  
 ونب را چرخ میمون کرده تسدیس  
 عطارد کرده در شعری تسلیم تیز  
 فلک دل بته در بیدل نوازی  
 ۱۰ بخواب خوش جهان آرمیده  
 زبستان و هوای آنکه مشتاق  
 قصب پوشی که بریاری رسیده  
 بر آتش و ستار کوه و منزل  
 بزرگان قائم و سنجاب بردوش  
 ۱۵ چو گل زردار در خزر کرده در خنر  
 برهنه مغلان چون در خنر رز

۲- نموده سراسر سراج حجاب و = نمودی ع = نفقه ع ۳- مفر خورشید نور از دام جاوید با

۴- زیر نور سراسر حجاب و = دح = زیور نوع سراسر ایضاً لعل سراسر حجاب و = حراج = حراج = نوع و سا ع

۹- بیدل نوازی سراج دك ح = پے دل نوازی ع سراسر ایضاً با هم اندر سراسر حاشیه



قول افتاد در حضرت نیازش      بکام دل شد اختر کار سازش  
 برآمد تیرہ ابری ناگہ از غیب      ہمہ گہمائے انجم کردہ در حبیب  
 گرفت از پیش گردوں پرده داری      نہاں شد ماہ در شبگون عماری  
 چنان میخبت برق از بام افلاک      کہ بودش بیم افتادن سوئے خاک  
 چنان گیتی در برابر و باد شد گم      کہ چون خس مے پرید از باد مردم  
 قیامت بود گیتی جملہ تاریک      قرآن آفتاب و ماہ نزدیک  
 کہ دمہ گرچہ بود آں شب ہراساں      ہی باست خاں را ہم بدانساں  
 بجائے خویش بالمش را بستر      نمونہ کرد و پوشیدش بچادر  
 سزائے چار بالمش مند آرائے      یکے بالمش نگرچوں داردش جائے  
 بجائے سروچوں جا کرد بالمش      ز بالمش خاست سرو نوہنالش  
 کینزے پاسباں را کرد بر راہ      ق کہ گر آید کے از بانوئے شاہ  
 گجوی کا نیک است آن بخت بیدار      بخواب خوش چو بیداراں خبردار  
 خود آری اہل دولت راز ہر باب      بمعنی عین بیداری بود خواب  
 نہ بینی تیغ سلطان خفتہ در نماز      از دور رہائے امن و ایمنی باز  
 بخنجد گرچہ نفل شیر در دشت      نیارد دامن و دد سپہ امنش گشت

۱۔ اختر ماہ جمعہ ۱۵۔ آخر جمعہ ۱۵۔ چنان گیتی تراجم = جہاں گیتی جمعہ ۱۵۔ ایضاً پر جمعہ ۱۵۔ ۱۶۔ گرچہ  
 تراجم جمعہ ۱۵۔ ۱۶۔ ہر جمعہ ۱۵۔ ۱۶۔ نگر تراکا = نگہ ۱۵۔ ۱۶۔ خود آری اہل تراجم = چو داری بخت و  
 جمعہ ایضاً اصل بیداری جمعہ ۱۵۔ ۱۶۔ اہل بیداری ع ۱۵۔ ۱۶۔

چاں میخواست رفتن جانبِ ماہ  
 کز اں عقبِ نشے کم گرد آگاه  
 چو دختِ اَلِپِ خاں بدجفتِ ایں طاق  
 برادر زاده بانوئے آفاق  
 کہ گرد حضرتِ بانوئے معصوم  
 شود رمزی از اں دیباچہ معلوم  
 کند خونِ برادر زاده خویش  
 شود آزرده از فرزندِ دل ریش  
 ۵ دهد دوریِ فزون تر ہمدماں را  
 بود بیمِ سیاستِ محسناں را  
 وز آنو چشمِ درن مانده دلبند  
 کہ یارب کے چشمِ آید خندان  
 بخود میگفت کشتِ ایں ماہتابم  
 کہ شب رفت و نیامد آفتابم  
 پرستارِ او نیز اندرِ غنیم  
 چو مرغِ گندہ پرافتاده پر کم  
 نشسته نرگسِ پژمرده بیمار  
 بہ مخموری و صفہ از درِ خار  
 ۱۰ ستادہ مشکِ ریز از دیدہ خونریز  
 جگر در دل چو مشکِ قلبِ مہینہ  
 در اں مہتابِ روشن خان بے صبر  
 ہمی جہتِ آسماں را پاں ابر  
 بدر دل تمنائے ہمی نخت  
 نیازِی از دل شوریدہ میگرد  
 بسوزِ سینه سودائے ہمی نخت  
 ازاں جاگاہِ عاشقِ فتحِ درہاست  
 دعایِ میخواند و آبِ دیدہ میگرد  
 ۱۵ یکے عاشقِ دگر صاحبِ سعادت  
 نیازِ دردِ منداں را اثرِ ہاست  
 دعایش در رود بالا بعبادت

۲۔ اَل طاق سٹا ۶۔ در اں سٹا ۷۔ کشت سٹا ۸۔ کشت ع ۹۔ نرگس سٹا ۱۰۔ اَلِیضاً و صفہ اس  
 سٹا ۱۱۔ ح ۱۲۔ صفہ اسٹا ۱۳۔ قلبہ آمیز باع ۱۴۔ عنبر آمیز سٹا ۱۵۔ خان بے صبر ۱۶۔ د ۱۷۔ جان بے صبر

۱۳۔ آب دیدہ میگرد سٹا ۱۴۔ آب از دیدہ میگرد سٹا ۱۵۔ آب دیدہ میخورد

چو زبور ان گل زان بُئے شدست  
 بدآن نزدیک کافته چوں گل از دست  
 چو در پنجره در شد جوان شیر ق  
 که بر پنجره شیر افکن شود چپیر  
 ستونی بود شد تکبیر برانش  
 بروزد تکبیر جان و ستانش  
 نه اسباب صوری مانده جان را  
 نه یارای سخن گفستن زباں را  
 ستاده هر دو چوں دوسر و نوخیزه  
 بیکدیگر نطفه داد داشته تیز  
 دو دیده چار گشته گاه دیدار  
 بدین زیر منت مانده هر چار  
 دو مردم در دو چشم یکدیگر نور  
 چو دو دیده بیکجا و زهم دور  
 دو تیاره قرآن کرده بیک برج  
 زهم بے بهره چوں دو در بیک دُبح  
 دو طائوس جوان با هم رسیده  
 دے طائوس هر دو پر بر زید ه  
 دو گلبن در یکے گلشن شکر خند  
 بوی یکدیگر از دور خنده سند  
 دو شمع شکر افشان شب اندوز  
 ز سوز یکدیگر گرفت دو در سوز  
 دو بیدل رو برد آورده مشتاق  
 نظر با جفت و دل با جفت و تقاطع  
 بتاراج طبیعت حیرت و شرم  
 کجا باز از عنائی شود گرم  
 قوی گشته ز حیرت عشق را حال  
 عجب حالی زلال از چشمه جسته  
 جگر با تشنه لبها مهربسته

۱- بدآن سراسر آب حوض - بران حج آدم - مانده خان را حوض - منت گشته ب

۱۱- شب افروز خداد = در شب روز سابع ۱۴۱۰ - بحیرت ب

چو خاں کرد ایں وصیت پاسبان را  
 در اں ظلمات شد عزم نہانی  
 بنود اندر بسیا ہی راہ پیدا  
 نہ از پا اندریں رہ بلکہ از فسق  
 ۵ بُد آن نزدیک برق گیتی افروز  
 نہ بد چوں برق را پرواے دیگر  
 ہمیکہ در برہم گریہ بزاری  
 چو گریہ ابرو اند خلق حالی  
 ولے آنکو گرفت راست جائے  
 ۱۰ چو عاشق در رسید آنجا کدل خواست  
 از آن سود در رسید آن دلتاں نیز  
 گل کر نہ نیز دشس بود چندے  
 گل و باری نباشد سرد و یار  
 نہ تنہا بوئے گل بود آن ز گلزار  
 ۱۵ چو آن بود در دماغ خاں دروں رفت  
 بپاس کار خود خوش کرد جاں را  
 خضر اسوئے آب زندگانی  
 نہ روشن کو کب و نہ ماہ پیدا  
 رواں شد سوختہ در پر تو برق  
 کہ از پردہ بروں افتد زبس سوز  
 فتد امانہ آنجا جائے دیگر  
 براں در ماندگی و بیعتاری  
 کہ ہست آن عارضی و بلکہ حالی  
 شناسد کا برہم دارد دھوکے  
 بخلوت وعدہ باد نخواہ شد راست  
 بہار تازہ و سرد و جواں نیز  
 دہان ہر گلے در نیم خندے  
 عجب سرے کہ بود آوردہ گل بار  
 کہ با آن بود بوئے یار ہم یار  
 نسیم جاں بمنغر جاں دروں رفت

۳- کوکبہ ستارہ ۵- بصد سوزب ۱۱- از آنجا ساع ۱۲- گلے کر نہ جمع کد ایضا ہر یکے سا  
 ستارہ جمع ۱۳- ناری ستارہ ۱۴- ایضا بود آوردہ گل بار ستارہ جمع ع ۱۵- آوردہ گلے بار  
 ع = بار آوردہ گلے دنا ستارہ = بر آوردہ گلے ع

چو غزلت دید کارِ مروت و دشوار  
 اگر در قسّۃ العین شمشاد ق  
 اگر صعبان ما گرد و سپندش  
 بدیں اندیشہ دستِ عاشق زار  
 ہنوز آں جسّہ راکم بود سماں  
 کمال دوستی باشد بہ بنیاد  
 چو نبود دامن عصمت منازی  
 بہ بزم خسرو از شیریں سخن پرس  
 نشہ ہر دو دلدار و فاجوے  
 خیالِ ایں درو گشتہ پدیدار  
 دل شیریں تا قوتے داشت  
 چو طاقت طاق شد در سینہ چاک  
 چو افتاد آں نبالِ تازہ و تر  
 سراندر پائے خضر نازنین سود  
 بدل گفت ایں نشاید داشتن خوار  
 معاذ اللہ کہ یا بد چشم بد راہ  
 کجا باشد از آں پس سودمندش  
 گرفت و بُرد و بنانندش بریار  
 کہ یازد دست در کبکِ حزاماں  
 کہ از شہوت نیاید مرد را یاد  
 ہوس بازیست آں نے عشق بازی  
 خراش کو کہن از کو کہن پرس  
 چو دو آئینہ با ہم روئے در روئے  
 جمال او دریں بنمودہ دیدار  
 غمان شیرے از سر پہنچہ نگذاشت  
 بہ بہوشی فہر غلطیہ در خاک  
 صنم خود بود شاخِ سہر بے بر  
 ز سودائے خضر صفہ اش بر بود

۲۔ کہ گرت ۳۔ کجا باشد سر سبز صاحب ع ۴۔ گرد و ع ۵۔ کمال آں دستی مع ۶۔ کمال دستی مع  
 ۷۔ کمال آں دستی مع ۸۔ بازی بودنے ع ۹۔ بازیست نے آں ب ۱۰۔ طاقتے سر  
 ۱۱۔ بر خاک سر ۱۲۔ نمانے سر ۱۳۔ سہر بے بر سر ۱۴۔ بر بود سر سر ۱۵۔ ع  
 = افزود ع حب د

کماں دارانِ رغبت تیر درشت  
 نہ امکانِ زدن بر آہوئے مست  
 ہوئے دل ہیکر دازدروں جوش  
 تحیر با نگ بر میزد کہ ماموش  
 جواں شیریں زکارِ خویش خنداں  
 کہ صیدش پیش داد بر بستہ دنداں  
 ہوس دل را بجباں مشغول کردہ  
 غرض را از عمل معزول کردہ  
 ۵ ازیں سواستادہ عاشق زار  
 درون رفتہ بوجہ اندر دل یار  
 بمعنی گر چہ بود اندر دل دوست  
 بصورت می ندید از دوست بجز پست  
 در آن بیوشی کش زار می کشت  
 رمیدہ خویش از رو آتش از پشت  
 تنش را با چہاں زور و دلیرے  
 گستہ عشق باز وہائے شیرے  
 بلے نازِ غنہ لانِ قصب پوش  
 دہ شیر افگناں را خوابِ خرگوش  
 ۱۰ چو مرغی بست دل در سبزیِ شلخ  
 پریدن پیش ممکن نیست گستاخ  
 چو چمنے سُرخ شد در لالہ نگے  
 عجب بود گر آید پا بسنگے  
 وز آنسو نازین با جانِ پر جوش  
 ز حیرت ناز را کردہ فہاموش  
 نہ زلفش را کندِ فستہ در پیچ  
 نہ تندی در کمانِ ابرو شس ہیچ  
 شدہ میکس وجود تند خینہ ش  
 دلے میداد ہم دم مشک یزش  
 ۱۵ کئے کو بیدلت و مبتلا ہسم  
 بدل دادن کجا گردنہ اہم

۱- آہوئے مست سہما حجب ۲ = آہواں مست ۴ - را دل بجاں سہ = دل را بجباں  
 سہما حجب ۲ = داری بجاں سہ ۴ حاشیہ ۹ - یکے ناز ۲ حجب ۱۰ - سہزہ شاخ  
 ۱۴ - سست خیزش ب

دلے چوں سو بسو آوازمی کرد  
 باز می گفت عاشق نازین را  
 همه جا پرده ستر راز باشد  
 پتولہ کاں سخن گوید لب لب  
 ۵ کہ گر گفتار اور ابشنود کس  
 عبارت کردہ ام زینگو نہ عنسری  
 در آندم کاں دو بخود رو برو بود  
 بسوز سینه دو یار وفادار  
 ز دل بر چہ رخ انداز گشتند  
 ۱۰ جگر پر خون و جانہا پر ہوس بود  
 خضر گوی کہ اسکندر ہوس گشت  
 چوروزی را نباشد روز ہنگام  
 کسے کش چرخ فردا بسرہ کرد  
 دو کوکب را چو رجت شد بنزل  
 ۱۵ سراسر درد ہائے کمنہ نوشتند  
 برون زدیل درد از چہما سخت  
 برون پرده کشف رازی کرد  
 چہ کردی خاص غتا ز می خنیں را  
 شاید پرده کاں غتا ز باشد  
 برائے جان من پوشیدی امشب  
 حکایت چوں توان پوشید از اس پس  
 برون ننگند عاشق جسہ بفری  
 ز بانہا را چہ جائے گفت دگو بود  
 وداع یکہ گر کرد نہ ناچار  
 پس از ہم دیدہ پرخون باز گشتند  
 قدم میرفت و روہا باز پس بود  
 کہ تشنہ ز آب حیوان باز پس گشت  
 رسیدہ باز گرد و لقمہ از کام  
 کجاش امروز باشد بہرہ خورد  
 ز چہیم ہمہ و پرویں ریزش دل  
 دل و جان گر داز سرگرد شد  
 صوری را بطوفان غرق شدخت

۱- برون پرده ستر راز حب ح ۵ = برون از پرده ستر راز حب ح ۶ - کردم این زینگو نہ سرب ۵  
 ع ۱۴ ح ۱۴ - نصہ خورد ستر عاشق ۱۵ - دل جانان باب

پرستاراں چو چشم آنو گفند  
 زہول اندر پریشانی فتا دند  
 پرید از بادِ ہیمت جانِ ایشان  
 نمودند اندر آں حالتِ شتابی  
 ہ چہ نالش ہا کہ کردند اندر آں سخت  
 چو زان صفہ آدمی ہشیار گشتند  
 شدہ مسدود بحالِ خویش تن گم  
 کنیزاں را مسموم آید جاں بہ تن باز  
 بدیناں تاگزشت از شبِ دوپہ  
 پس اہل راز کردند اندر آں جہد  
 پر یوش جامہ ابریشمیں داشت  
 از اں سرپردہ ابریشمیں ساز  
 کہ جاں از بہر شادی جائے میرفت  
 چناں بود آں پتو کہ گرچہ دل بند ق  
 بناخن روئے وز سر موئے کندند  
 ز چشم اشکِ پشیمانی کشا دند  
 بہ بست از بخودی دندانِ ایشان  
 زدند آں سبزہ و گل را بگلابی  
 کہ تابید ارگشت ایں دولتِ بخت  
 ہاں عنہم را در غمخوار گشتند  
 کہ چون گرد و ازیناں حالِ مردم  
 کہ بہ ہر یک زباں بستہ دہن باز  
 بنود از کامِ دل جہاں را سپہ  
 کہ مہدی باز گرد و جانبِ ہمہ  
 کہ بوتر دایم عقدا در کمیں داشت  
 بگوشِ خاں چہاں می آمد آواز  
 دل از بس شادمانی پائے میکوفت  
 کہ جانِ پاں بتواں کرد پیوند

۹۔ ہیار ستر ستر جمع آب د ح ۲ = بیدار ع ۶۔ بکار ستر ستر جمع آب د ح ۲ = بحال ع ۹۔ دو کا

ب ح ۱۲۔ ازینکے جامہ ب ایضاً خاں چناں ح ۵ = جانِ خاں کا = جاں چناں جمع ۲ د ع

۱۴۔ جانِ پارہ بتواں ستر ع ۲ ب ۵ کا = باجان پارہ بتواں ستر ح ۲ د = باجان پارہ

نواں ع



خرامش سُوئے بستانِ که کردم  
 بصحنِ گلشنِ گلگشم افتاد  
 نه بے فرماں درو جہند ہوائے  
 در آں رضواں سرای بادشاہی  
 ہزاراں سربالا دست بنداں  
 گلی دیدم کہ با او نیست خارے  
 ہاں گو نہ شدم از بوئے گل مت  
 چو در چشم نبود است آنخوردم  
 بآبِ زندگانی راہِ جستم  
 ۱۰ بکامِ دل شد آن شربتِ چشیدہ  
 نبوداں مردمِ چشمِ ارچہ در تفت  
 دو جاں بایکد گردلاری داشت  
 بمعنی روحِ صافی شربتِ آشام  
 غذائے روحِ مردم را بود خورد  
 تماشا در گلستانِ کہ کردم  
 کہ بود زہرہ کاخِ بگزر دباد  
 نہ بے دہشت زندمرغی نوائے  
 نسیمِ دولت اندِ عطرسائی  
 ہزاراں غنچہ اقبالِ خداں  
 خزاں نادیدہ تر تم نو بارے  
 کہ از مستی نبرد م سئے گل دست  
 رسیدم بر لبِ لب تر نکردم  
 کفے ناخوردہ از مے دنت شستم  
 ولے نے از دہن از راہ دیدہ  
 دلم دزدید و اندر دیدہ در رفت  
 متاعِ کالبسِ بیکاری داشت  
 جسد را کام از شربتِ بنا کام  
 غذائے تن بجوانست در خورد

۳۔ از دہشت ب ۴۔ سرے سرے سرباب ح ۵۔ قباۃ ع ۵۔ سرور والا سٹا ح ۶۔

۶۔ کہ با او نیست س ۷۔ نہ با او نیست سرباب ح ۸۔ ع ۱۱۔ بنوداں سرباب ح ۱۲۔ بنوداں سٹا

= بنوداں ح ۱۳۔ کفے سٹا ۱۴۔ خشک از شربت کام ۱۵۔ خوش از شربت کام ب ۱۶۔ مردم

را بود سٹا ح ۱۷۔ ع ۱۸۔ ح ۱۹۔ مردم راست ع

گر اول بودشان کجیاں گدازی  
 بلفا ہر گر چہ یکدیگر بُریدند  
 بقطع اندر میان آں دو دلبند  
 بسا اندک جدائی کاں بامید  
 ۵ ازاں زرمی بُرد استادِ زرساز  
 شکایت کردن از دوری نہ رسیت  
 کسے راصحبتِ جاناں دہد ذوق  
 کسے کو دمبدم حلوا پزد دیر  
 بدوری قدر باشد یا وراں را  
 ۱۰ وراں دردِ جدائی خانِ مشتاق  
 رواں چشمش ز دستنگی چورودی  
 چو گشتی ز آتش دل در تَف و تاب  
 بیامطرب فرو گویند غنم زو  
 یکے صد شد گداز عشق بازی  
 درونِ دل بیکدیگر رسیدند  
 بخونِ گرم شد پیوستہ پیوند  
 رساند مژدہ پیوندِ جاوید  
 کہ با کف شیر پیوندِ بسم باز  
 کہ قدر آبِ بے پہلوئے جویست  
 کہ یکچند بے بسوزد جانش از شوق  
 ہم اندر دیدن حلوا شود سیر  
 قراں از بعدِ بُعد است خستہ را  
 نہانی میزد افغانائے عشاق  
 کسے مونس نہ جز رود و سرودی  
 زدی بر آتشِ خد زین غزل آب  
 بزین آبی بجانِ آتش اندود

### غزل از زبان عاشق

فرو گولے خیالِ یارِ دمساز  
 کہ من شبِ باکہ بودم یارِ ہمزاز

۳۔ پیوستہ چُنب ۴۔ بامید ۵۔ استائی زرساز را ایضاً با کیرب ۶۔ نے پہلو

۷۔ تاب ۸۔ بل پہلوئے ۹۔ برد زیر ۱۰۔ خان ۱۱۔ جان ۱۲۔ ع ۱۳۔ ح ۱۴۔ س

۱۲۔ آتشِ خد ۱۳۔ ح ۱۴۔ آتشِ دل ۱۵۔ ع

چو خود بودم یکے طاؤسِ طنار  
 بہ نرہت جائے خود و جسموہ ناز  
 ہمائے بر سرِ من کرد سایہ  
 کہ تدرم را بگردوں برد پایہ  
 سحر کہ در شبستان خفتہ بودم  
 کہ بخت نیک خوابی خوش نمودم  
 کہ پیداشتہ چرا غم روشن از دور  
 شبنم را شمع داد و شمع را نور  
 بے پروانہ جسم از براو  
 کہ چوں پروانہ گردم بر سر او  
 چو دیدم خود چرا غم بود خورشید  
 کہ مہر دم زد و صبح می شد  
 کجا پروانہ را باشد آن تاب  
 کہ گرد گرد خورشید جہاں تاب  
 بسا بشما کہ در جہاں خفتم  
 مگر روشن شود و قتی خیالے  
 کہ ناگہ آن دم صبحم اثر کرد  
 ہماں مہری کہ بود اندر دل من  
 بان کافتابی کاہ از گشت  
 مرا با آ پنجان نہ خندہ فانی  
 نظر میدارم از دورانِ گردوں  
 خدا یا از اتصالاتِ مسائی  
 ہمیشہ شمس را روشنائی

۴- روز را نور ح ۶- چرخسم سترتاب ح ح ۷- چرخ ع ۸- از جہاں ستر

۱۱- ز طالع سترتاب ح ح ۲ ب = بطالع ع



اگر بشندی از مرغ نوائے  
 بہر سوئے کہ ابرے سرکشے  
 تمام ارباز را نم شرحِ ایں حال  
 ولیکن الغرض زیں داغِ دوری  
 ہ بفردوسِ جسم باغیتِ دلکش  
 بکشورِ کجانا در نالے  
 ز گلہائے خراساں گونہ گونہ  
 نیاورده ز زمی تابِ متاب  
 ہوا شستہ جمالِ ارغواں پاک  
 ۱۰ بنفشہ بہر چشم بد بقیل  
 دمیدہ برگِ نازکِ یاسمین را  
 بر آبِ نترن نسری شکر خند  
 ز گلہائے ترہند دستان ہم  
 گل کون کہ دو چرخِ گرداں ق  
 ۱۵ بتری آب را در کوزه کردہ  
 بر آوردی بدر داز سینہ وائے  
 چو ابراز دیدہ بارانش چکیدے  
 نگویم حال یک شب تا بیک سال  
 فروریزم نمطہائے ضعیفی  
 کہ فردوسِ ارم بود چناں خوش  
 درونوشیدہ از کوثر زلالے  
 نمودہ ہر یکے دیگر نمونہ  
 زلالہ خوں چکیدہ داز من آب  
 شدہ گوگردِ سرخ از رنگِ گل خاک  
 کشیدہ در بُنا گوشِ چمن نیل  
 لباسِ پریناں دادہ زمیں را  
 چو دہمشیرہ نزدیک مانند  
 شدہ سگشتہ باد و بوستان ہم  
 پدید از خاکِ پاک ہند کرداں  
 لطافت آب از دور یوزہ کردہ

۱۔ دائی مجموعہ ادح = آہے ۶ - نونذہ حب ۹ - رنگ ادب ۱۳ - باد و بوستان تا

جمع آب دح ح = باغ و بوستان ع مراد مانیہ -



۵ دگر آں رائے چنپہ شاہ گھما کہ بویں مشکبار آمد چو لہا  
 چو عشوقِ منسبر ناز پرورد وے رنگش چو روئے عاشقان زرد  
 چو پیکانِ زرو بدریدہ آساں بہ پیکاں صفِ گھمائے خراساں  
 بروغنِ پروردش بہر سدا کہ سر از مشکِ ترگیسہ داثر ہا  
 ۱۰ دگر ما دل سرے کشِ طرّفہ نامے برنگِ طرّفہ مر وارید نامے  
 زبا و طیبِ خود در خوشنغم گم بطبتِ نامِ صندل کردہ ہنرم  
 ہیئتِ چیتِ دبرگش خرد و باریک بہر جیب و بد لہانیکِ نزدیک  
 برندش شہر شہار چہ بود خشک چنیں گل کم گیسہ از نافہِ مُشک  
 بویں بکہ دہا گشتہ مایل شدہ در گردنِ خواں حُمایل  
 ۱۰ دگر آں سیوتی برگے شکر رنگ قوی گل شکری بہر دلِ تنگ  
 نصیبِ بوستانِ درغوبِ طیبی نصیبِ افزائے گل زابِ نصیبی

۱۔ است کار آمد سب ۵ د ح ۱ ع = مت کار آمد ع = مت می آید س = مت کار آمد س = مت کار آمد  
 (مشک نامہ) ح ۱ س کی روایت سے مجھے خیال ہوتا تھا کہ غالباً یہ لفظ مشکبار ہی جس کی صورت کا تب نے بگاڑ دی ہے  
 اس قیاس کو میں نے مسودہ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا تھا۔ لیکن متن یا اختلافات میں اس کو شامل کرنے کی جرات  
 مجھ کو نہیں ہوئی۔ نقشہ اختلافات مرتب ہو چکنے کے بعد یہ شعر محکو فرہنگِ جاگیر میں یں اتفاقاً مل گیا۔ جہاں ”راویچہ“  
 کے تحت میں مندرج پیش کیا گیا ہے۔ اسی روایت کو میں ترجیح دے کر متن میں شامل کرتا ہوں (دیکھو فرہنگِ جاگیر)  
 مطبوعہ کتبہ مصنفہ ۱۵۹، نیا احمد ۳۳۔ پیکانِ زرو س ۵ د ح = پیکانِ زرو ح = پیکانِ زرو س = پیکانِ زری ع  
 ۶۔ بد لہا س ۱ س ۱ ح ۱ ع = بد لہا س ۱ ح ۱ ع = بد لہا س ۱ ح ۱ ع = بد لہا س ۱ ح ۱ ع = بد لہا س ۱ ح ۱ ع = بد لہا س ۱ ح ۱ ع  
 ۱۱۔ دوتاں س ۱ ح ۱ ع = دوتاں س ۱ ح ۱ ع = دوتاں س ۱ ح ۱ ع = دوتاں س ۱ ح ۱ ع = دوتاں س ۱ ح ۱ ع = دوتاں س ۱ ح ۱ ع

گل صد برگ را خوبی ز صد بیش  
 بان دفتر شیرازہ بستہ  
 اگر چہ پارسی نامند اینہا  
 گرایں گل در دیار پارسی زاد  
 ۵ ہم ایں لشکر دین صحرا برآمد  
 بے گلمائے دیگر ہندوے نام  
 ازیں سویل پیشانی کشادہ  
 وزاں سودا رہائے عاشقاں جائے  
 بخوبی کیورہ جا در کافش  
 ۱۰ صبا ہر گل کہ کردہ ہم غنائش  
 از وزر گس شد ہمیار و قیاب  
 ز بویش حُسنِ خوبان معطر  
 ہر آن جامہ کہ ازوے بو گرفتہ  
 نمودہ صد ورق دیباچہ خوش  
 زہر برگش سرشک شیر بستہ  
 وے در ہند زادند از زمینہا  
 چرا زونیت در گفتار شاں یاد  
 ہم ایشاں را علم ایخبا برآمد  
 کز ایشاں بو برد و مشک خطا وام  
 بیک گل ہفت گل بر ہم نہادہ  
 ہمہ تن بہر دلمارا شدہ جائے  
 نشانِ نقتہ و زمینا غنائش  
 سپرافکنندہ از نوک سنانش  
 رنایاں در خواب خوردہ جتہ از خواب  
 دو سالہ خشک و بویش ہمچاں تر  
 دریدہ جامہ و بویش ز رفتہ

۲۔ زہر برگے ح ۲۔ گرایں گل سرسٹا ح ۲۔ دج ۲۔ گراینا ع۔

۵۔ ہمیں لشکر ح ۲۔ ہفت توب ۹۔ ازقرہ ست

۱۱۔ بے آب ستا ح ۲۔ دج ۲۔ قیاب ع ۱۲۔ طو خوبان ع ۲۔ جامہ خوبان ح ۲

= ملکہ خوبان ع ح۔



کدّامی گل چنیں باشد کہ سالے      دہد بود و رماندہ از ہنّا سالے  
 بتان ہند رانبت ہمیں است      بہر یک مئے شاں صد ملک چین است  
 چہ گیسری نام از فیما و خنخ      کہ غالب تیر چشم اند و ترش رُخ  
 چہ یاد آری سپید و سُرخ رادے      چو گلہائے خراساں رنگ بے بوے  
 ۵ وگر پر سی خبہ از روم و از روس      از ایشان نیز ناید لایہ و لوس  
 سپید و سر دہچوں کُندہ یخ      کہ ایشان رم خورد کانونِ دوزخ  
 خطائے تنگ چشم و پست بینی      مثل را چشم و بینی خود نہ بینی  
 لبِ تاتار و دُخداں نباشد      خُتن را دُخداں چندان نباشد  
 سمرقندی و آنچه از قند ہارند      بحسن نامی ز شیرینی ندارند  
 ۱۰ بمصر و روم ہم سہیں خندانند      ولے چستی و چالاکی ندانند  
 اگر چہ بیشتر ہند و ستاں زاد      ق بسبزی میزند چوں سدا زاد  
 ولے بسیار باشد سبز تر      بلطف از لالہ و نسہیں نکو تر  
 بے زیب کینز سبز فام است      کہ صد چوں سدا زادش غلام است  
 نہ سبزی بے نمک چوں برگ کشتیز      نمکدانی و بردی تر ترہ نیند  
 ۱۵ نہ چوں طاووس بے دنبال زشت اند      کہ در خوبی چو طاووس بہشت اند

۳۔ نام نیالی جہ سدا بیع د جہ ۲۔ نام از فیما ع م۔ رنگ بے بوے سدا جہ ۵۔ لایہ و لوس  
 سدا جہ ۲۔ لایہ و بوس ع جہ ۶۔ رم خورد سدا بیع ع جہ ۲۔ نم خورد سدا جہ ۷۔ دغ -  
 ۱۳۔ کینزک سدا۔ کینزی د -

چکه هر جا که یک قطره خوی از بے  
 دگر دونه که آن ریحانِ هندی است  
 سپر غم رنگ و برگش اسپر غم  
 دگر کرنے که چون ز دجّت بوی  
 ۵ بسوده مشک و بویش نام کرده  
 چو پیکانِ هیله سیوتی خُشرد  
 ز عشق بوی او جاں داده ز بنور  
 همه خوبانِ عاشق و ارجوایاں  
 قَرَنُفْلِ هم ز هندی ستانست و ردی  
 ۱۰ چه بینی آرغوان و لاله خنداں  
 گلِ مارا بندی نام زشت است  
 گرای گل خاستی در روم یا شام  
 شدی معلوم نامرغانِ آن بوم  
 ق که بودی پارسی یا تازی شام  
 چساں غفل ز دندی در ری و روم

۱- چکه هر جا خوی یک قطره ح ۲- زرتی سرتا ح ب د = بترتی ع ح ۲ = زرتیزی ع ۳- برگش  
 اسپر غم سرتا ح ۲ = برگش اسپر غم ب د = بویش اسپر غم ع ۴- که چون دجّت ب ۵- زبوی  
 ابد لمار ۶- بر پیکان ع ح ۱ ایضا سیوتی زرد سرتا = سیوتی خرد سرتا ب د ح ۲ = سر زلی خرد ع ح  
 ۸- معشوقی است سرح ح ۲ ب ع د = معشوقست ع ۹- شمره گردی ب ح ۱۰- نامی هست ب ح ۱۱- بوی  
 ح ب ع د ح ۲ = بویش نیست ع ۱۲- و تیزیش نام ح

خدا یا تا گیا ہسبز رویت      خضر در باغ و سبزہ چشمہ جویت  
 خضر خاں بادو، دیولہ تے رانی      بہم چوں خضر و آب زندگانی  
 سخن راہیں کہ با گل داشت پیوند      چہاں ز بادو سوئے سبزہ افگند  
 کنوں زیں سبزہ با صد عنذر خواہی      روم سوئے پیدی و سیاہی  
 ہ در اں باغ کہ بالا گفتہ ام باز      مدام آں مزرع دولت دشت پروا  
 ز دولتنگی چو دیدے کار شکل      شدی ز انسو گر بکنا یدش دل  
 بودی گر چہ آنجا ہسم شکیش      نمودی خار و خس آبی و سیش  
 شدی از طرہ سنبل مٹوش      گرفتہ در دلش از لالہ آتش  
 ولے پنداشتی حالے کہ بارے      جگا ہی میکم در سبب دُنا رے  
 ۱۰ خضر خانے کہ نورستہ درختش      بہ آب زندگی پروردہ بخش  
 گلش بے آب از تاب درونے      جگر بار اں ز نرگہائے خونے  
 در آں حُرم بہارِ خاطر اندر      بگرد آں چمن میگشت یک روز  
 خیال غمخوار در دل      گلش در پیش چشم و خار در دل  
 چو مرعناں نالہائے زار میکرد      دلِ مرعناں باغ افکار میکرد  
 ۱۵ ز آہے کز دل غمناک میسزد      ہمہ گہا گریباں چاک میسزد

۱- گیاہاں حج = گیاہ سبب ایضا چتر سبزہ سارا حج = چشمہ سبزہ دھجھا = سبزہ چشمہ -  
 ۲- بادولہ کی کوست سارا حج = بادو دیولہ یوٹا حج = بادل کوہست سارا - خار و خاک سارا حج = ۱۰ خضر خانے  
 سارا حج = ۱۱ - بے آب و از حج -

سیاہ و سبز و گندم گوں ہمین است  
 کہ این فتنہ ز آدم یافت بُنیاد  
 ز صد قُصِ پدید بے نمک بہ  
 کہ اندر دیدہ ہم مردم سیاہ است  
 پدیدہ عارضی رنگی است بے سود  
 کہ زیب اختران ز او رنگِ سبز بہت  
 کہ رنگِ سبز پوشانِ بہشت است  
 نتیجہ سبز زایدِ اوّل از خاک  
 نشانہ سبز بند از نشانہ  
 گلے بے سبزہ در بتانِ زیباست  
 بہارِ سبزہ دارد در جہاں نام  
 نگوید کس بسا سُرُخ یا زرد  
 بس سبزی دماغِ خیر گویند  
 کہ از نامِ خضرِ خاں دارد آثار  
 سہ گونہ رنگِ ہندتاں زمین است  
 بگندم گونست میلِ آدمی زاد  
 یکے گندم بکام اندر نمک دہ  
 سیہ را خود بدیدہ جاگاہ است  
 ۵ زبیر دیدہ باید سہ را سود  
 ازین سہ و کو تر رنگِ سبز بہت  
 بزرگِ سبز رحمت ہا سرشت است  
 چو رحمت بار گرد و ابر افلاک  
 مدد ہائے کہ آید ز آسمانہا  
 ۱۰ دل اندر سبزہ ہائے گلِ ٹکیباست  
 بہارِ ستارچہ صد گونہ در آیام  
 سبزی نقشِ لبندش زن و مرد  
 کساں کہ ز فالِ فرخِ خیر جویند  
 بزرگِ سبز زین بہتر چہ مقدار

۳۔ پدید بے نمک سر تا ب جمع 'دج' = پدید بے نمک ع = پدید بے نمک س ۵۔ ۶۔ را حتمار  
 س ۷۔ ۸۔ ابرا ز افلاک س ۷۔ ۹۔ ایضا سبزہ روید س = سبزہ زاید ب = سبز روید ع 'ج'۔  
 ۹۔ بجزع کے نامِ نفوس میں بجائے نشان کے نشانہ ہو۔ نشانہ بیند از سبزی نشانہ کا ۱۰۔ سبزہ ہائے گل س ۱۱۔  
 ۱۱۔ صد رنگ اندر ب = صد نوع اندر س۔

نیتِ بیدوش لرنده چون بید  
 بزاری گریہ کردند از دل تنگ  
 کہ تا بعد از زمانی دیر نے زود  
 چو بوئے جاں دماغش را خست کرد  
 ہ بزاری گفت کای گل کاشکے من  
 کہ تو آنجا گزرداری و من نے  
 ازاں گل کوست در صد پرده مستور  
 چہ بخت است این کہ تو از بخشش غیب  
 چو آنجا مری سبھے و شامے  
 ۱۰ جوابش را دامن کرنے بثلغت  
 بدو گویم مگر رازی کہ گوئی  
 پس آنکہ گفت نہ با صد خرابی  
 ق کہ مہ باری کہ آنجا باریابی  
 زبان خود ہمہ بریدہ اُمید  
 زوند آبی بر آں رخسارِ گلرنگ  
 نسیم جاں رگ جانفش منہ سود  
 دگر رو ہم بدن گلہائے ترکرود  
 گیا ہر بودے چوں تو بگلشن  
 گل آنجا محم است و نارون نے  
 من میسں بوئے قانع از دور  
 خزی کہ در گریباں گاہ و جیب  
 توانی گفتن ارگویم پیامے  
 کہ آخر کرنے ام ہم بشنوم گفت  
 بجویم زو مگر آں حاجت کہ جوئی  
 کہ مہ باری کہ آنجا باریابی

۴۔ بفرسود عجب حو ایضاً دل د جانش بفرسود ع ۴۔ دگر دو ہم براں گلہائے ترکرود سب ع ۴۔ دگر دو ہم  
 دراں گلہائے ترکرود = دگر وہ ہم دراں گلہا نظر کردتر = دگر دو ہم براں گلہا نظر کردحم = دگر دو ہم دراں  
 گلہا نظر کردع ۵۔ کلام کے سیاق و سباق پر کافی غور کر کے میں نے اپنی ذوق شغف کے مطابق پہلی اور دوسری  
 صوٹ کو ترجیح دی ہے اور کثرت روایت بھی اُسی کی دیکھ لیکن چونکہ ”روکردن“ کے لئے ”بر“ کا صلاب تک  
 میری نظر سے نہیں گزرا اور ”در“ کا صلا اگرچہ متصل ہو کر وہ جملہاں اچھا معلوم ہوا اس لئے لفظ ”براں“ میں نے  
 نسخے سے لیکر اپنی دانست میں مصدے کی بہترین صورت قیام کر دی ہے، شاید ۸۔ کا از نبش بخشش س ۴ ع  
 ۹۔ صبی و شامے س ۴ ع ۴۔ ہر صبح و شامے ع ایضاً توانی گفت اگر س ۴ ع ۴

۱۲۔ باریابی س ۴ ع ۴۔ ہر صبح و شامے ع ایضاً توانی گفت اگر س ۴ ع ۴



نہ دل بکشا یدم باہیچ شانے  
 بروئے دوستاں گلشن بود خوش  
 چہ کار آید چمن بے غوبروئے  
 ازاں گلشن کہ مارا ہست جائے  
 ۵ اگر چہ نے گلے ز اباغ چیدم  
 نہ بے بے بہرہ مرغے ناسرنجہم  
 اگر در عاشقی چشم گنہ کرد  
 مثل خوش ز دہنفتہ بر سرود  
 اگر شد شاخ نسیم خنک پاش  
 ۱۰ چو بر زلف ختمتہ ایں خوش نوارا  
 بپاخن مادہ از قسریاں طاق  
 غزل راہفت کرد از راہ عشاق

### پاسخ از لبِ معشوق

کہ مینالہ چنیں دگر گوشہ باغ  
 مگر او نیز چوں مادر دمنده است  
 ۱۵ گواہ باد آں مہمانِ مارا  
 مرا خود صد جراحت ہست پناہاں  
 کہ مارا تان کرد اندر جگر داغ  
 کزیناں نالہ دردش بلند است  
 کہ آخر چہ سوزی جانِ مارا  
 چہ ژوپیں میسنی دیگر تو درجاں

بگوئی از من نادیده کا می  
بصد خون دل آلوده سلا می  
وگر بنیزد آن جانِ جانا می  
بخوانی این غزل نیز از زبانم  
بر آرای فاخته با آه جان سوز  
ز سوزِ سینه این دو دِه جان سوز

### غزل از زبان عاشق

ه ندانم از کجای آید این گل  
که غارت می شود زو وقتِ مُبیل  
نیمش از که این بوستان است  
که تاراجِ نعلِ دوستان است  
گر آنو بگری اے بادِ شبگیر  
میاویزی در آن زلفِ چو زنجیر  
مجنبتانی از آن مرغول موئے  
منعطانی خشمِ مویشِ بسوئے  
ببُستانِ موی خاکِ کویش  
بر معنائی نگردی گردِ ویش  
دمِ سرد مرا از من ببرد و ام  
بدین دُبا آن غبارِ زلفِ شب و ام  
ز آب چشمِ من ابری برانگیخته  
بدین ابر آن طرفِ بارانِ فروزیده  
بگرداگرد آن نسرین و شمشاد  
نخواهم جسته همی ابرو همی باد  
دلِ شد شاخ شاخ از ناصبوری  
ندارم زینِ فروز تر برگِ دوری  
ز خاکِ خشمِ چه بیرون بیرون آزار  
که هست از گل خراشِ من نه از خار  
چو بادِ چندی چندم بهر شاخ  
چو بادِ چندی چندم بهر شاخ

۱- سلا می سلاه = پایِ حجب ع ۳۴ - این در دست ۱۰ - شب ام سبب حجب ع ۳۴ - حجاب

ع ۱۲ - آن نسرین حجب ع ۳۴ = این نسرین ع ۱۴ - چه بیرون ریزم سبب حجب ع ۳۴ - حجاب

= چه ریزم بیرون ع



ہیں بس نیست آخرباغِ جاسم      کہ دایم ہست در دلِ خضرِ حاتم  
بود آسمانِ بزمِ برپائے      سرش بادِ بزمِ آسماں سائے

جدائیِ افگندنِ تیغِ زبانِ بدگویانِ میانِ عاشق و معشوق و

رواں شدنِ ولرانیِ ازخانہٗ دولتِ سوائے کو شکِ لعل و در

فراقِ خضرِ خاںِ زرد و آہِ کو شکِ لعلِ ایساہِ گردِ انیدن

گرامی گوہرے شد آدمی زاد      نہ گو مگر کہ نہ دریا از وزاد

نہ ایں منظرِ بازیِ برکشیدند      کہ دروی ہر دو گیتی در کشیدند

ہزار افسوسِ گرتھے چنیں غوب      بنا خوبی شود در دھمِ مینوب

چو در ہرنیکِ بد نظتانِ کردم      بگفتِ غوبِ دیدم متدِ مردم

۱۰ کسے کو میتواند لعل و دُرِ سفت      چو اریزد برونِ خمرِ ہرہرہٗ در گفست

چو سوسن ہست ز آزادیِ نشانِ نش      ز بوائے خوش سخنِ گوید ز بانِ نش

نباتِ زہرہٗ اکم بو کند کس      کہ از کشتنِ حکایتِ گوید و بس

چو مشک و گلِ شوارِ غتِ زبانشی      کہ با جانِ سبہِ ہمہ از زبانشی

۱- دروے حم۳- افگندن سراسر جمع کد جمع ب ح = اُفادن از ع ۴- ازخانہٗ دولتِ الی

سرب ۵- بازیِ برکشید سراسر جمع ب ع کد جمع ۲ = درکشید ع ۱۱- ز آزادیِ سراسر  
جمع کد جمع ۲ ب = آزادیِ ع -

دلم را خو خستنی بست کاسے  
 چو تو در بوستان نالے بد انوسز  
 دلت گر چه زنگی شاخ شاخ هست  
 اگر باغے روی یا لاله زارے  
 ۵ توانی گفت با هر دل غم خویش  
 نہ چوں من بکنجی ماندہ مجور  
 نہاں چوں سایہ در پیو لالتنگ  
 کسے مونس نہ با من جز خیالت  
 دلم را روزنی ہم نیست در پیش  
 ۱۰ شدہ صدر وزن این جان پراندہ  
 و این رُوزن دو صد گرد و مبرطن  
 برم ہر دم منزار آہ نہاں زیر  
 چنانم باغنت شاداں دریں کاخ  
 چمن در گوشہ خود ادم ہوس را  
 ۱۵ چو عادت گیر شد طاس خانہ  
 تو دیگر ریشم از پیکاں چہ خارے  
 نگر مارا بزنداں چوں رود روز  
 براق عیش رمیداں فراخ هست  
 نیادیزد بد امان تو خارے  
 توانی رخت دھس گل نم خویش  
 ز رویت دور بلکہ از خویش ہم دور  
 ندانم آفتاب و ماہ را رنگ  
 بہ تنہا عشق بازم با جہالت  
 کز اں بیروں دہم دو دل خویش  
 ز زخم غم کز روزن شود کوہ  
 کہ دو دمن بروں آید ز روزن  
 کنم چوں بولعجب آشام شمشیر  
 کہ یاد م نیست ہیچ از سبزی شاخ  
 چمن زنداں بود مرغ قفس را  
 بود کنجش بہشت جادوانہ

۶- نہ چوں من سع' ح' ۸- با من نہ مونس ح' ۱۲- آہے نہاں ع' ح' ۲-

۱۴- خود ادم ح' د ح' آب = خود ادم ع' ع' -

اشارت کرد کاناں کاهل کارند  
 بفرمان مسر پوشیدہ تمثال  
 رواں سنیارہ پڑان تراز طیر  
 فگند آن گلستاں را خار خارے  
 ۵ شہ آدم بود حاضر پیش استاد  
 سخن در قصہ یوسف کہ ناگاہ  
 مرزہ چوں دیدہ یعقوب تر کرد  
 چوبشنید آن خبر جان عزیزش  
 جمال یوسفی را سود بر خاک  
 ۱۰ چو گرگ بیگناہ افتاد بیرون  
 کتاب مہنق و خط بر جاے بگزاشت  
 برہنہ پاوسہ از جا بروں جست  
 ہمی شد چوں الف زان حرف معلوم  
 چو بود از راو میداں رستہ ماہش  
 ۱۵ دو میداں وارنگ میزد بدنبال  
 اشارت کرد کاناں کاهل کارند  
 رواں شد زہر و پرویں بدنبال  
 بوئے شمس والا شد بُک سیر  
 کہ سروت راند سوئے لالہ زائے  
 کتاب عاشقی را شرح میداد  
 خبر گوئی ز لیلیاش آمد از راہ  
 ز حال بیت احزانش خبر کرد  
 نماںد از جاں خبر ز بیچ چیزش  
 زد از مہر ز لیلیا سپہن چاک  
 ہمیش پیراہن و ہم چہرہ پرخوں  
 قلم از دست کفش از پائے بگزاشت  
 ز کتب بے سرو بے پایروں جست  
 بجاناں قایم و از خویش معذورم  
 ہماں جانب نقاد آہنگ راہش  
 شدہ سرگشتہ ہچوں گوئی بے حال

۲- بفرمان مسر پوشیدہ سرسراب ع ۱۵ د ۲ = بفرمان شہاں پوشیدہ ع ۵ ح ۵- کتاباں نیا

ع د ع ۲ = عاشقی ح ۲ ۶- احزانش سراج ح ۲ = الاحزانش د ع ۸- آن خبر سرسراب ع ل ح

= این خبر سراج د ع ۹- ہرز لیلیا س -

کہ از غمازے ایشان رَمہ جاں  
 زباں با سہم باید بُریدن  
 کز خارے خلد در دل کے را  
 زباز گوی آنزایا زبانی  
 بود مانند دم دادن در آتش  
 چنیں شوگر شوی گویندہ باری  
 زباں چنیں درو شد اس کشت است  
 نہ دانایست از دے ریختن منہ  
 کہ دارد نوش و شیر میزند تینہ  
 کہ در بستان بر آرد مالہ زراغ  
 بگفتن باد یارب ہر کہ است  
 سخن را با سخن زیناں کند جفت  
 ز حال در ہم آن ہر دو مشتاق  
 فراوان بخت بانو آن غرض نیز  
 بقصر لعل سازد جائے آن خور  
 چو گردوں در تر از و مشتری را

نشاید پیا ز و سیر بر خواں  
 کے کیش خوبو پرودہ دریدن  
 بساید سوختن ز آتش خے را  
 زبانی کو کند آتش فشانے  
 ۵ ہ گوش ہستہاں گفتارِ نافوش  
 نگو گوشت بس شاستہ کاری  
 خموشی بہتر از گفتارِ زشت است  
 بے کز آن گیس باشد درو بہر  
 گس کز شد خینہ ز و بہر ہینہ  
 ۱۰ براں بل بختہ و غنچہ باغ  
 دہانے کو نگو گوشت پیوست  
 نگو گوئی کہ بود آگاہ زین گفت  
 کہ پیش منہ بانوے آفاق  
 چو اصحاب غرض گفتند ہر چیز  
 ۱۵ صواب آن شد کز آن فردوس پر نور  
 نشاندر سکھاسن آن پری را

۱- یا زبانی سرتاع ۱۳۰ نے زبانی سرب حو ۱۳۰- در ہی آن دو مشتاق سرجوع ۱۴۰  
 ۱۴۰- فراوان بخت حو ۱۴۰- سلا سب

بروئے خود ز گوشتِ خورش می بست      ز رویش بہر جہاں توشہ می بست  
 شدہ محل کشاں لرزندہ زان عور      کہ ہم دوراں مخالف بود و ہم دور  
 شتاباں چشمہ خورشید با ماہ      نہ از دوری نہ از دورانی آگاہ  
 چو تاب آں نماندش در تن خویش      کہ موئے بگلد زان موہیاں بیش  
 ہ بے سچہ برید از جسد چوں قیر      کہ آری می بُرد دیوانہ بنجیر  
 نبد جائے بریدن چوں سرموئے      ہی برید موئے خویش ازین روئے  
 کے کاوخت در موئے دل لے      بمودانِ خلاصش کی بود کے  
 کے کور اسیر یار عزیز است      سخن در سر رود و موخود چہ چیز است  
 پس آں موداد بردتش کہ باے      زمن بنیر زیناں یادگارے  
 ۱۰ نہرِ خاطرِ شوریدہ جانے      کنی انگشتِ پیشِ مہر مانے  
 بازی از شبہ انگشتِ رینے      دلم برت زان سازی نگینے  
 و گر خواہد دلت زان پیچہ چند      گس رانی کنی بر مسل چوں قند  
 ازاں موداد مت کرموئے شد تن      چو آنرا بسنگری یاد آری از من  
 پری پیکر چو کرد آں موئے بر دست      ازاں مویش سخن در لب گرہ بست

۴۔ عور ستر ستر = عور صاحبِ ع ۳۔ نہ از دوراں ستر = نہ از دوری صاحبِ ع ۲۔ بر تن ستر

۵۔ بے سچہ چو = بے سچہ ستر ستر صاحبِ ع ۴۔ بسر پنجہ ۶۔ یک سرے جہاں یضاً روئے خویش چو

۹۔ در دست ستر عاشرہ ۱۰۔ انگشت سچی ۱۲۔ پیچہ چند چو = پیچہ چند چو ۱۴۔ بردست ستر صاحب

ع ۴۔ چو = در دست ستر عاشرہ = رادست ستر ایضاً بر لب ستر

در آن میدان که با صد یارِ دجوی  
 دو پایش گشت چو گان درویدن  
 رسید و سربِ نکھ آسن درووں کرد  
 نگارِ خویش را زان چشمِ خوئے زائے  
 ۵ پری چوں دید در پافرقِ جمشید  
 بروں شد دانشِ دہوش از سرش پاک  
 گرفتش دامن از غیرت که شد دہشت  
 ہم از چشمِ تر خود ز دگلا بش  
 نمانده ماند پس چشمِ تر خویش  
 ۱۰ ز غیرت بلکہ پایش پاک می جُست  
 بر آں پابیں چه غایت اشک میکرد  
 ہم تن گشت آبِ آن چشمِ مہر  
 زبے مہ کا سانش آں پایہ جوید  
 صنم ہم رو بروئے شہ نہادہ  
 کثادی ز آبِ چشمش روئے دادہ

۴۔ در کفِ پائے سراسر ساجہ دجہ = بر کفِ پائے ع ب ۵۔ در پاسِ ساجہ دجہ = بر باع = پائے  
 ایضاً بصرہ شد چو نیلوفر ساجہ ۶۔ از غیرت ساجہ دجہ = آن غیرت ساجہ ۱۱۔ رنگِ نیلوفر ساجہ دجہ  
 = رنگِ نیلوفر ساجہ دجہ ۱۲۔ آبِ گشت ساجہ دجہ = گشتِ آب ساجہ دجہ = آبِ گشت ساجہ دجہ ۱۳۔ کثادی  
 ز آب ساجہ دجہ = کثادی ز آب ساجہ دجہ = کثادی ز آب ساجہ دجہ

چو خاتم برکشید آں مایہ ناز  
 چو آں خاتم بدستِ شاهِ نبشت  
 بزاری گفت چوں میداد خاتم  
 برادرِ نگ زرت جا باد درخور  
 ۵ بدست از چرخ فیروزه نگینت  
 ننگین دولت رخشاں چو خورشید  
 دلم کاں موسد خاتم گرد داد  
 بود هر چند جائے طعن جاوید  
 گیر از ناقصه لاف کمالے  
 ۱۰ بندیه گر رضا باشد درینت  
 ولیک انگشتریں نخچے تباید  
 پس اندر دست چو تو آشنائی  
 دگر گویم که ایں دو شکل تدویر  
 ۱۵ بشارت میدهند از عالم حق  
 ولیک ایں زیر دست اندر نهائی  
 با نذر حیرت آں خاتم دهن باز  
 با نذر دهنش انگشت زان دست  
 که لے دست نمرائے خاتم جسم  
 چو تمکین نگیں بر خاتم زر  
 جہاں در دست چوں انگشتریت  
 قضا برے نوشته ملک جاوید  
 شب معراج بستد ماه نو داد  
 ۲۰ مه نوتخفہ بردن پیش خورشید  
 سہاگر شمس را بخشد ہلالے  
 دہم انگشت با انگشتریت  
 ز انگشتم و فاداری نیاید  
 و فاداری ہم نے بیوفائی  
 ۲۵ دو عالم داں کہ بخت را بتاثر  
 کہ یابی بر دو عالم دست مطلق  
 ق از اں انگشتریں دادت کہ دانی

۱- برکشید = جمع ۲ = در کشید ۵- نگیں است- انگشترین است جمع ۲ = ۹- سہا کو  
 ۱۰- سہا = سہارا شمس اگر سہا ۱۰- یا انگشتریت سہا ۱۲- و فاداری کہ کم سہا ۱۳- بتاثر سہا  
 سہا ۲ = بتاثر جمع ۲ = ۱۵- رادم جمع = دادہ سہا





ز دستنگے نوا سازاں طلب کرد  
نواہے دلش آہنگ لب کرد  
غم دل زیر غنزل بانالشی زار  
بمطرب داد تا آرد بگفتار  
**غزل از زبان عاشق**

جالِ صحبتِ یارانِ دبوئے  
غنیمت داشت باید از ہمہ روئے  
کہ گردوں گر چہ چشم آمد سراپائے  
دو مردم دید نتواند بیک جائے  
ز تمشیری کہ برابر لاکشید است  
بسا پیوند با کز ہم برید است  
کجا دو غنچہ با ہم کہ دروئے  
کہ ہر یک را خزاں نفلند سوئے  
چہ بینی رُستہ دہ گل بریکے شاخ  
کہ ہر یک جانے رنگیں کند کاخ  
بیک رشتہ شود صد دُرفہ راہم  
وے در رشتہ کے مانند با ہم  
۱۰ امید انم کہ دورانِ دعا باز  
چہ پیوند دو بُرد ز ہم باز  
جدائی گر چہ آمد جاں گدازے  
شود دشوار تر دشتِ قبا زے  
مرا کز مسرُفِ آیمخت باخوں  
جدا دارند آخر چوں زیم چوں  
زمن تارفت سرورِ راستینم  
زخوں یکدم نشد خشک استینم  
درآں برجی کہ آن مہ شد جھاری  
سپردم دو دل را پرده داری  
۱۵ ز دم بوجی ز چشمِ خوں کلیدہ  
کہ قصہ شعل گشت از خوں دیدہ

۲- این غزل حوا ۸- چہ بینی سنا سنا حج دے = نہ بینی ب = چہ بینی سنا حج ۲

۱۳- کز ہم سنا ب حج ۲ حج ۲ = گر مرع

۱۴- در پردہ داری سنا حج ۲ = را پردہ داری سنا حج ب دے

کہ عالم بے تو گر خلد برین است      مرا چوں حلقہ انگشترین است  
 دگر زان دامت زیناں خیالے      کہ دار و از دہان من مثالے  
 نگہ دار دگر بوس نہ نام      ہمیں انگشتریں جائے دہانم  
 بوسی کہ گہ ایں انگشتریں را      ق بدل داری ز نعلم ایں نگیں را  
 ہ اگرچہ سنگ چوں مر جاں نباشد      مثال کلبہ چوں جاں نباشد  
 کجا چوں ایں دہان انگشتریں است      کہ آنجا موم و نیجا انگین است  
 ولیکن چوں بخویشے - نسبتہ است      ق میان انگین موم پیوست  
 بدیں امید جانم میشود شاد      کہ ایں موم آیت ایں انگین یاد  
 چومہ دو یاد گار مہربانے      ق رسانید ندیکہ گیر نہانے  
 ۱۰ و دواع یکہ گر کردند گریاں      بطوفاں ہر دو غرق و ہر دو بریاں  
 شتاباں گشت زانو ماہر مہر      وزیں سو باز گشت آن مہدی عمد  
 پری چوں بر پرید و رفت چوں باد      سلیمان زادہ را دیوانگی زاد  
 توانی داشت آن منہ زند جمید      کہ باز آرد سلیمان وار خورشید  
 ولیکن چوں سلیمان بود بر جائے      بتعظیم سلیمان گشت زان رائے  
 ۱۵ بمنزل گاہ خود شد بادل تنگ      نئے چوں گل ز خون یدہ گل رنگ

۳- نگہ دار دگر بوس جمع کد جمع ۲ = نگہ دار و بوس اندر سا = نگہ داری کہ بوس نہانم جمع = نگہ داری  
 کہ در بوسے ع ۸- بدیں سہ جمع کد جمع ۲ = ازاں سہ = بایں ع ۱۵- بادل تنگ سہ جمع  
 بوسع ۲ جمع ۲ = زان دلی تنگ ع -

در آن کنجی کہ شب بگزیم از بجمع  
 کسے چوں شمع با سوزم نازد  
 گئے سوزم چو شمع از دود داغ  
 ز سوز دل چو غم بر زند جوش  
 ۵ ولیکن چو نتوی پوستان باخوں  
 ز تو خوں گریم و بر خویش مالم  
 چو تنگ آیم ز بھائے سیر روز  
 ندانم از تو ایں رنج ابد را  
 زغم بر حال خود خندم نہ بر تو  
 ۱۰ دعا ہا کز پیت جاں کردہ تلقین  
 ز چشم خویش سحر آموزم آنجاہ  
 نیاز خویش بستم چوں ز حد بیش  
 گر آمد آفتاب من بز ردی  
 مرا بر زندگی گر گم شد امید  
 مرا گر دون سبز ادا د بر باد  
 مرا سوزندہ بنود مگر شمع  
 کہ ہم میسوزد و ہسم میگدازد  
 گئے افانہ گویم با چہ داغ  
 ترا خواہم کنم عدا فہ اموش  
 با آں چوں روی از سینہ بیرون  
 شکایت از تو و از خویش مالم  
 بر آرام از بگر آہی جاں سوز  
 دعاے بد کنم شب را و خود را  
 گنہ بر بخت خود بندم نہ بر تو  
 ہمہ شب گویم و دل گوید آیین  
 فسون صبر خواہم گا و بیگاہ  
 دعا سویت دم افوں سحے خویش  
 چہ چاں با سپر لا جوردی  
 ترا خواہم بدلت عمر جاوید  
 خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

۱۔ بحر شمع ست ۲۔ با سوزت حم ۶۔ از خویش با د حم = بر خویش ع ۲۔

۱۰۔ دعاے کز پیت ع ۲ حم ۲ = دعا ہا کز پیت سا۔

۱۴۔ بز زندگی سا ست ۲ با ع ۲ حم ۲ = در زندگی حم = باز زندگی ع۔

بگو ای بادِ کت آتشِ نعلِ است  
 بقصرِ نعلِ آن دِخواہِ چو نعلِ  
 کجائی اے چرخِ دیدہ من  
 بقصرِ کز تو فرخ شد دروہام  
 چو گلِ چینی بہشتِ راگھاں را  
 ہمارِ عیشِ من گشت خزانے  
 عطارِ دوزبانِ شمسِ انور  
 بپاشِ زہرہ نیز از پردہِ خویش  
 کشادایں زیرِ رخوں پروردہِ خویش  
 ق

### پاسخ از لبِ معشوق

۱۰ بیالے نوشداروئے دلِ من  
 ہر آنچہ از مسہ تو آمد برویم  
 من و شبائے ہمچوں کوہِ درپیش  
 پس دیوارِ غمِ نغوار ماندہ  
 خیالتِ نقشِ بندی گشت استاد  
 ۱۵ گئے نقشِ زخونِ دلِ برآرد  
 ز تو صد تمنی غمِ حاصلِ من  
 نیارِ دتاب اگر بر کوہِ گویم  
 فراتے باہر اندوہِ درپیش  
 تنے چوں صورتِ دیوار ماندہ  
 گرفتہ پیشہ شاور و فساد  
 گشت در جانِ سنگینم نگار و

۵۔ گئے بیاگھاں راسِ سدا صاحبِ عہدِ حجاز = گلِ بیاگھاں راع ۶۔ باد از زندگانی غم ۱۔ غمِ بیاں  
 ع ۱۱۔ آید ساع ۱۴۔ تہی حجاز ۱۴۔ گشت سدا صاحبِ ایضا پیشہ شاور ساع ۱۴ ح ۱۴  
 = پیشہ شاور ح ۱۴ = پیشہ شاور ب سدا ۱۵۔ گشت سدا صاحب ۱۵۔ گئے ساع ۱۴ ح ۱۴۔

نہ ہرستانِ آن شہ را بجائے      کہ باشد چوں خضرِ فانی نہالے  
 چو الماسِ الٰہی شاہ را گفست      کہ آن دُرساوت را کند جفت  
 اشارت کرد تا در گردشِ دہر      بیا را بند یکسر کشور و شہر  
 کمر بستہ در کارش زمانہ      بخسج آمد خزانہ در خزانہ  
 ۵ چنان در نغمہ و شادی شد آفاق      کہ در قہص آمد ایں نہ سقف و شِش طاق  
 بگرداگرد قصرِ پادشاہی      برآمد قبۃ از مہ تابشاہی  
 جہاں از قبۃ ہائے کارداراں      شدہ چوں رُئے دریا روزِ باراں  
 چسجِ قبۃ حیراں قبۃ چسج      برابر ہر دو چوں بغداد با کرخ  
 در طلس چسجِ قبۃ پیش تا پس      چو دیگر قبۃ ہا در چسجِ طلس  
 ۱۰ مَرُقع پر دہا چوں چرخ زانجم      شدہ انجم در آن دُرو گم گم  
 بہر زرد و زئی مہر زرا گنیز      نظر با صد تعجب و دُختہ تیز  
 مہر آن کُلّہ کہ بر کرد آن را      شد استر ابر ہائے آسماں را  
 کشیدہ تا بگردوں سایہ بانہا      فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا  
 مہ و خورشید ہمچوں پری و حور      بنا دُروانِ عصمت ماندہ مستور  
 ۱۵ بہر دیوار نقشے کردہ پُرکار      فلک حیراں درو چوں نقش دیوار

۳۔ تا از گردشِ سحاح ۴۔ بر خزانہ سحاح ۵۔ ایں زخہ ج = ایں زخہ عکاح ۶۔ دودبار

ب ۸۔ تا کنج ب ۹۔ یا پس ج ۱۰۔ چرخ زانجم س ۱۱۔ چرخ و انجم ج = چرخ و انجم ج ۱۲۔

۱۲۔ ہر آن خرقہ کا ۱۳۔ سایہ بانے۔ آسمانے ب ۱۵۔ نقشے ماندہ س ایضا حیراں شدہ س

صفتِ آرایشِ شہر و کشور چوں عروس از برائے تزویج  
شاہ و شاہزادہ بے بخت خضر خاں زادَتْ خُضْرَةُ  
رَاسِهٖ وَ شَاہَتْ وَ جِهَ الْعَدُوِّ بِأَسِهٖ

سعادۂ ہست اندر پردہ غیب	نگہ کن تا کرار یزدند در جیب
۵ سری کو خواست شد تاج جہانے	تو لہ یابد از صاحب قرانے
دُرے کز روشنی گرد و جہانگیر	شود پید از ابر آسمان گیر
زبرد زادہ کو بلند است	کز انسان در بلندی ارجمند است
شعاعِ مہرگیر از زمہرہ است	کہ این آفاق گیر آں در سپہر است
بے ہست ارچہ زاد و خسرواں نیز	کہ در نرخ شرف نرزد بکشیز
۱۰ دے من گوہرے رہی کم یاد	کہ از دے گنج شاہی گرد و آباد
سزلے تخت گرفتار زند شاہی است	ہم از عہد ازل گیتی پناہی است
دو دولت دارد آں گیتی خداوند	ق کہ یزدانش دہشتائے فرزند
یکے آں کوست خود ظلّ الہی	دگر دارد خلف در خورد شاہی

۱۔ ”چوں“ سولے کے اور کسی نفوس میں۔ ”عائید عربی فقرے کو مختلف نفوس سے الفاظ لیکر صحیح کیا گیا ہے اور بالکل قابلِ اطمینان ہو گیا ہے۔ ۵۔ ترانے یا دیک۔ ۸۔ گیران ترب ایضاً اور سپہر سنا سنا چوک حجاز  
ع ۹۔ ہست ارچہ زاد و خسرواں نیز = ہست ارچہ دُرّ ب حجاز = خرمزہ زاد از سنا ایضاً از دوع  
= نازد حجاز ۱۱۔ شاہ است۔ پناہ است ب ۱۲۔ آں سنا تک حجاز = ایں ع اد جمع ۱۳۔ انکہ است حجاز

بنجر ہائے چوں پتر گس صاف  
 بر آوازِ دُہلِ مردِ سلج کار  
 ہر آن بازی کہ بودہ آسماں را  
 سپر بوجب از ہفت پر وہ  
 ۵ بگردش دار بازاں بر سردار  
 نظر در ہر یک از دورِ رواں دید  
 رن بازاں بسالائے رسنا  
 نہ با آن جلِ چپاں کردہ بازی  
 زدست بوجب گوی آسماں گیر  
 ۱۰ زبس کاں گوی بر چرخِ اسلم کرد  
 فرد بردہ مشعب تیخ چوں آب  
 بہینی تیز کز لکِ رافسہ خورد  
 ز لعبِ مرکباں طفلانِ غازی  
 بہاں از حرد چنبر ہر گراں تن  
 ۱۵ نمودہ چہ باز اں گونہ گوں ریو  
 گس پُراں دو نیمہ کردہ بے لاف  
 معلق زن بنوبت نوبتے دار  
 بردوں افکنده ہس از پردہ آں را  
 جہاں را دار بازی راست کردہ  
 شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار  
 کہ گر نقطہ نہی حلقہ توان دید  
 چو دلسا گیسواں را در شکنا  
 کہ خود بار شتہ جاں کردہ بازی  
 بانِ گردِ مہرہ تو سنِ میہ  
 سپہ از بیم دندانِ خندہ گم کرد  
 چو مستقی کہ نوشد شربتِ ناب  
 چو آبی کز رہِ بینی خورد مرد  
 بہشتِ باد چوں گل کردہ بازی  
 چو پیل از رون و اشتر سوزن  
 گئے خود ز اپری کردہ گئے دیو

۴۔ داد بازی جمع آحاب = دادہ بازی جو ۱) اس شعر میں غالب تعداد ہمارے نسخوں کی غلطی پر مبنی

ہو گئی ہے صحیح لفظ "دار بازی" جس کے معنی نہ ہیں۔ فرہنگِ جاگیر میں ہی شعرِ نڈا پیش کیا گیا ہے۔ (شیداد)

۵۔ زانسان ب ۶۔ از دور ستر ۷۔ ایس دور ستر ۸۔ آں دور ۹۔ ۱۲۔ نہ بینی جو ۲۔

رسیدہ صورت قتبہ بانجم  
 فرس گوئی کہ در خواہ دویدن  
 بہر جانب کہ مردم بر زمین رفت  
 زبس شارع کہ خفت اندر خرناب  
 ۵ نشہ کوس و انساں بردہ براہ  
 فتادن خواستہ شیر فلک زیر  
 ہماں نغہ کہ شد تا پسرخ گرداں  
 چو آن نغہ شود در نیلگون سطح  
 دامہ تہ مس بختہ ز برنام  
 ۱۰ نروادہ ہم چوں دوست بادوست  
 زہر سو خواستہ غفل برآں ساں  
 ذہل در بانگ رخشاں پیش او تیغ  
 جو انردست کاس لا ابا لی  
 ببازی سیلح اصحاب شمشیر  
 ۱۵ شدہ در تیغ رانی تیغ راناں  
 درون چشم انجم گشتہ مردم  
 پری گوئی کہ بر خواہ پریدن  
 ہمہ بر فرش دیباہے پس رفت  
 زمیں اکس نہ دیدہ آلا کہ در خواب  
 ز ستر پاہم اشکم ہم تہ گاہ  
 چو چشم گاؤ کردہ نغہ شیر  
 بیجا ارغنون شیر مرداں  
 دو دبلیک گویاں نصرت و فتح  
 زباں چو بین واو گویائی بے کام  
 بے رموز چربک گفتہ در پوست  
 کہ گشتہ شمشیر سلطان شمشیریداں  
 چو بانگ بعد و رخس برق درینغ  
 بلند آوازہ ادحانہ خالی  
 ز چنبہ بر زدہ شمشیر چوں شیر  
 دو کردہ مود و مومے چوں جاناں

۲- در خواہ پریدن سب ۱۱- زہر جاست ۱۲- رخشاں برق درینغ سب ۱۳- کاسہ ستر = کاسہ حو  
 = کوس ب ۱۴- سلاح ستر حو اک ۱۵- دو مویاں عحاک = دو مومے ستر ستر حو د  
 حو ع = دو کردہ مومے ہر فرق جاناں ب-





ز دم آموخته گونی دورنگی      که گهر رومی مناید گاه زنگی  
 بهر کج آدمی هم زیت و هم مرد      که در هر نغمه هم جاں داد و هم بُرد  
 ترنم زهره را آواز میداد      نواجاں می ربود و باز میداد  
 بریشم بر هوا بُرده نوارا      کمند انگنده مرغانِ هوا را  
 چو شاه سازها چنگت ز آهنگ      بزه بر بسته ده جایتیرا چنگ  
 ز یک ساقش شده موتازیم پست      دگر ساقش بے موچون کف دست  
 رگ و موسر بهم بسته دو سُویش      تو گونی که سرِ رگ رسته مویش  
 بهمن نامی گشته حلق و حلقوم      چو زنگی کارغونی سازد از روم  
 سیاه و زرد شاختی طرفه سانی      که رسته ز آنو سی خیزرانی  
 ۱۰ دف از دیوارِ خود حصن حصین است      حصارِ چوب و صحنِ کاغذین است  
 میان دستها پیوسته گرداں      عجب باشد حصاری دست گرداں  
 چو بر کف کرد دف زن آن سبق را      بناخن کرده مک و مک ورق را  
 ز ابریشم نوا باریک زاده      پدر چون خود خلف باریک داده  
 نگر در چنگ و بر بط فرق روشن      که هست آن سر بزرگ ایں فروتن  
 ۱۵ چو رود بر بط آوا داده بیرون      بط می کرده هم گریه خون

۵- برده بر بسته ب = بزبته جماع اعجاز - زهره راجح = نیزه راسع ادب = تیرا سترک عجا

۶- بازیم ب = بزیم ستر ۱۰- بست - بست ستر ۱۱- ش - ش جم ۱۲- ایں سر بزرگ دواں

حب = ایں سر بزرگ دواجم = آن سر بزرگ دواجم ۱۵- رود و بر بط طر ح

بیک گنجد نہادہ نربخ صد جاں  
 دو گان افگندہ درتہاں کمانہا  
 برآں جانب کند افکن ز گیسو  
 چو ماری گردِ صندل پیچ خورده  
 چو شام اندر خیال روزہ داراں  
 چو کعبہ کنز نشین چنگِ حرفیاں  
 ز چشم نیم خواب و نیم بیدار  
 اجازت کردہ لبہا را بد شام  
 گئے در بتن و گہ در شگفتن  
 نہ چون سیبِ دوزنگ ابرص نمونہ  
 برآں پا دام بستہ ماہی ساق  
 کرشمہ میچکد و ناز میر سخت  
 شفق را نیم روزی کردہ با شام  
 ازین سو گشتہ جاں زانو درودہ  
 دگر نظار ہا نیز از ہمہ سوئے

ز خالِ چوں شبہ بر بوجِ مر جاں  
 ز ابرو ہا کہ قرباں گشتہ جانہا  
 ز ابرو ہا کسانکش گشتہ زیں سو  
 دو گیسو گردِ سر یک پیچ کردہ  
 ۵ خیالِ زلفِ شاں در جانِ یاراں  
 کثری در چشم شاں شورِ نظریاں  
 ربودہ خوابِ بیداراں بکیبار  
 حجابت دادہ ابرو را بہ پیغام  
 دہن ہائے چوغچہ گاہِ گفتن  
 ۱۰ ز نغمائے چو سیبِ لعل گوئے  
 ز زلفِ افگندہ تا پا دامِ عشاق  
 عرقِ کز رئے ہر طنا ز میر سخت  
 بہ نیمہ فرقِ سر پوشِ شفق دام  
 ازین سو دادہ دل ز آں سو بودہ  
 ۱۵ بحرِ نطاشِ خوابِ مہ روئے

۲۔ قرباں دادہ حمد = گشت سزا ایضا دوزخ افگندہ در بازوب ۳۔ گیسو ۴۔ کو بصل دل حمد  
 ۵۔ کعبے = کعبہ حمد = لب حمد ۸۔ حکایت دادہ حاشیہ ۱۱۔ سر زلفش کہ باشد ایضا ہاں پا  
 سر حجاب ۱۳۔ نیم روزی حمد ۱۵۔ خوابِ دجائے سزا ایضا دگر سوئے حمد ۲۔

پریو یان ہندی جادوی ساز  
 لباس دیو گیری شان تنک دام  
 بریشم پوش بعضے پر نیاں روئے  
 گرفتہ چوں پیالہ تال در دست  
 ہ سرود و دلکش از لبائے خواہاں  
 برقص حبتِ خوابانِ ہوا باز  
 پرندہ ہچو طاسانِ والا  
 بختنِ فرقِ شاں گشتہ فلک سائے  
 ہمہ سنگیں دلانِ و سیم سینه  
 ۱۰ بخو نیزہ جریں اں زخمہ در چنگ  
 بے در ہستی انگندہ زیاہنا  
 گہ رفتن بصدنا ز آمدہ پیش  
 بترگاں نے یکے صد سینه سفتہ  
 نوازش زیر لب تا دست گیر د  
 ۱۵ بہر خشک زدن کُشتہ جو آنے

زلب کردہ در دیوانگی باز  
 پری راسایہ بگرفتہ در آندام  
 با بریشم دروں در رفتہ چوں مئے  
 نہ از می کز سرود و خوشنق مست  
 نشا باں سئے گردوں پائے کوباں  
 نہادہ پائے بر بالائے آواز  
 مُسَلَق زَن کبوتر ساں ببالا  
 بگاہِ رقصِ بینہ از زمیں پائے  
 دو رخ در مہر و دو زگر کبینه  
 لب اندر آشتی غم نہ در جنگ  
 بے تاراج وادہ حن و مانہا  
 بہر گامی منہ راں تنگنہ پیش  
 چہ غم دار و مراد ز دیدہ گفتہ  
 کرشمہ در رہا کن تا ہمیدہ  
 بہر خندہ زدن بر بودہ جانے

۱۔ جادوئے ساز ساز چہ حاجب عھا = پارسی ساز سماع = ہندی ساز ع ۲۔ تنگ شاں دام ع  
 ۳۔ بردست ب ۴۔ پریدہ ج ۹۔ دلانِ سیم ج ۱۱۔ تہی ج ۱۲۔ بصد چشم ج ۱۳۔ بترگاں کے  
 تہا = بترگاں کے ج ۱۴۔ ایضا زدیہ رفتہ س ۱۵۔ جوئے سماع ع = جلنے س ساز د

میانِ ذوقِ بے پایانِ دل شہر  
 کشاوہ گویم ایں تاریخِ بجد  
 بروزِ چارِ شنبہ مہر و بیت  
 قمر در قوسِ جاد و خواست کرده  
 عطارِ د بازل در جَدی ہمدست  
 ذنب کو ہم پے ایشاں گرفته  
 کند تا سبز ہائے خاک را تر  
 با ہر زمہ کا ندر زیر گشتہ  
 گرفتہ برہ را بر صیں دپیش  
 ۱۰ بتور انداختہ مریخ بارے  
 سعادت راس را بخیلیدہ مایہ  
 ہتی ماندہ بے بوجِ دگر ز اوج  
 چو زیناں شد شمارِ آسمانے  
 شہ و شہزادہ شمس الحق کہ ب دید  
 ۱۵ برآمد بر کیت تند و پر جوش  
 شمارِ سال دادہ از طرب بہر  
 بسال یا زوہ از بعدِ ہفصد  
 ز روزہ خلق اندر بہترین زیست  
 کمانِ خد متی را راست کردہ  
 چو ہند و بر سرِ بڑ تیر درشت  
 دُم بڑ ہچ درویشاں گرفتہ  
 بدلو افگندہ گردو چشہ نور  
 برو دِ خشک ماہی گیسہ گشتہ  
 کہ بر سلطان برد تیر بان درویش  
 مہیا کردہ از پردیں شمارے  
 نشانہ بر سرِ پرچنج پایہ  
 کہ پرگو ہر کند سلطان بیک موج  
 بفسخ تر زمانِ کامرانے  
 جہاں را باد چوں تابندہ خورشید  
 چہاں کز دورِ او شد چسج بیہوش

۳۔ خطے ب ج ۵۔ بر سرِ پرویزہ در دست ساع = بر سرِ بڑ تیر درشت سا = بر سرِ بڑ  
 تیر درشت ب ج ۶ = بر سرِ بڑ تیر درشت د ۹۔ فرمانِ درویش سا ساع ۱۱ ج ۱۔

ہر گروہے بر گروہے زر فگندہ  
 یکے کشتہ شدہ واں دیگرے بیت  
 پرندہ تنگہ چوں در حشر نامہ  
 بد شکاری نفس از سینہ جسته  
 شدہ آواز قرآن آسمان خیز  
 کتاب مصطفیٰ بے لحن خواندہ  
 فرشتہ چوں گس گشتہ گرفتار  
 کہ گنج ہفت گردوں باز کردند  
 کلاہ قبۃ ہا با مہ زد آسیب  
 شمارند خستیاں را بہ تخم  
 بود صفری بر تے تخته خاک  
 کہ بہ خستہاں با خویش بروند  
 شد اقبال این طب را کار پرداز  
 چو روز از مطلع دولت شد آباد

ہر گروہے بر گروہے زر فگندہ  
 ز زخم ہر گروہے بیت در بیت  
 تہ ہر قبۃ حشری ز عمامہ  
 ز بس سینہ کہ بر سینہ نشسته  
 فراواں قبۃ ہا از اہل پرہیز  
 بجا نہا لحن داؤدی نشانده  
 بنا لشائے شیرین شکر بار  
 سہ سال آن ساز شادی ساز کردند  
 چو شد عالم ہمہ در زیور و زیب  
 اشارت شد ز در گہ کاہل تقویم  
 فلک سخاں کہ شمارا دور افلاک  
 نہ از رسم اختیارے پیش بردند  
 بدیں طالع کہ خواہم گفتش باز  
 مہ روزہ دُراز دُر جک برون داد

۱- گروہ بر گروہ س = گروہے بر گروہ از زر فگندہ ع = کزد بر ہر گروہ از زر فگندہ  
 ۲- ہر گروہ ساج ب = ہر گروہے ع = ہر گروہ ح = ۵- قبۃ ہا از اہل پرہیز  
 د = قبۃ ہاے اہل پرہیز ح = ۹- بر مہ ساج ع = ۱۴- اس شعریں اور نیز اگلے شعریں کو  
 زیت مکوں ہر ب ح عطا۔

بمقدارے کہ تلکے را بود رفت  
 تشارا فلن رسید اہل درگاہ  
 ہر کس ہدیہ دادند از خزائن  
 چو رسم کار خیر پادشاہاں  
 بہ آئینے کہ رفت آنسو سرفراز  
 نشسته بود بیروں سوئے خنداں  
 بروں ز بفت شاہاں گشت سازش  
 چو در صد ریزرگاں مجبور  
 چو تنگ آمد ز اندوہ دروئے  
 خیال یار خود را داشتہ پیش  
 غزل از زبان عاشق

فراغ عیش و برگ شادمانے  
 نشاط و خرمی را یک اسباب  
 کشادہ آسماں در ہائے روزی  
 بزرگاں شغل جے پس بانم  
 متاع خوشدلی و کامرانے  
 کہ جویندہ نینار دید در خوب  
 چراغِ بخت در عالم فروزی  
 سلاطین خاکروبِ استانم  
 ہمہ روز و ہاں خاک آبخ کہ شینم  
 ہمہ سہر بزمیں سوئے کہ بینم

چناں شد بانگِ بِنَمِ اللہ سے ماہ  
 زحل چوں ہند و از رہ خاک میرفت  
 دو ان پیش براقش خسرواں شاد  
 بخندہ تیغ چوں برق در یمن  
 ۵ عمار یہاں زریں گوہر آمود  
 بگردش تیغ و جھستہ رستہ  
 تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ  
 طبقہاں رز و یاقوتِ گلگون  
 زمیں در زیر لولوئے خطرناک  
 ۱۰ بدیناں کایزدش یاری گر آمد  
 بر آبِ سدرہ و طوبیٰ نہاں  
 فلک حیراں ز زیبائش ماندہ  
 بدورِ حلقہاں آسمانے  
 بتریب آنچناں کا قبال میخواست  
 ۱۵ جہاں صدراں شیخِ آسمان قدر  
 کہ گفتند خستہاں الحمد للہ  
 فلک بروئے ہاک اللہ میگفت  
 چو گلہائے پیادہ در رہ باد  
 بطش آفتاب از خندہ تیغ  
 طمع چسبج را کردہ زرانہ و د  
 رہ چشم بد از پو لا دبستہ  
 بگرد لالہ سوسنہا میدہ  
 چو روئے عاشقاں در گریہ خون  
 تو گوئی نزالہ بارید است بر خاک  
 با یوانِ الپنہاںے در آمد  
 نشست اندر میان چار بالش  
 گش سیاہ گہ ثابت فتانہ  
 ملک در خواندنِ سبع المثانے  
 نشستند اہل اقبال از چپ رہست  
 جہان دُر معنی ریخت از صدر

۳۔ بر سر باد ب ۶۔ دستہ دستہ سر سبز ۱۰۔ کایزدش سر سبز = کایزدش حمد ۱۱۔ بر آب سدرہ  
 عھا حمد ۱۲۔ پر آب سدرہ ع ۱۳۔ گش سر سبز حمد ۱۴۔ ب ع ۱۵۔ فلک سر سبز حمد  
 ع ۱۶۔ اہل دولت سر سبز ۱۷۔ جانے از معانی ب ۔



## پاسخ از لبِ معشوق

گذر کن لے صبا سوئے کہ دانی  
 بگا از من براں رئے کہ دانی  
 کہ لے بریدہ از دیرینہ پیوند  
 بن باز و نعمتِ نوگشتہ خسرو بند  
 ترا خوش باد با ہمدم نشستن  
 مرا از دولت و عزم نشستن  
 ۵ چو با ہمدم نشینی شاد و خوشترم  
 چو آن سر و لبند آری در آگوش  
 بشادی خب تو با ہمدم خویش  
 تو بشها باش با یار آریسہ  
 من ہر شب ز دیدہ خوفشانے  
 ۱۰ اگر من دور ماندم از جہالت  
 تو بہر نام اگر ناری بیام  
 و گر صد رخنہ از جورت بجان است  
 نذارم گرز من تنگ آمدی تنگ  
 و راز من دل گرفتہ نیست شکل  
 ۱۵ بجا ہائے کہ می آید ز قفیر  
 چو من شائستہ اتم چہ تدبیر

۸- بیدہ ب ۹- دُرُقٹانے سرحجہ ۱۱- ہرگز نام ب ۱۳- نذارم سر سرتاب ع ۱۴- ند ۱۵- ند ۱۶- ند

گرز من تنگ آمدی تنگ ع ۱۳- دل گرفتے سرحجہ ۱۵- ایدیم سٹ -

اگر خونم غلامے راسوئے خویش  
 چو گردم چاکری را کار فرمائے  
 ز دولت ہر چہ گنج در صفت چیز  
 چہ سودایں جملہ چوں یا رآن من نیست  
 ۵ خیال از خون من پروردہ گشتہ  
 ز دل بسببی کہ دارم کار مشکل  
 نہ ہمدردی کہ با اور از گویم  
 ستادہ در نظر صد ماہ پان  
 ہزارم بندہ بازلفی چو زنجیر  
 ۱۰ ہزاراں شربت اندر کام جانم  
 ہمہ شب بر تنم خار است ہر مو  
 چو من نے از خورم آگہ نہ از خواب  
 دل ہر کس بجب من بیدل و بس  
 ہمہ دلجوی من گشتہ دریں غم  
 ۱۵ نہ انم تا کج انجامد ایں کار  
 چو زیناں در دیار از دل برون اند  
 رسد سجدہ گناں اقبالم از پیش  
 دوستی از سر خود ساختہ پائے  
 نہیا گشتہ بیرون از صفت نیز  
 دل دیوانہ در فرمان من نیست  
 دلم آوارہ و جاں بردہ گشتہ  
 بد باندی دگر نکشاید دل  
 نہ ہمرازی کہ رازش باز جویم  
 کیے درد دل نیکنجی چہ چان  
 کیے دل بند من بنود چہ تبسیر  
 جز آں شربت کہ من زان زندہ انم  
 مُغیلاست قاقم زیر پیلو  
 چہ خارم در تہ پیلو چہ سنجاب  
 ہمہ کس با من و من ماندہ بیکس  
 دل گم گشتہ را جویندہ من ہم  
 خدا یا صبر و آرمی پدید آر  
 از وہم پس خویش ایں غم فرو خواند

بُدِ پاشی و مروارید باری  
 خوابستہ بیائے سرو و سوسن  
 چو ابروئے بتاں در دہمے تر  
 بشکِ سودہ سبیلِ بافتہ موئے  
 کشادہ چشمائے بستہ را آب  
 نہادہ چشمِ خود را بر زمیں پست  
 میانِ چشمِ نرگس جائے کردہ  
 شدہ از بوئے ترچوں نافہ خشک  
 سرفاکن گشتہ ہر سوسن پوشتاں  
 نمی آمد صبارا بر زمیں پائے  
 کہ نبشند گلی با نوبہارے  
 فلک را داد بر کف جامِ جمشید  
 چو ماہی در کشید از نیمہ شست  
 ہماں سالے کہ اول رفتہ بادش  
 قرآنِ سعد کردہ زہرہ با ماہ  
 شدہ مریخ در خرچک پر کم

بروئے باغ بارانِ بباری  
 بہار از لالہ و سوری بگلشن  
 ز رنگِ سبز و تر شاخِ نگوں سر  
 بصد گلو نہ باغ آراستہ رُوئے  
 ۵ خراماں در چمنِ خوبانِ سقلاب  
 ز عشقِ پائے خوباں نرگسِ مست  
 بتی کو سوئے بتاں رائے کردہ  
 ز غنچہ بکہ بکشادہ دَمِ مُشک  
 بنغمہ بلبل و قمریِ فروشاں  
 ۱۰ ز مرغانے کہ گشتہ از غنوں زائے  
 دریں ایامِ کردند اختیارے  
 چو کیشنبہ کہ ہست آرد ز خورشید  
 مہ ذی القعدہ در ذی الحجہ زد ہست  
 شبِ غوغا دوشنبہ با مادش  
 ۱۵ سعادت بردہ مہ را در شرفِ گاہ  
 بسترانِ شرفِ خورشید را ہم

چہ اُفتاد از فلک بر آدمی زاد      کہ نہنم دادند آں گردن چو قہادت  
 اگر نگے فتد بر پشتِ مورے      ازاں تہ کے جہد چوں نیت زدے  
 چو بادی پشہ را بر باید از جائے      ستادن را کجاست ثابت بود پائے  
 بہ تندی میگزید و بختم از پیش      غانِ بخت چوں چیم سُوئے خویش  
 نہ دولت سایہ اندازد بریں مور      نہ بختِ آنکہ باد دولت کسہم زور  
 نیارد دولت چوں یاد ازیں خس      تو دولت راں کہ مارا یاد تو بس

صفتِ نگار بستنِ مشاطہ نور و دستہائے نازکِ گلِ اویزش

کردنِ نو براں اوصاف از پردائے حریری در جہلوہ گاہ

شاہنشاہ مشرق و مستورۃ العصر سترنی اتار النور خالۃ

۱۰ چو گل در جہلوہ ناز آمد از شاخ      کشاد از گوشہ زر گس چشم گشاخ

ہوئے شد چو آعن از جوانی      سزاوار نشاد و کامرانی

نیم صبح چوں مشاطہ پرکار      بزور بستنِ خوبانِ گلزار

بسرخ و سبز نور و زطر بزارے      عروسانِ چمنِ راپیکر آراے

۱- نہاد سراج دج<sup>۲</sup> = نہند سراج<sup>۲</sup> = بہاد دج<sup>۲</sup> - یہ شعر ہمارے نسخہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے ۴- راجوں

بچم از خویش س<sup>۵</sup> - بخت آنکہ س<sup>۶</sup> ب ج<sup>۷</sup> دج<sup>۸</sup> = بختے آنکہ س<sup>۹</sup> ع<sup>۱۰</sup> - نہند مشرق ج<sup>۱۱</sup> = شمس مشرق و

نہند مشرق ع<sup>۱۱</sup> - نشاد و کامرانی ح<sup>۱۲</sup>

۱۲- پرکار سراج ب ج<sup>۱۳</sup> دج<sup>۱۴</sup> = برکار سراج<sup>۱۵</sup> -

براں دیسا جہ صُنعِ لایزالی  
 برخ ہنگامہ بُتاں شکستہ  
 دوزلفش مشکِ چیں راخون و پیوند  
 دو چشمِ شوخ نے خفتہ نہ بیدار  
 ۵ مبارک صبحے از رویشِ دمیدہ  
 نمک دانی بہ تنگے چوں دلِ مور  
 از او بنگذہ طاسِ ہشتی  
 سے سرے جمالِ افسرِ زباناں  
 دو صدفتہ وزارتِ دارِ رویش  
 ۱۰ زخوے ناید براں رُخسارِ دیدن  
 بنا زامشتری آن شکلِ دیدی  
 نہاں در شہم چوں لو لو بدریا  
 ہمہ گومہ سزائے تاجِ جمشید  
 شد اندر جلوع چوں خورشیدِ افلاک  
 نوشتہ آیتِ فرخندہ فانی  
 بلب بازارِ خُوزستانِ شکستہ  
 دو لعلش تو آماں ہمیشہ قند  
 غلط کردم کہ نے مست و نہ ہشیار  
 کزاں چوں صبحِ مہ دامنِ دریدہ  
 نمک چنداں کہ در عالمِ فتنہ شور  
 ہزار آئینہ خود را بر ہشتی  
 چراغِ خانہ و شمعِ شبستاں  
 ہزار آفتِ نیابتِ دارِ مویں  
 تو گوئی خواستِ آب از دے چکیدن  
 فلک بفرودختی نازشِ حسدیدی  
 بگو ہر غرق چوں مہ در ثریا  
 چراغِ افروختہ از شمعِ خورشید  
 عروسِ پاکِ تن در حجبِ پاک

۱- آیت ۵ = آیہ جمع ۴- خون و پیوند ساجھ = خون پیوند ساجھ ۵- وزارتِ رآن ح

= وزارتِ رابع ۱۰- گزے باید ساجھ = زخوے ناید بر ساجھ = زخوئی ناید ساجھ

۱۲- چوں گوہر بدریاب -

ہ برجِ ثور ہم نیک اختہ می را  
 ذنبِ رجبی و یکواں ہمدراں برج  
 ز شب یک پاس ساعت زہرہ را بود  
 کہ شاہ آمد بشکوئے معبر  
 ۵ سریرے سر باوجِ ماہ بردہ  
 نہادہ کرسی برگوہیں فرش  
 برآں کرسی نشست از رسم شاہاں  
 چناں دربارش آمد گوہر و دُر  
 ز گوہر نازیناں راتِ پائے  
 ۱۰ گہرائے کہ ہر یک راز امید  
 نقادہ ہر طرف بے قیمت و خوار  
 ہمی بارید سیاراتِ پر نور  
 نشاطِ پردہ را از پیش برداشت  
 پدید آمدنہ کا ندر نطفارہ  
 ۱۵ نمود از جلوہ چوں برہیں در قوس  
 عطاردِ ہفت گشتہ مشتری را  
 ز برجِ ماہِ راسِ آراستہ دُر ج  
 مہ و زہرہ شرفِ پیوندِ مسعود  
 و زوچوں نافہ شد مشکو معطر  
 ہمیش خورشید را از راہ بردہ  
 کہ بود آں ہم و ہمچہ پای عیش  
 چو بر چرخ آفتابِ صبح گاہاں  
 کہ گردوں خواست تا دامن کند پر  
 شد اندر آبلہ پائے گہ سائے  
 ۲۰ بصد خونِ جگر پروردہ خورشید  
 چو آبِ چشم عشق بر درِ یار  
 کہ ابرا از پیش مہ شد ناگماں دور  
 ستان ز آفتابِ خویش برداشت  
 دلِ مہ پاں شد زان ماہ پارہ  
 ہمیں دیباجہ حورانِ فردوس

۲- بیج ماہ ح ۵ - سریش س ۶ - ہمسو ساع ۲ ح ۲ = از شرف س ۲ = در شرف س ۲

= ہم شرف ب ح = ہمسو ہم د ع -

بساہ آسمان میداد تا بے  
 تختش دل بگرد پستہ در گشت  
 پس اندر بر کشید آن نازنین را  
 چو خازن دست بر دُجِ نہاں شہت  
 رسیدہ چشمہ اماہی حسد یار  
 بر آن ساں تن گشت آن ماہی تیز  
 مبارز گشت در جولان منائی  
 ہم اندامش بجنش برق گشتہ  
 از آں در خیز گشتہ خیز رانے  
 ۱۰ چو میل مس شد اندر سرمہ داں صرف  
 در آتش بولہ می برد از مس ناب  
 چنان تر گشت شاخ بُدیں سر  
 ز فوے ہر مو بروں افگندہ جوے  
 چو آمد آب و آتش را فرو گشت  
 ۱۵ دو تن کز سود پہناں سودگی یافت  
 درون چپا در شب آفتابے  
 ز پستہ چاشنی گیر شکر گشت  
 بنگی چون قُطْطہ انگیس را  
 صدف مہر خدائی بردہاں شہت  
 لے چشمہ ز ماہی ناپیدار  
 کہ شد از آن چشمہ آب آتش نگینہ  
 بہ نیزہ بازی و حلقہ ربائی  
 ہم انگشتش بگو مہر غرق گشتہ  
 شدہ در کا مراہنا کامرانے  
 زمس ز نگار زاید زاد شنگرف  
 شگانی دہشت بولہ رخت سیاب  
 کہ زاد از شاخ بُد لولوے تر  
 شدہ سلب گہر مہر تار موے  
 ز زُند آزا شد محراب ز رشت  
 آزاں سودن دے آسودگی فیت

۳- چوں قطرہ ستر ستر = قطرہ چوں ح د = بچہ موری عا = چوں صراحی ح = قطرہ چوں ساع ع

۸- گوہر ستر ستر ح د = بچہ ہر س = بکلو اعا ستر حاشیہ

۱۴- و آتش ستر ح ایضا ز رشت ستر ح

بسند آئینہ ہمسایہ  
 و لیک آں آئینہ چون درجہ  
 ہمہ شاد از خضر خان غنم اندیش  
 نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت  
 ۵ بروں گل بر عروس خویش میسند  
 دو چشمش ماہ را نظارہ می کرد  
 لب نام عروس خانہ میگفت  
 پس از جلوه چو بر شد بر سر تخت  
 گہ ہائے دگر بیرون شد از درج  
 ۱۰ از بہر مصلحت را چار و ناچار  
 نکرد از چیز خود کم نقطہ نیز  
 در آمد تند شیر اثر دھا زور  
 بہ نیزوئے ز داند صید خود چنگ  
 چو بیرون کرد پوشش گوہری یافت  
 بجلیں بود در خور دمنایش  
 جمال خضر خان غنم لہلہ بود  
 خضر خان ہم ولیکن با غنم خویش  
 کہ تن آنجا و دل جائے دگر داشت  
 درونش خامچوساں نش میسند  
 مہ دیگر دلش را پارہ میسند  
 بجاں پیش خیال افسانہ میگفت  
 قرآن کردند با ہم دولت و بخت  
 مہ و خورشید با ہم ماند در بُرج  
 بکا مصلحت شد صاحب کار  
 کہ خلق آں محل کردی بردگر چیز  
 چو شیر و اثر دھا کا ید سوئے گور  
 کزاں نیرو جہاں بر صید شد تنگ  
 تنش چوں گوہر خورشید میافت

۱- در خور دمنایش سراسر ع ۱ کا = در خور و دمنایش ح ح ع ایضا سالی - اندر و دمنای ب  
 ۲- و دل ۳ - ولیکن سراسر ح ح ع عا ح ۲ ع = دلی شاد ع ایضا با غنم خویش س  
 ح ح ۲ ب د = از غنم خویش ع ۱۴ - گوہری یافت سراسر ح ح ۲ ح ع ۱ د = گوہری یافت  
 سراسر -





چو گشت آسودہ آں گلمائے سیراب  
در آں آسودگی رفتند در خواب  
صنم در خواب رفتے خضر خاں دید  
خضر خاں ہر چہ در دل دہشت آں دید  
بجست از خواب بخش و از خوابکہ نیز  
ز خورشیدش گرفت دل ز مہ نیز  
ہماں ماہ خودش در دل نشسته  
ہماں مہرش در آب و گل نشسته  
چو تنگ آمد از آں فردوس پرچو  
از آں حور و از آں فردوس شد دور  
بمجلس رفت و مطرب را طلب کرد  
زدل سوز دلش آہنگ لب کرد  
برو یک شعلہ خود کرد روشن  
کز آں پردود شد این سبز گلشن  
نوازن زان دم افغانی بروں زد  
کہ رو دختک بر بط موج خوں زد  
تو گوئی بود زخمہ نشتر تیرند  
کہ از رگمائے بر بط گشتہ خونیز  
چنان گشت این غزل زان زخمہ در ساز  
کہ ہر جانب رواں شد خوں ز آواز

### غزل از زبان عاشق

فراواں دیدم اندر دورِ ایام  
نہ آسانست دل را یافتن کام  
جہاں جبرئیلہ پرداز می نماند  
زمانہ بنہ دعنا بازی نہ اند  
فلک میں چوں مہنی را چوں دغا داد  
کہ ریحانم نمود و گشت ناداد  
آباجی فلکدم تیر و قفسدیر  
آباجے دگر بردش چہ تبیر

۲- آنچه در دل حم ۶- گشت سرح حم ۲ع ۲د = شد سرح ایضاً این سرح حم ۲ع ۲د

= آں حم ۱۰- زخم حم ایضاً چکان سرحاشیہ-

۱۵- و تہدیر سرح = تقدیر حم ب حم ۲ع ۲د-

نگہ کن تاجہ باشد مشکل این کار  
 تو با او خفته و من بے تو بیدار  
 مراد دل سوئے بازوئے تو مائل  
 ترا بادِ یگرے بازو و محال  
 دے زین غم ز دردِ سر نہ ام فرد  
 کہ زیرِ آں سر ت بازو کند درد  
 سرے کو را از اں بازو و غم آید  
 چہ باشد گردیں بازو و ہم آید  
 و اگر آں سر ازیں بازو دینغ است  
 کم از موئے نہ آخرِ مو دینغ است  
 گریز است جانِ مستند م  
 ز مشکسِ موئے تو با بوئے سازم  
 تو بہرام اگر ناری بیام  
 چو با ہم صحبتاں رانی مرادے  
 چو بخنجه آشنا را بوئے موئے  
 دل از ہنجا بہ نوشاد بادت  
 صفتِ داغمائے جدائی کہ دو داز نہاد آں دواش  
 زنی فراق بر آورو

مباد آسماں را خانہ معمو  
 کہ یاراں را ز یکدیگر کند دور  
 ۱۵ کشاید عفت ہائے مہربانی  
 بُردِ پیوندِ صحبت ہائے جانی

۳- ایں سر تاجہ ب- سرے کو را دآں بازو ج ۸- یہ شعر صرف ج ۱۷ لیا گیا ہے۔ باقی  
 فنون میں نہیں ہے ۹- ہم زیادے تہا۔

بے آنکہ از بتے دارد بدل داغ      ز غمنا کے کند میل گل و باغ  
 دے داند ضمیر کار داناں      کہ بود روئے گل چوں روئے جاناں  
 سمن با عارضِ سہیں چہ ماند      شکر با بوسہ شیریں چہ ماند  
 ہماں گلبرگِ من در حبیبِ من باد      کہ از گلہائے دیگر نایم یاد  
 ہ چو گفتند از زبانِ عاشقِ اس حال      ز جاں اس حال بیرونِ نختِ قوال

### پاسخ از لبِ معشوق

اگلے آرزوئے جانِ مشتاق      کہ جفتِ دیگرانی وز من طاق  
 مہر کباد بر تو دلبرِ نو      حسدِیر اندامِ نو بر بسترِ نو  
 مرا ہم باد ز اقبالِ مبارک      دلیک از غیرتِ آشامِ پلا رک  
 ۱۰ تو خوش میکن لبِ جاناں بدنداں      کہ من ہم می کنم از دولتِ جاں  
 ترا خوش باد شبِ بایارِ دکشن      کہ من ہم شبِ خوشم لیکن بر آتش  
 تو با او خپ بردی با طہ بناک      کہ من دور از تو خواہم نختِ بر خاک  
 مراکز سایہ خود رشکِ بودی      ق گس پہلوئے تو غمت نمودی  
 کنوں خورشید جائے سایہ دیدم      نہ گنجیدے گس غقتا شنیدم  
 ۱۵ چو کردی بر سرِ کیے باد لبِ خویش      سرِ من ہم کن دور از درِ خویش

۱۔ زغمنا کے کند میل گل و باغ = حبیب اوع ۵۔ زیار عطا

۱۰۔ خوش میگز ۱۳۔ سایہ خورشید ۱۵۔ چو کردی دل ساع ۱۷۔ حاشیہ۔

اگر تو عشق آتش کن آ شام  
 کہ در شربت ہمہ کس خوش کند کام  
 کہش روزیت این سینہ سوزی  
 ببازی چند بیروں ریزم این راز  
 چنیں خواندم دریں لوحِ نسانی  
 کہ چوں دورانِ چرخ از بیوفائی  
 شہ آمد باز از اجسا بادلِ تنگ  
 از آں پس یکزماں بغیم نمودی  
 گئے شوریدہ در ایواں نشستے  
 گئے تنہا بخلوتِ حسانہ بودی  
 ۱۰ نہادہ رو بزانو بادلِ تنگ  
 گئے بیروں شدی بر عزمِ نخییر  
 زدو دِل بطاں رازِ داغ کردی  
 بمیدانش غبارِ دل بہر سوئے  
 شبِ روز اندہ و تیار یارش  
 ۱۵ وگرتے ز عزمِ کردی بے میل  
 زدنِ دیدہ راندی بر زمیں سیل  
 کہ در شربت ہمہ کس خوش کند کام  
 فزوں باد و مراہم باد روزی  
 بسر حرفِ حدیثِ خود شوم باز  
 کہ عشق افزائے بود آں لوحِ جانی  
 فگند آں مسرور عاشقِ راجہ الٰہی  
 بنگیں حجرہ شد چوں لعلِ درنگ  
 زدی دہمائے سرد و دم نمودی  
 ز خونِ دل در ایواں نقش بستے  
 ز سودائے پری دیوانہ بودی  
 زگریہ بستی آں آئینہ راز نگ  
 ز آہِ خود زد دی بر آہواں تیر  
 ز دم برانِ گوراں داغ کردی  
 کہ چو گاہ زدنِ سر گشتہ چوں گوئے  
 نہ دشمن و نہ دِ صحرایِ قرارش  
 ز خونِ دیدہ راندی بر زمیں سیل

۲- فزوں بادش ع ۶- دزاں پس حم ۱۰- آئینہ راز نگ حم ح ۱۳- زہر سوئے ب

۱۴- اندہ تیار یارش حم ح ۱۵- اگر دتے ح ۱۶- ایضا بے کردی ز عزم میل ب-

دو ہدم را کزاں مہرے کہ دارند ق مے از ہم جدا بودن نیازند  
 چناں دور افگند کہ بعد یک چند بنام و نامہ گردند خسرند  
 اگر مہر بند تن باید جدا کرد نہ چوں در جدائی باشد آں درد  
 و گرد سینہ گردند آتش آہروز نہ بچوں سوزِ ہجر آں باشد آں سوز  
 ۵ ہمہ کس پیش رو باشد خریدار بدورے دوستی گرد د پدیدار  
 نہ یاری خس کشتی باشد کہ کہ گاہ ز نزدیکے را باید کہ با گاہ  
 کم از ذرہ نشاید بود کہ ز خاک دد و سر گشتہ سوئے مہرِ افلاک  
 بنیو فرنگ کہ مہر جاوید فرو میرد چو پناہ گشت خورشید  
 وفاداری ز ماہی باید آموخت کہ اگر از آب یکدم شد جدا سوخت  
 ۱۰ چو سوزِ عشق بازی شد ضروری چہ با دلدار نزدیکے چہ دُوری  
 چو رُغنِ راجسرخ از جاں پذیرد بسوزد با وی و بے او میبرد  
 مراد و کام رسے ز آشنائی است چو عشق آمد علالت در جدائی است  
 بدوری دوستانِ رافت در داند بیری انگیں را کہ خوانند  
 ز بہر وصل کردن چارہ سازی ہو بازی بودنے عشق بازی  
 ۱۵ کے باید کہ نام شوق گیرد کہ درد و نیمہ کردن ذوق گیرد

۱۔ ازاں مہرے ترے اح حم ۴۔ گردنہ سترجہ بع ۵۔ گردنہ سترجہ ۶۔ نہ یاری خس کشتی باشد  
 = نہ یاری خس کے باشد سترجہ حم ۶۔ نہ یاری خس کے باشد سترجہ ۷۔ نہ یاری خس کے باشد سترجہ ۸۔  
 ۱۲۔ ہم آشنائی حم حم ۲۔ ہم ۱۱۔ جس حم ۱۲۔ ایضا ہو بازی سترجہ ۲۔ ہمنا کی سترجہ بع ۱۲۔

وزاں سوئے دگر معشوقِ طنّاز  
 شبِ روزاز ہوئے دیدنِ یار  
 ازاں موئے کہ بودش ہدیہ دوست  
 دراں کھلے رقمِ بسیار دیدے  
 ۵ دراں سودائے دلکش دشتی ہوش  
 چاں مورِ شکنج و تابِ دادی  
 ہمہ روزاں شبِ دیگور بردست  
 گمش خوزیز و شورِ نگینِ خواندی  
 نہانی گفتہ بودش محرمِ راز  
 ۱۰ بشادی باعدوسِ خویش نبشت  
 مہِ گوشہ نشین زان داغِ جاں کاہ  
 غمِ دوری نہ بس بودش جگر خوار  
 یک آتش می نشاند از چشمِ خوزیز  
 توان خوردن بسینہ دُور باشی  
 بخون خوردن درونِ پردہ راز  
 چو چشمِ خود دژم چوں غمِ بیمار  
 نگینِ دی بسانِ موئے در پوست  
 بجائے سرمہ در چشمش کشدے  
 چو طفلی کو کند سبقتش فراموش  
 ز مرگاں شانہ کردی آبِ دادی  
 چو دیدہ ظلمتے پُر نور بردست  
 گمش و لبند و جاسِ آویز خواندی  
 کہ زانِ دیگران شد یارِ دماز  
 عروسانِ دگر بگزاشت از دست  
 ہی بود از درون کاہندہ چوں ما  
 برآں غم گشت غمنائے دگر یار  
 کہ سوئے دیگرش زد آتش تیز  
 کہ نتوان خوردن از غیرت خراشی

۳۔ چو غمِ خود دژم چو چشمِ بیا رح ۵۲۔ دانستہ سحر ۲۲ ح ۲ = دشتی سراسع ایضاً سبق ساز دستا  
 = سبق کردہ ع ۲ = چو ظلمتے کئے در سبقت فراموش ۲ ح ۲ = چو ظلمتے کو کند دین فراموش ب (۱) میر خسرو نے ہمیشہ سبق کو  
 ساکن الاوسط بانہا ہے۔ سوئے ان اختلافی نسخوں کے یہ لفظ حضرت امیر کے کلام میں متحرک الاوسط میری  
 نظر سے نہیں گذرا اگر ایک جگہ یعنی صفحہ (۱۵۶)

قرا بہ کردی از لب مے فشانی  
 چو بودی گاہ نقّاش با صد افسوس  
 گرفته بر کف آں انگشتری را  
 کہ آں انگشتری بر دیدہ سودی  
 ۵ گئے زان گوہر گم گشتہ از مشت  
 بجلّس دیدہ ہچوں ساغر مے  
 نہ محرم جز غم و دردی و روئے  
 گئے از لیلی و محسنوں سخن راند  
 صفا اند صف پرستاران ہوش  
 ۱۰ عروسِ ناز کش گرچہ بہر بود  
 کے کش دل گرفتار ہو ایت  
 اگر صدر مے خوب آید فرا پیش  
 باغ ارصد چمن در پیش باشد  
 چرا گل دامن از بلبل نہ چسبند  
 ۱۵ مے کش ہر دم از مے فروغست  
 بر ایناں عاشق اندر ناصبوی  
 مے از دیدہ فشان دی لعل کانی  
 زدی بر خاتم جانان بے بوس  
 بیا د آں دہن بوسیدی ایس را  
 نگینش را نیکنے در فتنہ دی  
 گرفتے درد ہاں چوں خاتم انگشت  
 بخلو گمہ چو در آتش دروں نے  
 نہ مونس جز کتابی دسردے  
 گئے افسانہ ہمسہ و وف خواند  
 دلش ہم با خیال ماہِ خود خوش  
 چہ بیند چوں دلش جئے و گر بود  
 مہ دیگر چشمش اثر دہ ایت  
 کجا باشد چو روئے دلبر خویش  
 نہ ہچوں گلزارِ خویش باشد  
 کہ ہر دم بر گلے دیگر نشیند  
 حدیثِ عاشقی از مے دروغست  
 ہمیشہ دوری و ہم وصلِ ضروری



ہنوزم ابرو اں محکم کمانند  
 ہنوزم نرگسِ خوریزمست است  
 نیاز دست آفت بر جہا لم  
 لہم ہم شیرہ تنگ نبات است  
 ۵ خسریدار من اربا این نگوئے  
 ق ندارد در غبتی از مہر جوئے  
 ہم از دامان پاک من مرا مہر  
 خیال اومہ و غور شید من بس  
 زدی پیش خیالش نالہ زار  
 شہ من بلکہ سلطان کساں ہم  
 ز شمع کو بیالین تو سوز و  
 کسے کو با تو ساز و چوں تو اں دید  
 تو با ہنجا بہ خود خستہ در ناز  
 کہ لے زان من و زان کساں ہم  
 ۱۰ چو شمع از رشک جانم میفسر زو  
 چو دل زو کز تو سوز و سوز جاں دید  
 ز بسجالی ہستہ چشم من باز

۱- پیکان نشانند سر سراج ۲- پیکان نشانند د ۳- نیازادہ است آفت راست ۴- نیازاد است آفت  
 سراج ۵- نیاز دست آفت برج ایضا سار وہیں فتنہ است خالم س ۶- بنا تہمتی فتنہ است خالم س ۷- نیابہتشی  
 فتنہ خالم ۸- نیابی ہم تہمتی از فتنہ خالم ۹- نیابی ہم تہمتی فتنہ است خالم ۱۰- نیاید تہمتی فتنہ خالم ۱۱- نیاید تہمتی فتنہ خالم  
 ۱۲- نیابی تہمت فتنہ خالم ۱۳- نیاید تہمتی فتنہ خالم ۱۴- نیاید تہمتی فتنہ خالم ۱۵- نیاید تہمتی فتنہ خالم  
 یہ تمام اخلاقات اگرچہ بظاہر غلط معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو اس لئے دبیج کر دیا کہ شاید ان کو دیکھ کر کسی کا ذہن صحت کی طرف  
 منتقل ہو سکے ۱۵- در مہر جوئے سراج ۱۶- سلطان خساں ب ۱۱- چو دل کو از تو سوز و سوز سراج ۱۲- چو دل پیش تو سوز  
 سراج ۱۳- خستہ در ناز سراج ۱۴- خستہ باناز ع ۱۵- خستہ باناز ع

تو اس در چشم خود صحت دیدن      کہ نتوان یار با غیار دیدن  
 چہ غنچہ نذر دپیرہن را      کہ او گل دوست دارد گل چمن را  
 غمے بود آں پر یوش را در آں سوز      کہ شبایش بد شواری شدی روز  
 چو شب رایت بر آوردی بعیوق      ق چو روز عاشق و گیسوے معشوق  
 ۵ چراغ دل ہمہ شب داشتہ پیش      بخواندی جز ہنسی قصہ فویش  
 ہشتی با ہنہ راں دلغ دوری      بخون دیدہ تعویذ صبری  
 دلش پیش چہ راغ افسانہ گفتی      گداز شمع با پروانہ گفتی  
 حکایتائے عشق اندو دگر دی      شکایتائے خون آلود کردی  
 دل خود را فریبی دادی از نار      بنوک غمزہ کردی زلف را باز  
 ۱۰ کہ گر غم پُرس من می پرسد کم      چہ کم دارم ز خوبی تا خورم غم  
 ہنوز از شلخ بنہم برزستہ است      ہنوز ایں بنہرہ را بنہم نہ شستہ است  
 ہنوزم بر زمرہ مسکینی است      ہنوزم در سترے پاسبانی است  
 ہنوزم فتنہا در مونہفہ است      ہنوزم لالہ در رونا شگفتہ است  
 ہنوزم طے ہا شوریدہ کارند      ہنوزم غم ہا خنجر گزارند  
 ۱۵ ہنوزم بوے مرزنگوش تند است      ہنوز از دیدن من دیدہ کند است

۱- یار با غیار دیدن ساجح ۲ع = یار خود با یار دیدن سرتاب ۳ع ۳- جگر سوز ۲ ایضا شود روز ۲

۸- عشق اندوہ - خون آلودہ س ۴ع ۹- کردی زلف را با زوہب ۳ع = گفتی زلف را راز س ۴ع ۲

= گفتی زلف را باز ساجح ۱۰ع - یہ شہود اس کے بعد کے ۱۲ شرب میں نہیں ہیں -

دلیک از دست بادم آہ و صد آہ  
 خوش آن رختے کہ نعل روشن ہے  
 فلک زیں آرزو میزد کای کاش  
 بدیناں پیش دل چوں ناشکیبی  
 ۵ کہہ دیجیہ ہمیں شعلہ بجاں داشت  
 ہمہ روزش دریں گفتن گزشتی  
 بگنجیدش چو در دل قصہ درد  
 شب از گریہ بد بختن گزشتی  
 سر حنہ ز خون دل سیہ کرد

### عتاب نامہ دولرانی کہ عذرا بود سحے و اہق خویش

بنام آنکہ نقش خوبرویاں  
 ۱۰ چاں آراست ہر یک را کمالش  
 نشانہ اندر خیال نہ جویاں  
 ز کان عشق گوہر داد دل را  
 کہ مقاطیس دہا شد جہاںش  
 یکے را ز آتش جہان دہ سوز  
 و ز اں پیرایہ زیور بست گل را  
 نہ زینش سود دہنے زانش زیانے  
 بس آں بہ کا دمی درینش و در نوش  
 سپاس حق نکرد اند فراموش  
 ۱۵ نہ ہے اقبال آن جان پر اخلاص  
 کہ بخشہ از سپاس خلعت خاص

۱۔ دلے از دست ۲۔ خوش آن رختے کہ دھج ع ۳۔ خوشتر رختے کہ ایضاً پے ب ۵۔ زبانہ داشت ب ۶۔

۶۔ سر نامہ ۷۔ ایضاً ز خون دل ۸۔ سر حنہ ۹۔ ز درد دل ۱۰۔ کار دلنے حج ع ۱۱۔ دماشی

= کار دلنے ع ۱۵۔ آن جان ۱۶۔ حج ع ۱۷۔ از جان ع

ترا باد احسرم آں شکر دے      کہے نوشی زلبسایش پیاپے  
 مرا باد احسرم اندوہ خوردن      ز غیرت لقمہ چوں کوہ خوردن  
 روا باشد کزین بختِ رسیدہ      تو ساغ نوشی و من خون دیدہ  
 در آں منکر کہ تو صاحبِ کلا ہی      کہ من ہم دارم اندر حسنِ شاہی  
 ہ ترا اگر چہ زربالائے ماہ است      مرا ہم گردِ سرِ چترِ سیاہ بہت  
 مراد دل دہ کہ بیدل ہم تو کردی      گرہ بکشا کہ مشکل ہم تو کردی  
 گرا زردی تو رنگی بیسم از دور      تماشا را ہمیں بس بود سور  
 ورا ز بویم گریزی ہم بخوشم      کہ تو عطا رومن ماہی فروشم  
 ز گل بوئے پیاز آید کے را      کہ بر یکے گزیند کر گے را  
 ۱۰ برابرہ کش نماید زعفرانِ خشک      جوئے انگوزہ بہ از خمنِ مشک  
 در آں روزی کہ با صد گونہ شادی      شے راتنج زربہر نہادی  
 در آں جولاں کہ امیں گردت آلود      کہ ماہ وزہرہ زان کاہش نیاسود  
 فروغت در کہ امیں خاکِ پیوست      کہ از در یوزہ خورشید و مہ رست  
 بے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک      ہم از خونِ دلِ خود شومیش پاک  
 ۱۵ نہی اقبالِ آں خاکِ نِ افسوس      کہ نعلِ تو سنت میسنہ دبراں بوس

۲- ز غیرت لقمہ تراحم ج' ب' د' ع' = زب غیرت غم' ع' ۱۰- زعفران پشک سہا ایضا باخمن تراحم د' = یاخمن

حم' ع' ۲ = ازخمن بیع ۱۲- سالود سہا تراحم = نیالود' ع' = بیفزد و سہا ب' = بیلود' ح' = بیاسود' د'

۱۳- خورشید و مہ ج' ح' ۱۵- برآں بوس تراحم ج' ب' = بر بوس ع' د' ع' -



پس از دیباج نام الی  
 زانده و جلد الی قصه رانده  
 بنوک خامه خاریده سرریش  
 که لے یار و فساد ار جفا کار  
 ۵ جفاے کز دیم شد بند جان سست  
 تو بایار دگر گشته دفاکوش  
 دفار اگر نیندا نی شمارے  
 دے بامن تو کے پیوند خواہی  
 زود آید بصحت سرفرازی  
 ۱۰ من و شہا و فساد جگر سوز  
 نہ شام را چرخ آشنائی  
 نہ دولت سایہ اندازد بریں مور  
 تو در برج شرف من در و بالت  
 تو شہار و نہی بر دے گل دام  
 ۱۵ ترادر آئینہ رویاں نظر تیز  
 کہ آراید سپیدی و سپاہی  
 بر دے نامہ خون دل فشانده  
 جگر ہار نختہ بیرون ز حد بیش  
 جفا بامن و فایت باد گریار  
 وفائے عمر میدانم چو از تست  
 خیالت از وفا بامن ہم آگوش  
 بیا موز از خیال خویش باے  
 کہ ہم شاہی و ہم فرزند شاہی  
 نہ در دام افتد آساں شاہبازی  
 شب خود را ز آہ خود کنم روز  
 نہ صبحم را میسر روشنائی  
 نہ آں بازو کہ باد دولت کنم زور  
 تو در خواب خوش و من در خیالت  
 مرا بستر مغیلاں زیر اندام  
 مرا ز آئینہ دیدن نیند پرہیز  
 ۲- بر دے نامہ سرتاج حجاب دے = بر دے نالغ ۴- وفایت پیش اغیار ح ۶- نیندانی سرتا  
 سرتاج ح ۷ = نینداری دے ح ۱۱- چرخ ز آشنائی سرتاج دے = چرخ از آشنائی ب ح  
 = چرخ از آشنائی ع ۱۳- با خیالت ح ۵-

و گر بے خاک پاتِ ایں چشمِ نناک  
 چو مینا بے تو ماندا یدِ درن  
 چو خواہم دور ماندا ز تو پس زیت  
 ز من گسل چو میدانی کہ جانی  
 من ارچند آسانت را کنسیرم  
 چو گفتی عاشقم گر گفتی ایں راست  
 بعشق اندر کہ باشد شرطِ یاری  
 ہراں بندہ کہ دارد پادشا دوست  
 گے بے آب دیدم ہم ہماں خاک  
 بکش زین چشم و منت ہم ہر وہ  
 بعدا دور بودن از پے نصیت  
 کہ بے جاں کردنتواں زندگانی  
 بدیں خواری کُش در خاک نیزم  
 ز نقدِ سروری بر بایت جاست  
 نگنجد سروری و تاجداری  
 خواں بندہ کہ بیشک پادشا ہست

### حکایت تمثیل

۱۰ شنید ستم کہ در درگاہِ محمود  
 کہ جز در پیشِ تخت از صبح تا شام  
 بخدمت پیشِ شاہِ مندا رے  
 چو عکسِ روزِ روشن برگزشتی  
 ایا ز خاص را خدمت چناں بود  
 نکردی جائے دیگر یکدم آرام  
 ستادہ بندگی کردی بیکپائے  
 طریقِ بندگی بر عکس گشتی  
 ہر آن طاعت کہ کردی بندہ در روز  
 ملک شب پیشِ ازاں کردی بصد سوز

۱- گے بے آب دیدہ کا ۲- چو مینا تو سنا چو بے پایتود = چو تنہا بے تو ع<sup>۱</sup> ایضاً دیدہ در وہ<sup>۲</sup>  
 سناح = دیدہ رہ دج<sup>۳</sup> ع<sup>۴</sup> ۳- پس زیت سناح<sup>۵</sup> ع<sup>۶</sup> ۴- پس از زیت حمد ب ۵- ز بند بندگی  
 بر بایت خواست سنا ایضاً خواست سناح حمد ب<sup>۷</sup> ع<sup>۸</sup> ۶- خواست سناح<sup>۹</sup> ع<sup>۱۰</sup> - حکایت سلطان محمود  
 غزنوی انا اللہ بڑا نہ<sup>۱۱</sup> ح<sup>۱۲</sup> ۱۰- چنیں بود ہمیں بود ع<sup>۱۳</sup>۔

ایا یاری کہ من جاں بود مت پار  
 شدی امسال با جانِ دگر یار  
 دلت چو نست و دلدار تو چو نست  
 من ار ر فتم ز دل یار تو چو نست  
 من ار مغز دل گشتم زان نظر گاہ  
 نظر گاہ تو باد آرزوئے چوں ماہ  
 تو خوش می غلط بردیائے گلگوں  
 کہ من می غلطم اینک بے تو درخوں  
 ترا اگر خوابِ خوش و چشمِ ناز است  
 ثبت خوش باد مار شبِ دراز است  
 تو گر بگریزی از خونابه من  
 خیالت بس بود ہنوا بہ من  
 من و در پشتِ دیوارِ تو رویم  
 ترار و سوئے دیگر پشتِ سویم  
 چو جاں ہر لحظہ در پرواز گردد  
 صبا بوئے تو آرد باز گردد  
 بمر دن دیر بنود ز آرزویت  
 گرم جا بخشی بنود ز بویت  
 نیم گلشنِ کز جاں فروست  
 تو آں گلشنِ تصوّر کن کہ چو نست  
 غمت مزدور میگیرد بلارا  
 چو شد کاویدہ بسنادِ ہناتم  
 چو بشت از غمِ این شخصِ سفالیں  
 نگر تا چوں بود آں جانِ مجور  
 گے بے رویت ازیں چشمِ بدخوئے  
 کہ دور از دیدنِ رویت بود دور  
 جاں خواہم کہ بنیم ہم ہاں روئے

۶۔ در پشتِ سرتا ح حجابِ دج = بر پشتِ ع ۱۱۔ میگید سرتا ح ح د عجاب ع = میگردد

جمع = غمت و دوسپہ میگید سرتا ۱۲۔ ساند مزد ح ۱۴۔ این جان سبب -

۱۵۔ از این چشمِ بدخوئے سرتا -



زبادی کو زباید سرزگردن      کُله را بیدہ است اندیشہ کردن  
 چو از تو دل ندارد ایستادم      بہرچہ آید ز تو گردن ہنادم  
 گرت یاد آیم و گرنایمیت یاد      ہمیشہ یاد تو در جان من باد  
 چو آن نامہ کہ منشور و فاد بود      ق ز خون دیدہ دل با بسہ بود  
 ہ بیایاں شد برو منخواست پناہاں      کہ جائے ریمان بند در گرجاں  
 چو رگ پیوستہ بد با یار جانی      یکے از رشتہا ببتن نشانی  
 سر بیج السیرماہی شد باُمید      سپرد آں صبح صادق را بخورشید  
 چو شاہ آں ماجرائے جانفشانی دید      تو پنداری کہ جسم گشتہ جہاں دید  
 نہاد از غزوتش بر دیدہ ہر پے      کہ ہر دم بوسہ داد از دیدہ ہر پے  
 ۱۰ چو بکشد و سوادش رنطنہ کرد      ہمہ حرفش ز خون دیدہ تر کرد  
 چو تر کردی ز خوناب نیازش      ز آہ گرم کردی خشک بازش  
 سراسر خواند و دامن کرد صد چاک      ز بیوشی نہ غلطیدہ بر خاک  
 نے کامدمش در کالبد باز      دم پوشیدہ را شد کالبد ساز  
 جواب حرف یا آراستن خواست      خراشی داشت ہر حرفی کہ آراست

۱- زبادی ستر ستر جمع آب جمع ۲= زبای ع ۳- از نیت ستر ایضاً جان من ب ۴- این نام  
 ستر ۶- رشتہا جمع = ریمان ستر = ریشاد جمع ۷- اب ایضاً نشانی ستر جمع ۸- ح ع  
 = نہانی ستر ۸- این ماجرائے ستر جمع ۹- ایضاً ہم مردہ ب ۱۰- بر خاک ستر جمع آب = در خاک ع ۱۱  
 ۱۲- نے پوشیدہ ستر جمع آب = دم پوشیدہ ستر جمع ۱۳- نے بیدہ ع = دم بیدہ د-

بسلطانی نشینی بندہ بر تخت  
 شہ افشردی قدم در بندگی سخت  
 چو شرط عشق بازی در میاں بود  
 نہ ایں را سود و نہ آنرا زیاں بُو  
 چہ سہر بندہ بردل شاہ گردد  
 کمندِ خواجگی کوتاہ گردد  
 چو کردی سبزہ را با سہر و گلخ  
 بہر آسب بر مشکین ز بُن شاخ  
 چو میدانی کہ ہر شب در چہ روزم  
 زد دوری روز و شب زمیناں سوزم  
 ز دلنگی پناست ایں دل تنگ  
 کہ نالش ہم نسیگنجہ دریں جنگ  
 گے از لطمہ کو ہم چہ سہرہ زرد  
 گے بر چہ سہرہ ریزم گر تیرہ درد  
 کم ہر دم چنیں در بقیہ اری  
 گے زر کو بی و گہ نقشہ کاری  
 ہمہ شب کو بوشِ سینہ است کارم  
 بدیں چو بک زنی پاس تو دارم  
 دے صد بار در یاد تو میسم  
 بدیں بے طاقتی نام تو گیسم  
 من اری مر زبالائے چو تیرت  
 پرتائے کیسہ مردہ گیرت  
 وگرا ز آہ من رویت کند خوں  
 چو خونم صد باید ریخت برے  
 مرا گویند کایں زاری و فساد  
 مکن کز پردہ بیرون خواہی افتاد  
 چو جانم سوخت از خامی چہ ترسم  
 شدم رسوا ز بدنامی چہ ترسم  
 چہ اندیشم کُنوں از رخسہ بام  
 کہ طوفاں بر سر آدشتی آشام

۳۔ بردل سہر شاہ چو دجہ ع ۲۔ در دل ع ۴۔ ایں شاخ سہر شاہ چو دجہ ع ۱۔ زبن شاخ د ع

۵۔ سوزم سہر شاہ چو دجہ ع ۲۔ سوزم ب د = بوزم ع ۶۔ اکثر نونوں میں مصرعوں کی ترتیب ہی ہر مصرع میں

ترتیب سکوں ہے ۱۰۔ بایاد توب = برباد تو چو ۱۵۔ چاندیشم کُنوں ب = چاندیشہ کم چو دجہ ع ۲۔ د۔

زخون دیده دیدم مهر آں راز  
 چو آں راز مناسم برب آمد  
 هم از دیدن چنان بخیویش بودم  
 همی بوسیدم و دیده جگر بار  
 ه در آں بوسیدن و سودن همه شب  
 بان به یه طفلان ازیں چهر  
 نشست از هر رستم بر سینه داغ  
 بر آں داغ از مرثه گشتم نمک ریز  
 رستم کردی که در باغ و بتان  
 ۱۰ بے دارم به بتان و چمن جائے  
 گلے نورسته ام در دیده خار است  
 بیاد تو کنم در گل نطفان  
 مگر لاله چو من شد عشق پیشه  
 مگر چو من بنفشه دید مویت  
 ۱۵ اگر صد ناربتا نیست پیشم  
 هم از خون دو دیده کردمش باز  
 با استقبال جانم برب آمد  
 که بر دل خواستم بر دیده سووم  
 همی سودم رتم بر دیده مسبار  
 لب از دیده بر شک و دیده از لب  
 سیاه و سنج گشت آں نامه مهر  
 چو بر پهلوی پشت مرده زراغ  
 که تا سوزم تیرزاں سوزش تیز  
 حریت لعبستان ناربتاں  
 ولیکن گل بحشم و خار در پائے  
 درخت نارم اندر سینه نار است  
 کنم چون گل گریباں پاره پان  
 که داغ در جگر دارد همیشه  
 که بشکسته است چون زلف و قوتیت  
 کم از یک ناربتا نیست پیشم

۳- بخیش سراسر حب = بیوش ع = بنذوق ع ۴- دیده جگر بار س = دیدم ذکر بار ساج

ب ج ۵- بوسیدن و دیدن ب ۶- دیده داغ س ۸- شومش تیز س

۹- حریف س ۱۳- گل لاله س ۱۴- که غم نشت س

ز مژگان مردم چشمتلم کرد سیاہی بتہ از چشم در قسم کرد  
 جوابِ غنِ آلودہ عاشق از سیاہی دیدہ سوائے معشوقِ خویش

سیرنامہ بنام کردگاری	کہ از نگش سدا یاری یاری
نگار و نقشِ پیران و جوانان	کند پیوند مہر و مہربانان
مبارک روئے ہر صاحبِ جاے	بیا را یدِ بدری و ہلاے
وئے کز زندگی بخشہ نشان	ز جانانے دہد در سینہ جان
کسے کش در دلِ آتشِ نیفروخت	بماند خام گر خود جاوداں سوخت
بمقصود اور ساند مقبلاں را	ہم اد بخشد صبور ی بیدلاں را
پس از دیدہ جگر درخونِ سرشتہ	غلابِ دوت را پانچ نوشتہ
۱۰ کہ لے آزدہ زین جانِ جفاکار	جھاٹے مرا از جباں خریدار
دلِ مرا گر چہ از دوری خراشی است	کہ در دلِ ہر مے چوں دور باشی است
وئے کردم چو زخمِ نشتِ نوش	جراحتائے خویشم شد فراموش
فرستادی بمن نفتے پُر از دود	سراسر چوں دلِ من آتشِ اندود
بعنوانِ دیدہ ازخونِ پاک کردم	نہ عنوانِ بلکہ جاں را چاک کردم

۴۔ مہربانان ۲۲ - ز جانان ی دہستہ ۷ - گر چہ ستا ماشیہ

۱۱۔ خراشی است - دور باش است ستا ۲۲ - چاہیں نفتے ستا -

اگر زنداں است چوں بادستان است  
 جہنم بر سینہ کو دردناک است  
 دگر ہنخابہ دارم در آگوش  
 نشینم باوی و دل در خیالات  
 عجب میں خواگہ باوے گزینم  
 و گر گوی کہ خوابم ناید از غم  
 بغم گرچہ آدمی بیدار باشد  
 گو خوابت خواب غم بہ تمیز  
 دو جور است از جہاں ہر روز گارم  
 یکے نایدینِ ردے کہ خواہم  
 جالے کاں بدخواہی دلیل است  
 و گر حسنی است کزے دل نفور است  
 خیالات نقبندی گشت استاد  
 گہم نقش تو پیش چشم دارد  
 مگو زنداں کہ باغ و بوستان است  
 جہنم باشد از فزوس پاک است  
 بجائے صاف دُردی میکنم نوش  
 پوشم چشم و بینم در جہالت  
 لے خفتہ ترا در خواب بینم  
 بے باشد کہ خواب آید ز غم ہم  
 ولیکن خواب غم دشوار باشد  
 کہ بہت آن مردن از مردن تیریز  
 کہ بر میگیم و طاق نذارم  
 دگر رو دیدنے کزے بکا ہم  
 اگر آتش بود باغ خلیل است  
 نماید دیو مردم گرچہ حور است  
 گرفتہ پیشہ شاور و فرہاد  
 گشت در جہان سنگین نگار و

۳۔ دگر ہنخابہ دارم در آگوش سنا ح ۱۰ = اگر ہنخابہ دارم ہم آغوش ع ۳۴۔ بند چشم سنا ح ۱  
 = بوسہ چشم سنا ح ۸۔ نگو خوابت ح ۹۔ در روز گارم سنا ح ۱ = ہر روز گارم د = و روز گارم ح  
 ایضا بر میگیم سنا ح ۱۰ = ع ۱۱۔ ایضا طاق نیارم ب ۱۱۔ جالے کوب ۱۳۔ پیشہ شاپور  
 سنا ح ۱۰ = تینہ شاور سنا ح ۱۴۔ گے نقش تو ع ۱۰ = گم ح ۱۰۔

کسے کش نارِ سیمت یاد باشد      ز نارنجِ دگر کے شاد باشد  
 و اگر طعمِ زدی کز عیش و شادی      کئی کینِ خرو و کیقبا دی  
 اگر کینِ خروم و رقیقبا دم      بجانِ تو کہ بایا تو شاد دم  
 بروئے جفت دارم دیدہ باز      ولیکن با تو ام در سینہ ہماز  
 ہ نظر اینجا و چشمِ جانم آنجاست      تن اینجا و دلِ بریانم آنجاست  
 تو گر تنگ آمدی از گوشہ تنگ      بردنِ پردہ نتواں کرد آہنگ  
 عوساں را چو مستوریِ جمالِ است      جمالِ آں بہ کہ خود مستور حالِ است  
 مرا میں عصہ گشم جہانے      ز دلِ تنگی بہ تنگی ماندہ جانے  
 روم بر آہوئے صحرا بہ پنخیر      ولیکن ز اہوئے خانہ خورم تیر  
 ۱۰ ز دلِ تنگی چہ در صحرا شتابم      کہ صحرا ہم بریں دلِ تنگ یابم  
 ز جفتِ خویش چوں دورا وقتہ گور      بیا بانس بود چوں دیدہ مور  
 بہر باغِ بے آبی و سببِ است      بہر جابِ مرغابی فریبِ است  
 نہ کس مرغِ چمن را راہ بستہ است      نہ بٹِ خانگی را پر شکستہ است  
 لے چوں دل بجائے بتگی یافت      ہو سہائے دگر آہستگی یافت

۲۔ اگر طعمِ زنی کز عیش و شادی ب ۳۔ کہ بایا تو سراسر چ ۴۔ ع ۵۔ کہ با جانِ تو ع

۴۔ ہم سینہ و راز سح ب ۵۔ ہم سینہ راز د ۶۔ بردنِ پردہ سراسر چ ۷۔ ب ۸۔ بردن از پردہ  
 سراسر ۹۔ گشتہ بہانے سراسر ایضا ماندہ چ ۱۰۔ ع ۱۱۔ ع ۱۲۔ مردہ عا۔

بکارِ عشق شاہی بزرگسرد  
 چو از بقیس جنب باد بیداد  
 بتندی مگر لے سروِ خراماں  
 کسے دانکہ درِ وچوں نے چیت  
 شرابِ درد منداں خونِ دیدہ است  
 ہمہ دانکہ ز نشتر رسد درد  
 نہ سوزِ عشق بازی ہست یکساں  
 چو پروانہ کند مہمانے شمع  
 چو سوزد بہر ہند و خویش ازن  
 کم از ہند دست آکس و ز زنی ہم  
 بغمِ صاحبِ کلاہی بزرگسرد  
 بے تختِ سلیمان را برد باد  
 چو من خاکم کش زیں خاک داماں  
 کہ یکپندے بدر و بیدلاں زیت  
 کسے دانکہ ایں شربتِ چشیدہ است  
 نہ ہچوں آنکسے کو نشترے خورد  
 یکے خرمن یکے دامن یکے جاں  
 شود خود مرغِ بریاں از پئے جمع  
 ز مغر خود ز ند بر شعلہ و غن  
 کہ در عشق آید از ہند و زنی کم

### حکایت

شنیدم ہندوئے آتش پرستی  
 ز خود پر کالہ پر کالہ پیایے  
 یکے گفتن چہ مہر است اینکہ جانے  
 ۱۵ جوابش داد مردِ غم کشیدہ ق  
 مگر کہ عشقِ آتش گشت مستی  
 ہئے بُرید وے افکند درے  
 وہی بہر چنیں نا مہربانے  
 کہے از سوزِ من دوئے ندیدہ

۲۔ بے تختِ سرباج = زبں تختِ ع = زبں تختِ جمع = ہست آساں ب ایضاً یکے  
 راتن یکے جاں ساد عاشیہ ۱۰۔ و زبں س ۱۴۔ چہ مہر است سراج ب ع = چہ مہر است ع  
 ایضاً مہربانے سراج ب ع = بے مہربانے سراج۔

نگہ کن تا چہ سنگین است جانم      کہ بے سیمیں برت با سنگ مانم  
 چہ پرسی ماجرائے ناصبوری      کہ طوفانے برآید از تنوری  
 بچشم من کہ از دریا فرو نشت      زہریک قطرہ صد دریائے فونست  
 بدت گویم چو خوں گریم دریں راز      پشیمان گردم از گفتار خود باز  
 چہ گویم این حدیثِ درد منداں      زباں خواہم فرو برم بدن داں  
 گرم روزی شود روزے جالت      فردریزم جفا ہائے خیالت  
 رسید آوانِ ما گوش در گوش      ز روزِ بد نیامد دوش بردوش  
 اگر چہ دولتسم راصبح گاہ است      لے بیو جاں بر من سیاہ است  
 و گر خود هست گنجے بے شمارم      بہائے نیم جو نازت ندارد م  
 شہم خواندی و در عشق این دینغ است      نوازش نیست ای بل زخم تیغ است  
 چو عاشق رائے چوں آبگینہ است      نوازش چوں غائبش سوزینہ است  
 چو آتش راست فوکنم ہمید      آبِ زندگانی ہسم ہمید  
 مزن طعنم بسلطانی و شاہی      کہ مہشت بندہ ام ہر چو کہ خواہی

۲- طوفانے برآمد سراج ۲ = طوفانے برآید سراج ب ۳ د - صد دریا فرو نشت سراج ۲ ایضاً ہریک قطرہ  
 س = نہریک قطرہ سراج ۲ = نہریک قطرہ د = نہ آن قطرہ کہ ب ۴ - چو خوں گریم سراج ۲ ب  
 د = چو خوں گریم ع ۵ - چو گویم سراج ۲ = چو گویم ع ایضاً فرو بندم ب ۶ - خیالت - اور قافیہ  
 مصراع ثانی جالت ب ۶ - گوشِ برگوش ع سراج ۲ ایضاً دوشِ بادوش کا ۱۰ - نیست ایں سراج ۲  
 ع ۱۰ = نیست آن ع ج ب ۱۱ - غائبش سراج ۲ = غائب ع ج ب د ع ۱۲ - ز آب سراج ۲



من آنجا یم کہ تو با تو نہانے  
 خدا اینجات دارد مند آرائے  
 چو آمد آں سوادِ خضر فانی  
 پریچا پوچ شوق آن نقش خامہ  
 ہ بروں بد حرف نامہ برزبان  
 رواں جانن در آن خطائے ابنوہ  
 نہ از غارش غم دامن دریدن  
 گئے با عجز و گہ بانا میخواند  
 سرش می بست و دیگر باز میکرد  
 ۱۰ گئے بردل گئے بر دیدہ مے سود  
 بدست از ماجرائے راستینش  
 بدتش آتش و در آتین آب  
 قنای خیزاں نہ صبری و نہ تابے  
 نہاد آن نامہ را پس بردل خویش  
 لے اینجائے تو تا بدانے  
 کہ جانم وار ہدز آہنگ آجائے  
 نہانے ترز آب زندگانی  
 صنم میخواند مے پیچید نامہ  
 دروں چوں نامہ مے پیچید جانن  
 لباس کاغذیں میگردانند وہ  
 نہ از تیش سرس سر بریدن  
 گئے پست و گئے ز آواز میخواند  
 چو پایاں شد ز سر اعزاز میکرد  
 گئے بر جان محنت دیدہ مے سود  
 رقیب گریہ گشتہ استینش  
 بدیں آب ایمنی بودش از آں تاب  
 چو مصروعی کہ ناگہ بنید آبے  
 کہ آں کاغذ کشد از آں ریش

۳۔ نزو آب ب ۴۔ رواں جانن ج ۵۔ دواں جانن س ۶۔ دروں جانن ب ۷۔ دل ۸۔  
 ح ۹۔ ایضاً از آن خطاب ۱۰۔ ایضاً خطا زابوہ ح ۱۱۔ آں ماجرا س ۱۲۔ ح ۱۳۔  
 = از اجراع ب ۷۔ ایضاً رین گریہ س ۱۲۔ آتشی در ب ۱۴۔ کہ از کاغذ کشد س ۱۵۔  
 = کہ آں کاغذ کشد س ۱۶۔ ح ۱۷۔

درینے نیت جاں را پوست دادن  
 کسے کز عاشقی زیناں نوزد  
 بدستِ خود نیم من ورنہ خود را  
 کہ گرداں حکایت در جہاں فاش  
 ۵ کہ ناگہ ہندوی آتش برافروخت  
 تو تنہائی بزدانِ غم و درد  
 اگر دودے بر آری از دل و کام  
 من اندر دل خورم از بیمِ غیار  
 کسے کو بخشہ آشاد بسینہ  
 ۱۰ بگردن میدہد بجزاں نویدم  
 شبِ ہجراں اگر چہ تیرہ روز است  
 چہ بینی مار را کچھ بلا سنج  
 بسا مفلس کہ پا بر گنج دارد  
 و گر میدار دایام از تو دورم  
 ۱۵ درونِ سینہ می بینم بویت  
 مرا از خود نغے شاید بخواند  
 نوالہ درد بان دوست دادن  
 مدہ پروانہ کس آتش فروزد  
 بسوزم از پئے نام ابد را  
 وزاں شعلہ رسد داغے باو باش  
 مسلمانی دراں چوں ہندواں خست  
 غم اندر کنج تنہائی تو اں خورد  
 نوزد کس بجز دیوار یا بام  
 مشعبہ وار شمشیر بگر خوار  
 بگر کش چوں بود با خویش کینہ  
 ولیکن پائے میگردد میسم  
 امید وصل دروے دلفروز است  
 تو آں را میں کہ دار دھڑ گنج  
 چو آگہ نیست قوت از رنج دارد  
 توئی در سینہ من ز اں صبورم  
 کہ دل بتخانہ شد از آرزویت  
 کہ جاں نزدیک تست ارتن جدا ماند

بہر نقطہ نشانِ حال دیدم  
 بہر نوئے کہ دیدہ برکش دم  
 بیالے نامہ درد از کجائی  
 ندانم زیں نسیم خوش کہ دادی  
 ۵ غلط گفتم نہ مشکے بلکہ خوشی  
 زجائے کامی آں جائے چونت  
 زجان کیت ایں رازے کہ درت  
 چہ ناخوش روزگارے بود روزی  
 من اندر دادنِ جاں بودم آں دم  
 ۱۰ در آں جاں دادم دل آنچنان داد  
 چورفت او باز گشتم ہم برانسان  
 ہماں دل بامن ہست او در آں دل  
 دہم مردم درونِ سینہ آواز  
 اگر تنگ آمدی از تنگی جائے

بسانِ نقطہ در جان کشیدم  
 چو ابرو بر سر و چشم نہادم  
 کہ بنیم در تو حرفِ آشنائی  
 کہ نافِ مشک یا شاخِ زبادی  
 کہ جتہ از دلِ یارے بر نے  
 بگو با چشم من کاں پائے چونت  
 زسوز کیت ایں سازی کہ درت  
 کہ رفت از من چنان گیتی فزونی  
 کہ بود آں ہمدم در پریش غم  
 کہ دل دادن نبود آں بلکہ جاں داد  
 کہ پنداری دلم داد و ستد جاں  
 چو جانی کش دہد جا در میان دل  
 کہ اینچا چونی لے سرمایہ ناز  
 اجازت دہ کہ جاں بیرون نہ پائے

۲۔ بر سر چشم ساج ۳۔ حرفے ز آشنائی ع ۴۔ حرف از آشنائی ست ۵۔ یاری بر نے حم د ع ۶۔ یارم  
 بر نے ستاب (ب میں معنے ی کے نقطہ پھیلکار بنا دیا ہے) = یار بر نے حم ح = یار در نے ع  
 ۸۔ گیتی ساج ۱۰۔ بود آں ساج حم ادب = بود ایں ع حم ۱۲۔ اجازت کن ساج حم ع  
 ب د = اجازت دہ ع

فدا از پای و در بر خویش در بست  
 از آن پس ہمدراں پیو لہ غم  
 بجائے رقتہ صبر اندر آن سوز  
 در و کردی نگہ بے صبر و تسکین  
 ہ ذراں جانب چو شہ نامہ رواں کرد  
 اگر خفتی و گریہ دار بودی  
 دو نیمہ کرد جاں را از میانہ  
 نوا سازان محرم کا نذر آن راز  
 ز دود دل تنق در پیش بر بست  
 نشستہ سایہ خود کردہ محسوم  
 نخواندی جز ہاں نامہ شب و روز  
 چو در آئینہ ماہ خویش تن میں  
 حریر دوست را پیوند جاں کرد  
 دو چشمش ہمدراں طو مار بودی  
 نہادہ در روی آن حریر دو جانہ  
 ز دندی ارغنون عشق را ساز  
 ز ندایں نغمہ را در حبیب آخال  
 ہمہ ہمدست و ہم آواز و ہم سال

## غزل از زبان عاشق

چہ فرخ بود پیکے کا مہ امروز  
 بستم نامہ کز دستاں داد  
 خطش ہر یک کہ از من جان دل خواست  
 بہر حرفے کزاں کردم نگاہے  
 کہ فرخ شد مرا زو طالع روز  
 نہ نامہ بلکہ دستبویے جاں داد  
 مگر زان زلف کز بد نسخہ راست  
 بر آن دودہ دمیدم دود آہے

- ۱۔ بز خویش در بست ب ۲۔ ذراں پس ح ۳۔ رقتہ صبر سا ح ۴۔ رقتہ صبر سا ح ۵۔ در آن کردی  
 سا ح ۶۔ (سزا و ب میں مصرعوں کی ترتیب منکوس ہے) ۷۔ آن جز ح د ب = این جز ح ۸۔ ع ۹  
 ۸۔ کا نذر آن راز سا ح ۹۔ کا نذر آن نازع ۱۰۔ جرباں حال سا ح ۱۱۔ جرباں حال د  
 ۱۲۔ نسخہ راست ع د ح ب = نسخہ راست سا ح ۱۳۔ نسخہ راست سا -

دل عاشق ز سوز دل زید خوش  
 چراغ شمع که جان بشد آتش  
 مرا بگز آر کیس آتش فروزم  
 وگر سوزم را کن تا بسوزم  
 دریں سوزار چه جان و دل یاب  
 رضائے دوستان سودی گراں بود  
 جفا بادیدم ارچه از عشق بازی  
 وفا آموختم از عشق سازی  
 کنوں گرمه خواهد یار و گر کیس  
 پذیرفتم بجاں خواه آن و خواه ایس  
 جفا و مهر هر چه از سوسے یار است  
 چمن یارم مرا با و چه کار است  
 من و خون دل و این نامه درد  
 نگارم هر دمش بر چه سده زرد  
 دریں نامه چو نام خضر خان است  
 نه نامه است ایس که خود تو نیز جان است  
 چو زان نامم گریز صبر و پس  
 همیں نامه فون صبر من بس  
 ۱. صفت شبیه بحر ایں که خضر خان ادر کوشک جہاں نمائے جہاں غم  
 نمود و دلرانی در قصر لعل عرق خواب بود و فروخته شدن شمع مراد  
 دو محرق هم از آتش دل ایشان و شنائی در کار ایشان پدید گشتن  
 شبے چوں سینہ عشاق پر دود ز تاریکی چو جانائے غم اندود

۳- دریں سوزار چه جان و دل ب ج د ح ۲ = دریں سودا اگر بر دل ع ک د مایه ۴ - از عشق سازی سر سدا جمع  
 ب د = در عشق سازی جمع ۴ ۶ - چوں از سوسے ب ایضا مراد بحر ج ح ۲ ب د = با آن ع س = با اوع  
 ۸ - نه نامه است ج ح ۲ ع د ۱ = نه نام است ع ۹ ۹ - چو زین نامه ب ۱۰ - جہاں غم نمود ج ح ۲ ع  
 د = غم نموده نمود ۱۱ - خواب خون ناب ج د ۱۲ - پدید آمدن سر سدا ع ۲ ح ۲ = پدید گشتن  
 ج د ع = پدید شدن ۵



چو چشمه کنشستان گشته تاری  
 قیامت کرده در ستیاره باری  
 چراغی را که هم ز دوسوزش آموخت  
 بدم میکت و باز از آه میسخت  
 رخ از غنابه دل ریش میسکد  
 ز بخت خود گد با خویش میسکد  
 نه در دل صبر کار دتاب دوری  
 نه در تن دل که سازد با بصوری  
 ه ز تلخی غمش گشته جاس تلخ  
 ز زخم ناخنانش غم در سلخ  
 شفق از ده بلاش در دوا دو  
 بیکاه دو هفته سدمه نو  
 بهارش از خسته ان حبه در گرد  
 ز تری نرگش بخواب مانده  
 دو تا گشته ز غم سرور و دانش  
 بنفشه بر گلش بیتاب مانده  
 گے گئے نبل ز گل بر خاک میزند  
 بدل گشته بخیرے ارغوانش  
 که از گلبرگ گل را چاک میزند  
 که از لؤلؤے تریاقت میسفت  
 گے بر چهره میسکد از مژه خفته  
 گے میسکد در رے از لعلها پست  
 گے مقف از زندگ ناله میدفت  
 بجائے غازه خوں میراند برے  
 ز خون رخ خا بر دست می بست

۱- چو چشمه جم جم ۱۲ ع ۲ د = چو چشمه ک کا = چو چشمه ب ایضاً ناکه سراسر جم ۲ د جم ۲  
 ب د جم ۲ ع ۲ کاک = یارے ع ۲ - زدم سراسر ایضاً باز آهش از دست جم ۲ ع ۲ شده سراسر  
 جم جم ۲ = شدش سراسر د ۹ - بخیرے سراسر جم ۲ ب = برزدی ع ۲ جم ۱۴ - خون رخ سراسر جم ۲  
 جم ۲ ده خون دل جم ۲ ب ایضاً بر دست سراسر جم ۲ ع ۲ حاشیه = در دست سراسر جم ۲ = بر دیده جم ۲ ع ۲

فلک دوئے زد و زخ و ام کردہ  
 اگرچہ رہبرِ خلقند انجسم  
 سیاہی بیکہ بستہ ذیل جاوید  
 رسیدہ ایسے از دریا سے اندوہ  
 ہمہ آفاق زانسان تیسرہ و تار  
 شدہ چوں پترِ زغ ایں نیلگوں باغ  
 زبس ظلمت کہ پرویں آمدہ تنگ  
 چناں ماندہ سپہ از رفتنِ راہ  
 بماندہ در زمیں خورشیدِ انور  
 ۱۰ ز چشمِ انجسم افتادہ ہم از شام  
 چناں صبح از حدِ عالم گزشتہ  
 ہماں ابرِ سیہ در گردِ آفاق  
 شبے زیناں بغمنا کے یہ پوش  
 فرد ماندہ بسو دابستلائے  
 ۱۵ پرتساراں بگردشِ خفتہ جمعے

سرشتہ ز آبِ غم شب نام کردہ  
 در آں ظلماتِ اہل کردہ رہ گم  
 گریزاں شب پرک ہم سئے خورشید  
 شدہ پیشِ دل در ماندگاں کوہ  
 کہ زیرِ عنارِ پناہاں رخنہ مار  
 بشیخوں بردہ ہر سو بوم بزاغ  
 بگردن گشت دندانِ سیہ رنگ  
 کہ پیشش گوئیا دریاست یا چاہ  
 بمرگ خویش کردہ خاک برسہ  
 مہ باریک چوں ابرِ سیہ دام  
 کہ از روزِ قیامت ہم گزشتہ  
 چکاں ہمچوں سوا دِ چشمِ عناق  
 دولہانی بجاک افتادہ بیوش  
 چو مورے درد بانِ از دہائے  
 دے اندر سو خن تنہا چو شمعے

۲- خلق اندر ستر ستر جمع ۲۴ = خلق آمد ع ۳- ذیل ستر ستر جمع ۲۴ ب ک ح د = نخل

ع م - ابرے ستر ستر جمع ۲۴ ب ک = ابر ب ع ۵- زیناں ستر ۶- ہر دم ستر

۱۰- ابر دیہ دام جمع ۲۴ ب ک = برگرد ستر جمع ۲۴ = در گرد ستر جمع ۲۴ ب ک ع -



جنیں کا ندر سیاہی بھد داری      مگر با صبح محبت عہد داری  
 چو شد خورشید در زیر زمیں دوش      تو ماناک از غم گشتی تسیہ پوش  
 سوات رانہ از خویش است بوئے      کہ ہست از سینہ من تیرہ دودے  
 کچم رخنہ فلک از آہ خود زود      کہ تا بیرون رود زان وزن این دود  
 ہ کے شہائے من دانہ کہ چونت      کہ چوں من ہر شبے در بوجِ خونت  
 بدیناں در دل شب نالہ میگرد      ز دم بر روتے نہ تجالہ میگرد  
 چو شد نالیدنش ز اندان بیرون      ز کج حجرہ جت آوازہ بیرون  
 ز نالہ شہائے آن مرغ گرفتار      زمین خواب ز گس گشت بیدار  
 بزاری گفتن لے شمع طرازی      چرا زیناں ہمہ شب میگذازی  
 ۱۰ از آں مہرے کہ داری اینہ سوز      شبش با مہر باناں میشود روز  
 صبحش بابتان صبح رویست      شبش بالعبتان مشک بویت  
 کے کش بندہ شد صد سہر آزاد      ز یک پڑ مردہ سوسن کے کند یاد  
 منہ دام ہوس بہر شکرارے      کہ پویدہ مے در مرغزارے  
 کے کش صدے نقد است در جام      بنیہ شربتے کے خوش کند کام

۱- سیاہی مہر ساع ۲ ایضا کن ع (باقی تمام نسخوں میں گرہے)

۲- تو ماناک از غم گشتی تسیہ پوش = تو ماناک از غم گشتی تسیہ پوش ع ۲

۸- گشتی بیدار ساع ۱۱- بابتان صبح روز ساراب جم ۲ = بابتان مہر و ساراب = ساقیان مہر و

ع ۱۴- صاف نے ساراب

مگر بروے ازاں میں نہ بتجیل  
 دگر ناگہ بروں مے آمد از کاخ  
 بزخویشے ہی افتاد مہر بار  
 بدل میگفت کای دلغ نہ نام  
 مگر گیتی گرفت از روزِ من بہر  
 مگر خورشید چوں من گشت غناک  
 مگر کاورد و دوم بر فلک زور  
 مگر کرد آب چشم در افقِ راہ  
 مگر دید اندہ من صبحِ خداں  
 ۱۰ موذن را اگر گفتم ز اہر پیر  
 چہ شد حالِ خروسانِ سحر خیز  
 مگر خور دندمی نوبت زناں دوش  
 چہ شد مرغانِ کہ خیز چمن را  
 شاہ گریز باروے سیاہت  
 ۱۵ ولے دامن کہ تو کم جنبی از جائے  
 کہ میدادش ز بہر چشم بدیل  
 بنا لہ چسب را میگرد سورخ  
 چو چشم مست خود بر بام و دیوار  
 ثبت است این وہ کہ یا سودائے جانم  
 کزیناں تیرہ و تار یک شد دہر  
 کہ سر بر می نیارد از تر خاک  
 کہ انجم زین منط گشتند شب کور  
 کہ در دریا فرو شد کشتی باہ  
 کزیناں باز بست از خندہ دندان  
 بر آورد اوّل شب چای بیکہ  
 کزایشاں ہم نغینہ دنا لہ تیز  
 کہ ہنگامِ سحر خفتند بہوش  
 کہ بستند از نوا زیناں دہن را  
 کہ تا داغِ جہش نہنم ز آہت  
 کہ بہت از اشکِ من ز بخیر در پائے

۸۔ گردِ کا ایضا چنہ ماہ ۱۰۔ گرفتہ سرع ۱۲۔ مہوش ب ۱۴۔ ز آہت حجاب د  
 ح ۱۵۔ ح ۱۶۔ کہ بہت زانکِ من ب ۱۷۔ کہ بہت زانکِ من ۱۸۔ کہ بہت زانکِ من  
 ع ۱۹۔ ح ۲۰۔ کہ بہت زانکِ من ح ۲۱۔



کہ یورکش زخمِ ماصد جو است      کلوخ اندازیک نخلش محالست  
 صوری پیشہ کن تیار بگزار      بتقدیرِ خدا ایں کار بگزار  
 چوروز کا مرانی در رسد تنگ      ہم اندر روزگار آید فراچنگ  
 پر یوش زین نصیحت زار بگرت      باپاخ گفت چوں بسیار بگرت  
 ۵ کہ من بسیار میخوام ہم دریں درد      کہ یابد صبر جان در دپرورد  
 لے در سینہ ام ہجر آتش افزوز      صوری چوں توان کردن دریں سوز  
 چو کاس گرم نتوان کرد لب چش      کسے چوں در کشد طوفان آتش  
 بنم خوردن چنساں خو کرد جانم      کزین خوردار دے مانم - نمانم  
 مرا تو زین خورش گراز خوانی      چه باشد پیش حال زندگانی  
 ۱۰ چوروزی شد مرا کز غم خورم خوں      شراب شادنی چوں خورم چوں  
 چو شادی نیست بہر من بے عالم      مرا بگزار ہسم در خوردن غم  
 تو کز بہر من غم داری و سوزے      بدایں میماند ایں سوزت کہ رونے

### حکایت بر طریق تمثیل

۱۵ شتر بانی شتر اپائے می شست      بشتن در کف پانہ رمی جُست  
 بجے خارید پاش از مسہربانے      کزین پاست کارم داروانے

۱- کلوخ امر و یک نخلش سر سر جمع ۲۰ = کلوخ امر و با نخلش ع = کلوخ اندازیک نخلش ۳۰ = ۹۵ سال

سر جمع ۲۰ = ۲۰۰ سال - حکایت بر طریق تمثیل جمع = ۲۰۰ سال -

خلاصم ده ز شہائے جدائی      بخش از صبحِ نغمِ رُوشنائی  
 کلیدے بختم از سر رشته راز      کہ در ہائے مُرادم را کند باز  
 چو نختے کرد زیناں درد مندی      ق دُعا را داد با یارب بندی  
 بگریہ خواست تا بر بایدش آب      کہ در گریہ بودش ناگماں خواب  
 ہ خضر را دید کاوردش نہانی      یکے ساغر پر آبِ زندگانی  
 بگفت لے کہ خضر خان دشمن خوری      بنوش آبِ خضر تا زندہ گردی  
 نویت میدہم زیں آب دلکش      کہ خوش با خضر خاں آبی خوری خوش  
 بت بیدار دل زان خوابِ مقصود      چو بختِ خویش تن بیدار شد زود  
 بخت از خوابکہ بے صبر و آرام      چو مُردہ کا بجوایا یا بدار جسم  
 ۱۰ پرتارانِ محسوم را طلب کرد      بگفت ایں خواب دہا پر طرب کرد  
 دلش را تان گشت اُمید واری      زمانی باز رست از بقیہ اری  
 ازاں پس زان نمایش یا میداشت      ہاں اُمید دل را شاہ میداشت  
 در آن شب کاں صنم را حالت ایں بود      خضر خاں نیز ہچوں او غمیں بود  
 گئے در بُرج و گہ در منظرِ خاص      خود اندر نالہ بود و گریہ رتص  
 ۱۵ گہ از دل با کواکب را ز میگفت      گئے با خود غم دل باز میگفت

۱- صبح و صلم سارا - ربودش سارا سارا ح ۲ ع ۵۲ = نمودش ع ۵ - پرآب سارا سارا ح ۲ ع ۲۴ د ب ۵

= ز آب ع ۶ - کہ خضر خاں سارا سارا ح ۲ ع ۲۴ د ب ۵ = خضر خاں ع ۶ - کہ خوش با خضر خاں سارا ح ۲

کا = کہ خوش با خضر خاں سارا ح ۲ ع ۲ = کہ خوش با خضر خاں د ب = کہ تا با خضر خاں ح ۲ ع ۵ -

بدامنِ شفیعاں در زودہ چنگ  
 بمشغولانِ درِ صبحِ گاہی  
 بروزی تیرہ دلمائے سوزاں  
 بجانِ بگیناہِ خرد سالان  
 ہ ۵ ہیاکانیکہ درِ جلبابِ نوزند  
 بہ سجِ نمانِ بے زباناں  
 بہ پیرانے بغزلتِ روئے کردہ  
 بمجوسی کہ عمرش رفت در بند  
 بہ بیماری کہ بیکسِ مُرد و بد حال  
 ۱۰ ہداں بیرا نہائے محنتِ آباد  
 بہ محتاجی کہ زد درِ نیستی چنگ  
 بنانِ خشکِ پیشِ بے نوائے  
 بعیشِ مغلّاں در کسبِ روزی  
 کہ رحمتِ کنِ بریں جانِ گرفتار  
 دریں نو میسیم اُمیدِ نو کن  
 ہی گفت اے ایسِ ہر دلِ تنگ  
 بمقبولانِ در گاہِ آتشی  
 ہیشائے سیاہِ تیرہ روزاں  
 ہشامِ بے چراغِ تنگِ حالاں  
 بخا صاینکہ دایم در حضورِ ند  
 بہ توفیقِ صلحِ کار داناں  
 ہزالانے بمحنتِ خوئے کردہ  
 ہمنما کی کہ با غمِ گشتِ خُرسند  
 ہداں موری کہ در رہ گشتِ پامال  
 ہداں دلماکہ از محنتِ شود شاد  
 ہدرویشے کہ از ہستی کند تنگ  
 ہدلقِ زندہ بر پشتِ گدائے  
 ہذوقِ بد براں در کمنہ دوزی  
 ہزاری دار ہاں این سینہ زار  
 اُمیدم را بکامِ دلِ گردو کن

۱- در زودہ ستا ح ۲ ب = بر زودہ ع ۲ د ۵- خرد سالان ح ۲ ع ۲ د ب  
 = خرد سالان ستا ۹- ہداں کوری ساع ۱۳- بعیشِ مغلّاں ب = بعیشِ مغلّاں  
 در تنگ ستا -

ہر آن مردم کہ در عالم کنی فرو  
 ز دردی کاں شب آن بیدل بجاں شست  
 چہ یارب بود کو میکرد یارب  
 چناں بردل ز کو بش دست می برد  
 دلش کی بارگی چوں تزد شکست  
 ہندا از سر غور پادشائی  
 کہ لے دانندہ راز دروغم  
 چو رویم رہ نذار دسوتے دیدار  
 بسر عارفان حضرت پاک  
 ۱۰ بخوناب و چشم مستمنداں  
 بود لے کہ از شہوت بردن است  
 بہا ہے کو بہا کی گشت روشن  
 بزلفے کش نزدنا محرمی دست  
 پیرہینہ جواناں در جوانی  
 بدراں شاد باشد عاشق از درد  
 درو دیوار فریاد و فغاں شست  
 کہ بود از یاربش ستیاریہ در تب  
 کہ میکرد استخوان سینہ را زرد  
 دعا را برد سوتے آسماں دست  
 در آمد چوں گدایاں در گدائی  
 دریں حسرت تو میدانی کہ چو غم  
 مرادم رارہ و روئے پدیدار  
 بدر دعا شفاں در سینہ چاک  
 بتا پاک درون درو منداں  
 بعشقه کو بعصمت رہنمون است  
 بہرے کز حیا شد برق افکن  
 بچنے کش غبار فتنہ نہ نشست  
 بعیش کو دکان در پاک جانی

۴- می برد جمع ۲ ب ۵ = میزد جمع ۴ م - دریں حسرت سرتا جمع ۲ ج ۲ ع ۲ د ب = ازین حسرت  
 ۸- رہ نذار سرتا جمع ۲ ج ۲ ع ۲ د ب = رو نذار دع ایضا سوتے دیدار جمع ۲ ج ۲ ع ۲ د ب = سوتے دلدار  
 ب = سوتے دیوابع ۹- بسر عارفان سرتا جمع ۲ ج ۲ ع ۲ د ب = بسر عارفان ۱۰- بتا پاک سرتا جمع ۲ ج ۲ ع ۲ د  
 ب = بتا بانی ۱۲- باہر سرتا جمع ۲ ج ۲ ع ۲ د ب = براہ ۱۴- بچش کو دکان سرتا -

گے بامہ شکایت ساز میگرد  
 گے باشب عتاب آغاز میگرد  
 گہ از غم پست می افتاد بر دور  
 گے میزد ز ہجراں دست بر سر  
 گہ از اندوہ میغلطید در رگل  
 گے میکرد دامن پاں چوں دل  
 گہ از حسرت ہی نالید چوں کوس  
 گہ از دیدہ بر و غناب میرنخت  
 گے بر چہرہ خون ناب میرنخت  
 گہ از کف کو بش رخسارہ میگرد  
 گے سینہ بناخن پارہ میگرد  
 بہر کنجی کہ آہ زار می زد  
 بگر می شعلہ بر دیوار می زد  
 در آں بود از دل بے صبر و آرام  
 کہ ایواں بشکند یا برد در دام  
 چو در ماندہ شود مرد از دل تنگ  
 ز دستگی کند با بام و در جنگ  
 ۱۰ چو بیل را بود از عشق گل داغ  
 مثل خوش زد کو تر در حق باز  
 کسے کہ عاشقی زنجیر گبست  
 کز ماں کارے ہوش و خرد بست  
 چو مجنوں از داناتی فروغست  
 از و افسانہ لیلی دروغست  
 عجب دغیت داغ عشق بازی  
 کہ باشد سوزش جہاں دلوازی  
 گرفتاری کہ بیخ عاشقی برد  
 ہم از دل زندہ گشت ہم ز دل مُرد

۸۔ برآں شد ۱۰۔ کینہ بر باغ سحاب ۱۲۔ ہوش و خرد بست ساحت ج ۲ ع ۵۲ = خودخت بر بست

۱۲۔ افسانہ لیلی ساحت ج ۲ ع ۲ = افسانہ بریلی ع ۲۔



گرازدوری فراوانِ خارخوردی      ز شلخِ وصلِ برخوردار گردی  
 و گر کامتِ بنگامے گرو بود      هم کنوں یا بی آں ہنگامِ رازود  
 چو بشنید این بشارتِ عاشقِ مست      ہم از پا او قناد و ہسم شد از دست  
 بماند افتادہ چوں کنجِ بے بال      چہ از شادی چہ از حیرت چہ از حال  
 ۵ چو مژدہِ راست بود از ہاتفِ غیب      گلِ مقصودِ خود را دید در حجب  
 سخت از اعتمادِ ایں نمودار      بشکر اندر زمین مالید رخسار  
 پس از شادی چو آہنگِ طرب کرد      نواس از ان خلوتِ راطلب کرد  
 خیالے را کہ در خاطر نہاں داشت      بتلقین زخمہ زن را بر زباں داشت  
 بقانونے کہ در جاننا زند چنگ      بر آورد ایں غزل مرغِ خوش آہنگ

### غزل از زبان عاشق

مراتبِ گفتِ رازی ہاتفِ بخت      کز ان شادی ز دم بر آسماں تخت  
 بیا جانان کہ گویم با تو آں راز      دلِ خود را کنم پشتِ گرہ باز  
 در آں راز از تو چوں ہر چہ خواہم      ہزاری چہند بوسی نیستہ خواہم  
 چاں لبِ بر لبم نہ مست کن پیش      کہ نشاسم لبِ را از لبِ خویش  
 ۱۵ لبم کن ریش زان بوسی چو شکر      ہم از بوسہ برو نہ مہمے تر

۱- شلخ نمرب ۲- ہنگامہ راسخ کدج ۲= ہنگامہ راع حجب ۴- آں نمودار سٹ جمع ۲= ایں نمودار  
 سٹب دج ۱۱۲- شٹ سٹا جمع کدع = خوش سٹا = دی حجب ۱۳۲- دہم بوسہ بوم و نیز خواہم ۱۵- نوش  
 سٹا = نوش جمع ۱۵۲ = بوسے ب = لبم را ریش کن زان لب چو شکر حجب ۲-

بجانائے کہت از سوزِ شاں فوق  
 بروئے کہ رفت از گریشاں پست  
 بدامن عاشق کہ مُرد از وصل محروم  
 بفرہادی کہ زیرِ کوہِ غم مُرد  
 ہ بنفسے کہ غم آمد در ہلاکی  
 بوجہ کاں بدرویشی در آید  
 بدامن حالے کہ سامانش نباشد  
 کہ بخشیش کنی بر مستمندے  
 زہد بگزشت شہائے جدائی  
 ۱۰ اگر کام تہ دریاست نایاب  
 و اگر مقصود من بر آسمان است  
 بکام دل رساں دل داد دہ را  
 دل غمناک شہ بود اندریں راز  
 کہ خوش باش لے ز ہجر آزار دیدہ  
 ۱۵ بشارت میر سام ز آسمانت  
 بدلمائے کہ خاکستر شد از شوق  
 بر لائے کہ شد خاک رہ دوست  
 بمشتاقی کہ حبش گشت مظلوم  
 بجنونے کہ با خود کوہِ غم بُرد  
 بجشمے کو نذیرِ الالباب کی  
 بآہے کاں ز نومیدی بر آید  
 بدامن دردے کہ درمانش نباشد  
 ز دردے وارہانی در دمنے  
 چراغ راتو بجشمے روشنائی  
 بکام من رساں چوں ثمرت آب  
 دلم را دست دہ جائے کہ آن است  
 بر آدر کارِ کارِ افتادہ را  
 کہ ناگہ ہاتف درد ادش آواز  
 خرابیائے دل بسیار دیدہ  
 کہ گشت ایمن ز ہر اندیشہ جانت

۳- کرد مظلوم ساع ۱۰ حاشیہ ۶- ز نومیدی سر تا سر تا ج ۲۲ ع ۲ ب ۲ د= بنومیدی ع= بدلیشی سر تا  
 ۷- بدامن طبع ع ۱۱- و اگر ساع ۲ ج ۱۵- میر سام ز آسمانت ج ۲ ع ۲ ب= مید ہم از آسمانت سر  
 = مید بخت جانت ع ۱۲ ایضا ہر اندیشہ سر تا ج ۲ ع ۲ د= ہر اندیشہ سر تا ب ع-

مدار از من دیرن آں مے کہ داری      گلابی وہ مرازاں فے کہ داری  
وگر سرکہ فروشی ہسم دہ دست      کہ در لہات بہم مے ہم نمک ہست  
بجی آں نمک دور از دہا نم      کہ وقتے کن بدیاں مے میہا نم  
ز سوز شہ چو در ساز آمد ایں گفت      شدش ز اں جانب ایں سوز دگر گفت

### پاسخ از لبِ معشوق

نوید کام دل گر خود بخواب است      چو تسکین میدہد دل را صواب است  
وے در دیدہ اول خواب ناید      کہ ایں دولت بعاشق رونماید  
دل صدا پان خوابم کے بود کے      بجز خوابے کہ نتوان خاست از وے  
چہ دو ز م ایں دل صدا پان ہر بار      کہ صد پے پارہ خواہ شد دگر بار  
۱۰ رقیبانے کہ بر من مسہ بانند      ز مژگاں قطرہ بر سوزم چکانند  
وے دشوار دارد عقل سرکش      بقطرہ کشتن طوفان آتش  
منم آں چشمہ کا بم زندگانی است      ز من کس رانہ جائے کامرانی ہست  
بجست و بجے چوں من چشمہ پاک      خضر در چشمہا میگشت غمناک  
چو در خواب آمدش ایں چشمہ در پیش      روانی دست شست از چشمہ خویش  
۱۵ خوش آنروئے کہ روزی گردد آنروز      کہ پشت زیں جگر بیرون دہم سوز

۱- نوے کہ داری سرستہ ستاج ح ۲ ج ۲ دب = تو گزاری ع ۸- نتوان خواست سٹاب ۱۰- رقیبانیکہ

ع ب د ج ۲ = رقیبانیکہ ستاج ح = عزیزانیکہ سرع د حاشیہ ۱۴- آں چشمہ ۱۵- بیرون دہم سرستہ

ع ب د ج ۲ = بیرون نم ع -



چه خونناخوردہ باشد دل بصدجوش  
 کہ ناگہ نوشتارے کند نوش  
 اگر سلطان ست در عالم دیگر کے  
 دلش باشد بے سلطان ترازے  
 چنان مطلق غنائے کم تو اس یافت  
 کہ تواند ز گفتِ دل غنا یافت  
 غنا مردچوں در دستِ دل ماند  
 ز سودائے خودش باید نخل ماند  
 ۵ چو دل بر کام نتوان کامراں کرد  
 بساید صبر کردن گر تو اس کرد  
 چو ہنگام رسیدن در رستنگ  
 بمر دم خود کند کامِ دل آہنگ  
 تو اندبام مقصودی چشیدن  
 کہ ممکن نبودش در خواب دیدن  
 زیر کانی رساند دیدہ را نور  
 کہ نطفہ رہ میسر نبود از دور  
 ہمہ چیزے بوقتِ خویش یابند  
 مدام کز بیش کوشش پیش یابند  
 ۱۰ بر آید در زمانِ خویش مہ کار  
 بوقتِ خود دہمہ سیوہ بار  
 محالت اینکہ یابند از چمن گاہ  
 بنفشہ در تموز و گل بدی ماہ  
 تو اس شد بر ہمہ مقصود نرسد روز  
 مگر روزی فردا خوردن امروز  
 اگر چہ ایں لحظہ ممکن کار شب نیست  
 ز بختِ مقبلان انہم عجب نیست  
 خضر خانے کش از دیوانِ نقدیر ق  
 مرادی در زمانے داشت تحریر  
 ۱۵ چو وقت آمد کز اس کامش بود بہر  
 بکام آں شربتیش روزی شد از دہر  
 گمہ سخی کزین گنجینہ دُغت  
 ز مُرد با گسہ زیناں کند دُغت

نہم بردیدہ آن پائے گزیدہ  
 بآبِ دیدہ گویم راز با تو  
 در آن گفتن چو باشد در تو رویم  
 بلب گرا بگئیں و رسد کہ دارم  
 مرا شوریت اندر سینہ چاک  
 ولیکن زیں خوشم کز جانِ نالان  
 دے کش نیت شوے خاک باشد  
 گرم جاں در فراق رفت غم نیت  
 خیال را برم جاں سازم آنرا  
 ۱۰۔ لے بایں ہمہ جانم ہم اوباد  
 مدائِعُ سیرانم ہم اوباد

رسیدنِ خضر خاں باد و لرانی و با او چوں بختِ خویش  
 باد و لبت بخت گشتن

چہ خوش باشد کہ یابد تشنہ دیر  
 حلاوت گیرد از شیرینیش کام  
 بگرمائے بیابان شربت سیر  
 جگر آسودگی یابد ز آشام

۵۔ چوبِ شورستان سراسر ۵۲ = خوبخوستان ع = جو بنورستان ع ۹۔ آنرا سراسر  
 ح ۲۰ د ب = اورا ع ۱۰۲۔ بیرانم سراسر ح ۲۰ ح ۲۰ د ح = ویرانم سراسر ب ۱۳۔ بگرماء و بیابان  
 ع = بگرمائے بیابان سراسر ح ۲۰ ح ۲۰ د ح = بگرماء و بیابان ب -

مکن چندان برادرزاده را مهر  
 که کیو تا بے از فرزند خود پھر  
 هنوزش هست پایاب اردهی دست  
 بمالی دست چوں در قمر نشست  
 ہدف چارہست مرداں را بیک تیر  
 اگر زین خستہ گرد زن چہ تدبیر  
 چو مردی چار خاتم راست درخورد  
 بیک خاتم چہ قانع شود مرد  
 ۵ خصوصاً پادشاہاں را کہ بے گفت  
 بیاہد ہم نسب افزوں وہم جفت  
 چو باشد شاہ را صد کاسہ در پیش  
 بخدمت گر قبولے یا بد ایں راز  
 و گریز بر ترست اندیشہ خاص  
 دری از نیک خواہی کردہ ام باز  
 چہ چارہ نیک خواہاں را ز حلاص  
 چو آن خونابہ قطرہ قطرہ در جوش  
 ق دو چشمش ہمچو گوشش پُر گشت  
 دل از یاقوت گوشش سفتہ تر گشت  
 نہانی جہت فرمانے ز در گاہ  
 کہ فرماید قرآن ز مہ ماہ  
 ز قصہ لعل فرماں داد و حال  
 کہ آرد آن نگار مشتری سال  
 بُک فرماں پذیراں در دویدند  
 ز کان لعل گوہر برکشیدند  
 رسانیدند با صد عنت و ناز  
 برضواں گاہِ تخت آں جور طراز  
 ۱۰ خبر دادند عشق را نہانی  
 کہ کام دل رسید اکنون تو دانی

۲- اردہ دست سہا - خستہ کرد زن چہ = زین چہ دع = زان سہا بک = تاسا = ایں ع  
 ۳- خاتم (دو نوں مصرعوں میں) ک ۵- ہم نب جہ جہ ب ع ۵۲ = ہم نشست ع = ہم نشست  
 سہا ۱۴- ایں جور طراز جہ -

کہ آن آشفۃ دلدادہ در بند ق ز خورشیدی بباہی گشتہ حسرند  
 چوتنگ آمد ز خناب درونے گره زد در درونش اشکِ خونے  
 بگوشِ محرمی کرد ایں گره باز کہ تا در پیش بانو نیرد ایں راز  
 ہر آن سونے کہ در دل داشت متور بر آن سوزندہ روشن کرد چون نور  
 ہ بصد لہوزی آن پروانہ زان شمع رواں شد کردہ آتشباہلِ جسع  
 شد اندر مجلس بانوئے آفاق برون زد شعلہ زان دودِ عشاق  
 بزاری گفت کای در پردہ شاہ ز نورِ خودِ گلندہ پردہ بر ماہ  
 زمبر شہ بلندت باد پایہ ز ظلِ اینزدت بر فرق سایہ  
 کجا شاید کہ با ایں بخت شاہی بود فرزندت اندر سینہ کاہی  
 ۱۰ حتی دستی بودنی تابعداری کہ بر کامے نباشد کامکاری  
 گلش بہر برادر زادہ فرزند کہ آن رسمے و ایں جانیت پیوند  
 اگرچہ رنجِ خویشاں رنجِ خویش است ولیکن نے رنجِ خویش بیش است  
 در انگشتِ برادر گر خلد خار نہ چون انگشتِ خویش باشد آزار  
 ز در در چشمِ خواہر ریش باشد نہ همچوں در چشمِ خویش باشد  
 ۱۵ چو نورِ چشم تو کھل دگر سود بخسانہ تو تیا کے داردش سود

۳- ریزد ایں راز سماع ۲ = زبرد آن راز سماع ۲ = گوید ایں راز سماع ۲ - دودِ عشاق

۴- چو آہ عکس ۲ = در دُشفاق ۴ - سایہ بر ماہ سماع ۱۱ - رسمی ست ایں ست

۱۵- ز در در چشم ۲ = ایضاً آردش سود ۲ = سازدش سود ست -



زُدُرَج دیدہ گوہر ہا برورِ نخت  
 بدال شد تا بدال همان شیریں  
 ۵ بشادی بانگِ رنوخیشِ نبشت  
 بہارِ وصل بوئے دادِ دلجوئے  
 دو دل رخت ہوسِ رجاں دروں بُرد  
 فروخت از دل آتشِ ہائے اندوہ  
 ۱۰ مقابلِ دل بدل آئینہ شد باز  
 پیروئے از بروں آلودہ شرم  
 بوئے شاہِ خود ز دیدہ میدید  
 بروں سوئے نمود آئینِ پرہیز  
 ز لب برقِ بلا چوں میغ میسزد  
 بنامی سزد نہ مردم بلکہ جانی  
 ۱۵ بُنا گوشے ز موپیرایہ او  
 چو ماہی و ذنبِ ہمایہ او  
 چو درویشی کسند از جاں شیریں  
 ز بہرِ شربتِ آن شکر نگداشت  
 چو درویشی کہ دُری یابد از خاک  
 شدہ از دستِ زلفِ دوستِ بہت  
 جراحِ تھا فراہم شد از آں بوئے  
 جُدالی از میانِ زحمتِ بروں بُرد  
 فرو داد زجاں غنائے چوں کوہ  
 ز لب جاننا درونِ سینہ شد باز  
 دروں سو شعلہائے دوستی گرم  
 گئے پیدا گئے پوشیدہ میدید  
 دروں سودل ہی دادش کہ بر خیز  
 ز غمزدہ آشکارا تیغ میسزد  
 بلائے شہر و آشوبِ جانی  
 چو ماہی و ذنبِ ہمایہ او

۱۔ بروِ نخت۔ فردِ نخت سائے عابد = فرو۔ دروہ = بروں۔ فروں جمع = آں شکر س

عابد ۱۱۔ گئے پیدا گئے پوشیدہ سائے عابد = گئے پیدا گئے پوشیدہ ع ب

۱۲۔ دروں سودل ہی سائے عابد = دروں سوئے و لے ع۔

خضر خاں کز چاں کامی خبر یافت      خضر گوئی دوبارہ چشمہ دریافت  
 اگر چہ بود موئے گشته از عنم      نئے گنجیہ از شادی بے الم  
 زحیرت درد ہانش گم شدہ گفت      نئے گشتش دلب با یکہ گرفت  
 لبش پر خندہ چشم از گریہ ترہم      زبس شادی شدہ حیران و دہم  
 ۵ در آن فرحت کہ شد جانِ خوش یار      تنش میشد ز جانِ کمنہ سینہ یار  
 ہلاکِ شادیت از عنم گراں تر      کہ وصل از ہجر باشد جانتاں تر  
 چراغِ گر مثل از دم بمید      اگر عیسیٰ زندہ مہم بمیرد  
 رواں شد چون خیالِ خویش بخویش      خیالِ دوست رہبر کردہ در پیش  
 درویش شد چون بخلوت گاہِ دل چو      دودیدہ چار گشتش روئے در رو  
 ۱۰ دلش درد امِ بخویشی زبوں شد      فغانِ دانش از دستش برون شد  
 نہ اندیش بقفلش کار میگرد      نہ عقل اندیش را بیدار می کرد  
 نظر ہا گرم و جانہا در جگر بود      فرد ہاست و دلہا بخیمہ بود  
 چو باز آمد شکیب ہر دو نختہ      عمل پیوند شد بختہ بہ بختہ  
 شہ گم گشتہ ہوش و یافتہ جان      ق بچندیں حیرتش جانے گروگان  
 نفثہ باد روئے خاصہ چہند      نشست و عقد کا میں کرد پیوند

۵۔ در آن فرحت سراج ادب = در آن فرمت سراج ادب ۶۔ چراغِ گر مثل جم جم اب د ع  
 = کوشل ک = کوشل سراج ادب = کوشل ۱۰۔ بخویشی سراج ادب د ب = بخویشی ع ام اوش  
 سراج ادب د ک = حیرتش سراج ادب ایضا جانے گروگان سراج = جان شد گروگان ح ک ب -

خمار آلودہ چشمِ نیم بازش      جمائے نیم گشتِ نیم نازش  
 بکشتن طے راسر باز کرده      بخندہ فتنہ را در باز کرده  
 دوزلفش مشکِ خالِش مشکِ دانه      و زان بوبلغِ رضوان گشتہ خانہ  
 مثالِ چشمِ احوالِ ہسم ندیدہ      نظیرِش آئینہ ہم ناوردیدہ  
 ہ جمائے حسن کس نفرزودہ برے      زلالے دستِ کس نالودہ دروے  
 بلا سر ہنگ دیوانِ حبالش      اجل جاندارِ سلطانِ خیالش  
 بربرجی کا یاد و در چشمِ مہید      نہ شبِ مہ تا بدو نہ روزِ خورشید  
 پنچہاں زیوے افزوں گسہ مند      مگر در گوش و گردوں گوہرے چند  
 کے کشِ صنمِ حق شد زیور آرائے      چہ حاجتِ زیورِش بتنِ سراپائے  
 ۱۰ خرد از دیدنش تسبیحِ خواناں      گریزد ہچو فرقت از جواناں  
 ز نادانی از اں گو نہ کہ دانی      ہمہ بے رحمی و نامہربانی  
 رُخش در دلِ شعلہ نور میزد      کرشمہ دور باش از دور میزد  
 بجاں میدا دراحت دیدنِ بے      چو شربت در تموز و شعلہ در دے  
 گہ دیدنِ تن از جاں رشک می بُرد      ز تن جاں نیز ہم در شک می مُرد

۲۔ طرہ را سرفتنہ را در سراجِ حجاج د ب ک = طرہ را پر۔ فتنہ را سرع م۔ چشم او لماع ایضاً آئینہ  
 ہم ناوردیدہ سراجِ حجاج د ب ک = آئینہ نا در ندیدہ ع = آئینہ ہتا ندیدہ ع ۵۔ جمائے حجاج د  
 = جمالِ سراجِ حجاج ایضاً زلالے سراجِ حجاج د ۸۔ زیورے سراجِ حجاج د = زیور  
 ع = زیورِش سراج ۱۳۔ میدا سراجِ حجاج د ب = میداشت ع۔

مے کال ولے ہرہفت کردہ      ز نورِ خویشن درہفت پرده  
 مُصفا مقنہ افگندہ بر فرق      درفشال فرق چوں زابرتک بق  
 بنو خیزی چو سر و نیم رستہ      لب خنداں چو دُر جِ نیم بستہ  
 نہ آں سُخ بلکہ جا ز ا قوت و قوت      نہ آں لب بل نمکہ انی زیا قوت  
 ۵ دُر از لعلش برج تنگ تاری      مہ از رویش ثقلِ نیم کاری  
 لب عتاب رنگش پُر ز جلاب      زنجِ سیبے مُعلق زیرِ عتاب  
 سخن از بسہ دل بردن فونے      فونش راز حاجت آزمونے  
 گرا ز گفتا شیریں مَر د فساد      از د صد جان شیریں گشت برباد  
 ببالا سر د پیشِ تاستش خم      بحر نے از قیامت تاستش کم  
 ۱۰ بجٹے قلبِ ترکتاں دریدہ      بوئے ملکِ ہند و ستاں خریدہ  
 رُنے اندک بسبری میل کردہ      بہائے از کفِ خضر آب خوردہ  
 رواں سرور تر د سبز و جاں ہسم      ندیدہ سبزہ و آبِ رواں ہسم  
 نوگوئی رنگِ سبزش گاہ دیدن      ز سبزی و تری خواہد چلیدن  
 ہمہ طاؤسِ ہندی سبز و ام است      کز اں گو نہ بزیبائی تمام است  
 ۱۵ تدر و انِ خراساں نفسہ مانند      لے طاؤسِ ہندی راجہ مانند

۱۔ مے کال دروے = روح جم = ولے سب = دو پئے عجم = دم۔ قوت قوت ساجع = قوت قوت عجم۔  
 ۵۔ جمل نیم کاری عجم = نہ حاجت ساجع = چہ حاجت جم سب = گشت جم دج = گشت عجم۔  
 = رفتہ ستا۔ ۱۰۔ بجٹے سراسر ساجع جم کدب = بجٹم ۱۱۔ رفتن ساجع ۱۲۔ بدیدہ سراسر عجم = ندیدہ ساجع جم۔

بچشمہ غنچہ نیلوفری تر  
 در آن خشن کہ خرابے سکوں بود  
 از آن خسرو باد خرج و دخلش  
 ز بس کاں خشن شد از جوش خوشت  
 چو کرد آن جوہری در گرم خیری  
 از آن معدن کہ بتر معدنی گشت  
 خضر سیراب گشت اندر سیاہی  
 چنیں بزمے کہ دل سودائے آن شبت  
 چو آسود از دو جانب شعلہ راتاب  
 از آن پس شاں نبود از بخت کاری  
 ازیں در پیش بردن بستہ تر  
 ازیں کردن بزدی سینہ تسلیم  
 ازیں بستن بر وزلف گرہ گیر  
 ازیں دادن بد و بالا، مائل  
 ازیں ساعد بدست او سپردن  
 بصد حیلہ ہی برد اندرون سر  
 چو خستہ در دل خسرو دروں بود  
 دو پاس شب بجنیش بو، نخلش  
 ز رخس آب و آتش فوں برد حبت  
 بدرج اسل مردارید ریزی  
 حریر بسمانی روئی گشت  
 چکید آب حیات از کام ماہی  
 مکر رشکہ معنی جائے آب شبت  
 در آن آسایش آمد ہر دورا خواب  
 بجزعہ لطف بوسی و کناری  
 از دو زان پستہ خوردن قند و شکر  
 و زو تاراج کردن تودہ سیم  
 و زو گردن در آوردن بزنجیر  
 و زو بازو بدو کردن حائل  
 و زو گلستہ بردست بردن

۱۔ بچشمہ غنچہ آن نیلوفری سے = بچشمہ غنچہ نیلوفری ساجح ۷۵ = بچشمہ غنچہ نیلوفری ۲۔ در آن خشن معنی ۷۵ = جنس ساجح  
 = در آن جنس ساجح ۳۔ از آن فرما با وس = از آن فرما بال ۷۵ = حانیہ ۸۔ یہ شعر صرف حم ۱۲ اور ۱۵ میں پایا گیا ہے نیز  
 ۱۵ میں بجائے لفظ "بزمے" کے "بیتے" ۱۴۔ بد و بالا سے اُل سے ساجح ۷۵۔ بد و بالا سے اُل سے ساجح ۷۔

پس تاجند باشد مہرِ نپاں      کہ جاں از تن بردر شک و تن از جاں  
 دودیدہ دوختہ عاشق بویش      دریدہ جامہ جاں پیش رویش  
 چو میدید اندراں محراب دیدہ      حجاب دیدہ میشد آب دیدہ  
 پس از دیری کہ حیرت رخت بہت      ہوائے دل بستیاری کمر بست  
 ہ در آمد عاشق شوریدہ مشتاق      کہ تنگش در بر آرد چوں بغلطاق  
 حریر آگہوں کرد از برش دور      چو ابر از آفتاب و حسد از حور  
 درو آویخت چوں باز شکاری      کہ آویزد بکبک مرغزاری  
 گرفت اندر کنار آن سر و گلنگ      بان برگ گل در غنچہ رنگ  
 رسید اول بجبانا شکرین قوت      زد و انگشتین دچسار یا قوت  
 ۱۰ پس از مہر خزانہ دور شد پاس      بہ لو لوسفتن آمد نوک الماس  
 نمی شد ریمان را راہ در دُر      کہ دُر ناسفۃ بود و ریمان پُر  
 چو در شد در شکوفہ شاخ گلگون      شکوفہ خندہ زد با گریہ غل  
 چنان در قفل سمیں شد کلیدش      کہ شد تا پڑہ دل ناپدیدش  
 بہم لعل و عقیقہ داشتہ جفت      عقیق از بر مہ یا قوت می سفت

۹۔ تنش را ایضاً طو از نور ساستا ۹۔ شکرین قوت ساستا حم ۲ دك = از شکر قوت ع  
 = شکر قوت حم ۲ ایضاً انگشتین ساستا حم ۲ دك = انگشتی ع ۱۰۔ مہر خزانہ  
 ساستا حم ۲ دك = خزینہ ع ایضاً بد رشتن در آمد ساستا  
 ۱۳۔ در قفل شد سمیں ساستا حم ۲۔

کے کس نعمتِ دامن گراں کرد  
 بسا ید شکر آتش بیکراں کرد  
 پاسِ نعمتِ یکدم وصالے  
 نیار دگفت عاشق پیچِ حالے  
 چو برشہ بود واجب شکرِ این حال  
 طریقِ شاگرداں را داشت دنبال  
 نمودش دولے کا بخم سریر است  
 کہ شکر آموز تو تلقینِ پیہ است  
 ۵ ورت باید دریں ایامِ پیری  
 کہ زمرت کند روشنِ ضمیری  
 نگہ کن ایسکہ آن شیخِ یگانہ  
 براں در شوکشِ اقبالِ تمام است  
 چو دولتِ رہنوں گشت اندراں از  
 پرید از اوجِ ہمت در ہولے  
 ۱۰ بہ تندی برگزشت از چرخ و خبسم  
 گرم پرسی کہ آن طایر کہ ام است  
 بدان تا یابد از مے دانہ پاک  
 ارادت را در اں در گاہِ شفا  
 یکے خود بود شمعِ پادشاہی  
 بہ ہمت زد و در پیر ہیز گاری  
 گرفت الحمد للہ ملکِ احصا  
 و گر روشن شد از نورِ آہی  
 خدا کردش در اں پیر ہیزیاری

۴۔ نگہ کن سوئے ب = اینک = آنکہ عا۲ ایضاً نظام الملک ب = نظام ملک و ح۲

۵۔ دو صد غلام ب = ۸۔ گشتن ح۲ عا۲ ب کا ایضاً بصد مد آسمان ب = بصد جہد آسمان

حا۔ ۱۰۔ یافت ح۲ ح۲ عا۲ ح۲ عا۲ = تافت ع ۱۱۔ ہا کاں عا۲۔

از بس درد امنِ او گلِ فشاندن      وز د در گلِ نہالِ تر نشاندن  
 ز گاہِ شام تا صبحِ شبِ افروز      شدی در خوشدلی شہاؤِ ثاںِ روز  
 نہادہ چوں دو گلِ روئے برئے      نہ محرمِ درمیاں جز رنگِ بوئے  
 ہم پیوستہ اندامی باند ام      بآمینش چو دومی در یکے جام  
 دوستِ شوقِ باہم کردہ سرخوش      نہ تشویشِ بجز زلفِ منوش  
 چہ خوش روزی و فرخِ روزگاری      کہ یادِ کامِ دل یاری زیاری  
 گئے لبِ بر لبے چوں قند ساید      بدندانِ تمنا قند ساید  
 گئے خدبثِ دی دوشِ بادوش      بنفشہ در برو نسیرِ در آگوش  
 کند ہر دم نگہ بر روئے ماہی      کہ یادِ جانِ نو در ہر نگاہی  
 برویشِ مردمِ چشمِ نیازی      کند چوں طفلِ در متاب بازی  
 شے باید زرئے دوستِ متاب      کہ درئے روزِ نتواں دیدِ در خواب  
 نخستِ پاسِ اندر لاہِ دلوں      بہ پیچِ لاغ و بازی و بوس  
 دگر پاسے ہم دو یارِ جانی      یکے گشتہ دو جاںِ زان پسِ تودانی  
 بیاسِ سیوینِ خستنِ بمقصود      کہ دلِ خشنود گشت و خاطہ آسود  
 بیاسِ چار میں غلے بپاکی      بشکرِ غیبِ کردنِ روئے خاکی

۲۔ دلِ افروزِ ستارہ ۵۔ بجز زلفِ جمع = جز از زلفِ ستارہ ۶۔ ساینہ۔ غایندہ ستارہ ۱۰۔ مردم  
 از چشمِ ستارہ ۱۳۔ زان پسِ تودانی ستارہ جمع جمع = زانساں کہ دانی ۱۵۔ بشکرِ عیشِ کردنِ ستارہ  
 = بشکرِ قی نہادنِ ستارہ = بشکرِ فضلِ کردنِ دہانہ = بشکرِ غیبِ کردنِ جمع جمع۔



نمازی کرد بر بختاد و شوق  
 بریں معراج گستر دآپنجاں فرش  
 کہ گزوبی وعشی گم شد از ذوق  
 نہ یک عیشش تہ پاپی سپر شد  
 کہ از یاری دلمارفت بر عرش  
 چو ذاتش عش بود از فرق تاپے  
 کہ پایش بر ہزاراں عرش بر شد  
 گرفت اندر دل زندہ دلاں جائے  
 چو عشق اندر مجازش جلوہ گہ داد  
 محبازش بر پل تحقیق رہہ داد  
 چو یوسف حُسن و عشقش شد فراہم  
 بیک تن عاشق و معشوق باہم  
 چو یعقوبے کہ در یوسف نظر داشت  
 ولیکن دل بستی دگر داشت  
 چو شد بادیدہ خود یار چشمش  
 ز نور دیدہ گشت افنگا چشمش  
 چو موج عشق شود نوح را فرق  
 بطوفان قرۃ العینش کند غرق  
 خلیے را ہند آں دشنہ در پیش  
 کہ قصابی کند بر دیدہ خویش  
 چو براجمد ز دایں باد خطہ ناک  
 دو میوہ ریخت از بتانش در خاک  
 چہ نور است ایں تعالی اللہ کزین تاب  
 بیکدم ز ہرہ حنا را شود آب  
 مگر زد پائے بر طور از اں نور  
 کز اں شد پارہ پارہ سینہ طور  
 زخارا عشق مارا سخت تر یافت  
 کہ موسیٰ زندہ ماند و کوہ بشکافت

۳۔ ہزاراں سراج کب = صد ہزاراں عرش پر = از ہزاراں سراج = ہزاراں ع  
 ۵۔ مجازی جمع کب = مجاز سراجیہ ۶۔ عشق سراج جمع ک = عشق = عشق ع ایضاً یکشد  
 عاشق جمع ۷۔ بر یوسف سراج ایضاً دل را بستی دگر جمع ۸۔ بادیدہ و بنار ۹۔ مع عشق گوید سراج  
 ۱۰۔ بادیدہ و خویش سراج ۱۱۔ کز اں تاب ع = کز اں تاب سراج ۱۲۔ نخو جمع میں مصرعوں کی ترتیب سکون ہے۔

ربود از جم بملک انگشتری را      نگیں شد خاتم نیک اختری را  
 قضا گنج سعادت کرد بازش      سعادت شد به تقویٰ کار سازش  
 ز عین عصمت آب زندگی جُست      رواں دست از همه آلودگی گشت  
 مُصلّاے نماز افکند در پیش      سخن گفت از نیا ز سینه خویش  
 ۵ بر آورد از پئے تحریمِ راز      طلبگارِ رعایت را دو کف باز  
 به پشتِ پاد و عالم را پس افکند      به پشتِ دست زد ایں قابِ لے چند  
 به تکبیرے کہ زد و نبالہ پیر      بزد بر هر دو عالم چار تکبیر  
 بجم آمد ز احلاصِ ہسانی      ز ہفت اندام اوسع المثنی  
 قیامے کرد در طاعت الف و ا      کہ گشت از راستی سر حرف اسرار  
 ۱۰ رکوعے کرد چوں لامِ محقق      کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق  
 سُجودے کرد ہچوں دالِ مسجود      کہ متر رہنمایش گشت موجود  
 زد اندر قعدہ زانوے امید      کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید  
 چو در قعدہ تخیاتِ رضا خواند      ز لکشن بس فرائض کاں قضا ماند

۴- مصلّاے نماز دوح ۲ = مصلّاے نیاز جمع ۵ - تحریمہ و رازع ۶ - به پشتِ دست دو عالم س  
 ساع ۷ = به پشتِ پاد و عالم راستاب دوح ۸ ایضاً به پشتِ پائے زد ایں قابِ لے چند سر س ۹ به پشتِ  
 پائے زد ایں قابِ چند ۱۰ = به پشتِ دست زد ایں قابِ چند راستاب ۱۱ = به پشتِ دست زد ایں قابِ چند  
 ع ۱۲ = بیانی پائی زد ایں قابِ چند ح ۱۳ - بجم آمد ز س ۱۴ = بجم آمد سر س ۱۵ جمع ۱۶  
 ۱۷ - کہ گشتش سر س ۱۸ جمع ۱۹ ب ۲۰ = کہ گشتش ۲۱ - دالِ مسجود سر س ۲۲ جمع ۲۳ = دالِ مسجود  
 ایضاً کہ متر سر س ۲۴ جمع ۲۵ ب ۲۶ = کہ پیر ع -

شبے چوں زارغ تا بانگِ خروسم  
 کجا سیری کنوں ز آگوش و بوسم  
 چو جاں بود انگم در سینہ پناں  
 تنش ہم در کشم در سینہ چوں جاں  
 ہم از در باز گردے بادِ نوروز  
 کہ من بوئے گلِ خود دارم امروز  
 مدہ پیش اے شب از مدیام کنوں  
 کہ من باموشِ خود شام کنوں  
 ہ گراؤں مے ربود از گریہ آبم  
 کنوں خوش مے برد در بادہ خوابم  
 شبے خواہم چو زلف اندر درازی  
 کہ بار ویش کنم چوں زلف بازی  
 چو ہستم روز و شب باد دست بخت  
 گر آں ہم دیر تر ماند ز ہے بخت  
 مے کز بہر او شبائے تاری  
 ق ز دیدہ کردمی ستارہ باری  
 سعادت میں کہ داد خستہ بکارم  
 کہ کرد آں ماہ راجا در کنارم  
 ۱۰ چو من زان ماہ خود گشم خوش و شاد  
 شبنم بامہتابِ خویش خوش باد  
 نوازن چوں زرد از سوسے شایس ساز  
 بروں داد از سوسے مہ زہرہ این از

### پاسخ از لبِ معشوق

مرا زیور کن اے مشاطہ ناز  
 کہ بنجم یار گشت و یار دماز  
 بیار اے از عبیر تر جہا لم  
 ز مشکِ سودہ بر مد کن ملام  
 ۵ از خونِ عاشقِ زارم کہ گشت آب  
 سر زلفِ مرادہ پیش و تاب

۱- سیری شود ج ۱ = سیری بود ستا = سیری کنم ج ۲ - آں کم در ج ۲ = آں کم اندر د ۳ - بوئے نوروز

ج ۲ - یادم امروز - شادم امروز ب ۶ - چو ہستم سنا سنا ج ۲ - چو بنیم ع ب

۱۳ - مشاطہ راز ساع کا شہ ۱۴ - بر مد کن سنا ب -



ہاں لے عمر ناپائیدہ جاوید      کہ نوشِ جاں کشم از جامِ اُمید  
 وگر من نیستم جاوید بسیاد      خضر خاں در زمانہ جاوداں باد  
 خراب گشتن مجلسِ خانی از گردشِ دورِ مدام و خفتنِ نجاتِ بیدار  
 خضر خاں پریشانی ایں دولتِ در واقعہ دیدن و تفسیرِ آں  
 خوابِ پریشاں از دلِ بیدارِ خُش و خُشن

بے دیدم دریں گردنہ دولاب      ندیدم ہیچ دَورِش بریکے آب  
 اگر خورشید ایں ساعت بلند است      زمانِ دیگر از پستی نرُخند است  
 دگر سینگاں ہم زیں شمارند      کہ گہ زیر دگے بالا بکارند  
 چو ایں گردشِ ہمہ بالا وزیر است      گر آید زیر بالائے نہ دیر است  
 مکن تکیہ بصدِ رومنہ و تخت      خس است ایں جلد چوں بادی و زخمت  
 ز تاراجِ سپردوں بیندیش      کہ صد شہ راکند یک لحظہ درویش  
 بچشمِ خویش دیدم کج کلاہاں      برہنہ پا و کفشِ کمنہ خواہاں  
 بگوشِ خود شنیدم تاجداراں      نبے نامے بخوشہ جو شماراں

۱۔ ہاں لے عمر ک۔ بیالے عمر سہ سہ تراجم جمع د ب ایضاً کینم سہ تراجم ب د ک ایضاً جامِ فرخندیک  
 ۴۔ در خواب دیدن ح ایضاً از دل بیدار خضر و جتن سہ د = از دل بیدار خضر و پیدین ح = از دل بیدار خضر  
 ح جمع = از دل بیدار جتن ح ۶ = ہیچ درش ح ۲ د ب ک ۵ = ہیچ روزش ح ۸ = گے زیر دگے بالا  
 س ۹ = زیر د بالائے سہ ک ح ۱۲ = کر کلاہاں ب -

ازاں خوں ہر گرہ درمئے تر کن      گرہ بر جان عاشق سخت تر کن  
 ہماں باز دست این زیر سرِ دوست      کش از خوں تر شدی زیر سرمِ پست  
 ہماں سینہ است این بر سینہ یار      کہ در ہجرت زناخن بودی افکار  
 دو سینہ سود چوں باہم نہانی      فراہم شد جہاں جہاں جانی  
 شد آں کا ندیشہ صبحم شام کردی      شب از روزم سیاہی دام کردی  
 کنوں کا مگر عاشق نوازی      ز زلفِ خود دہم شبِ اورازی  
 گزشت آں کا قنایم زرد بودی      مہ من در زمیں در گرد بودی  
 کنوں زیں مہ کہ بر خورشید کرد      نگر خورشید زرد و ماہ در گرد  
 زہی خوابِ خوشم با یارِ دمساز      کہ بیدارم کند از بوسہ گاز  
 ۱۰۔ نخے ز بخیر این زلفِ گرہ گیر      کہ بر بستم جواں شیریں ز بخیر  
 من و تو زیں پس لے یارِ وفادار      دل و جاں در طرب لبہا در آزار  
 گر آزاری بخوں لبہائے مارا      سرم را گیر بے خوں بہارا  
 مرا بود از خیالِ خویش ہم جوش      کہ کہہ بخوابہ بودت کہ ہم آگوش  
 چنانم کش کنوں در جاں پیایے      کہ کم گنج خیاںم نیز دروے  
 ۱۵۔ ہماں تا محشر لے روزِ جوانی      کہ خوش گیرم ذوقِ زندگانی

۴۔ پنج میں مصرعوں کی ترتیب سکوس ہے ۵۔ روزِ سیاہم ب ۶۔ سرمن در زمیں در گرد کہ  
 ۸۔ ز خورشید ستارہ جمع کد ب ۹۔ در خورشید ۱۰۔ آں زلف ستارہ  
 ۱۵۔ تا محشر لے روزِ جوانی جمع کد ب ۱۶۔ تا محشر لے روزِ جوانی ستارہ تا روزِ محشر لے جوانی ستارہ تا محشر لے روزِ

تغییر یافت نہ اندر مزاجش      نشستی بل دانش در عدا جش  
 بہت لرزہ شدہ خورزاں تپ نرم      کہ آن خورشید را اندام شد گرم  
 چنانش دجبر گن یافت آزار      کہ آزارش جگر گوشہ شد افکار  
 خضر خاں کو نہالے بود زان باغ      چو لالہ داشت زان غم بر جگر داغ  
 ۵ برس ہم نذر گفت اربہ شود شاہ      پیادہ در زیارت تا کُنسم راہ  
 ز نذرش نخچے از شہ رفت سُستی      پدید آمد نشانِ تندرستی  
 رواں گشت آن مہین سر بلند اں      پیادہ سوئے ہمتا پور خندان  
 چو او پائے بلوریں سود بر خاک      ستارہ خواست زیر افتد ز افلاک  
 ملوک از باد بر خاک اوفتادند      بہمراہی دراں رہ رو نہادند  
 ۱۰ تو پنداری دراں صحرائے سادہ      دمیڈ از خاک گہائے پیادہ  
 زہر یک پائے نازک پنچ و شش گام      بے سُرخ آبلہ بر خاست گل دام  
 سراں چوں آب در صحر شتابی      کف پا بر سوار کھائے آبی  
 چو شد نزدیک کز بس نرم خوئی      ق کز پائے ہمہ بے پوست روئی  
 ہمہ گہلا بپائے سر و خفتند      طریق مصلحت را باز گفتند  
 ۱۵ بغلطیہ نہ پیش را ہوا ریش      کہ تا کردند بر مرکب سوارش

۲۔ از تپ شرم ست (اس مصرعے میں نسخہ بہت مختلف ہیں اور اکثر بے معنی ہیں) ۱۔ رواں شد اُن مہین سر بلند اُن ست  
 = رواں گشت اُن مہین سر بلند اُن ست = رواں گشت اُن مہین سر بلند اُن ست = رواں کرداں مہین سر و  
 بلند اُن حجب ایضاً ہمتا پور ب ۱۲۔ کف آورده ح ۱۔

عملائے جان برعکس ہم ہست  
 کہ بر ملے گدائی را دہ دست  
 چیں ہم دیدہ ام کا فترہ پائے  
 تیخت زرد ریدہ پائے  
 شتر گر بہ ہم است اندر بے چیز  
 کہ تر با چہ زندہ پا چو گلزار  
 چو قسمت میرسد زایزد نہ جنگ ہست  
 نہ ہرماہی شکار ہر ننگ است  
 کسے کز تیر چرخ زخم روزیت  
 شفا جوید نہ رسم دلفروزیت  
 نباد رو بہ قطنیم از سیرتیر  
 نذار د شیر شرم از ریش پنخیر  
 چو باشد سہل قسمے ز آسماں یافت  
 ازیں و آں زیادہ چوں تو اس نیت  
 بریش کو سہ جانت از نا شکب است  
 محاسن ز آئینہ جتن نہ زیباست  
 ۱۰ گرت دل راست در عشق اترے  
 زبنا می نکو تر نیت نامے  
 چو حال اینست شربادادہ خسند  
 جوے آزار بہر خوردہ چند  
 میفلک پنجہ با شیراں زمے  
 چو گر بہ باش از کوتاہ دستے  
 زندی مئے شیراں زہر خیر ہست  
 گوزن از خوئے خوش تر پاک یزت  
 چاں کن با ہمہ کس زندگانی  
 ۱۵ کنوں از سینہ بیرون ریزم اس جوش  
 کہانی زندہ چوں زندہ منانی  
 کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش  
 کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش  
 کہ چوں شدہ را بہ شخص ناز پرورد  
 رسید از تند باد آسماں گرد



مخالف کو محلِ میخِ است خالی      چو خالی دید کرد آفتِ سگالی  
 چو بود آن پیہ را در سینہ پیہ      بباریکی شدہ باریک ریسے  
 نبود ہست آن ہزاری چوں ز مرداں      ہزاری ریس کردش چسپِ گزداں  
 بفتہ راست کرد اندیشہ خویش      بحضرت رفت بے اندیشہ در پیش  
 ہ بروں داد آ پنجاں را ز نہاں را      کہ باورشہ دل شاہِ جہاں را  
 اپنجاں را گوزنی ساخت با شیر      زد اوّل نیش وانگہ را نہ شمشیر  
 چو از کار اپنجاں سینہ پرداخت      صُک تدبیر کارِ خضر خاں ساخت  
 تدفرائی از فہ ماندہ دہ      چو ماری ہر خطش دیا جبہ زہر

### راز نامہ عتابِ امیرِ نفل اللہ سوئے شمسِ الحق

۱۰ سرِ فرماں سپاسِ بادشاہے      کہ بر ترنیت زو فرمانرواہے  
 گئے نعمت دہد کہ بینواہے      گہ آرد پادشاہی گہ گداہے  
 ازو بر ہر سرے مرے نہانی ہست      و گر ختم آورد ہم مہ بانی ہست

۲۔ آن پیہ را در سینہ پیہ سٹک = آن پیہ را در سینہ نیسی = آن نیشہ را در سینہ نیشی ع = آن مینہ را  
 در سینہ نیشی ح = ایں مینہ را در سینہ بیسی ع<sup>۲</sup> ایضاً باریک ریبی سٹک = باریک ریشی ع ح  
 = باریک ریبی د = نبودست سٹک ح = عھا = نبودش ع ح<sup>۲</sup> ایضاً ہزاری ریس سٹک =  
 = ہزاری ریش ع ح = ہزاراں ریش ع<sup>۲</sup> د = روز نامہ امیر نفل اللہ سٹک ح = ع<sup>۲</sup> د = روز نامہ  
 امیر نفل اللہ سٹک = روز نامہ نفل اللہ ح = راز نامہ عتابِ امیر نفل اللہ  
 ۱۲۔ نہان ہست ایضاً مریان ہست ب۔

رواں شد سوئے ہتھاپور پویاں  
 غلط شد باچناں تقطیم پا کاں  
 کہ چوں غم زیارت کرد چوں تیر  
 زلفت آنوگر باز آمدن نیند  
 ۵ چو برویش قضای خواست گردی  
 حایت را کمن دامن درویش  
 گبوش اقبال میکردش منادی  
 دلے گوشش پر از بانگ نی و خنگ  
 چاں ہم بود کز پھیند گاری  
 ۱۰ بدست طرۃ یمن عذاراں  
 زنمہا کہ رفت تا بخورشید  
 چو بر غم زیارت گاہ میرفت  
 بدانساں میزدند آں رہزناں راہ  
 ز نفمتما کہ ہوش از مغر میرفت  
 ۱۵ بدیں بازی چو آں غفاسِ شکر باز ق  
 ز در گاہ ہمایوں کرد پرواز

۳- کرد تبیر سراج<sup>۲</sup> ایضاً نند بہ زیارت سراج<sup>۱</sup> تب = نند سوئے زیارت ع<sup>۲</sup> ع<sup>۱</sup> ح<sup>۲</sup> ح<sup>۱</sup>

۱۱- بیت السعادت سراج<sup>۲</sup> ع<sup>۱</sup> ک<sup>۲</sup> ک<sup>۱</sup> = بیت العبادت سراج

۱۴- اناں نند س<sup>۲</sup> ۱۵- بدیں بازی تب -



زحمتش بیکس بے آزمون نیست      رضا و خمش از مکت برون نیست  
 دود مردم را چو خواہد قطع پیوند      پدر را دور گرداند ز فرزند  
 و گر پیوند خواہد بے کم و بیش      کند بیگانگان را یکدگر خویش  
 ہرا پنچہ آید اگر کم و در گران است      چو در مینوی صلاح مادران است  
 ۵ از آن پس داد بانڈک غبارے      بنور دیدہ خود حار غارے  
 کہ اے خونِ من و خونابہ من      زہرت خونِ دل ہنخابہ من  
 از انجا کا سماں راہست خوں      ق کہ بتاند چو بخشد آرزوے  
 جدائی افگند چوں کرد با ہم      پراگندہ کند چوں شد فراہم  
 نہ پیوندے تواند دید تا دیر      نہ کس را خواہد از کام دلے سیر  
 ۱۰ زند برقی چو آبی ریزد از یمن      بہ پیوند بخون و برد از تیغ  
 بدانساں کرد مسہ از خونِ مایاک      کہ خونِ خالت افشانیم بر خاک  
 اپنی کہ خالت بود سرخ      ق بہ و بایستہ ہچوں حال بر رخ  
 بزخمِ خنجر آتش زبانی      کہست آن فتح و نصرت را نشانہ  
 خطائے کرد دورانِ جفا بہر      کہ چوں نقشِ خطا حک کردش از ہر

۳۔ بیگانہ را با یکدگر ب ۴۔ اگر سودا ز زبان است س ۵۔ اندک عیاری سح جمع ع ۶۔ خونِ دل  
 س ۷۔ ک جمع ۸۔ خونِ من ع ۹۔ خونِ ہم خونابہ من ع ۱۰۔ پیوندے س ۱۱۔ پیوندت جمع ع ۱۲۔  
 = پیوندش ع ۱۱۔ خونِ ما س ۱۲۔ ک = خونِ دل جمع ۱۳۔ خوںے من ع

بغزت نازنین ملک بوده  
 نہ زابِ سر دپایش بچ دیدہ  
 چه داند خوںِ چرخِ یو فاحیت  
 ہمیرفت از طرب بانغمہ و نوش  
 ۵ چو بگزشت از سوادِ میرتہ آنسوئے  
 رسید آں خادمِ عفریت و ش تیز  
 بدرگاہِ خضرِ خاں شد نہانے  
 سُردش با جرائے پیچ در پیچ  
 چو خان خواند آں تغیر نامہ شاہ  
 ۱۰ یکے آنکو بخشرت نازنین بود  
 دگر آنکہ از عتابِ تاجداراں  
 عتابِ پادشاہاں سیلِ خونت  
 مبادا خسرواں در خونِ ستیزند  
 بسا گوہر کہ بُرد از تاج و رملک  
 ۱۵ ہر آں مُرکانِ زملکِ پادشاہ است  
 گئے تاجِ سر و گہ خاکِ راہ است

۴- غمزد و نوش حم جمع کلاب = نعمت و نوش ع ۵- میرت ب و میرٹ د = حیرت ع = سیرت حم  
 = میرت ع حم ۸- سُردش سار سار جمع کلاب = سُردش ع حم ایضا پیچ پیچ غم دگر پیچ حم ۲ ب  
 = پیچ غم دگر ہمہ پیچ ع حم ۱۱- عتاب شہزادان س

زچتر و دور باش و پیل و رایت ق کہ حکم ما براں دادت ولایت  
 امانتے تست ایس جملگی ساز امانت چو نتو باز آئی رسد باز  
 مدار اندیشہ زانچہ اقبال ماخوست صلاح تست ہرچہ اندیشہ ماست  
 چو مضمونات فرماں شد سپایاں بھر آمد رموز پادشاہاں  
 ۵ طلب کردند بد خوفا دے زشت درونش آتش و بیرونش انگشت  
 ترش روئے بان سرکہ کند کہ ہم از دیدنش دندان شود کند  
 زبانی پیکر و دوزخ زبانی دہانش ہفت دوزخ را دہانہ  
 بیک لب آسماں را بوسہ دادہ دگر لب برزیم دامن نہادہ  
 زبانی بیگرہ روئے گرہ سنج بہر یک مئے ابرویش گرہ پنج  
 ۱۰ بلا را شمنہ آفت را مربئی قنارین وجہ المشویم ربئی  
 چو شد پیوستہ آں عنبر بکا فور پراز کا فور و عنبر یافت منشور  
 بفرمان شہ آں فرمان پر دود ستد آں دود رنگ آتش اندود  
 بر آئین الاقان کیشب از شہر رسید آنجا کہ بدشمن زادہ دہر  
 خضر خانے فریب بخت خوردہ جہانش اُمید دار بخت کردہ  
 ۱۵ شہ و شہزادہ خود کا مہ دست ز مقصود آنچہ باید بر کف دست

۱۔ کہ حکم ما جمع ۲ د ب = ز حکم ما جمع ۶۔ دوزخ را نشانہ ب ۹۔ رئے سراج جمع ۲ د ب  
 = رویش ع ۱۲۔ فرمان برز د ب جمع = فرمان برے دود = فرمان پر دود جمع ۲۰  
 ۱۳۔ الاقان سر سراج جمع ۲ ب ۱۴۔ خضر خانے جمع ۲ ع = خضر خان ع ۲۰۔

بامروہہ درون غناک بنشت  
 دوسہ روزی در آن تیمار جاں گاہ  
 بخلوت شد ز دیدہ موجِ خون اند  
 نوازشِ جُست ز ابریشمِ خراشاں  
 ز دلتنگیِ بیابانکِ چنگِ میسخت  
 بہر پردہ کہ مطرب ساز میزد  
 سرود و شعر گرچہ غم زدایت  
 کند شادار گہ شادی نوشتند  
 نہ بینی مویہ گر در مویہ نزم  
 ۱۰ در اندیشید زان پس بادلِ خویش  
 گرفتہ شد چو دریا سہناک است  
 گناہِ خود نے بنیم دریں ہیچ  
 و رآرد گوشتِ مالِ او بچو شتم  
 و گر زونشود عذرِ گناہ ہم  
 ۱۵ بدیں اندیشہ یکدم شاد بنشت  
 چو گل با سینہ صد چاک بنشت  
 نہ داد اندوہ دلِ راسخِ خود راہ  
 غزل خوان و نوازنِ ادروں خواند  
 سماعِ نغمہ میکید اشکِ پاشاں  
 شکافِ دلِ تبارِ چنگِ میدخت  
 غزلخواں برہمپہ آواز میزد  
 وے در سختیِ غم غمِ فراست  
 و گر در جوشِ غم باشد بچو شند  
 بنائے دف کند ہنگامہ را گرم  
 کہ نتواں داشت بے مرہمِ دلِ لیش  
 نہ آخر گو ہر ادریم چہ باک است  
 کہ ختمِ شاہِ گوشم را دہ تیج  
 شفیعہ ہست مر و اریدِ گوشم  
 بر و اریدِ دیدہ عذر خواہم  
 پس انگاہی چو گل بر باد بنشت

۳۔ جوئے خون سا ۴۔ ز ابریشم سا ۵۔ ع ۶۔ د ب = از ریشم ع ایضاً سماعِ نغمہ سا ۷۔ ح ۸۔  
 ع ۹۔ د ب = سماعِ نغمہ ۱۰۔ ع ۱۱۔ ب ۱۲۔ د ب = سرود و شعر سا ۱۳۔ د ب = شفیعہ سا ۱۴۔ ح ۱۵۔  
 ۱۵۔ انگاہی چو گل سا ۱۶۔ ح ۱۷۔ ع ۱۸۔ د ب = انگاہ چوں گلے ع۔

بجای ایمن نباشد خاص حبشید  
 عطار در ابوزد قرب خورشید  
 خضر خاں حربُ شہ خوردہ در دل  
 ز دیدہ خون دل میرنخت در گل  
 چو ستر را زرا کم دید چارہ  
 بزد دست و گریباں کرد پارہ  
 کماں کاں حال را نظارہ کردند  
 نہ جامہ بلکہ جاں را پاں کردند  
 ہ نفیری خاست تا فیروزہ گوں کاخ  
 کہ دلمائے کواکب گشت سوراخ  
 چراغ ملک زان آتش فشانے  
 دخانے دل شد و بگذاشت خانے  
 علامتائے شاہی دادہ شاہ  
 حُسام الدین ملک را کرد ہمراہ  
 کہ پیل و دور باش و چتر شاہی  
 ز شمش آرد و بر طلل اتہی  
 و زانوف و بفرماں بادل تنگ  
 سوئے امر و ہمد کرد از میرتہ آہنگ  
 ۱۰ رواں شد چہرہ از خون گنگ کردہ  
 دو چشم از گریہ خون و گنگ کردہ  
 گزشت از گنگ با خاصاں تنی چہند  
 کدہ را سایہ بر امر و ہمد فلکند  
 رمیدہ سایہ چتر از کلاہش  
 کلاہ و ساہباں چتر سیاہش  
 ز آب دیدہ ہر سو رخ میافت  
 زرد و دسینہ بر سر حقیر میافت

۴ - ستر از ستر چہ ۲ = ہد رازع = سر رازع ح ک ۴ - دُخانے دل ح ۴ = د ب ک = د خان ع  
 ح ۴ - ز پیل ب ایضاً آوردہ ح ۴ = د ب = آوردہ ع ۲ = آوردہ ۱۰ - خون و گنگ ح ۴ = خون و گنگ  
 ع = خون گنگ ح ۴ = بچوں گنگ ستر = چون گنگ ع ۱۲ - رسیدہ سایہ ستر ح ۴ = ب ۴  
 ایضاً کلاہ ساہباں ستر ستر ح ۴ = ع ۲ = کلاہ و ساہباں ب ک = کراہ ساہباں ع  
 ۱۳ - میافت - سیافت ب -



چو هست از بہرِ خضر آں چہ را جوش  
 اگر ممکن شدی در گیتی آرام  
 وفا پیدا شدی ہر بوالہوس را  
 غرض چون دیدہ بود آں ناوک انداز  
 ۵ دلش میخواست تا در گوشِ فرزند  
 رقمائے کہ کار آید بشاہی  
 چو حاضر بود پیش آں خصم کس خواہ  
 اپنجاں راقم در سر کشیدہ  
 در و نش کرد ز انساں رہنمونے  
 ۱۰ نصیحت دوست را در پیش دشمن  
 سلاحِ مخلصاں دادن بد خواہ  
 ز کافوے کہ بود اول سفقور  
 با رستم کہ چون زالاں بزاری  
 خلیفہ بے توان از نا توانے  
 سکندر کے تواند کہ نش نوش  
 ق بمسیرایت یا مہلتِ دام  
 کہ چوں دادی کس این سرمایہ کس را  
 کہ رجبت نیت تیر رفتہ را باز  
 در آویزد ز دانش گوہرے چند  
 دہد یادش ز منشورِ الہی  
 کہ پروردش بخونِ خوشن شاہ  
 بخونِ خضر خفاں خجہ کشیدہ  
 کہ بیرون نہد از رازِ درونے  
 بود رفتن بکج باغ و گلخن  
 بد خواہی جانِ خود برد راہ  
 در آخر خور دگوئی شاہ کافور  
 ہزاراں ریش گشتند از ہزاری  
 مخالف در خلافِ کاروانے

۱- از آبِ خضر خفاں چہ را نوش سع ۳- کجا دادی ست ۹- آں رازِ درونے ح ح ۴ د ب = از رازِ  
 درونے ع = اسرارِ درونے س سع ۲ = آثارِ درونے ست ۱۱- سلج مخلصاں س = صلاحِ مخلصاں ک  
 ۵ = سلجِ دو تاں ع ۲ = صلاحِ مخلصاں ح ح ۱۲ ایضا بود راہ ب ک ۱۳- ہزاراں ریش سع ۲ ب ع  
 = ہزاری ریش ح ح ۴ د = ہزاری ریش ست -

ہرعت سے حضرت شد ثنا باں      چومہ در چرخ و باد اندر سیا باں  
 ثباروزی بیتیسی کردہ قطع      رسید و پیش شد ز دوسہ بر قطع  
 چو در سنارہ خود دید خوشید      بشام غم دمیدش صبح اُمید  
 بسوز دل گرفت اندر کنارش      قشاند از دیدہ گرد سرشارش  
 ہر مزنش گفت کاسے تمنی کشیدہ      ق ز آزار پدر تمنی چشیدہ  
 اگرچہ این تلخیت خوشتر ز قند است      کہ چون دار رے تلخت سودمند است  
 دے شیریں نشد کز تلخ خوے      کتم با جان شیریں تلخ رے  
 نہ از من ریختہ است ایں زہر بر تو      کہ ایں بود است بہر از دہر بر تو  
 و گرنہ کس تواند در زمانہ      کہ چشم خود کند بیرون ز خانہ  
 ۱۰ چو بار دز آسمان باران تیار      زمینے را بود زو بہرہ ناچار  
 کسے کز آسمان باید امانش      نباید بود زیر آسمانش  
 بے زینگو نہ بودش در نہانے      بر آں صبح سعادت مہربانے  
 کہ روشن داشت رے صبح تابش      کہ نزدیک غوبت آفتابش  
 سلامش میرسد از عالم پاک      نویدش میفرستد مادر خاک  
 بحسرت در خضر نطفان میگرد      ز بہر آب حواں چہاں میگرد

۱- چومہ در برج ست ۶- اگرچہ ایں تلخیت خوشتر جمع است = اگرچہ ایں تلخیت شیریں ست  
 = اگرچہ ایں تلخیت خوشتر جمع ۲ = اگر تلخ است ایں خوشتر

۱۲- مہربانی اور مصرعہ دوم کا فائدہ در نہانی ست -

رہی گفت آنچه کرد اندر خدراہ  
 بدانش داشت نہ این نکتہ را پاس  
 بدل گفت اردہ ہمسم جہاندار  
 ورم نہ ہد جزایں ایں عمل دست  
 ہ پس از روئے خرد شد مصلحت جوئے  
 نخست گفت کاں شوریدہ فنزند  
 قوی بازو بُری باشد زبساں سیر  
 ولیک آن بہ کہ دور از قصر جمشید  
 بدیں تہ میرغاں راجست در پیش  
 ۱۰ بگریہ گفت کاے خوانا بہ من  
 تو در اندیشہ نادانی چنانے  
 کہ چوں باکس مخالف گردد آیام  
 نیندیشند نقاشانِ تقدیر  
 صلاح ملک بہ دانند دگر شاہ  
 کہ دشمن است در لوزینہ الماس  
 تو ائم خواست لا بد عذراں کار  
 عملما را جسز انجش دگر ہست  
 بروں داد آنچه داد از مصلحت روئے  
 چو پیوند است نتوان قطع پیوند  
 کہ بُرد بازوئے خود را بشمشیر  
 برجی دارمش ماہی چو خورشید  
 بروں افکند خوانا بہ دل خویش  
 خیال روی تو ہم خوابہ من  
 ق کہ ایں مقدار در حنا طرندانے  
 مخالف گردد اورا خون در اندام  
 کہ ایں منشور سلطان است یا میر

۲- داشت شاہ آن حج ک ب = داشت شاہ ایں سدا = داشت نہ ایں سدا ع  
 = داشتہ آن ع ۴- جز انجش سدا حج ع ک = جہاں انجش ع ۵- داد از سدا حج حج ک  
 = بود از سدا ع = دید از ب = داد آن ع ۶- کاں شوریدہ سدا ب = کاں شوریدہ سدا ع = کاے  
 شوریدہ سدا حج حج ک ۱۱- نے نادان چنانے سدا حج حج ک ب ک د = نادان چنانے  
 ع ک = نادانے چنانے ع

۱۲- سلطان است سدا حج حج ک د ب ۵ = سلطانیت ع -

چو بید و سر و خفت از باد بر خاک  
 ز ہر سو سر بر آرد خار و خاشاک  
 چو رواند غروب آورد و خورشید  
 زند تیان لاف ملک جاوید  
 چو شب درابر شد تیارہ نایاب  
 چراغ دشت گرد در کرم شب تاب  
 چو شمع ماہ را کم شد زبانہ  
 بخورشیدی نشند شمع حنائہ  
 چو دانست آن مخالف در سر خویش  
 کیل کانت سوائے گوہر خویش  
 بزور و زرق مجلس کرد خالی  
 پس این دیباچہ پیش افگند حالی  
 کہ شد بر بستر و شہزادہ بیدار  
 ہم از شہ خستہ وہم در پئے کار  
 زبس کا حان بخشش پیش کردہ  
 جہانے نیک خواہ خویش کردہ  
 ز چنیں جیش حاضر تختگد را  
 یکے من پاسا ہم تخت شہ را  
 چو در فتنہ مخالف بفرستد پائے  
 تخت از پاساں خالی کند جائے  
 تو اں باید ز بسیر کا مرانے  
 نگیرد با تو اناں نا تو ا نے  
 ز چشم ارختہ شد ذاتِ سلیمت  
 کنوں از قرة العین است بمیت  
 گرا و آورد و دریں بے زوریت زور  
 نمک را نغمہ د کس چوں شود شور  
 صواب آں شد کہ آں دُرِ خطرناک  
 بدرجی ماند از دست کساں پاک  
 ہند چوں تاجِ صحت شاہ در بُرج  
 تو اں بیروں کشین گوہر از دُرُج

۲۔ قرب جاوید ب ۳۔ تیارہ شد درابر سا ۹۔ جیش حاضر سا سا ح ح ح ع ک د ب ۵  
 = بنس حاضر ع ۱۱۔ با تو انا ح ک = با تو انا ح ع ح ح ح ۱۲۔ ز چشم ارست سا سا ح ح ح ع ک = از چشم از  
 = زخمت ک = زجسم ارج -

یکے بر خود گزار و خنجر تیز      یکے گرد و زخون خویش خو نیز  
 یکے دشنہ زندہ زندہ خود را      یکے دل بردرد و بسند خود را  
 و لیک این جملہ را مفلک بتقدیر      کہ مردم نیز دار و قتل و تدبیر  
 چو شہ سایہ بنید از دبر آنسوئے      نہ آدم سہر سہر چہ آید بریں روئے  
 ہ خضر خاں چوں بروں داداں دم درد      بلر زید نہ خاصاں زان دم سرد  
 بے بگریست شہ چوں ابر نوروز      پس از دل برزد ایں برق جگر سوز  
 کہ ایں شعلہ کت از من یاد گاریست      ترا از دوزخ گوی شتراریست  
 چہ پنداری مرا جانیت در تن      بجان تو کہ مردہ بہتہ از من  
 چگونہ ماند اندر چشم من نور      کہ چوں تو مردم از چشم شود دور  
 ۱۰ دے چوں ز آفرینش دارم ایں ہنگ      کہ باشد حکم من چوں نقش برنگ  
 اگر در جنبش آید کوہ را پائے      نہ جبند حکم نگیں من از جائے  
 و گر چوں یخ گدازد جان نگیں      خطنگ است اگر نقش یخ است ایں  
 ز خلقت چوں مرا زینکو نہ حالت      بدل در خلقت مردم محالست

- ۱۔ یکے بر خود گزار دس سٹا ح ۲ = یکے را بر گزار دع ح ۲۔ یکے دل بردرد دس سٹا ح ۲  
 ع ۱ ب ۵ = یکے دل میدد ع ۳۔ مردم نیز دار دس سٹا ح ۲ = مردم نیز داند سٹا = مردم نیز آرد  
 ع ۴۔ سایہ بنید از دس سٹا ح ۱ ب = نہ انداز دع ۲ = برانداز دع ایضا آید ازاں رد سٹا = بریں  
 روئے ع ۵۔ بروں داد ح ۲ ع ۱ ب ۵ = بروں زد ع ایضا ایں دم از درد سٹا  
 ۶۔ برق جہاں سوز ب ۹۔ مردم چشم ب ۱۰۔ نقش درنگ سٹا  
 ۱۲۔ ہاں نقش نختیں سٹا = اگر نقش نختیں سٹا = ۱۲۔

نگارند آنچه فرماں باشد از غیب  
 چو برمانیز وقت یرایں رقم بست  
 چنان روشن شد از حکم خدائی  
 چو دیگر گویں نخواهد گشتن این حرف  
 مے بنشین بر جی کا تفاق است  
 اگر چه زیں غم تابست در جاں  
 چو شنید این سخن فرزند دلریش  
 ز ناله نفع صور اندر دهن دید  
 قیامت بیش ازین بنود بعالم  
 ۱۰ زیبوشی من و غلطید بر روئے  
 چو شد دید آنچنان بیوشش و تابش  
 چو باز آمد بخو میکد زاری  
 چه بُرد دشمن از مردم سر دپائے  
 بلے چوں در رسد حکم خداوند  
 کند خود مردم از خود قطع پیوند  
 که شد رابر خود است این زخم کاری  
 تو کار دشمنان خود میکشی وائے  
 نند آنرا که فرمان است در جیب  
 کجائیں سلسلہ بیرون توان جُست  
 کہ چندیت از پدر باشد خدائی  
 بمنزل کرده باید توشہ راضف  
 مے دیگر میں بُرجت و ثاق است  
 ولیک از مصلحت رو تافت نتوان  
 نماند از دور و مندی طاقش بیش  
 قیامت را بحشم خویشتن دید  
 کہ فرزند و پدر بگریزد از ہسم  
 چو سر و سیل خوردہ بر لب ہجے  
 در آں صفر از دیدہ رخت آبش  
 کہ شد رابر خود است این زخم کاری  
 تو کار دشمنان خود میکشی وائے  
 کند خود مردم از خود قطع پیوند

۴- توشہ داں ع ح د ب ۵- مے دیگر میں برجت سرباب دع ح ح = مے دیگر میں برج  
 سرباب = مے دیگر میں برجت ع ۱۰- سیل خوردہ سرباب ح ح ع اب د = سیل خوردہ ع  
 ۱۳- چو بُرد سرباب ح ع = چو برد سرباب ح ۱۴- بلے چوں در رسد ح ح ع اب  
 = ولے چوں در رسد سرباب = ولے چوں میرسد ع -

جگر گوشہ زدیدہ میشش دور  
 ہمیرفت و نیش طاقش گم  
 درونش پارہ پارہ میشہ از درد  
 جدائی ہر دوراچوں کر تقسیم  
 رواں شد نیم جاں با جانِ پرہم  
 سرسوزن نہ سررشتہ پیدار  
 چو آن دیدہ ز چشمش برکراں شد  
 خضر میرفت و عقلش کردہ رہ گم  
 بدولہ درشت آن در کرم نشر  
 ۱۰ در آن میزان رواں کردند پویاں  
 ہمراہی وزیر سخت کیسہ  
 فریب رو بہاں بر شیر میراند  
 دمش میداد و آن دو رجب بود  
 اگر پیداست دشمن دوست خویش  
 بہت آن دشمنی کو دوست رویت  
 بدیدہ خون دل میداشت مستور  
 ز چشمش دیدہ و از دیدہ مردم  
 بروں آں درد پارہ پارہ میخورد  
 تو پنداری کہ یک جاں شد بدو نیم  
 شنش ماند وینے جانِ درہم  
 کہ بتواں دوست آں دو نیمہ یکبار  
 زگریہ مردم چشمش رواں شد  
 ز خضر اے فلک در نالینِ ہجسم  
 چو خیبر مومناں در پلہ حشر  
 یکے خورشید و چندے ماہ رویاں  
 نباتش در لب دزہرش بسینہ  
 زباں میداد و آں شمشیر میراند  
 دلش میداد و آں فصلِ بلا بود  
 بہت آں دشمنی کو دوست رویت

۲- ز چشم سہ ۳- بزور آں درد سہ ۴- ح ع آب = بروں آں در دوع ح ۵- با جانِ  
 برہم سہ ۶- آں دو نیمہ یکبار سہ ۷- ح ع آب = دو نیمہ یکبار ح ۸- سہ  
 ۱۰- خورشید و چندے سہ ۱۱- خورشید و چندیں ح ۱۲- دو رجب = دو رجب  
 سہ ۱۳- ح ع آب ایضا دلش میداد سہ ۱۴- ح ع آب = زباں میداد ع -

چو آگاہی ز خوئے بدستیزم      بر بارِ سلامت زاب خیزم  
 ہم اکنون بازت آرد بخت والا      برافسر سازدت کو لوئے لالا  
 چو گفت ایں با ہزاراں بقراری      قراری داد ازاں پس با ہزاری  
 نخستش داد سو گندِ خند او ند      کزاں بر تر نباشد هیچ سو گند  
 ہ بقرآن و رسول و شرع و ایماں      کہ نقضِ آں جنگبند در کریماں  
 بہ بیشتر و نیک سو کند دیگر      کہ ہست ایں شورتن و اں آفتِ سر  
 کہ اندر دیدہ و جانِ خضر خاں      نیندیشد گزند از دیدہ و جاں  
 چو آئینِ وثیقت محکمے یافت      دو دل با عالمِ غم ہمدے یافت  
 اشارت کرد شاہِ محکم آئین      بد اں دشمن کہ محکم داشت تمکین  
 ۱۰ چراغِ ملک را بردن شبامجاہ      بخصن گو ایسہ از منظرِ شاہ  
 تعالیٰ اللہ نہ انم کاں چہ دل بود      کہ نزدش گو ہرے زانگو نہ گل بود  
 چکیدہ قطرہ در یادش از دے      فلکد از روئے خود چوں قطرہ خے  
 سکونتِ اعجب بر پائے می داشت      کہ جاں میرفت دل بر پائے می داشت  
 جگر میکند جبہ افش بصد زور      کہ در کندن بنودش ذرہ شور

۶ - شورِ دل ساع' = سوزِ تن ح' ۷ - دیدہ خانِ خضر خاں ساع' ایضاً گزند دیدہ و جاں ساع' ۸ - وثیقت ساع' ح' ۹ - محکم داشتہ کیں ساع' ۱۰ - گوایہ  
 ع' ۱۱ - ب' = گایہ ساع' = گایہ ساع' = کالیور ح' = والپور ساع' ایضاً منزلِ شاہ ب  
 ۱۲ - چکیدہ گو ہرے ح' ۱۳ - جان میرفت دل بر پائے ساع' ح' ۱۴ - ح' ب' = جان  
 میرفت دل بر پائے ح' ۱۵ - ہر آتش ساع' -



زد و زخ شعلہٴ غم گر چہ کم نیست  
 اگر کوہیت اندوہ دل ریش  
 و گر آبت و آتش بر رخ یار  
 بغم مونس طلب کارام جانیت  
 ہ رخ ارچہ از سر کہ خوردن پُر ز چین است  
 اگر چہ زہر خوردن عینِ جہل است  
 مے ارچہ رہنماید سوئے آتش  
 ہیلہ کو بُرنے خونِ دل رُفت  
 دو یکدل ہچو بوزاروئے در روئے  
 گے او پیشِ این صدناز کردی  
 گہ او باز و کشادیِ این خزیدی  
 گہ او کردی ترنمِ این ہمہ ہوش  
 گہ او سر در کنارِ این نادی  
 دراں زنداں براں دلمائے پُرسوز  
 بحبِ حال گہ گہ خانِ غم کش

چو غم را نگہاری ہست غم نیست  
 بُک باشد بروئے دلبرِ خویش  
 توان خوردن بانِ آبی و نار  
 غم بے موناں کیو جہانیت  
 چو زیرِ پشِ انگیں سر کہ انگین است  
 فسون خواں چوں بہ نزدیکِ تہل است  
 نمک چوں چاشنی دادش بود خوش  
 شود خرمائے ترچوں با علِ جہت  
 بُدندی یکہ گردلدار و دلوئے  
 گے ایں بربِ او گا ز کردی  
 گہ ایں گیسو پردی او کشیدی  
 گہ ایں گفتی فسانہٴ او ہمہ گوش  
 گہ ایں در زیرِ پائے او فتادی  
 بدیں حیلہ بسرِ میشہ شب و روز  
 دلِ خود را بنظمِ داشتی خوش

۹۔ بہ پیشِ تست سماع<sup>۱</sup> = بہ نزدیکِ سماع = بہ نزدیکِ تست ع ب ۹۔ روئے در روئے

سماع جمع<sup>۲</sup> = روئے بروئے سماع ۱۴۔ براں دلماح جمع<sup>۳</sup> = ہاں ع ب

۱۵۔ خانِ غم کش جمع<sup>۴</sup> ع ب ۵ = جانِ غم کش ع۔

تو اں کردن ز تیغِ تیز پرہیز  
 نیام است آنکہ دارد برق درینغ  
 بسان پستہ و بادام شوغفہ  
 نہ چون خطل منافق باش درد ہر  
 ہ برصحت میشد آن دستور گمراہ  
 گرفتار ذنب خورشید تاباں  
 دوروزے راہ زان خورشید تفتاب  
 چو گوہر زناں را گشت تسلیم  
 بنگین قلعہ در پیو لہ تنگ  
 ۱۰ دراں تنگی ز غم دل تنگ مے بود  
 ز بے غلی شدی چشمش چو دُر پاش  
 چکاں ہر دم ز چشمش لعل رخشاں  
 ز غم جاننش ارچہ در بیداد مے بود  
 ہم او یار و ہم اومونس ہم اودوست  
 ۱۵ شب و روزاں مہ وز ہر مہ بقدر  
 کہ بیرون از نیام آید بخوہر یز  
 بروں سو نرم و رنگین مزدروں تیغ  
 کہ بیرون چوب خشک اندروں مغز  
 نباتی پیکرے پر شربت زہر  
 بہانہ بست بردستوری شاہ  
 چومہ منزل بمنزل شد ثنا باں  
 کہ بوج گوالیر از مے شرف یافت  
 بے در ہر تہمت رفت تسلیم  
 نمانہ بشت چوں یا قوت دنگ  
 دراں کوہ گراں بے سنگ مے بود  
 دولرانی دلش دادی کہ خوش باش  
 غمے برسینہ چوں کوہ بخشاں  
 ولے بر رومے جاناں شاد مے بود  
 ہم اوجان و ہم اومغز و ہم او پست  
 ہے بودند باہم چوں دوش و فتر

۱- بروں سو نرم رنگین دروں تیغ ب ۳- خشک است از دروں مغز ب ۴- دوروزے  
 راہ از اں سراج جمع ع ۵- دوروزے راہ آں سبب ۱۲- درینہ ب ۱۳- در رومے جاناں  
 ۱۵- ہے بودند باہم سراج جمع کب = ہے بودند ہر دو ع -

کنوں کاں دَور شد چوں مے چو شمع  
 چو دَورِ فُستِ ایں فُوں نیز فُوشم  
 بگفتم تکرِ شادی چوں در ایں دم  
 بگویم بائے کنوں شکر ایں غم  
 گزشت آنکہ از نشاط و عشرت فُوش  
 ہو سہا پختے ایں جان پُر آتش  
 ہوس کامید بود ہمیشینش  
 ہو سہا پختے ایں جان پُر آتش  
 ہو گوئی خواب بود است آنکہ ہر بار  
 بدلت بودے چوں بخت بیدار  
 چو نجم را در آمد خفتے سخت  
 مگر در خواب بنیم زیں پس آن بخت  
 مے چوں باد و لاری ست خوابم  
 یقیں کاں بخت و دولت باز یابم  
 چو کرد ایں سوز روشن نیز شوق  
 مہ از ابر حیا بیرون زد ایں برق

### پاسخ از زبان معشوق

۱۔ زمانہ میں چہ بے رحمت شد اماں  
 کہ برکشدار جہنماں را پر دہال  
 بطالع خضر را بود آں گرانے  
 کہ شوید دست ز آب زندگانے  
 دے برتے کزاں دار ابر افتاد  
 گزشت از خضر و براسکند رافتاد  
 خضر را ہم ریاض عیش شد تنگ  
 کہ ماند اندر ریاضت خانہ تنگ  
 ہنوز از مے ندیدہ روز و شب ہر  
 کہ دریا بے گشت از سر دے دہر

۱۔ چہ شمع چہ چہ = چو شمع ایضا کہ دَورِ فُوں سرستہ = اب ایضا ایں مے نیز ستہ حاشیہ

۲۔ بگفتم تکرِ شادی ایضا بگویم نیز ستہ ۳۔ ہوسا پختے سرستہ = چہ چہ = ہو سہا پختے

۵۔ آنکہ ہیار = آنکہ یکبار چہ ۶۔ خفتے سخت سرستہ = چہ چہ = خفق سخت

۷۔ کاں بخت سرستہ = چہ چہ = بخت ۸۔ بے شد =

پریوش ہم جوابے کردی آغناز      بھر ہندی گشتی فنوس ساز  
خضر خانے کہ بدجاں درو باش      شبے بایں غزل خوش بود عاش

## غزل از زبان عاشق

۸      دے باسن نیش اے یار دل بسند      کہ بر روی تو بکشایم دے چند  
۹      اگر بندی نہاد ایتام بر من      خوشم کز زلفِ توست این دام بر من  
۱۰      برینگو نہ کہ بندم بست تقدیر      اگر بندم کشاید چیت تبہ یہ  
۱۱      بروں آید چو ماہِ نخست از یمن      ہمیں آہن شود بر دستِ من تیغ  
۱۲      بے بودم بہ بتا نہا طرب جوئے      کنوں لختے بزن داں ہم کم فوئے  
۱۳      نمن از یوسف اندر حسنِ بیشم      کہ تنگ آید دل از زندانِ خویشم  
۱۴      چو می آید زقتِ دیر این ہمہ چیز      خضر بودم کنوں یوسف شوم نیز  
۱۵      بہ بند یوسفم غم گرچہ کم نیست      ز لیلی ہم چو با من ہست غم نیست  
۱۶      عروساں راز روزیورتواں کرد      بود خصالِ آہن زیورِ مرد  
۱۷      ازین طفلِ ہمچوں اثر دہایم      بکام اثر دہا میں ماندہ پایم  
۱۸      ہنوز از پائے او طفلِ درد دل      ز رویش ہم ظل و ہم خال درد دل  
۱۹      شرابِ عیش چن داں داد ساقی      کہ کم ماند آرزو در سینہ باقی

۱- بشرے ہندی سہ ۲- پرد بالہ سہ ۳- تنگ آمد سب ۱۲- ز روزیور سہ  
سہ ۱۳- ز روزیور سہ ۱۴- ہم ظل و ہم خال سہ ۱۵- ہم غم خال سہ  
= ہم خد ہم خال سہ = ہم ظل ہم خال ب -

گرفت اختر چو خورشید زینت گرفت آفتاب با دامینیت  
 غم سلطانِ عالم سحے عالم دیگر و سلب کردنِ کافورِ محبوب  
 رجولیتِ فحولِ ملکِ بروشنائی در چشمِ ملوک نشستن و دیدہ  
 قرۃ العینِ علانی را کافور و امگردانیدن و در اس قصص

دیدہ و سحر بسم باد دادن

گرت درینہ چشمے ہست رُکشن بعبرت میں دریں فیروزہ گلشن  
 ازیں گھما کہ مینی گلشن آباد بزرگ و بویے چوں طفلانِ مثنیٰ  
 کہ باد تندی اس خاکِ خطِ ناک چنین گھما بے کرد است خاشاک  
 نگر تا چند گلبنِ تان بشگفت کہ از یک صدمہ فے بر زمینِ خفت  
 نگر تا چند سر و آزاد بر فاست کشد پست از خزانِ آباد بر فاست  
 نگہ کن تا کی از آفرینش دریں نرنگِ آمد چشمِ بینش  
 نگر تا چند رخسِ کیت بادی خرامید اندرین صحرا بادی  
 مہ و مہرے کرین سبز نیاں تافت نگہ کن تا ببالائے کیاں تافت

۱۔ باد اہمیت سہ جمع ب۔ باد اہمیت ح جم (سہ اور ع میں کاتوں نے اس شعر کو بالکل غلط کر دیا ہے)

۸۔ زیں خاک سہ سہ جمع ع = این خاک ح جم = ز خاک ع ۱۱۔ نگہ کن تا کیاں راستہ جمع ب

= نگر تا کیاں راستہ (اس صورت میں شعر موزوں نہیں رہتا) = نگر تا کیاں راع

۱۳۔ سبز نیاں ع کھا = سبز آسماں جم جمع ح (یہ شعر دیوانِ نایب الکمال میں بھی موجود ہے)

جہانے غرق شد کا خستہ زبشتی      برے دجلہ ز آہن رانند گشتی  
 ایامہی کہ در راس آمدت پائے      بیارآں پاکہ بر راس کم جائے  
 منج ارگشت پائت اثر دہاسنج      کہ جائے کم بود بے اثر دہاسنج  
 ورت ز بنجیم آہن بست تقدیر      نباشد چنان شیراں راز بنجیہ  
 ۵ ازاں آہن کہ گشت زیور ساق      چو آہن سوختہ است ایں جانِ مشاق  
 دل خود را بے کوبم دریں درد      روانو چہ کوبم آہنِ سرد  
 ز بندت من بر آئم آرزو مند      کہ بکشاید زمانہ بندم از بند  
 لے ترسم کہ بنیم زین عنیم خویش      چو دلبند تو ام بندِ دلت بیش  
 بغیرت ہم ز بندت میسکنم جوش      کہ پائت را چرا گیرد در آگوش  
 ۱۰ بیات ار از گرانی نمودم بیم      نغم من ہم ز بازو حلقہ سیم  
 چو من ایں سیم پندم در آنجائے      ز آہن بارچوں بنیم براں پائے  
 گرفتنی کا مدت زایزد مخور عنیم      کاسیر ایں گرفتند اختر ایں ہم  
 نگیرد چسب جز پر مانگاں را      کہ نہ ہند ایں محل بے پانگاں را  
 مدو خورشید را گیسہ ندپوست      بکوب کم زند گیسہ ندہ دست

۲۔ راس سارہ ج جمع آب = راست ع ایضاً بر راس کم ج = بر راس ج جمع  
 ۵۔ چو آہن سوختہ است ج جمع آب = چو آہن کوشت ع ۹۔ آگوش سارہ ج جمع ج = ہم آہن  
 ع ۱۳۔ بے پانگاں راج = بیگانگاں راج = بے مانگاں راج ع (اس آخری صورت میں  
 قافیہ باقی نہیں رہتا)

چو خسرو شو گدائی خوش سر بنجام  
 کزد باقی نخواهد ماند جز نام  
 دریں نامہ کہ نامش باد باقی  
 چنیں خواندم نطہائے فداقی  
 کہ چوں شہ را بحکم لایزال  
 شد از رُئے خضر خاں دیدہ خالی  
 درونش را در اں غمہائے جانی  
 تو اس رفت و فرزد شد ناتوانی  
 دلش خوں میشد و بسوں نمیداد  
 بگر را غوطہ جز درخوں نمیداد  
 فرو میرخت خون ناب خورده  
 چو دیوار گل خام آب خورده  
 یکے رنجش گرفتہ در جگر گاہ  
 دگر قطع جگر گوشہ جگر گاہ  
 وزیں ہر دو بتر فوی جفا ساز  
 کہ گرمیسم نیارم رفتہ را باز  
 ستیزی سخت کیں رسم جمالت  
 کہ ہر پہ آں من کنم گشتن جمالت  
 ۱۰ جہا بر دشمن بیسوں تو اس کرد  
 چو در سینہ است دشمن چو تو اس کرد  
 سہ دشمن در دروں گشتہ بلاج  
 غم فرزند و خوں ناخوش و رنج  
 گرفت ایں ہر خشمش در جگر جٹے  
 بریں ہر سہ اہل شد کار فرمائے  
 ز شوال آمدہ ہفتم پیا پے  
 کزیں دیر پہنچ آں شاہ آفاق  
 برو کرد آ پنخان شیر فلک زور  
 سہ ہفصد سہ پنج بر سر دے  
 سہ ہفت گنبد بردش طاق  
 کہ شد زانگو نہ شیرے طعنے گور

۴۔ یہ شعر سولے نہجائے شہ جہ ۲ کے اور کسی نسخہ میں نہیں پایا گیا۔ گردیں اکوہ کے بہ تمکھا اور  
 ۵۔ فردی ریخت جہ = فردی خورد ۸۔ کہ گرم دم سہ ۹۔ رسم جمالت جہ اک = رسم جمالت جمع  
 ۱۰۔ ایضاً من کہم جہ اک = ی کہم جمع جہ اک ۱۲۔ نیز بے شہ ۱۵۔ طعنے ہر اک -

نیکی کاں وز دم صبح گاہی  
 خیالے را کہ نقشے بر زلال است  
 دریں بیزانہ عقل آزا پسند  
 بد انانی خورد ہرچہ آیدش پیش  
 ۵ جہاں را فروش خوردے کت کام دل بہت  
 چہ بندی در گرہ نقشہ رواں را  
 چون تو ان نقشہ جاں بر جا گیر داشت  
 چہ سود از گنج افریدوں و فضاک  
 اگر خود قرص زرداری جہانے  
 ۱۰ یہ نمانے کہ مغل را دہی خور  
 در افزوں بخشی افزودست مزدت  
 اگر خواہی ذخیرہ خیرے از پس  
 بخور مگذا روجہ یک فقاہت  
 مشو چون خسروان ست بنیاد  
 نگر تا بر چہ گمنا داشت راہی  
 امید دیر پائین محال است  
 کہ دروے رخت بند دل نہ بندد  
 کہ چشمہ بیش زاید چوں کئی بیش  
 کہ بنود کام دل پیوستہ بر دست  
 گرہ بندار تو انی نقشہ جاں را  
 چہ را نقشہ دیگر باید نگہ داشت  
 کہ خورد خاک گشت و خورد شاں خاک  
 پس از مردن شوی محتاج نمانے  
 یہ چہ تریت در گاہے محشر  
 تودہ تا خاک ماند بہر دزدت  
 ذخیرہ نام نیک در جہاں بس  
 کہ افسوس نمی آرد و مفاعت  
 کہ باقی ماند ازیش گنج شاد

۲- دیر پائین جم جمع آھا = دیر پائین ع ۴- چہ بندی جم جمع آب ح = چہ بندی ع  
 ۸- چہ سود از گنج ست جم جمع آب ح = چہ شد از گنج ع ۹- قوس خورد ساع  
 ۱۰ ایضا بے محتاج ساع ۱۱- تودہ ساع ست جم جمع آب ح = بدہ ع ۱۳- نمی آرد و مفاعت  
 ساع جم جمع آب ح = نمی آرد و مفاعت ساع -



نشانید بر سرِ پستی کُده داشت  
 غرض گشت ایس حکایت در جہاں عام  
 کہ گیر و مید و نتواند نگہ داشت  
 زمیں در لرزہ گشت از نقلِ کیدات  
 کہ شد پیمانہ پر جُسم راز نہ جام  
 علا از تخت رفت و رفت از تاج  
 بَدَا الزَّلْزَلَةُ اِذَا فَاتَتْ عَلَٰمَاتُهَا  
 شہابے جائے ماہی کرد مساج  
 ۵ غمک ز آنجا کہ دارد رسم و پیشہ  
 ق کہ کوشد در جہن کا رمی ہمیشہ  
 دگر ن بازی دیگر برانگیخت  
 کہ نتواند دو صد بازیگر انگشت  
 بگیتی داد مسہ سو فتنہ رازور  
 جہانے بے نمک را کرد پر شور  
 کشیدند از بروں گردنکشاں ریش  
 دروہ ارکان ملک آمد بتویش  
 بزرگانرا ہزار ہر کرد شیدا  
 ضعیفاں را خزانہ گشت پیدا  
 ۱۰ چنیں باشد شہاب را گردشِ بخت  
 کہ ایس ز ریادہ آں گم کند رخت  
 غرض چون رفت ماہ ملک درینغ  
 بجنبیدن در آفتنہ را تیغ  
 ہنوز آں ماہ را تا بردہ در مہد  
 کہ گشت آں دشمن مہدی کُش از مہد  
 سُبک نامہر بانی را رواں کرد  
 کہ بے مہر می کنند تا میتواں کرد  
 نشان بدیل میل آنسو بہ تعمیل  
 کہ نور دیدہ شہ را کند میل

۳- در لرزہ شد ساء مصرع ثانی عربی قافیاتوں نے اُس کو خوب سن گیا ہے۔ ہمارے مصرع سابق جناب مولانا شوکت حسا  
 نے نہایت قابلیت کے ساتھ عربی حروف میں محض خفیف ماقصوف کر کے اُس کو فارسی بنا دیا ہے: بدیں زلزال  
 اتفاقاً انقلابات اور زلزلہ میں بجائے عربی مصرع کے ایک فارسی مصرع تصنیف کر کے چہاں کر دیا گیا ہے:  
 چنیں باشد شہاں را گردشِ آفات ۴- دو صد بازیگر ساتھ جمع آب = دو بازیگر برع -

نگر تا چند زیناں شیر پر بیم  
 شکارِ گور شد زیر آہوئے سیم  
 حجبِ ناوک زنی کو گاہِ نخبیہ  
 شگافہ مور و اثر در ہا بیک تیر  
 چو بویحے بر آرد لطمہ خویش  
 چہ سلطان زیر آں لطمہ چہ درویش  
 دریں ایوان کہ مبنی بُستے چند  
 بزل و بعدِ شاں دلراکن بند  
 کہ بُعت بازیاں ہر ہفت پرده  
 ق کہ بُعت میکند مہفت کردہ  
 ہر آں بُعت بکت امروز آور پیش  
 چہ خواہد کرد نش فردا بسندیش  
 میں بُعت کہ بر رُوئے زمین است  
 کہ زیرِ خاک بُعت بیش ازین است  
 گرازدیابے پس خواہی نمونہ  
 زمین را کرد باید باثر گو نہ  
 چرا بر تختِ علاج آئکس نہ تاج  
 کہ زیرِ تختِ گل خواست شد عاج  
 ۱۰ خرد بیند چو گردد استخوان سنج  
 کہ شاہِ راستی شد شاہِ شطرنج  
 میں کامروز ماندش استخوانِ حسینہ  
 کز در خاک گردد استخوانِ نیز  
 چو اول خاک و آخرینہ خاکیم  
 چہ چندیں بہر خاکِ سینہ چاکیم  
 چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک است  
 خوش آئکس کز غم بیودہ پاک است  
 چرا باید گرفت آن کشور و شہر  
 کز اں نہ ہندیش از چار گز دبہ  
 ۱۵ سزد و خورشید را نیز ایں منرا کرد  
 کہ گیتی روز بت شب رہا کرد

۲- گور و اثر در ہا بک ۳- پیش آن لطمہ ۴- بجہد و زلف ک ۵- بُعت میکند سراج

ک ۶- کردنش چو جمع آب ک ۷= کردنت ع ۱۲- خاک است- چاک است تا

۱۴- باید گرفت س ۱۵- چوں ایں منرا کا-

مرنج از من کہ از من نیست ای زور  
 کہ چون خود خواہ خستہ جلد را کور  
 چو بود اندر حیات شاہ دستور  
 بچشمش چون بچشم مُردہ کا فور  
 ہی خواہ ز رلے سُست تمیز  
 کہ کا فوری کند چشم ترا نیز  
 چو خاں دانست کا مدیر تقدیر  
 شد از دیدہ با استقبالِ آن تیر  
 ہ بر غبت داشت ز گس پیش سنبل  
 کہ خواہی خارم افکن خواہم گل  
 چو دید آن حال سنبل چار و ناچار  
 عینفاں را ز مسر سو کرد بر کار  
 کہ بگنند نہ سرور ایش را  
 بیا زردند چشم نازنین را  
 کئے کہ بہ زخم چشم ز دیل  
 رسیدش چشم زخمی ناگہ از میل  
 چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش  
 چگونہ تاب میل آرہ بسندیش  
 چرخے گویا قے میکندے  
 کہ شد چشم و خارش ماند بر جاے  
 چرخے از دیدہ فی افشاں شد زہر درد  
 خاک کور است یارب کور تر باد  
 ۱۰ چرخوں شد خارے ز گس دے  
 ۸۔ بہ چشم زخم جمع آب ایضاً ریش چشم زخمے  
 ۹۔ ریدہ زخم چشمش ع ۱۰۔ خاکے گویا فوں میکندے ستا  
 ۱۱۔ ستارہ ہر شبابی تافت جم = ستاں ہم شبابی تافت ستا = ستارہ ہر شبابی تافت ع ۱۲  
 = ستارہ ہر شبابی یافت جم ۱۳۔ ستارہ ہر شبابی تافت و۔

۲۔ چو بود ستارہ جمع ۳۔ رلے سُست تمیز جم ۸۔ بہ چشم زخم جمع آب ایضاً ریش چشم زخمے  
 ستارہ جم ۹۔ ریدہ زخم چشمش ع ۱۰۔ خاکے گویا فوں میکندے ستا  
 ۱۱۔ ستارہ ہر شبابی تافت جم = ستاں ہم شبابی تافت ستا = ستارہ ہر شبابی تافت ع ۱۲  
 = ستارہ ہر شبابی یافت جم ۱۳۔ ستارہ ہر شبابی تافت و۔

شتاباں رفت سبیل شد چوں باد  
 غبار آلودہ سوئے سرو آزاد  
 خضر خاں را خبر شد کاد آں خار  
 کز اں بادام چمنش یاد آزار  
 بر قلم قضا بنشت خنداں  
 زفت از جاے چوں ناہوشمنداں  
 چنین تا آں غبار آلودہ از راہ  
 بر آمد برف از قلعہ ناگاہ  
 ہ براں جانِ گرامی با تنے چنہ  
 رسید آہنخہ بر گل سوئے چنہ  
 چو آں دیدہ بر آں خصمان نظر کرد  
 ہاں چنہ کہ خواہد رفت ترک کرد  
 بگریہ گفت ما نا شہ فرد وقت  
 کزیناں فتنہ خفتہ بر آشت  
 چہ حالت این ایں جوش از چہ چیت  
 بریں زندانی ایں بختناں از کیت  
 و ر امید خلاص آں خود نباشد  
 ق کہ دشمن لایق مسند نباشد  
 ۱۰ و گر بردیدہ ورجاست فرماں  
 منم فرماں پریر از دیدہ و دجاں  
 جواہش داد سبیل کاے گل بخت  
 چہ باشد سنبے با صد مہ سخت  
 بکے کاں بنختہ تند بادیت  
 گیاہی را نہ جاے ایتادیت  
 منم سبیل ترا یک بندہ داغی  
 بشارت میدہسم باری بخت  
 ز ان سبیل کہ شد آبی و باغی  
 ۱۵ ولیکن در چنیں فسخ جاے  
 کہ کئے نیست بر جانِ درست  
 ہی خواہد فلک عین الکمالے

۳- زفت از جوش سراسر تاغ ۵- رسید آہنخہ بر گل سراسر تاغ = آہنخہ بر گل سراسر تاغ

= آہنخہ باری بخت ۱۲- بادیت = ایتادیت سراسر تاغ ۱۳- آب و ایضا چہ جاے سراسر تاغ

= نہ جاے سراسر تاغ آب و غ

وزیں سو خضرِ یوسف روئے چوں دید  
 بے نیواست دادِ خود ز دادِ دار  
 کچشم آزارِ یقوبِ میش بخشید  
 بخ از خونابه دل ریش می کرد  
 بدرِ چشم کرده در دل یار  
 اگر چه کند بودش تیغِ شاہی  
 بزرگاں را شفعِ خویش می کرد  
 ز فقرش بود شمشیرِ آتی  
 چنانکہ افت ز مستی و جوانی  
 بڈیلِ دولتِ سپہِ اعتماش  
 زہی نیرو کہ در پنجاہ فرسنگ  
 سر بہ خواہ ز دشمنش از چنگ  
 فلک ز انجا کہ در پاداشِ سر بہت  
 دعائے درد منداں را اثر بہت  
 زمانہ ساخت تیغِ ز آہِ مظلوم  
 سرِ شومش فلکند از گردنِ شوم  
 ۱۰ چو گفتم سرِ بسرِ کشایم ایں نطع  
 کہ خیز بر سرش چوں بود با قطع  
 چو دانت آں طلبگارِ بستی ق  
 کہ ہر سو چیرہ گشت از زورِ مندی  
 اگر چه خاطرش بیدار ہسم بود  
 کیش از ہر خارِ خائے خواب کم بود  
 لے چوں وقت کاں تیغیت قاطع  
 رسید و دادِ بیرونِ نورِ ساطع  
 نہانی دادش ایفونے زمانہ  
 کزد ہوش و خسر دشد بر کرانہ

۶۔ دے ہم بود سہ سہ سہ ع میں اس تمام سے ۲۹ شعر غائب ہیں۔ غالباً جس نسخہ کی یہ نقل ہے اُس میں  
 ایک درق گم ہو گیا ہوگا ۱۲۔ اگر چش خاطرے سہ = اگر چش خاطرِ حم = اگر چه خاطرش سہ سہ  
 ۱۳۔ رسید آور دسا = رسیدن داد ب ۱۴۔ دادش ایفونے سہ = ایفون ک = افون سہ  
 حم حم = دانت افونے ب۔

جہانے خستہ کز بس خسروانی  
شد آں بادام عثمانی و آبی  
رستم کاں بود بر چشمِ رستم را  
بخیم خویشن خواند آں رستم را  
وگر پرسی سوادش کز تدر بود  
اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ عَنِ الْبَصْرِ بُوَد  
چو سنبل کرد ز انساں خار خارے  
خزانے در فلک اندر بہائے  
ز بس نخلت شدہ در خویشن گم  
در آں نامردی ترساں ز مردم  
شناہاں سوئے حضرت راہ برداشت  
ز فضل خود بہر گام آہ برداشت  
چو در حضرت رسید آں کار کردہ  
ثنا باں سوئے حضرت راہ برداشت  
ز کفر آں سنت گفتار کردہ  
ق  
لے بے زور و جانِ نستایہ  
ہراساں از در و دیوار و سایہ  
نیک پیوست با صدر لے زردی  
بکا فوری کہ کرداں جسد سردی  
نوازش کردش آں بے مہر و عہد  
کہ بودش در بلائے و گرجہ  
چو گل کردش میانِ سیم و زرغوق  
کہ سنبل را نماند از سرخ گلُ فرق  
بشغل خود نیابت دار کردش  
بساغ ملک امیر بار کردش  
چو بر حجاب میری داشت از بخت  
در آں میری نیابت دادش از بخت  
بہارِ فتنہ خلق از دور میدید  
کہ بارِ سنبل و کافور میدید

۲۔ خواند آں رقم و اسرار جمیع اب = دید اں رستم را سنبل = خواند ایں رقم راع ۴۔ خزانے  
در فلک اندر رسا سنبل = خزانے را فلک اندر رجم ب = خزانے را فلک اندر رجم ب = خزانے را  
فلک اربع ۶۔ سنت کفار رسا سنبل جمیع اب = سنت کفار ۱۰۔ بنا اے دگر رسا سنبل  
جمیع اب = بنا اے دگر ۱۴۔ از دور دیدند۔ کافور دیدند رسا سنبل جمیع اب =  
= از دور دیدند۔ کافور دیدند۔

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ  
 پنچدہاں شادمان گشت اندر آں کار  
 کے کہ چسپنج نوبت رنج دارد  
 چو باشد نوبتِ رانوبتِ کوب  
 علم زین گونہ بر عیوق تا کے  
 اہل برکاتہ سہ نوبت آغاز  
 خضر خاں چن زغیب انصافِ خود یافت  
 بیکنے جہیں بر خاک مالید  
 بر آں بد خواہ بے تمیز بگریست  
 ۱۰ چو تنگی دلش جہاں را ادب کرد  
 وزیں شیریں ترانہ بادل ریش  
 بدل بود از فریبِ عالم آگاہ  
 کہ ہر کس را بہ نوبت دید تیار  
 بر بنجد گر چہ نوبت پنج دارد  
 کے از میرِ علم بوقی خورد چوب  
 بریناں در ہزیمت بوق تا کے  
 ملک بر کاسِ نوبت میسکند ناز  
 کرم را جائے شکر بید یافت  
 ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید  
 برو بگریست بر خود نیز بگریست  
 ز دل در گوشِ جاں نختے طرب کرد  
 حدیثِ دردِ خود میگفت با خویش

### غزل از زبان عاشق

سپاسِ پادشاہی میکم یاد  
 کہ بنیم زیں نظرِ نطّاقِ دہ  
 کہ چشم بتدو بسنا ئیم داد  
 بہر بنیش ز بسنا ئی برم بہر  
 ۱۰ نہ بیند چشمِ سر را ز ہنس را  
 بچشمِ دل تو اں دیدن جہاں ۱

۴۔ کہ از میر شاہ ۹۔ برو بگریست و بر خود ست

۱۱۔ دیں شیریں سنا سنا تا ح جمع اب = دیں شیریں ع

۱۵۔ نہ بیند سنا سنا تا ح جمع اب = نہ بنیم ع۔





ورا ز من شد نگین ملک واپس      نگین ملک من لعل لبست بس  
 وگر خاتم بدست من زجم نیست      از آن خاتم دہانت نیز کم نیست  
 وگر کخیرے بود دست و جامے      ق کز آن ہر دو بگیتی مانند نامے  
 من آن کینخسروم در زیر پایت      کہ جام شد منخ گیتی نہایت  
 ہ مدام این جام جم بردست من باد      میش در کام جان مست من باد  
 دولرانی چو بشنید این ترانہ      ز سوز دل بروں داد این زبانہ

### ساخت از لب معشوق

۱. مباحش اندیشہ مندلے ناز پرورد      اگر نازت بدل شد باغم و درد  
 کز آن گو نہ کہ شادی رفت برباد      ندارد نامہ را دی نیسز بنیاد  
 ۱۰ نہ دولت راست پیوست استواری      نہ محنت نیز دارد پاداری  
 جہاں را با ہمہ جوراں روشن ہست      کہ بود شیون و شادیش پیوست  
 گر آرد محنت و گر کامرانے      بکم مدت بردہمہ دو کرانے  
 برو دینل ماند دور افلاک      کہ ہم گل می برد ہم خار و خاک  
 زرو مال ارچہ مردم را جہالست      جوے نہ ارزو چونا پائیدہ حالت  
 ۱۵ چو دست از رفتہ وآیندہ خالیست      مراد دل ہماں را داں کہ حلیست  
 چو حال اینست بنش شاد با من      منال از جور و از بیداد با من

چہ شد گرز گئے کم شد زباغے      چراغے رفت و آمد شب چراغے  
 غلط بینی گرازم رفت گو رُو      کہ نور بے غلط در سینه شد نو  
 چو دیدم رُوشنائی خود ہمیں بود      کہ دل نوری شد ار خاکِ زمیں بود  
 چہ بند بستی کہ کم منائی      دہد خاکِ سیاهش روشنائی  
 چرا از چشمِ دل بیا نگردم      کہ از شبہائے قدرش سرمہ کردم  
 مگر زان چشمِ من بست زمانہ      کہ کردم جائے بت در چشم خانہ  
 نشاید کامِ دل راندن ز حد بیش      کہ ناید ز آسماں ناکامی پیش  
 چو دردِ نبالِ ہر گل خار غاریست      ق      پیائے ہر شرابے را خاریست  
 خوش آنکس کو پہلے گشت خُرد      کہ بعد از سر کہ شیریں تر بود قند  
 ۱۰ فوسِ چشمِ ناید بیش از نیم      کہ نتوانم کہ روئے دوست بنیم  
 دے گرد دہم از دل باز معلوم      کہ از دل بنیم ارشد دیدہ محروم  
 بیالے ہمدل و ہمسدیدہ من      رفیقِ روزِ برگردیدہ من  
 گرازمین دور شد قرّ الہی      ق      کہ نابینا باد پادشاہی  
 نشست من کہ با تو ہر زمان است      مرا شاہی و سلطانے ہمان است  
 ۱۵ چہ غم چوں من شد م با تو پری شا      اگر تختِ سیماں را برد بر باد

۳۔ کہ دل کو ری ملّ خاکِ زمین بود ح ۷۔ ناکامی پیش سے ح ح ۲۔ ناکامی خویش ع ع

۱۱۔ کہ از دل سے سے ح ح ۲۔ کم از دل ع ۱۳۔ گرازا ح

۱۵۔ سیماں را برد سے ح ح ۲۔ سیماں رفت بر ع۔

کسے گز زخمِ بارانش فتہ موئے  
 بسا عاشق کُش آمدنِ برونِ برق  
 بفرقِ مردچوں راندِ آرزو دندان  
 چومِ دوست دلراشد غنا گیر  
 ہ جمال و شوق تا در دل بکارند  
 شنیدی قصّہ یوسف کہ تا چوں  
 زنی کاں حُسن را نظارہ کردہ  
 عو و مانے کہ حُسنِ شہ پسندند  
 چہ داغست ایں کہ ہر جامی نشاغم  
 ۱۰ کسے روشن کند ایں آتش سوز  
 نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را  
 کسے کا گاہ شد زیں قصّہ درد  
 ازیں گھما کہ ہر برگِ خراشت  
 چہ خاراوش دے باشد کزین خار  
 بزخمِ تیر باراں کسے ہند روئے  
 کزاں بارانِ خونِ خندید چوں برق  
 سرش خونِ گرید و لبہ اش خداں  
 نہ از شمشیرِ بیم آید نہ از تیر  
 خبر کے باشد از خنجر گزاردند  
 بتاں را دستِ ثویا نیند از خون  
 تر بخش بر کف و کف پارہ کردہ  
 خاں بردستِ خود زینگو نہ بندند  
 چہ فونست ایں کہ ہر سومی فشاغم  
 کہ روزی سوختہ باشد بدیں روز  
 نہ ہر کس پے فتہ ایں سوز جاں را  
 زہرِ حرفِ بے سینه در شستہ خورد  
 ہر آں خائے کہ مینی دور باشت  
 نیابد ہچو خسار از آہن آزار

۲۔ بارانِ خونِ سستہ = جمعِ آب = بارانِ خود ۳۔ شد دلِ راستہ = بجائے  
 سستہ جمع = گنارند جمع ب ۴۔ بتاں راستہ = جمعِ آب ک = زمانِ راع  
 ۵۔ نظارہ میکرد۔ پارہ میکرد ۱۰۔ بدیں سوز جمع ح ۱۱۔ داغِ نہاں راستہ = جمعِ  
 ب = داغِ نہاں راستہ = ایضاً پے بردستہ۔

رسید از انجمن عین الکمالے      رسید ایں ہر کر ابا شد جالے  
 نہ ہر پے گفتہ آخر برویم      کہ ہرگز دیدہ بے رویت نجویم  
 مرا چشم از پے روئے تو باید      چو رویت ہست چشم از نیست شاید  
 گراں گفتن ز روئے راستی خاست      مرا بر روئے خود داں دیدہ راست  
 ۵۔ و گرنہ راست بودست آن نمودار      نذر و عشق بانار استاں کار  
 بر آرم من ہم از سر چشم خود را      ولے یک نکتہ ہست ایں چشم بدرا  
 کہ گر چشم تو ماند از دیدنم دایے      تو مرے دل تو نے داشت بر جلیے  
 منم زن نہ ہر روئے تو جانم      بدیں دل من چگونہ زندہ مانم  
 و راند رجان روشن دانی از من      ق کہ بہر دیدہ ایں غدریت روشن  
 ۱۰۔ بگو اے دیدہ و جان گزیدہ      کہ اول جاں کشم آنکاہ دیدہ  
 چو دل دادت بجان و دیدہ منزل      خدا بادات جان و دیدہ و دل  
 کشیدن اہل شمشیر الوقت سیف قاطع بر سر تاجوران سر و شہادت  
 آں ہشتیان بردست زبانی چند و گزاردن تیغ بر سر ایشان  
 بحر مشہور کہ السیف مٹاء الذنوب  
 شراب عشقا زان آب تیغ است      بہر عاشق چنین آبے دریغ است  
 ۳۔ رویت ہست سنا مح جمع آب = رویت نیست سنا ع ۴۔ خود داں سنا سنا ع = خود آں ع  
 ۵۔ خود داں ع ۸۔ بدیں دل سنا مح جمع ع = بریں دل سنا ع ۱۳۔ زبانیہ چندک  
 = زبانیہ چند مح ع = زنا و در ابے چند ع ۵۔

دویدند آنمہ فسرماں پزیراں  
 چو دید آں مہرباں ہمیری دوست  
 بزاری گفت من خود زین دل ریش  
 مے دارم امید از چو نتو شاہ ہے  
 ہ دل شاہ اندراں گستاخ روئی  
 اشارت کرد زود از چشم خوریز  
 ہنوز او در اشارت غمزہ زن بود  
 چو بر عاشق اشارت تیغ خون است  
 خضر خانے کہ چوں وحش شکاری  
 ۱۰ نشستے عاقبت زان زخم دلہ وز  
 چہ حاجت بود چسبج بیونارا  
 ولیکن چوں چنانش بود تقدیر  
 مع القضہ ہنسانی دان ایں راز  
 کہ چوں سلطان مبارک شاہ بے مہر ق  
 ۱۵ صلاح ملک در خوریز شاں دید  
 کہ از آہن کسند آں قلعہ بیراں  
 چومہ در سلج بیرون آمد از پوست  
 ہی خواہم بصد جاں مردن خویش  
 دریں کشتن بویم یک نگاہ ہے  
 تفتہ کرد زان گستاخ گوئی  
 کہ زدوش سر بُزند از پنجہ تیز  
 کہ جاں مشتاق را بیرون زتن بود  
 سیاست کردن از رحمت بردن است  
 ز غمزہ داشت در جاں زخم کاری  
 بروز ماتم خود بہستریں روز  
 برو راندن ز خون تیغ جفا را  
 گستن کہ تو اند بستہ ز بنجر  
 ز گنج راز زیناں در کند باز  
 ز غمی گشت بر خویشاں ترش ہر  
 نرادراری بہ تیغ تیز شاں دید

ہم - کن مجاہد سماع ۲ - تنوع میں یاں سے ۶۲ شعر غائب ہیں۔

۱۱ - بکین سماع ۳ = زخون ع -

کے کو سر نہ در پائے خواں      سرش بگریز د از تن پائے کو باں  
 چو مرغ شد بہمانی ہوسناک      ز خون خود دہد ہمسائے خاک  
 بطنے بر باز شد باز آمدش پیش      کہ سازم جائے تو در سینہ خویش  
 ہمیں گلبرگِ خداں چوں نگارے      تو آں میں کش برابر ہست خارے  
 ہمیں زیبائے خواں مہوش      ازاں کزدور بہ دیدن در آتش  
 ہمیں آب از لطافتِ راحت انگیز      تو بہر غمتہ بنیش جنبش تیز  
 بر آں یاری کہ خون از دوستی خورد      شاید اعتمادِ دوستی کرد  
 بتاں کز غمزدہ خون کردن توانند      ندانم تیغِ خون بہر چہ رانند

## حکایت

۱۰ شنیدم عارفی شاہ پرستی      ز خوابِ دل خود بود دستی  
 بجام از چشمِ پُر خون بادہ داشت      نظر در رویِ سلطان زادہ داشت  
 چو سلطان زادہ کردی گوی بازی      وے از گریہ زمیں کردی نمازی  
 شناسا بود چو گاں باز طنار      ز چوگاں بازی آں سپہ سر باز  
 چو ماہے چند زیں بازی بر آمد      ز تشویشِ ذنب مراد ر آمد  
 ۱۱ بخاصاں گفت کاندہ خون ستیزند      بشمشیر بلا خویش بریزند

۸۔ خون کردن سہ جمع آب ع = خون خوردن سہ ع ۱۴۔ عاشق بازی سہ  
 ۱۳۔ ز تشویشِ ذنب مراد ر آمد جمع = ز تشویشِ ذنب مراد ر آمد جمع اک ع = کہ تشویشِ  
 ذنب مراد ر آمد جمع۔

چو زنجارفت باز ایخبا فرستش  
 بپائیں گاہِ تختِ مانسِ سستش  
 چو سودے دلت کم گشت چیزے  
 دہیت باز تا باشد کینزے  
 چو شد پیغام گوئی و بُرد پیغام  
 خضر خاں را نماند اندر دل آرام  
 ز خشم و غصہ کرد آں ماہ در سلخ  
 چوے ہم گریہ و وہم خندہ تنخ  
 ز خست از دیدہ لب را جوشِ خو داد  
 پس آلودہ بخوں پاسخ بروں داد  
 کہ شہ را ملکہ انی چوں وف کرد  
 دولرانی بن باید رہا کرد  
 چو دولت دو گشت از خانے من  
 دولرانی است دولت رانے من  
 و رایں دولت ہم از من دور خواہی  
 مرے دولت بے نور خواہی  
 چو بامن ہمسراست ایں یارِ جانی  
 سرزن دو رکن زان پس تو دانی  
 ۱۰ پیام آور چو زان جانِ غم اندود  
 بروجِ شاہ برد آں آتش دود  
 شمشہ گرم گشت از پائے تافرق  
 بگری خیر خندی کرد چوں برق  
 بر آید شعلہ کیں را زبانہ  
 بہانہ جوے را نوشد بہانہ  
 بتندی سرسلاجی را طلب کرد  
 کہ باید صد کردہ امروز شب کرد  
 رَواند رگو الیرایں دم نہ بس دیر  
 سرشیرانِ ملکِ افکنِ بشیر  
 ۱۵ کہ من ایمن شوم زان بازی ملک  
 کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازی ملک  
 بفرماں شد رواں مردِ ستمگار  
 بکو تر پائے بند و جستہ ناہار

برآں شد تا کند از کیس سگالی  
 زانبازاں ملک اقلیم حالی  
 نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد  
 نموداری بعد از دل بروں داد  
 کہ اے شمعے ز مجلس دور ماندہ  
 تنت بیتاب دُرخ بے نور ماندہ  
 تو میدانی کہ از من نیست این کار  
 ستم کش ماند و کیوشد شنگار  
 ہ گرت بندی است از گیتی حُداوند  
 چو وقت آید ہمت بکشاید این بند  
 نمی شاید دریں اندیشہ تعجیل  
 بہنجار از دحل بیرون رود پیل  
 کنوں ماہم درآں ہنجبارِ کاریم  
 بہنجاری ازیں بندت برآریم  
 چو در خوردی کہ باشی مند آراءے  
 برایلمے کینمت کار فرمائے  
 مے مہر کے کا نہر دلت رُست  
 نہ در خورد و عسلو ہمت تست  
 ۱۰ دُولرانی کہ در پشت کینزیت  
 کینزار مہ بود ہم سہل چیزیت  
 شنیدم کا پنجاں گشت ارجمندت  
 کہ شد پا بوس اوسر و بلندت  
 نہ بس زیبا بود کز چشم کوتاہ  
 پرستار پرستاری شود شاہ  
 کہ د و در صحن بتاں کیست بارے  
 کہ جوید سر بلندی با چنارے  
 خنے کو برب دریا نہد پائے  
 برد بادش بزخم سیلے از بجائے  
 ۱۵ تنائے دل مایکند خواست  
 کہ زان زانو نشیں بر بایت خاست

۲- بند رستا ح ۶- ماہم سہل سہل ح ۲- ب- باہم ع ایضاً کہ باہنجاہ از اں ب

۹- علو منزل سہ ۱۲- بود شاہ ب

۱۴- برکت دریا سہ = بر سر دریا ب -





شمار روزی برید آن چند فرسنگ      رسید و برزبر کرد از تہ آہنگ  
 رسانید آنچه فرماں بودش از تخت      شد اہل قلعہ در کارے چنان سخت  
 دروں رفتند سر منگان بیباک      بہ بیباکی در آن عصمتگاہ پاک  
 بزود پوشیدگان ہوئی در افتاد      کز آن ہولزہ در بام و در افتاد  
 ہ در آن بچ از شغب ہر تیر شد قوس      قیامت یہاں آمد بفسہ دوس  
 ز کج جہر با با صد نژندے      بروں جہند ز شیراں بہ تندی  
 ز بازو زور و از تن تاب رفته      توان مردہ خرد در خواب رفته  
 شد اندر غصہ شادی خان والا      مد جہت از پناہ حق تعالی  
 شک در کو تو ال آوخت تا دیر      تہ افکندش کشتن جہت شمیر  
 ۱۰ چو شمیر غم گم گشتہ بودش      از آن نیرے بیجا صل چہ سویش  
 خوانان در دویدند از چہ رہت      در افتادند و آن افتادہ بر خاست  
 بہر یک شیر دہگان سگ در آوخت      نگر سگ را کہ بر شیراں غضب بخت  
 زہی سگاری چسب زبوں گیر      کہ شیراں را سگان سازند پنجر  
 چوبند آن دود و دلتمند راست      زمانہ بت دست دولت و بخت  
 ۱۵ افتادند آن شکر فاف در زبونی      برآمد سو بو شمیر فونے

۴۔ برد پوشیدگان سہ سہ سہ ب ک = بر آن پوشیدگان جمع ۴۔ بروں رفتند ب  
 = بہ جہت سہ ۵۔ جہت شمیر جمع ۶ ب ک = راند سہ = خواست سہ ۱۲۔ ہر شہزادہ دہگان  
 ۱۳۔ سگاری سہ سہ ب ک = سگبازی سہ جمع ۵۔

در فردوسِ رضواں باز کرده      ہمہ حوراں دُرود آغاں ز کرده  
 از اں بانگِ شہادت کاہ از شاہ      شہادت گوئی شد ہم مہم مہم ماہ  
 چو بر شد خنجر و شہد برداشت      ق در آں منظر فناں چوں رعد بر داشت  
 سپر میکرد نور شہد از تن خویش      ولے تقدیر کیو کردش از پیش  
 کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید      نہ نہ داند سپر کردن نہ خورشید  
 بیک ضربت کہ آں نامہ راں کرد      مہر شدہ در کنارش میہاں کرد  
 قضا کا مذہر برش ز آسماں زیر      قلم چوں راندہ بودش راندہ تیشتر  
 زخوں او چو رنگین کرد جبارا      ہم از خونش نوشت ایں باجرا  
 چو از تیغِ آں سر والا قلم شد      خطِ مشکین او خویش رستم شد  
 ۱۰ چو گردِ رویش از خونِ یل در گشت      گلِ لعل و از خونِ لعل تر گشت  
 ز فضلِ خود چو دل از تن نخل رفت      رواں شد جان و ہم دنبالِ دل رفت  
 ز گردنِ موجِ خونِ کشِ پیش میرفت      دواں سوئے نگارِ خویش میرفت  
 دلِ خونِ گشتہ کش از پیش بگریخت      دوید ایں خون و با آں خون در آہنخت  
 صراحی مے بروں دادہ ز سینہ      نہفتہ زیرِ پا قوت آبگینہ

۲۔ درو منظر سے = درو منظر جمع = درو فاطرک ۵۔ سپر گشتن جمع آب حضا ۹۔ زیتغ آں  
 سر و بالا چوں قلم شد ستارہ ۱۱۔ از خود نخل سے = از مے نخل ع ۱۲۔ ایضاً نخل ماندہ۔ دل ماندہ  
 ب ۱۲۔ ز گردن ساسا سے جمع آب = ز گردن دواں جمع ایضاً دواں سے جمع آب ۱۳  
 = رواں جمع ع۔

غرض کس را برایشاں چون نذرانے      کہ گرد و تیغِ خوں را کار فرمائے  
 بجنبید از میاں چوں تند بادی      فرد تر نسبتے ہنسند و نژادی  
 بستینہ صورتے آفسر من آثار      ہزار آہر من از رویش بزنار  
 غم افزائی چو عیش تنگ حالاں      کز اندیشی چو عقل حشرہ سالاں  
 چو بوم نو بدین شوم پسری      چو صبح دمی بغزینں سر دھری  
 چو شام غم جبینے محنت آمینہ      چو خوں بد طیعے لعنت انگینہ  
 بے چوں پاشائے جفت راناں      نئے چوں بوسہ جائے کزد ہاناں  
 درآں ناخوش دمانِ خوں غراں      بستم گونہ چوں کفش پان  
 درازش بے چپیدہ برگوش      زبست کردہ خود را حلقہ در گوش  
 ۱۰۔ ٹکناں صفِ سر ہنگاں بروں حُبت      تو گوئی خواہ از بے موجِ خوں حُبت  
 ز راہِ مسدود امن در کشیدہ      بخو نیز آستینا بر کشیدہ  
 ز فامیندہ تیغِ گوہرِ حُبت      کشید و کرد دامنِ قبا حُبت  
 برآمد گردِ آں سر و گرامی      کہ از سر سبزی خود بود نامی  
 شہادتِ خاست از خضر اندراں کلخ      چو قبیح درخت از سبزی شاخ  
 سیاستِ رافلک زاری ہمیکرد      شہادتِ رافلک یاری ہمیکرد

۱۔ چوں نذرانہ ح'ب = آن نذرانہ جمع ایضاً تیغِ خود س'ت'اب ک = تیغِ خوں جمع ح'ج'ع ح'ھا  
 ۲۔ تیغِ س'ت'اب ک جمع ح'ج'ع = سنگ گرا = قبیحہ = لعینہ کا ۵۔ بوم پر بریدہ کا ۶۔ جنبش۔  
 طریقت س'ت'اب ۱۴۔ شہادتِ خاست س'ت'اب ع' = خواست جمع ح'ج'ع ب'ع۔

زہے فنا بہ مردم کہ گردوں      ز شیرش پرورد آنگہ خوردنوں  
 نگر تا چند گرد و دودِ رافلاک      کہ یک نوبادہ بیرون آرد از خاک  
 چو گشت ایس سرودن در زیور زیب      بنجاک اندازدش باز از یک آسیب  
 کسے کو کر دکا سی بہر خوردن      ق شکستن ہست آساں ترز کردن  
 ہ کسے تیمار دار دزیں کم دکاست      کہ نتواند از آناں دیگر آرہست  
 چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں      زمیش و کم کج باشد ہر آساں  
 چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز      ازیں خضرے رنگیں گشت نا چیز  
 پس آں بہ کا دمی درجاں سپردن      بقائے خضر یا بد بعد مردن  
 ز ہر خونِ فسدہ زیرِ گردی      سنگ گورے دد یا سُرخِ مردی  
 ۱۰۔ عجب خونی و پسِ فرخندہ جائے      کزاں خونِ بردم مردم گئے  
 چو خونِ خضر خاں در خاک درشد      ز خونش ہر گیا خضرے دگر شد  
 بگردِ یارِ خود میگشت جانِش      ہی گفت ایں حکایت از زبانش  
 کہ لے جانِ من و آشوبِ جانم      کہ در کارِ توشہ جان و جسم  
 چو من بہرت زجاں کردم جدائی      مہتری ز آشنایاں آشنائی

۴۔ ب اور ک میں دو سرِ امصراع یوں ہے۔ مہم بر سرِ ک کا۔ گردن (ک) میں قافیہ بجائے گردن کے  
 خوردن ہے ۱۳۔ صرف نمونہ اور ب میں میاں حسب ذیل عنوان لکھا ہے: غزلِ اربانِ جانِ عاشقِ میرِ نزدیک  
 یہ عنوان سخت مہمل ہے اور میاں کسی عنوان کی ضرورت بھی نہیں ۱۴۔ چو من کردم زجاں بہرت جدائی ستا  
 ایضاً مہری ز آشنایاں ستا جمع آب = مہری ستا جمع = مہرازع۔

بخون شستن براں شد چسبج دولاب  
 کہ ساز دہشتہ خورشید را آب  
 ولے چوں در تن از جاں دم نبودش  
 بروں جانب تن شستن چه سودش  
 دورانی کہ با فرخندگی بود  
 خضر خاں را ز لال زندگی بود  
 چو خضر چسبج باو در کیس گشت  
 ہاں آب حیاتش تیغ کیس گشت  
 چو دیدم اندریں شیشہ بہ تمیز  
 بے ہست آب حیواں خضر کش نیز  
 برآمد جان عاشق فون فشاں  
 لے میگشت گرداگرد جاناں  
 گلے کز لے پکیدار قطرہ فوے  
 فتاندی خون خود صندہ بے  
 بجائے آب از اں گل خوں کشیدند  
 نگہ کن تا گلابش چوں کشیدند  
 بریدہ دست آں بے مہر خوریز  
 دلش چوں خوں نشد از لالہ پیکر  
 کہ از سون درو دآں لالہ تر  
 اجل کو ہست خنداں بر زن و مرد  
 براں خندان لب او گریہ میکرد  
 بجاں بردن سر دوشی کا دمش پیش  
 نثار آوردہ صد جانِ دگر میش  
 ز تن خون و دم از جانِ ریمیدہ  
 چو بیرون جتہ بر نانِ دویدہ  
 تنے کا سببِ گلُ بودے در فیش  
 فلک میں تا چساں زوزنم تنیش

۱- براں شد سہ سہ جہ جہ عجب = چاں شد سہ سہ ع ۲- ولے چوں در تن او جاں نبودش مع  
 ۳- تیغ کیس سہ سہ جہ جہ عجب عطا = آب کیس ع ۴- پکیدار سہ = پکیدے سہ = پکیدہ  
 ج جہ = پکیدہ جہ = پکیدہ از ع سہ ۱۲- جان و دلش پیش سہ جہ ب = جان و دل پیش  
 ع ۱۴- آسب دل سہ ع ع-

جَدانی ہائے ہر پیوند از بند  
نہ چوں در جدائی شد ز پیوند  
ق و ر اگر نیست آن ماہِ قصب پوش  
ق کہ خونم بر زمیں چوں میکند جوش  
بخانیدش کہ آید از سر سوز  
شہید خویش را بیند بدیں روز  
بیا را یَدِ بزمِ بہمن دے کئے  
کہ من از خونِ خود خوش میخورم  
منم فرق سراں را گوہریں تاج  
کہ براوجِ سر یرم بود معراج  
کنوں آن تاج خواہ با گل آمیخت  
کہ دُرّش گم شد و لعلش نہ ریخت  
ہر آن قطرہ کہ از خونم زمیں خورد  
کہ ہائے مرا باید نگین کرد  
دل کمزور غم بر تابہ بود  
از و ہر دم چکاں خوانا بہ بود  
ندانم کاسماں را دور چوں گشت  
کہ آن خوانا بہ من موجِ خو گشت  
۱۰ گزشتیم از جہان و خاست ہوئے  
من انداز باجب جز آرزوئے  
نور و ہستیم شد ہیچ در ہیچ  
ہنوزم قصہ دل تیج در تیج  
کہرا گویم بشج این حرفِ متور  
من از جاں دور و جاناں ہم من دور  
تعالی اللہ چہ شعلہ است این کہ ہر جاں  
بہاد لہائے پا کاں کہ چنیں داغ  
بداں نہ ارزد کہ گردد ہمیزم آن  
بہاد لہائے بلا شد طعمہ زان  
۱۵ جگر سوزی بداغِ ناخوش دل  
بگر نختن بود بر آتش دل

۱- ہر پیوند سے ساتھ ۲ = ہر پیوند ۲ - میزند جوش ساتھ ۳ - بیارائید ساتھ ۴ = بیارائید  
ع ۶ - ذریخت - نگین ریخت (بلا قافیہ) ب ۱۱ - نمود ہستیم ساتھ ۱۳ - چہ شعلہ ساتھ ساتھ ۴ ب - چہ شعلہ  
جمع ۱۵ - جگر نختن ساتھ ساتھ ۴ ب ک ۵ = جگر نختن ع -

بہ بجائے کہ خوں راند ایں تن پاک  
 ز خون و خاکم ایں رنگیں گیا جوئے  
 یکے خوابِ من آں بوئے کہ پیوست  
 یکے خوابِ اینکہ بستر شد ز گردم  
 ۵ چہ خوش سے خیم اندر عشرت و ناز  
 خوشم با اینہ کا نہ رقت و تاب  
 ز خون خواب آید این معنی چہاں گشت  
 کہ بیدارم کند زین خوابِ ناخوش  
 چہ یارم گشت زو خونم مجوید  
 ۱۰ کجاشد آں بُتِ فنا بہ شویم  
 خیالش کاشنا درخوں من کرد  
 زین خونیز جانم تنگ خوشت  
 دے مردم دریں فنا بہ خویش  
 نہ مرگست ایں کہ عمر آید بپایاں  
 گیارہ مسہ خواہ رستن از خاک  
 از اں گوگرد سرخ ایں کیمیا جوئے  
 بیترم عشرت از مے خفتے مست  
 مے عشرت ز خونِ خویش خوردم  
 بدیں خوابی کہ نتواں خاستن باز  
 خیالِ یارِ خود بنیم دریں خواب  
 کہ خونم رفت و خواہم جادو اں گشت  
 کہ شوید از من ایں خوابِ ناخوش  
 وزین خوں روئے گلگونم مشوید  
 کہ آبِ دیدہ شوید خوں ز رویم  
 نباید خواست عذرا ر غوطہ خورد  
 کہ خونِ شیر مرداں آبرو است  
 کہ دور افتادم از ہنجو ابہ خویش  
 دے مرگست دوری ز آشتایاں

۲- خونِ خاکم سے ساجہ جمع = خون و خاکم سے جمع ۳- بزمِ عشق ب ۴- نہ بستر سے ساجہ

ایضاً مے عشرت ب ۵- چنان است - جادو اں است ب کا ۹- وزین رو خون ب

۱۰- بیارید سے جمع اب = کجاشد سے ساجہ جمع ۵

۱۱- آبِ جہیز سے ساجہ جمع



شہابی کز سریرش بود گردی      چید او نیز از اں بجے آنخوردی  
 چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز      برآمد شورِ مستوراں در اں سوز  
 کسے کاوازشاں دیوانہ نشید      ز بانگ و نعرہ شاں دیوار بدید  
 ز پرده موشاں بیرون فتادند      چو خورشید از شفق درخون فتادند  
 ہ بجتم آب و بڑو خون ہمگناں را      عجب خوانا بہ رودادشاں را  
 ز چہرہ ہر بتے پر کالہ میکند      ز روئے لالہ برگ لالہ میکند  
 کناں ہر موکہ بردلماے نوید      شبِ غم را دہد پیوندِ جاوید  
 ز موئے کندہ و خون روانہ      ز خون و مشک پُر شد صحنِ شانہ  
 جہاں در دیدہ مادر شدہ تار      کہ از چشمش دو مردم رفتہ یکبار  
 ۱۰ ہوس بہر ہلاکِ غویش مے بُرد      ہمی مُرد از پے مرگ و سنے مُرد  
 فتادہ لُبتاں چوں خاک بردور      بجائے گلِ فگندہ خاک بر سر  
 فرشتہ گریہ ہچوں ابر میگرد      ببالا بردنِ جاں صبر میگرد  
 ہمیکرداں ندا ہاقت ز بالا      سَلَامٌ جَاءَ مِنْ سَرِّیْ تَعَالٰی  
 دولرا نی در اں خوانا بہ سگم      چو ماہ چارودہ در جمعِ انجم  
 ۱۱ ز تابِ مہر و صفای و تاپاک      چو تابِ مہرے افتاد بر خاک

۳۔ آواز شاں دیار ک - ہر بتے سا حو حو عاب ک = ہرے سا = ہر شمع

۱۰۔ از پے مُردن ب ک - ۱۲۔ پنج انجم سا -

چو عاشق رانہ شد جاں گدازی      ہوس بازی بود نہ عشق بازی  
 مرا ہم ہست ازین پیکان حسرتی      کہ ہجرم در جگر زد دور باشی  
 نہ خسرو بلکہ فرہ دم دریں گل      کہ بے غم غمے چوں کوہ بردل  
 ز ریزد پیش کس خونے ز ریشم      کہ ہم خود مونسِ غمائے خویشم  
 ہ شبے دارم چو بختِ خود سیہ روز      دلم دروے چراغے خویشن سوز  
 دوشب بیداری آمد رسمِ عالم      یکے بیدارے شادی دگر غم  
 من از شبائے غم زانگو نہ شادم      کہ از شبائے شادی نیست یادم  
 دو تار یکی است پیش چشم مشتاق      ق کہ تار یک ہست از ان دہشتِ آفاق  
 یکے شبہا کہ آن خالی ز ماہ است      دگر روزِ جاتش کاں سیاہ ہست  
 ۱۰ خط و زلفے کہ خوبانِ جہاں رست      بلاؤفتہ بہرِ عقل و جاں رست  
 ز زلفِ پر بلا ہر موئے ماریت      ز خط ہر موئے اثر در ہاشکاریت  
 از ان لبِ خونِ مردم چوں بہ چوں      کہ گرتیزش بہ بینی خوں چکد خوں  
 خضر خاں کا بجیواں بود در جام      دریں دریائے خوں گم شد سرانجام  
 غرض چوں خضر خورد آن شربتِ جور      ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دؤر

۶۔ یکے شبائے شادی دگر غم ب ۸۔ چشم مشتاق سر سٹا جمع ح ۲ = چشم غنائی ب ع ایضاً کہ تار یک  
 از ان دہشتِ آفاق سر سٹا جمع ب = کہ تار یکی ہست از ان دہشتِ آفاق ع = دہشتِ آفاق ع ۹۔ یکے شبہا کہ او سٹا  
 ۱۰ ع = یکے شبہا کہ آن سٹا جمع ب = یکے شبہائے ادج = یکے شبہا کہ آن ع ۱۱۔ آب جواں دہشت  
 سٹا = فوہٹ ح ۲ = بود سٹا جمع ع ۲ ب د

بجے مندر کہ برے زان حصار بہت ق    شاہاں را کاندراں بجائے قرار بہت  
 درآں بردند شاہ ریزاں ز چشم آب    کہ چند اندراں شاہان خوش خواب  
 بنگیں جبرہ در فرجہ تنگ    نہاں کردند شاہاں چوں لعل درنگ  
 بچشم ہر یکے خوابِ عدم بود    ولیکن خونِ شاہاں را خواب کم بود  
 ہنگاموں کہ خوابش رفت ز امید    کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید  
 چو پناہ گشت درنگ آں گسہ    جُدا شد مہرہ دولت ز سر  
 فروماند ز آسیبِ زمانہ    فراموش اندراں فراموش خانہ  
 فراواں یاد دارِ چرخِ بدخوئے    فراموش گشتاں زمیناں بہر کوئے  
 ز حالِ آں فراموشاں بے بہر    ہمگیوید درازا فائہ دہر  
 بدآناں مشنواں افسانہ راز    کہ چہی و نگرے پیشِ بیدار  
 مخپ اندواری اندرینہ جانے    دریں افسانہ میکن ہون ہانے  
 کہ چنداں خفت خواہی بے تفتاب    کہ بیداری نخواستہی دید در خواب  
 مشغور دہر حاصلِ وے    کہ چوں سیم قمار است فیخِ وے  
 چو بینی چرخِ رازا نگونہ خداں    نگو کش در شکم چند است دندان  
 خردمندی کہ بند و درجاں دل    دل از نامِ خند و منیش گسل

۱۔ بجے مندل کا ایضاً شے را کاندراں سب = شے را کاندراں سب = جمع = کہ شاہاں را درآں سب

۵۔ خوابش رفتہ سب ک کا ۸۔ بہر سب سب ک کا ۹۔ بے بہر سب سب ک کا جمع = بے بہر

ع ۱۴۔ چو بینی سب سب ک کا = چو بینی سب ک کا

ز زخمِ ماہِ نو در سکنان      بصد پارہ رنخے چوں ماہِ پان  
 ز زخمے کا ندراں رخسارہ می شد      دلِ خورشید صد جا پارہ می شد  
 نہ زان رخسارہ می شد پارہ دور      کہ از مہ دور می شد پارہ نور  
 صبا بت ہم برآں رخسارِ گلگون      ہمیکہ از جراحتِ گریہ خوں  
 ز چشم و رخِ کہ خوں بیرون ہمیرفت      بہر سوسیلہائے خوں ہمیرفت  
 ز کوبشِ بر رخِ پر خون و رنگیں      حسامی بست بر دستِ نگاریں  
 یگانِ چپہ کہ عاشق را بدان بست      ہی کند وہی چمپید بر دست  
 بباعد مویہائے پیچ کردہ      چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ  
 بسا دپیچِ موئے کہ خاں داد      بہ پیچا پیچِ مویں خواست جاں داد  
 ۱۰ دراں موہا کہ پیچِ بیکراں بود      دلِ خاں جُست دجانش ہمدراں بود  
 فراواں رے و مو کند از سر درد      نہ او تنہا چو اوصد ناز پرورد  
 دے چوں رفتہ را باز آمدن نیست      غمِ بیودہ جز رنجِ بدن نیست  
 حوالِ اینست بہر کز طبعِ ناساز      روم اندر سرِ گفتار خود باز  
 چو شد ہنگامِ آن کاں کشتہ چند      ق بزندانِ ابد مانند در بند  
 ۱۵ شہداں راز مشہد گاہ خونریز      رواں کردند سوئے خواگہ تیز

۱۰- شہداں راز مشہد گاہ خونریز  
 ۱۱- شہداں راز مشہد گاہ خونریز  
 ۱۲- شہداں راز مشہد گاہ خونریز  
 ۱۳- شہداں راز مشہد گاہ خونریز  
 ۱۴- شہداں راز مشہد گاہ خونریز  
 ۱۵- شہداں راز مشہد گاہ خونریز

کہ در ہریتِ او پوشیدہ کاریست      ز خونِ عاشقانِ نقشِ و نگاریست  
 و گریزِ نامہِ نوییے بجز نام      کہ کابلِ سفر باشد دوستِ گام  
 چو خواہی عشقِ را پایندہ بنیاد      ز تلقینِ خضر گیسوِ این غزل یاد  
**غزل از زبان عاشق**

۵ بروئے جانِ دُور آفتادہ ازمین      براں جانی کہ دور آفتادہ ازمین  
 دعائے خوانش از سوزِ دروغم      سلامی گویشِ آلودہ بخونم  
 پس از خونم جگر ہائے کہ داری      رساں پیشِ منکد انشِ بزاری  
 بگویشِ کاسِ زمین ماندہ چناں دور      کہ گنجیدہ دو عالم نور تا نور  
 میاںِ ما کہ پیہرا ہن بدی بار      دو عالم در میاں شد چوں بود کار  
 ۱۰ فلکِ میں تاجہ ساں بر اجھن کرد      کہ ہریک را بدیں دوری جدا کرد  
 دو گل بودیم با ہم رستہ در باغ      چونسرِ خوش نہ چوں لالہ بدلِ داغ  
 کہ داند صرصرِ سحر از کجا جفت      کہ شاخِ وصل مارا خور د بگفت  
 ترا در محنتِ آبادی در افگند      مرا خود در جہانی دیگر افگند  
 چو گشت از لوحِ ہستی نامِ من پاک      تو باقی ماں کہ ما رستم در خاک  
 ۱۵ زمانہ گر مرا زد زخمِ جانی      ترا پایندہ باد از زندگانی

۲۔ نہ یونشی ستا ج ب ک = ننوتی ج کا = نویسی ستا ج ع = دہ۔ بران جانی ستا ج  
 ج ب ک ع = بدان جانی ع = ۸۔ کاسے چناں ماندہ زمین ب ایضاً نور بانورک = نور تا دور  
 ع ۱۲۔ کجا فاست۔ بگفت ب۔

چو برگرگے فرد آرد بزی شیر  
 خری کو خندہ زد بر سببت شیر  
 چو پخیرے کشد براژدھار ریش  
 گتاو رتو سنے شد زندگانی  
 ه غنائش را چو نتوان واکشیدن  
 رہا کن سرکشی را تا دودت شد  
 که گرتوان عصمت بجائے جان زیت  
 چنان کن زندگانی در زمانه  
 چو کس را نیت در عالم قراری  
 ۱۰ بنجاک تیرہ بگزار آب و گل را  
 کسے کہ کار معموری بود دور  
 چو نیکی و بدی بے جستجو نیت  
 بدو نیک ارמידانی زہر باب  
 بخش آدیز و زان سرمایہ جوہر  
 ۱۵ و گرد عشق بازی رہ ندانی  
 بہ از چوبِ ثباں بہ شد برو تیر  
 کشم خندہ شیرش بشیر  
 چو ریش خود بود درہم بشویش  
 غنائش باز کش گر میتوانی  
 زد نبالش ببا ید پاکشیدن  
 تو در دامن عصمت پائے کن کند  
 بغیر از زندگانی ہم توان زیت  
 کہ از دے زندہ مانی جاودانہ  
 قرار کار خود مے جو تو باری  
 عمارت کن بنور پاک دل را  
 سزد جاننش خراب و گور معمور  
 بھوئی کن کہ بہ کردن بھو نیت  
 تو ہم زیں نامہ عبرت گیر و در باب  
 کہ فارغ گردی از نیک و بد ہر  
 در آموزی گرای افغانہ خوانی

۸۔ کہ یا بے زندگانی خاد دانہ ست ۹۔ مے جوئے باری ست حجاج آب = مے جو تو باری عد

حم = میکن تو باری سا ۱۲۔ بے جستجو ست حجاج آب ک حا = در جستجو ح

۱۵۔ بیاموزی چوک -

کہ می آید بہشتی روئے شاہے  
 کہ خواہد کردن آنجا ہانگا ہے  
 رواں شو خوش خوش لے باد بہشتی  
 ز جوئے جنت پیش آر کشتی  
 کہ ایں خضر آبِ حیاں را رہا کرد  
 بکوثر خواہد امروز آشنا کرد  
 گے جوید کشتی عیش ساز می  
 گہ از عشرت کند در آب بازی  
 بہر زہمت گے گاہ متا شا  
 حقیق آرد کف نے بادہ حاشا  
 شوید از نعمتے مرغانِ فردوس  
 کمانچہ کش بانِ زہرہ در قوس  
 نوا شیریں کنید اندر ہم وزیر  
 ز جوئے انگیں وز چشمہ شیر  
 چو پیشِ مشعلِ مشعلِ فروزند  
 کینزش را سپایانش بسوزند  
 کہ رسمِ ہندوانِ آتش افروز  
 چنیں باشد بسوزِ خوشن سوز  
 بدیناں سوختن در دوشنائی  
 بے پروانہ کز شمعِ اوستادو  
 بہ از سوزش بشبہائے جدائی  
 و گرد دریں نباشد رسمِ گبراں  
 نخیزد از شادت گاہِ او نور  
 کہ سوزند آہواں را باہرِ نراں  
 و گرد دریں نباشد رسمِ گبراں  
 بروں اقیم در بازار و در کوئے  
 براندازم سترِ سمت از رے  
 بخوانید از بروں مویہ گراں را  
 کہ کوہانند سر ہابے سراں را  
 میانِ خاکہائے خسِ نخیدہ  
 بفعلیم و بفطائیم دیدہ

۲۔ رواں شو خوش خوش لے باد بہشتی = رواں خوش خوشے ع ۴۔ از عشرت ساسا سا  
 ۵۔ از غیرت ع ۱۳۔ سترِ صحت آنوئے سا۔

بیس کا ختر بزدانم نگہ داشت  
 کیوسف ہم بزدانِ خواب گہ داشت  
 تو برافرنشیں چوں دُرِ کمون  
 کہ من در خاکِ خواہم ختنِ اکنون  
 چمن ہموان تیسار تو خوردم  
 ق دل دجاں در سر و کار تو کردم  
 میاری در دلِ این اندیشہ خام  
 کہ از جامِ تو غیرے خوش کند کام  
 چو میدانی کہ از دورانِ کیں خواہ  
 ق گزرباشد ترا سنہ اندریں راہ  
 گیری آن رہِ بدگومری پیش  
 کہ در دُرج کساں بندی دُرِ خویش  
 گراز تنہائی ہجرت بود جوش  
 خیالم را کنی با خود ہسم گوش  
 تو زانجِ خوانی افسونِ وفائی  
 منت زنجب و دم بادِ دعائی  
 و گر در مادت واپس نہ بیند  
 ق کہ روئے رفتگاں را کس نہ بیند  
 ۱۰ کسے کا گوشِ اورا گرم داری  
 ہم از خویش دہم از مے شرم داری  
 کہ خواہد خواند او در آشنائی  
 زیماے تو حرفِ بیوفائی  
 کسے کز تو وفا داری نہ بیند  
 وفائے چوں توئی را چوں گزیند  
 وفادائے چمن گردشِ زیادت  
 وفا از پیکسِ روزی مبادت  
 زجانِ خضر چوں جُستِ این دم سرد  
 زخوں بر رخِ صنم نیزاں رقم کرد

### پاسخ از لبِ معشوق

بیار ایہ فرو دسِ بریں را      بپوشانید زیورِ خورعیں را

۲۔ در خاکِ سستہ جمعِ آب = در خواب ۴۔ اگر از ہجر من باشد ترا جوش ب

۸۔ دم بادِ سستہ جمعِ اُھصا = دہم یاد جمع ۱۲۔ کسے گزیند سہ



بدامان تو خواہم کرد پیوند  
 چو جانِ خواہی ہمیشہ زندگانی  
 وصیتِ انیت کا نذر گلشنِ دہر  
 نہ بندی دل بر ایوانی کہ در وے  
 نموداری کہ مے بینی زہر باب  
 دریں آئینہ روئے کز منہ پیش  
 میں خواب پریشاں در حق کس  
 کسے کو را بزرق و قلب یاریت  
 بخواب آنکو دہد و امی بانباز  
 ۱۰ و را ز کس بر تو جو ری رفت بخوابت  
 بدی گزند بخوابت طعنہ در جنگ  
 گراں سنگی گزین چوں کو ہزار  
 کے کت بشکند از سنگ دندان  
 ہی خورنگ و سنگ خود نگہ دار  
 ۱۵ بہر دامن کہ در خواہی زدن چنگ  
 زاندر و نصیحتِ رقصہ چند  
 بجاں دوزائیمہ پیوندِ جانی  
 بناتِ شکرین بشاسی از ہر  
 چو در رفتی بروں آئی پیایے  
 خیالِ آئینہ است صورتِ خواب  
 کہ تازو کز نہ بینی صورتِ خویش  
 کاثر نیز از پریشانی دہس  
 چو آبِ قلب کاراں قلب کاہست  
 در آئینہ تواند یافتن باز  
 چو قصد نیست ز آن بر بادیت بہت  
 بہ بیداری بدش گوئی خوری سنگ  
 کہ گوہر بخشد از سنگ آشکارا  
 تو از لہا برو دُر بار خنداں  
 کہ اینجا ہاشو دگوہر پیدار  
 متاعِ صلح جو نہ مایہ جنگ

۱- نکتہ چہد ساج ۲- بجاں دوزستہ ج ۲ = بجاں دار سستہ ج ۲ ع

۴- نسخہ ع میں یہاں سے ۲۳ شعر نثار دیں ۱۰- جو ری شہ زیخو است سستہ

۱۵- کہ خواہی در زدن سستہ

بیدہ خاک رہنمزل گزینم      کہ بے او روئے گیتی را نہ بینم  
 چو زیرِ خاک خفت آن مند آرائے      میان دیدہ زیدِ خاک راجائے  
 وگرایں نینہ نگذارند کردن      ہمیں جا ما و خونِ خود بگردن  
 ز نیم اندر جگر بادِ شنه تیز      چو شیریں در زیارت گاہ پر دیز  
 ہ بروں ز نیم خونِ غمکش از پوست      بخونِ گرم پیوندم بادِ دست  
 بتاں را گر چہ گاہِ روئے کندن      بمویہ رسم باشد موئے کندن  
 چہ باشد کندن گیوئے دہم      مرا گیو بُرند از تیغ و سرہم  
 کہ چوں سرفت با ہمسر شتابم      وصالِ ہمسرِ خود باز یا بیم  
 بدیں مرگ از وفا دلوزیم باد      ہم امر و زایں سعادت روزیم باد

۱۔ بخشن برکت و مین فرزند مین الدین مبارک را از پس نینہ نامیمو  
 تا در نقسِ ایں نینہ فرو شود و از بندِ نفسِ بریں آید

ایا چشمِ چسارِغ دیدہ من      رختِ بتان و باغِ دیدہ من  
 مبارک نام تو ز ایزد تبارک      چو نامت بر پدِ رگشہ مبارک  
 تویی چوں پارہ از جانِ پاں      ز تیار تو جاں را نیست چاں

۲۔ زیرِ خاک رفت سراج ع۔ ۱۔ نصیحت فرزند و بلند طالب اللہ عن الآفات ج = نصیحت فرزند قرۃ العین

عین الدین مبارک طالب اللہ عن جمیع الآفات و العاہات ک = نصیحت در حق فرزند و بلند خود گوید ج

چونا فرجام را بر سر کنی جائے  
 فغان زان سیل کاندم کاندراید  
 ز پلوں بگزد بر پل بر آید  
 ز سنگش خست و از لکد مرد  
 که ایناں را ہوار آناں خروند  
 بگ گفت کاشتر سر فراز است  
 ز چشم آرد ز بہر رودہ رودے  
 شگل ار پیش بزگوید سرودی  
 ہمہ حال از تحمل و اتواں رست  
 ز شوخی کاومی را از زبان جست  
 بُک بودن نہ رسم ہوشمندی است  
 ز تندی گرہ کارت را بندی است  
 نشاید شد چو نس باز چپہ باد  
 چو کہ از نگ باید بت بنیاد  
 کزاں بے سنگ بینی خست و خویش  
 بے سنگی مکن بنیاد درویش  
 کہ زد و افتد چو سو گندہ مقام  
 بسیم بد مشو در حنا نہ عام  
 میں قص خاں بر روئے دریا  
 چو گل برگے کن از پاکی مٹا  
 بہر جتن مشو دل را بد آموز  
 قناعت را بفلسی کیہ بردوز  
 کہ قضا بیت از نے کردہ شمشیر  
 چہ بینی خستہ زن را گنج در زیر  
 بیک خامہ سپاہی را تو اس گشت  
 ۱۵۔ نیک تن خوشتانہ تیغ در مشت

۶۔ زخیم آرد بہر یک خیم رودے ۷۔ از زبان خست حاک = جست ع جمع عا۷۔ بے سنگی  
 سنا ۸۔ جمع ع = بے سنگی ۹۔ ۱۲۔ برگے شواں پاکی مٹا = برگے کن از پاکی مٹا = کن سینہ از پاکی ک  
 ایضا میں در قص خس ۱۴۔ کہ جلا دیت ک۔

رہائی دہ بکوشش بستہ را  
 چو باز آرد بی در ترس و بیم است  
 ہمیشہ چنگِ دل در یکد لاں زن  
 مشو آتش بصحبتِ ہمہ اں را  
 چو آبی باش لطف از حد فزونی  
 بودامی سزلے تابِ بیتہ  
 چو ماہے را کند کس باژگونہ  
 مثل گر مار را گویند چوں دوست  
 مشو بہر گزندے تا توانے  
 ۱۰ فاد و فتنہ رنداں را جہل است  
 بود تار کی شہائے دیہجور  
 کسے کز آبریزش نیست پرہیز  
 ادب شرط است اگر ز زندگی است  
 بہشتِ بے ادبِ حمت بود کوب  
 ۱۱ مکن بے فغے را با خویش گناخ

۳۔ دو نیم را دو نیم کن سہ سہ ۹۔ گزیدہ ساعتہ حج = گزیدہ ساعتہ سہ = گزندی  
 ساعتہ باک غانی سہ ۱۰۔ تقویٰ محال است تاک ۱۲۔ از تن بروں سہ ساعتہ حج = از خود بروں  
 ۱۱۔ از تن بروں سہ ساعتہ حج = از تن بروں سہ ساعتہ حج = از تن بروں سہ ساعتہ حج

میں کز شمت در مدہ جو نیست      کہ جانتازی بناں خواہی گز نیست  
 بزَن بر جانِ آں منعم سنانے      کہ نرزد نرزد او جانے بنانے  
 ندارد دہمت دادار سپہدار      تو ہسم کو تہ مکن ہمت گہ کار  
 بیجا پردے کن گاہ و بے گاہ      چو شیریں کُش تہی باشد تہی گاہ  
 ہ گرا آئی زندہ کم ناید ز رود کام      و گز رفتی زہے زیبا سر انجام  
 ورت ہستی دہ بخشند ہمت      ہر انگشتی تکیہ دل کن از ہمت  
 متاع را کہ خواہد رفتن از پیش      از دنا چاربتاں بسہ خوش  
 چو مرکب را بمر دن کار و رانے      ہمت ماتم بود ہسم میہانے  
 بصرہ صرف کن نقدی کہ داری      کہ اماکت بہ از اسراف کاری  
 ۱۰ نہ آن صرفہ بود ز اندیشہ خام      کہ بخل صرف راصرفہ بنی نام  
 ہماں صرفہ است کا بخت ہست در بند      چناں ریزی کہ پسند خسر و مند  
 بہ ہسم و درم بے مایگان را      نہ نزل و ہدیہ عالی پاگان را  
 بخشد و برق برابر ی کہ راند      ز کشت خشک و برد ریافتانہ  
 ۸ ہ سرمایہ بردست دغا باز      مہر و سفلہ را در نعمت و ناز  
 ۱۰ بر آرد از داغ عافیتاں دود      بزیر دیگر تلغم ہیہ زم عود

۱- کز شمت در مدہ سنا سنا ح ۱ = کز شمت گز شمت ۲- کہ از نرزد سنا سنا ح ۱ = نرزد  
 ح ۵- کیا بی ز رود کام ح ۸- چو مرکب را بمر دن کار دانی ح ۱ = کار دانی سنا  
 ح ۱۱- صرف است سنا ح -

قلم زن کو بروں آرد سپا پے  
 نہ چوں در زیت کز سوزن بہنجار  
 گراؤریے کنی یا بی سیکدم  
 وگر کس آب یک سقا بہ خواند  
 وگر یک ماہی پاکست درشت  
 حلال القبح مال پُر نہ بسند  
 بود و خورد ہمت کام ہر کس  
 غلیو از است نے باز آنکہ ہر بار  
 حلاے خورز خون خود کند دانگ  
 ۱۰ چو خواہد تیغ زن زاہن خور و زور  
 نیاید از عس و ساں پہلوانے  
 قبا پوشان غول رہبہ نام  
 میں بر تیر رنگ سرخ و گلگون  
 ننگے شوکہ بادریا کند زور  
 ۱۱ نہ باخہ کش چناں برگستوانے  
 چو کار افتد نہ کار از بہنہاں کن  
 زراز نوک قلم چوں آتش از نے  
 بروں آرد درم عچوں گل از خار  
 ز عیسے سوزن درشتہ زمیرم  
 نہ آب رونہ آب پشت ماند  
 بہ از دہ ماہی ناپاک در دست  
 کبوتر دانہ جوید ورنہ بیند  
 نخواہد کام شاہیں قوت کر گس  
 کند از جہانور رغبت بمر دار  
 حرامے رازر گلگون بگبا نگ  
 دلش از تیغ باید آہنیں تر  
 نہ از سیس تناس آہن توانے  
 غزار اکامگار از خنجر کام  
 کہ بنود تیر را رنگی بہ از خون  
 کند زیروز بر دریا بیک شور  
 سراندر سینہ دزد و دہر زمانے  
 غزار اباش و آشام سناں کن



تو نگر را که بیش آید ز پیش  
 در آن بیش بود سود از زیاں بیش  
 اگر گوشت فشانند بر دُر بار  
 کم از زاله دامن برگشت پُر بار  
 چو روغن پُرفت بر آتش تینه  
 هم آتش کُش بود هم آتش انگیز  
 دهند ه کش گره برابر دامنیت  
 به است ابر از گره نقدش روانیت  
 ه کشدن دست و پشانی گره بود  
 دو فتح است از پے خواهند موجود  
 کشد دست بے ابر و کشدن  
 بود با استخوان لوزینه دادن  
 وراحا نیت چوں ابر و کشا دست  
 بیا کاں نیز فتح رو کشا دست  
 چو گشتی در درم دادن کرم کوش  
 ز فریاد درم خواہاں کن جوش  
 چو قبل رم خورد ز افغان محتاج  
 دہد غوغائے ادا بارش بت راج  
 اگر آید گل ز بانگ بلبلاں تنگ  
 مگر کر گس کند سئے وی آہنگ  
 توقطہ دہہ کزاں دریائے سیل است  
 بخونام نکو کاں خود طفیل است  
 نہ بخشد ز رجا نمد از پے نام  
 بخوید زرد باں مرغ از پے بام  
 چو زرداری چہ از نامے پریدن  
 نمی شاید بزربائے خریدن  
 مدد بیرون فریب عشوہ پرورد  
 کہ خلقت از گاہ داند جوئے  
 ۱۵ حذر ز اں گنج پاشی کرد دل تنگ  
 ز بانش حاتم است دوست او تنگ

۴- ابر از سائے جمع سائے = ابر سائے کتب ۵- کشادہ دست است  
 ۶- بیا کاں سائے جمع سائے = بیا کاں ع ایضا فتح رو کشا دست جمع کتب = فتح بر کشاد  
 ع ۱۴- دار دجا نمد است-



برہمِ حاتلاں بگزارتن را  
 مکن خدمت ہوئے خوشنق را  
 ز شہوتا کہ برکارست مستی  
 غمان باد پاگرد آرزوستی  
 دماں قطرہ کہ جبت از مرد چوں برق  
 کزاں طوفاں ہمہ آفاق شد غرق  
 زناں را آں یکے قطرہ بگلشن  
 بہ از صد سلک مروارید روشن  
 عروسے کز چناں خم ماند بے بر  
 بکا مش چشمہ جوان شود زمرہ  
 کیزی کو ز آتش گشت در تاب  
 سبوش از مشک تقایاں برد آب  
 ہر آن فردی کہ شاہد جوئے باشد  
 چو شاہد هست رنگِ دبوئے باشد  
 بود مردِ خسہ در کپاس بردوش  
 ہم آگوشِ زناں ابریشی پوش  
 ز دانش کن لباسِ تن کہ زیب ہست  
 نیسج و پریاں ابلہ فریب است  
 خردمند از لباسے چوں شود شاد  
 کہ کر میش از لہ دیگر بروں داد  
 بسطے بس کن ارداری بدل چشم  
 کہ ابلہ حلقہ پوشد کار دامن چشم  
 حریرِ عنکبوت و جامہ غوک  
 نزدیک بنہ باندامِ خرد و ک  
 اگر زیورِ منزد بر مہرہ خر  
 بہر جانب کہ شغلت دارد آسب  
 ہمہ کس گر چہ در زیبا پسندیت  
 ز زیباے نکو تر سودمندیت

۲۔ چو برکارست ج حب ۳۔ دماں قطرہ سہ ساع = ہر آن قطرہ ج = دماں قطرہ جمع ۴۔ پشت تقایاں  
 سہ جمع آب = مشک تقایاں سہ = دست تقایاں ج ۵۔ لباس خود سہ ۱۲۔ خرد و ک سہ  
 ۱۴۔ سولے کے بانی تمام نمونوں میں ”دارد“ ہے۔

قلم زن را که دست راست بر سجّت  
 بدست چپ نگیرد خاتمہ راست  
 سنای ناید درست ار که گزارند  
 الف فون آید ارا از چپ بگازند  
 بدانش زندگانی کن ہمہ جائے  
 کہ تا دانا و نادان بوسدت پائے  
 چو طاؤس ارچہ پوشی عتد بردوش  
 نشاید پائے خود کردن فراموش  
 چو خاک از پستی افزاید وجودت  
 چو آتش سرکشی بکشند زودت  
 برفتن ہر ہر دور خورد یکے است  
 ز مردم ہر سلامی را علیکے است  
 بقدر خویش دارد ہر یکے زور  
 چہ ہمدستے کند با اثر و سامور  
 نشاید نیشکر با پسیل خوردن  
 نہ در تگ با صبا تعمیل کردن  
 حریف آن گیر کزے در نمانے  
 سلاح آن بجے کزے کار رانے  
 ۱۰. سلاحِ خوش چوں بر خرمند مرد  
 بماند ہم ز خویش و ہم ز خرفرد  
 منرا و ار است ہر کالابہر جائے  
 کلمہ برفرق زید بکش در پائے  
 کسے کو از کلمہ خس زیر پار و فت  
 باید کفش برسہ محکش کو فت  
 روش آن کن کہ دانا یاں پند نہ  
 نہ آئینے کہ ناداناں بخت نہ  
 اگر زشتے بر عنائی مزن گام  
 کہ طفلان نثار آزند دشنام  
 ۱۵. خرا ماں روستائی چوں ندپے  
 بخند و پاشائی پائے بروے  
 بجوزی کو کند گلگونہ بر روے  
 چو توسن اشتر ازے دم خورد شوے

۱- قلم را چو کند سے ۲- الف بے آید ح ۵- ا رہتی ح ۶- از پستی جمع مع ۷- ہر کسے زور  
 سب ۱۲- محکم بر سرش ساع ۱۶- چو شودید روئے اند و می روم خورد شوئی

رہی روکش بے پے ہست برجئے  
 ہیں رہ شایع پر ہیزگاری است  
 لگام شیع کن نفس خسرو را  
 خواہی کاب در جیت شود کم  
 ہ بندی بایست افگندگی کن  
 بعشق آویز در کار آئی  
 نہ عشق است آنکہ باید خورد خونی  
 ہاں عشق تست کیت برگیرد از خاک  
 کے کیں کیمیاں از دل بکار است  
 ۱۰ ز قلب ایں کیمیاے دل کن سلب  
 نشان ایں جرم بر من پیر ہشیار  
 غلط کردم تفاوت چنہ گویم  
 چہ لافد آنکہ تردا من چو مرغ است  
 خوش آن پاکاں کہ کردند ایں قلع زوش  
 ۱۵ خدا روزی کند زان پُر تر اے  
 بہرخت مشوچوں مار بے پائے  
 ہاں رہ روگرت ز اقبال یاری است  
 بروب از فتنہ میدان دروں را  
 بنا ہائے شہیت دار محکم  
 حصار اباش و کار بندگی کن  
 مجو از زہد خشک آبے کہ خواہی  
 ز پُر حسی دیا گلشن درو نے  
 برد پاکت بوئے عالم پاک  
 یخ زردش ز رکال عیار است  
 کہ ہست آن کیمیا ہائے دگر قلب  
 کم از مستی زہستی کرد بیسار  
 نہ بختہ نڈزاں گلزار بوم  
 کہ ایں مجے از ہمہ پاکاں دین ہست  
 وزیں می جاوداں ماندند ہوش  
 دلت رامسی و خاں ز خرابے

۱۔ بے پے ہست سا چ ج ب ۵ = پل ہست سا = بے پاست ع سا ۷۔ ایلکو بر خیزد ز فونے سا

۹۔ بکار است سا جمع = بکار است ع ج ۱۱۔ کم از مستی ب = کم ایں مستی ع = کہ ایں مستی ع ج

۱۴۔ خاموش ب۔

بسرہ سود و زیبائی است موجود  
 شتر را لب نباشد در خورِ پوش  
 خزاں را زیب نہد گوہرِ یافت  
 بپائے جفت راں منگر کہ زشتست  
 ۵ عمل گر بہرہ اندک در فرزند داد  
 یکے گوہر بر دے کند ن کاں  
 چو بے روزی کے کم یافت نائے  
 بکارے دست زن کار ز در بنجی  
 چو در مہ پیشہ نیکی و بدی ہست  
 ۱۰ گیر از خوشن بردست کاری  
 چو دل خواہی بزدی شاد کردن  
 چو گیری تیشہ بے استاد لازم  
 گلابی کا یہ از گھمائے خود روئے  
 ۱۵ گمیر آئین راہ از نیکم راں  
 کسے کو در پے غولاں زند گام  
 زن از مے زیب جوید مرد از سود  
 ولیکن پشت باشد بابت کو کس  
 دے پالان نو زیب گہر تاخت  
 تو دیش میں کہ دست افزا کشت  
 بامیدی دو انت آدمی زاد  
 یکے را ہم بکاں کندن رود جاں  
 چہ اسیودہ باید کند جانے  
 بگل کندن نہ مہ کس یافت گنجی  
 بیندیش آنگہ اندر پیشہ زن دست  
 کہ مرکب ن نہ اند بے سواری  
 بساید خدمت استاد کردن  
 کہ دست چوب گرد چوب ہمیزم  
 نہ در خورد دل مردم دہد بوئے  
 غماں از راہ بد مرداں بگرداں  
 کند ریگ بیا باں خوش آشام

۲- پشت باید ست ۹- نیک و بدی ہست ساع ۱۴- آئین نیک از نیکم راں ست

۱۵- خوش آشام ستا ستا ج-

اگر چوں من شوی روشن بجھے      توئی شمعے کہ افروز د ز شمعے  
 وگر بر من نشیند از تو داسغ      تو آں دودے کہ زاید از چراغ  
 ز بار تلخ نیند د خواری شان      ز شمعِ مرده کئے روشن شود کاغ  
 ترا میگویم این پند دل اندوز      کہ دارم بہر تو سوزِ جگر سوز  
 توئی چوں مردم چشم زقتیر      چشمِ مردمی این سرمہ پشیر  
 اگر زین تو تیار روشن کنی چشم      بہ بیش باز دانی گوسہ از نیم  
 وگر زین روشن بے نور مانے      من آن خوشتن کردم تو دانے

در اختتام این سواد پر آبِ زندگانی کہ باجرائے دولرانی  
 وخضر خان است خصصہما اللہ تعالیٰ

۱۰ بحمد اللہ کہ از عونِ الہی      بہایاں آمد این منشور شاہی  
 بقدرِ پار ماہ و چند روزے      فروزاں شد چنیں گیتی فروزے  
 درو کرد آسماں گنجینہ صرف      کہ عمرے گرد کردش حرف بر حرف  
 بنجیجِ این مستاعِ دیر حاصل      عطارِ درازیان داد و مراد دل  
 گہ کا مدیرین از مسدومینش      دریں شد خرج یکیک بید ریش

۱- بولے شمعے ساج ۲- بولے دودے کا = توئی دودے سا ساج حجاج آب ۳- توں دودے  
 ۴- مرے بگروز ساج ۵- در اختتام کتاب اللہ ادبیات حجاج = در ختم کتاب ع ۱۱- گوہر فروزے ہ  
 ۱۲- صرف سا ساج آب = خرج ساج حجاج -

از آن جام اردهندت شربتِ نو  
 دلِ دانا شناسد کیس چه راز است  
 خاں این همه را قیمت ندانند  
 کس این گومر بگوشِ خر چه بندد  
 اگر خنبد نه با خنر راز گوید  
 بگلخن کشن شاید مشک دادن  
 تفِ خورشید را شعله گیرد  
 برشتِ ایں و دازاں می قنایم  
 اگر کس چشمِ غیرے را کند ریش  
 و آتشِ خنبد من بیگانه سوزد  
 مرا نامی است روشن تر ز خورشید  
 وجودت گرچه از من گشت موجود  
 پنداری که زیرِ نیلگوں بام  
 درختِ شوکر از خود میوه ریزد  
 چراغِ باش کافروزد جاس را  
 مشو تار یک رُود چون بوم و خفاش  
 بریزی جسدِ بر خاک خستو  
 بابلِ گشتن آبے در جو از است  
 که در پاک را خر مهره خوانند  
 که بر بند نه گومر بخندد  
 خرش از راه دیگر باز گوید  
 بکام تشنه پستِ خشک دادن  
 جملِ گر بوی گل یا بد میوه  
 که هست آزار تو آزار جسم  
 نباشد چون خراشِ دیده فویش  
 چناں بود که رختِ خانه سوزد  
 تو روشن کن که هست ایں عمر جاوید  
 بدانگونه که نامِ نیلگو از جو د  
 ز نامِ من ترا روشن شود نام  
 نه میوه کن درختش نام خستد  
 نه آن شعله که سوزد خان و ماں را  
 چو باز پادشاه فرخنده رو باش

جمال آراست ای ماه دل افروز  
 ز ذوالقعدة دوم حرف و سیوم روز  
 موتخ چون شمار سال و س کرد  
 عطار و بر سر ذوالقعدة کرد  
 و گرتایخ بکشایند ز آبج  
 ز هجرت پانزده گیسو و هفتصد  
 و گردانده پرسدیت چند است  
 ق درین نامه که از عشق ارجمند است  
 ه بصد خوبی نشانند در دل و جان  
 غم خوب دورانی خضر حنا  
 چو بر بالا کشد ایس پرده را کس  
 پس از خون شهیدان پُرانده  
 چهار الف است و دولیت اینقدر پس  
 نو شتم سه صد و زان پس ده و نه  
 شهید انیک گواهی میدهد است  
 چهار الف است و پانصد بانه و ده  
 دگر زیر و زبر گردند همسره  
 ۱۰ درین میمون سواد خننه فانی  
 چو خضر افگندم اندر چشمه باهی  
 جراحات متقاتل شب خیز  
 نه دودست اینک بیرون آمد از نی  
 سزد کین شده گرد گیتی افروز  
 که از دود و آتش دارد ایس سوز  
 زنده در جن من هستی هم آتش  
 ۱۱ اگر چه تشنه را آبی دهد خوش

۱- ذی القعدة جماع = ذوالقعدة جماع ایضاً ششم روز ساست جماع = سوم روز ساست جماع

۲- بیت انب ساست جماع جماع = پرانده ع حاشیه = مشهد افروز - نه ده ازاں روز ساست

۱۴- دود و آتش ساست -





فروغ از رے و تاب از تن تہی گشت      چراغ دیدہ را روغن تہی گشت  
 خزاں در باغ ہستی غارت آورد      سمن پژمرده گشت دأرغواں زرد  
 غرض را در خستہ ماند عقدے      نماذ از آرزو در سینہ نقدے  
 بزرنگ آورد روی آئینہ ہوش      سخن را راہ می نہ بد بخود گوش  
 صدف را ہرزہ لبہائے خداں      تزلزل یافت گوہر ہائے دندان  
 نوید باد رخسار کم ز مسر باب      صلہ گشت از برادر خواندہ خواب  
 مستاعیش را بازار بکشت      متنا را کلید کار بکشت  
 سہ سرے خرا ماں ماند بر جاے      تو اں از دست رفت و جنبش از پائے  
 دوزانو ضعف خود کرد مذموم      شدند آئینہ ہائے آہنیں موم  
 ۱۰ دریں ہنگام کآمد کجاہ آہم      ق کہ در بنیدن آید کار باہم  
 چہ جائے آنت وہ کیں نفس خود کام      مند بنیاد ہائے نامر انجام  
 بر غبت بستہ دل در ہرزہ چنہ      نہ شرم از خویش و نہ بیم از خداوند  
 گئے یار جوانان غفل گوئے      گئے در بند طفلان نکور و سہ  
 گئے بادی در آرام در سراز گشت      گئے گویم نہ ارم در جہاں جفت  
 ۱۰ ہمیشہ باز نخ بود است کارم      سراسر در زنج شد روزگارم

۳۔ بر خزانہ ستا = بر خزینہ حجاب ایضاً در کتبہ نقدی ساسا ح ج ج = در سینہ نقدی ساسا ح

۱۰۔ در بنیدن آید ساسا ح ج = در بنیدن آمد ساسا ح ع۔

بدل پنج آر دو در سینہ ز رت      جد را مرہم و جہاں را جرات  
 بشادید بادہ در نغمہ یاری      کند ہنگام غم غمگاری  
 بے خواراں دہد داروئے مستی      بخونخواراں سلائے بت پرستی  
 جگر ہا بر آتش نشاند      نمک بر رخسہ دلفشانہ  
 زہی آتش فشاں دیباچہ درو      کزو ہم بادہ وہم خوں تو اں خورد  
 شکر پروردہ خوزستانی از ناز      کہ خواند سوئے خود جا زابہ آواز  
 مفرح شربتہ کاری چو در پیش      شود از بیش خوردن تشنگی بیش  
 شود بیدار عشق و عقل در خواب      ہوس مستقی و اندیشہ سیراب  
 فسرده دل نیب ز اندیش گردد      نیازی را نیب زش بیش گردد  
 ۱۰ درو جان و دلے منزل کند رت      چو فرزندے کہ یابندش بصد خست  
 مرا گرچہ دریں گفتار دل دزد      بہر حرفے مزد صد گنج زر مزد  
 نیم با اینمہ زیں گفت و گو شد      کہ ہنگام پریدن نیست زیں باد  
 بسرشد نوبت حسن و جوانی      نماند آبے بچوئے زندگانی  
 شد از من روزگار خرمی دور      بدل کرد آسمان مشکم بکا فور  
 ۱۵ بروں شد ماہی امیدم ازشت      بناد رخسانہ ہفتاد پیوست

۳- بت پرستی سہ سہ سہ جمع جمع عکسا = شب پرستی ع ۶- جانے باد از عکسا  
 ۹- نیازے بیش سہ سہ ۱۰- درو جان و دل سہ سہ سہ جمع خواب = درو جان و دلے ع  
 ۱۱- بہر حرفے مزد ب -

نہ از ذیلِ غایت سایِ جُستم      نہ در طسلیِ حمایت پایِ جُستم  
 ہمہ جا بودم از بختِ پر اُمید      عطارِ دوار ہزار نوے خورشید  
 بہر کف جائے کردم یا میں وار      زبردستِ زبردستانِ نگیں وار  
 ولے با این فریش گشتہ مغرور      بہ آساں چوں تو اُم کردنش دور  
 • ندامت چوں بجا آرد سنایم      فراموشِ کار می شکرِ خدا یم  
 بریں بس نیست دیگر خلقِ ناداں      بہ تحسین داد نم دارند شاداں  
 مرا خود دوزخِ کردہ فنِ زشت      دگر ایشاں ہم سازند انگشت  
 یکے از من غزل جوید دگر بیت      فشاندم بر آتشِ روغنِ زیت  
 بدو انگیز می زینگو نہ سوزے      حدیثِ من بد اں مانہ کہ روزے

### حکایت

یکے را خانہ بود آتش گرفتہ      دلش را شعلہ ناخوش گرفتہ  
 دواں با چشمِ گریان و دلِ ریش      بہ آب دیدہ می گشت آتشِ خویش  
 برو بگزشت ناگہ ابلے مست      نمک خورده کبابے کردہ بر دست  
 بدو گفت ایکہ آتش می گشتہ تند      بیاویں شعلہ چندانے مکن کندہ  
 • کہ من بر آتش اندازم کبابے      ترا نیز اندریں باشد ثوابے  
 ہمیں است اندریں گفتارِ سالم      کہ خلق از من خوش و من درو بالم



ز دل سختی تنم آئینہ کردار  
 ازیں سورش و زانوسے زنگار  
 بدیں بازی کہ طفلان را فریب است  
 نہ دانا باشد آنکو نا ثکب است  
 گرفتم خود گرفت آفتاق حرفم  
 برآمد بر فلک نام شکر قسم  
 چه سودم زیں چو گاہ رسنگاری  
 نیایم زد و بری جز شرمساری  
 ہ چه خوش گردم کنوں زیں نعمت خوش  
 کہ پاکو باندم منہ دابر آتش  
 دوایہ حاصل شعراست درد ہر  
 بہر و نیست زائید زماں بہر  
 یکے مالی کہ سلطان بخشد و میر  
 دوم نامی کہ گرد آسماں گیر  
 بچشم حسد و در راہ خطرناک  
 غبارے داں کہ ایں بادست و آن خاک  
 رہم شیب و فراز دیدہ پر گرد  
 فرس ہم کور جولاں چوں تواناں کرد  
 چو ایں لاشیچہ و افتد گونار  
 نہ سلطان دست من گیرد نہ سالار  
 چو فردا از زیں بالا کنم پشت  
 چہ ہشتم خاکارے باد و رشت  
 خداوندی کہ مارا کار با دست  
 بود واجب کزین نقش تباہم  
 بہر دزد و زخم آتش بند  
 ۱۵ درینا رہبر دانندہ در پیش  
 برد و زدن خود را زن کیو فگندم  
 دل من ہم براں گسہ ہی خوش  
 گنہ بردا من رہبر چہ بندم

۶- از امیدان بہر سنا حج = امید امان بہر سنا حج = زائید امان بہر ب ۸- بچشم آں ہر دوسا = بچشم ہر دو جمع

= بچشم ہر دوسا حج جمع ۱۳- حرف تباہم ب-

کجاست یزد عقل دانش آموز      که در افشاء واقفوں رود روز  
 تم را دهر زان سوز و فتنه بجائے      دلم رازیں طرف زنجیر در پائے  
 نگہ کن کیں کش بر چہ سانس      کابل ز آنو اُل زینہ کثافت  
 تنے کش در کشش دور شتہ بند      ہمہ بندش بخونی گریہ خند  
 سخن گزود ہمہ حیرت مین است      فراد اوں موم و اندک انگین است  
 گلے نشت ازین خرم بہارم      کہ ضائع گشت روز و روزگارم  
 چمن آلودہ دامن گل نباشد      سید و تر زمیں بل نباشد  
 نگرتا چند ز افسوں یافتہ دامن      کہ ایں طوطی مند آں لبلم نام  
 رسانیدم سخن را تا بد ایں جائے      کہ آنجا گم شود اندیشہ را پائے  
 نہ در ملک عرب تیزیم کند است      کہ رخشم گاہ نرم و گاہ تند است  
 چو از نعت نبی تا بد جسمالم      بختانے بخاند ہدکالم  
 دری را خود دری شد باز بر من      کہ غیرے را زید تا ز بر من  
 خدا یم داد خود چندان معانے      کہ گرفتہ با طریں جانے  
 دین آں سوند ارم مایہ با خویش      غلف در خانہ غرور دم راہ در پیش

۴۔ تنے کش در کشش سہ سہ سہ سہ = تنے کا ذکر کش ع ایضا بخون گریہ ب ۶۔ منبل نباشد  
 ۵۔ با فتم دامن سہ سہ سہ ۱۰۔ ز رخشم ب ۱۱۔ یا بد عالم سہ سہ ایضا بجائے یک ز منہ نہ ہدکالم  
 ۱۲۔ چند نے معانے سہ سہ سہ سہ = چند ائم معانے سہ سہ ۱۴۔ مایہ خویش سہ سہ = مایہ با خویش سہ  
 ۱۵۔ پایہ بر خویش ع = پایہ با خویش ح۔

## تاریخِ طبعِ مثنوی و دلرانی و خضر خاں از حافظ محمد سلیم صاحبِ راج پوری

اگر الالے آنکہ داری مایہ ذوق	بخواں ایں دفترِ فسانہ شوق
بہیں ایں قصہٴ نفسِ کُن را	بہیں نیسہ نگہِ رنگِ سخن را
بہیں اندازِ سحرِ سامریِ چیت ؟	بہیں اعجازِ فنِ شاعریِ چیت ؟
بہیں تاخاۃٴ خسرو چہ چیزِ ست ؟	کہ در مصہِ سخنِ ہچوں عزیزِ ست
سوادِ او ز لالِ زندگانیِ ست	کہ آبِ خضر در ظلمتِ نہانیِ ست
اگرچہ آں صوفیٰ اندرِ کلیمِ ست	ولیکن طورِ مہسنیِ را کلیمِ ست
کلامش در بندِ ی عویشِ پیای	فروتر نهند از بامِ فلکِ پای
چو طوطیِ شکر افشانشِ مشہور	بشیرینیِ گردِ بُردِ ازلِ حور
از اں مشہور در ایرانیانِ ست	کہ خسرو طوطیِ ہندوستانِ ست

---

مسلّم نزدِ استادِ نامیِ ست	کہ شاہِ مثنویِ گویاںِ نظامیِ ست
چرا کہ در سخنِ عالیِ مقامِ ست	جہانِ نظمِ را از وے نظامِ ست
جوابش گرچہ افزوں از حسابِ ست	ہنوز آں خمسہٴ اولِ جوابِ ست
ملے بعد از نظامیِ خسروِ ماِ ست	کہ در ملکِ سخنِ مندِ برآرِ ست
ز بانہش ملکِ معنیِ کردِ تنخیر	بہ تیغِ ہندیِ خود شدِ جہانگیر

نذیم پے بہر جانب کہ راندم      زہما مان و رہبہ دور ماندم  
 بے آبی چو گم شد استر مت      بقرباں داد پیش از تردید دست  
 پس از من ہر کہ آید یا گرا آید      پے اندر پے رسد آنجا کہ شاید  
 مرا ایں غول نفس دیو پند را      فلک اندر خنہ ایماے بیار  
 ہ کنوں زیں باد یہ تا کار و انم      مگر کر گس رسد استخوانم  
 ولے بانہ امید دارم      کہ غافل نیت رہبر از شمارم  
 زصلح ناقہ گرتگ زد بفرنگ      بر آرد ناقہ خود و صالح از رنگ  
 بزی کو راہ جُست از پیش و از پس      عصائے راہ او چوبِ ثباں ہں  
 شدم تسلیم پس او دانہ و پیش      کہ من ایں رہ نیارم رفیق از خویش  
 ۱۰ بد و فضل خدایم کرد تسلیم      ہم او صدق ویم بخشد بہ تعلیم  
 خداوند ابوئے رہ منایم      کہ بایں رہ نما سوئے تو آیم  
 ہمہ کس حاجتے آرند در پیش      چہ حاجت من کہ گویم حاجت خویش

نمی خواہم ز تو بخشی چو ہر کس  
 تو خسرو را چہ مے بخشی ہماں ہں

۱۔ بازماند سرتاج جمع ۲۔ نیز نام ب ۲۔ بقرباں داشت ب ۳۔ ہر جا کہ خواہد ب ۴۔ دیو کردار سرت  
 ۵۔ بزم کوئی جہد = بزرگوار جہد ۶۔ شدم تسلیم پیرا دانہ و پیش سرتاج جمع ۷۔ صدق دیم  
 سرتاج ب ۸۔ بخش چو ہر کس سرتاج جمع ۹۔





باقیم سخن سکہ رواں کرد      زمین شعر رنک آسماں کرد  
جواب خمہ نظمِ نظمِ نطامی      نوشت و داد دادِ خوش کلامی  
مگر چوں پسہ نقشِ دگر بود      نہ بتوانت چیزے برے افزود

بطرز نووے ایں قصہ بنگاشت      کہ اہل قصہ در پیشِ نظر داشت  
بہ پیشِ گل کہ ببلِ نغمہ خواند      چاں اندر زمستاں کے تواند  
بہ پیشِ شمع پروانہ شود تیز      بجولانِ متاشا گرم مہمینہ  
ز پیراں ایں مثلِ باشی شنیدہ      ”شنیدہ کے بود مانند دیدہ“  
ازاں ایں نظمِ رازِ نگِ گرشد      زدِ دیگرِ مثنویسا خوشتر شد  
نوائیں شد مرا ایں افسانہ راساز      مے ہندی ست اندر جامِ شیراز  
دَوَلَرانیِ خضر قباں زندہ گشتند      ز نظمِ خسروی پائندہ گشتند  
بداد از چشمہ شیریں زبانی      خضر را خود زلالِ زندگانی  
مہندار ایں کہ افسانہ طرازی ست      بعبرت میں کہ رمزِ عشق بازی ست

پے تارِ بخِ طبعش گفت اسلم  
دَوَلَرانیِ نغمہ آباد باہم